

Pdf Novel Bank

تصورِ عشق از جیا عباسی مکمل ناول

سنگ ہر شخص نے ہاتھوں میں اٹھا رکھا ہے "
جب سے تو نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے

اس کے دل پر بھی کڑی عشق میں گزری ہوگی
نام جس نے بھی محبت کا سزا رکھا ہے

پتھر و آج مرے سر پہ برستے کیوں ہو
میں نے تم کو بھی کبھی اپنا خدا رکھا ہے

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

اب مری دید کی دنیا بھی تماشائی ہے
تو نے کیا مجھ کو محبت میں بنا رکھا ہے

پی جا ایام کی تلخی کو بھی ہنس کر ناصر
غم کو سہنے میں بھی قدرت نے مزار رکھا ہے

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

جب سے تو نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے
سنگ ہر شخص نے ہاتھوں میں اٹھا رکھا ہے
"جب سے تو نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے۔۔۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

فضاء میں گونجتی کلام کی آواز اور رات کا چھایا اندھیرا ماحول کو پُر اسرار بنا رہا تھا۔ وہ حیرت سے گاڑی میں بیٹھا شیشے کے پار جگمگاتی ان روشنیوں کو دیکھ رہا تھا۔ گہری رات میں بھی یہاں رونق لگی ہوئی تھی۔

یار علی!! یہ تو کدھر لے آیا ہے۔ وہ بھی اتنی رات کو۔" وہ جھنجھلاتا ہوا بولا۔

کاشف کچھ دیر کے لیے خاموش نہیں رہ سکتا؟ تیرے سارے سوالوں کے جواب مل جائینگے پر ابھی خاموشی سے چل۔" علی نے اسے ٹوکا ساتھ ہی گاڑی سے نکل کر سامنے بنی مزار کی سیڑھیاں تیزی سے چڑھتا چلا گیا۔

کاشف نے غصے سے سیڑھیاں چڑھتے علی کی پشت کو گھورا پھر نہ چاہتے ہوئے بھی گاڑی سے نکل کر اس کے پیچھے چل دیا۔

"کدھر ہیں وہ یہیں چبوترے پر تو بیٹھے ہوتے ہیں۔"

خود سے بڑبڑاتا ہوا وہ دور سے ہی چبوترے کے ارد گرد دیکھنے لگا کہ تبھی لوگوں کے ہجوم کو چیرتا ہوا ایک سایہ اسے چبوترے کے ایک کونے پر بیٹھا دکھائی دیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

کاشف ادھر آوہ رہے۔ "علی پُر جوش انداز میں کہتا ہوا چبوترے کی طرف بڑھا۔"

کاشف جو حیرت سے مزار میں چلتے پھرتے لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔ علی کی آواز پر خود بھی چبوترے کی طرف بڑھ گیا۔

اتنی رات میں بھی یہاں لوگ موجود ہیں۔ "وہ حیرت زدہ لہجے میں علی سے بولا۔"

اس درگاہ میں دن رات ایسی ہی رونق رہتی ہے۔ خیر مجھے بس اُس بابا سے ملنا ہے۔

اتنی رات کو چادر چڑھانے کا کوئی ارادہ نہیں۔ "وہ کہتا ہوا چبوترے کے قریب جا رکا۔

جہاں وہ شخص اپنے سامنے بیٹھے شادی شدہ جوڑے کیلئے دعا کر رہا تھا۔

visit for more novels:

یہ بابا ہیں؟ یہ کہاں سے بابا لگتے ہیں؟ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں اگر اس آدمی کی

داڑھی ہٹا دی جائے اور بال کاٹ کر چھوٹے کر چئے جائیں تو پورے کراچی میں اس سے

"زیادہ خوبصورت مرد شاید ہی کہیں ملے۔"

کاشف اس کے کان میں گھس کر بولا۔ حیرت کے مارے آنکھیں اُبل کر باہر آنے کو

بتیاب تھیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

"فضول گوئی سے پرہیز کرو۔"

علی اسے آنکھیں دکھاتا واپس سامنے بیٹھے شخص کی طرف متوجہ ہوا جو اُس شادی شدہ جوڑے کی کسی بات پر مسکرا رہا تھا۔ ایک پل کیلئے علی اس کی مسکراہٹ میں کھوسا گیا۔ دل نے کاشف کی بات پر گواہی دی۔ وہ شخص واقعی حُسن و جمال میں اپنی مثال آپ تھا۔

تو کہاں کھو گیا؟ "کاشف نے اس کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے پوچھا۔"

"کہیں نہیں۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ سوچوں سے باہر آیا اور واپس اُن لوگوں کی طرف دیکھنے لگا۔ جہاں وہ شادی شدہ جوڑا اب جانے کے لیے اُٹھ رہا تھا۔ اُس جوڑے کے جاتے ہی وہ دونوں سیدھا اُس بابا کے سامنے جا بیٹھے۔

"!! السلام علیکم بابا"

[Pdf Novel Bank](#)

وعلیکم السلام!! "سجیدہ چہرے سے سلام کا جواب دیتے وہ اپنے گرد موجود اونی چادر کو "ٹھیک کرنے لگا۔

بابا آپ کو یاد ہے پہلے میں آپ سے اپنی جاب کیلئے دعا کروانے آیا تھا۔ "علی نے یاد دلانا چاہا۔

ہاں یاد ہے۔ "اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سجیدگی سے کہا۔ "

مجھے جاب مل گئی ہے۔ نیوز اینکر کی۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرنے آیا تھا۔ آپ سے دعا کروانے کے بعد میں نے سوچا تھا نوکری ملتے ہی آپ کے پاس آؤں گا۔ آپ کا بہت "بہت شکریہ یہ سب آپ کی دعا کی وجہ سے ہوا ہے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

علی نے کہتے ہی جھک کر اس کا ہاتھ تھام کر بوسہ دیا اور دونوں آنکھوں سے لگا کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"بابا ایک بات پوچھوں؟"

[Pdf Novel Bank](#)

کاشف جو اتنی دیر سے خاموش بیٹھا تھا زبان میں اُٹھتی کھجلی کے باعث اب بولے بنا نہ رہ سکا۔

"!! پوچھو"

"آپ پر کس کا ہاتھ ہے؟"

کاشف کے سوال پر علی نے غصے سے اسے دیکھا جبکہ سامنے بیٹھے شخص کے چہرے پر مدہم سی مسکراہٹ آگئی۔

میرا مطلب ہے کہ آپ کی دعا قبول ہو جاتی ہے تو آپ تو۔۔۔" وہ بول ہی رہا تھا کہ "سامنے بیٹھے شخص نے اس کی بات کاٹ دی۔

نہ تو میں کوئی ولی اللہ ہوں، نہ مجھ پر کسی کا ہاتھ ہے۔ یہ تو ٹوٹے دل سے سدا نکلتی "ہے جو عرش تک پہنچ جاتی ہے۔"

"اووو!! یعنی دل پر چوٹ کھائی ہے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

کہنے کے ساتھ ہی اس نے پورے دانتوں کی نمائش بھی کر دی جو کمر پر پڑتے علی کے گھونسے نے اندر بھی کر دی۔

اب ہم چلتے ہیں۔" اس سے پہلے کاشف کوئی اگلا سوال کرتا علی فوراً بول اُٹھا۔

نہیں تم یہاں لائے مجھے اپنی مرضی سے تھے پر اب میں جاؤں گا اپنی مرضی سے۔" بابا آپ اپنی کہانی سنائیں ناکیا ہوا تھا۔" علی کو انکار کر کے وہ بابا سے گویا ہوا۔

نہیں ابھی نہیں پھر کبھی ابھی جاؤ تم لوگ رات بہت ہو گئی ہے۔" اس نے ٹالنا "چاہا پر دل میں ایک خواہش ضرور جاگی تھی اپنا غم بانٹنے کی۔

visit for more novels:

آپ سنائیں آپ کی کہانی سننے کیلئے میں ایک رات تو کیا ایک ہفتہ بھی ادھر بیٹھے رہ "سکتا ہوں۔"

کاشف کی بات پر اس نے بے تاثر چہرے سے اسے دیکھا۔ اتنے ماہ و سال میں آج پہلی دفعہ تھا جب کوئی اسے سننا چاہتا تھا ورنہ یہاں سب اپنی ہی سنانے آتے تھے۔

"کاشف چلو۔"

[Pdf Novel Bank](#)

علی نے کندھے سے پکڑ کر کھینچا پر وہ ڈھٹ بنا اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھتا رہا جو چہرہ نیچے جھکا کر بیٹھ گیا تھا۔

سنائیں نا۔ " وہ پھر بولا۔ "

سامنے بیٹھے شخص نے چہرہ اٹھا کر ان دونوں کو دیکھا ساتھ ہی دھیرے سے مسکرا دیا۔

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اسٹاف روم سے نکل کر اس نے تیزی سے اپنے قدم کلاس کی جانب بڑھا دیئے۔ آج کلاس کا پہلا دن تھا اور آج کہ دن ہی اسے دیر ہو گئی تھی۔

"اُف ف!! سر جمال نے کہاں پھنسا دیا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے بڑبڑائی ساتھ ہی اپنی رفتار بھی بڑھا دی۔ تیز تیز چلتے ہوئے ابھی وہ کلاس کے دروازے پر پہنچی ہی تھی کہ اندر کا ماحول دیکھ کر دروازے پر ہی رک گئی۔

"بول سالے اب پنگالے گا مجھ سے ہاں؟"

کالر سے پکڑ کر اوپر کو اٹھائے وہ غصے سے اسے پوچھ رہا تھا۔ سارے اسٹوڈنٹس ارد گرد جمع ہو کر ماحول سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

نہیں یوسف بھائی غلطی ہو گئی۔ آئندہ نہیں کروں گا۔ اب نیچے اُتار دو۔" وہ دبلا پتلا سا "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com لڑکا ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا۔

یار یوسی چھوڑ دے مر جائے گا بیچارا۔" نوید نے کہتے ہوئے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا " کہ تبھی پیچھے سے آتی رعب دار آواز پر سب ایک پل کیلئے سُن ہو گئے۔

یہ کیا ہو رہا ہے؟ " وہ جواتنی دیر سے کھڑی سب برداشت کر رہی تھی اب بولے بنا " نہ رہ سکی۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

یوسف نے چہرہ موڑ کر پیچھے دیکھا جہاں وہ کھڑی اسے ہی گھور رہی تھی۔ اس نے فوراً اُس لڑکے کا کالر چھوڑ دیا۔ جو جا کر سیدھا زمین پر گرا تھا۔

اوئی ماں !! " وہ کمر سہلاتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ "

یہ کلاس ہے یا مچھلی بازار؟ زرا بھی تمیز نہیں ہے۔ " وہ غصے سے بولی۔ کلاس میں " موجود سارے اسٹوڈنٹس حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔

یوسف نے پوری طرح سے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے سر سے پیر تک اس لڑکی کو دیکھا۔ بلیک سادہ شلوار قمیض میں سر پر دوپٹہ لیئے، بھوری کام دار چادر کو اپنے گرد لپیٹا ہوا تھا۔ سیاہ کپڑوں میں اس کی گوری رنگت دمک رہی تھی۔ براؤن آنکھوں میں غصہ لیے وہ قابلِ قبول صورت والی لڑکی اس وقت اسے زہر لگی تھی۔

آپ کو کوئی مسئلہ ہے مادام؟ " یوسف نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔ "

وہ بنا کوئی جواب دیئے مڑی پیچھے سے ہنسی کی آوازیں بلند ہوئیں پر وہ ضبط کرتی سیدھا ڈائیس کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔

[Pdf Novel Bank](#)

کلاس !! آئی ایم یور نیو اکنامکس ٹیچر جسمین ملک۔ سر جمال کی جگہ اب سے میں آپ " " کی اکنامکس کی کلاس لوں گی۔

وہ جو اس کے خاموش ہو کر مڑ جانے پر مذاق اڑانے میں لگے تھے۔ اب سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ پھٹی آنکھوں میں حیرت اور خوف لیے سب ساکت کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔ کچھ دیر پہلے مجھے والا شور سنائے میں بدل گیا تھا۔

"!! سیٹ ڈاؤن"

بس کہنے کے ساتھ ہی ایک بار پھر کلاس میں ہل چل مچی اور لگے ہی لمحے سب اپنی اپنی جگہ پر موجود تھے۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اے یہ ٹیچر ہے؟ کہاں سے؟ "نوید نے یوسف کی طرف جھک کر سرگوشی کی۔"

اب انٹر پاس اسٹوڈنٹس ہم ماسٹرز والوں کو پڑھائیں گے۔ "نوید کے ساتھ بیٹھا جنید " بھی بول اٹھا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

اووو بھائی!! اس کی معصوم شکل پر مت جاؤ۔ یہ پچھلے سال میری بہن کی کلاس فیلو " رہ چکی ہے۔ ٹاپ کی جینٹس اس لیے سر جمال نے ان محترمہ کو اپنی جگہ بلا لیا۔ " اب کہ حذیفہ بولا۔ جو یوسف کے ساتھ بیٹھا کب سے سامنے بورڈ پر کام کرتی جسمین کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

تجھے کیسے پتا؟ " یوسف نے اسے مشکوک نظروں سے گھورا۔ "

کیا مطلب کیسے پتا چلا۔ میری بہن کی دوست تھی ایک بار گھر بھی آچکی ہے۔ " حذیفہ " چڑ کر بولا۔

ابھی وہ سب اپنی اپنی باتوں میں مگن تھے کہ تبھی جسمین پیچھے مڑی اور ایک نظر سب پر ڈال کر رعب دار آواز میں بولی۔

اسے پڑھ کر آئے گا۔ کل آپ سب سے پوچھوں گی۔ اگر جواب نہیں دیا تو کلاس سے " باہر اور ضرورت پڑنے پر یونی سے بھی۔ " اس نے بورڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر ڈائیس سے اپنا سامان اٹھا کر کلاس سے باہر نکل گئی۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ جو ہنسی مزاق اور ادھر ادھر کی باتوں میں سارا پیریڈ نکال چکے تھے اب ساکت آنکھیں پھاڑے بورڈ کی طرف دیکھ رہے تھے۔

ابے!! کاپی کرو۔" ہوش میں آتے ہی پیچھے سے کوئی لڑکا چلایا۔"

"ابے ٹائم نہیں ہے۔ جلدی تصویر لو۔"

ایک بار پھر کلاس میں ہل چل مچ گئی تھی۔ جتنی خاموشی سے وہ آئی تھی۔ اتنی ہی خاموشی سے چلی بھی گئی تھی۔ لیکن کچھ دیر پہلے والا ان کا سکون اب برباد کر گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com _*****_

وہ گھر میں داخل ہوا تو سلمنے ہی اسے ابا حضور تخت پر بیٹھے تسبیح پڑھتے نظر آئے۔ وہ انہیں سلام کرتا ان کے پاس ہی تخت پر جا کر بیٹھ گیا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

کیسا رہا آج کا دن؟ " حیدر صاحب اسے شفقت سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے جو ان کا " واحد سہارا تھا۔

اچھا تھا۔ آپ بتائیں گھر پر اکیلے بور ہونے کے علاوہ اور کیا کیا؟ " یوسف نے انہیں " چھیڑا پر وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ غلط موضوع چھیڑ چکا ہے۔

جب میرے بور ہونے کی اتنی پرواہ ہے تو میری بہو کو کیوں نہیں لے آتے تاکہ " میرے آنگن میں بھی رونق ہو جائے۔ " حیدر صاحب کی بات پر وہ آنکھیں گھماتا ہوا اٹھا۔ " میری شادی کے بجائے آپ خود شادی کیوں نہیں کر لیتے۔ "

visit for more novels:

www.urduovelbank.com " انہوں نے غصے سے اسے گھورا۔ "

وہ افسردگی سے مسکراتا ہوا کچن کی جانب بڑھ گیا۔ جانتا تھا اب جب تک وہ اس کی شکل دیکھتے رہیں گے غصے سے اسے بکتے رہیں گے۔ آخر اماں حضور سے اتنی محبت جو کرتے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

سلمیٰ بیگم دو سال پہلے ہی ان دونوں کو چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو گئی تھیں اور تب سے ہی ان کے گھر میں ویرانی چھا گئی تھی۔ حیدر صاحب گورمنٹ اسکول میں ٹیچر تھے۔ اس لیے صبح سے دوپہر تک کا وقت بچوں کو پڑھانے میں گزر جاتا تھا پر وہاں سے آنے کے بعد وہ گھر میں اکیلے ہی ہوتے تھے جب تک یوسف ناگھر آ جاتا۔ یہ ہی وجہ تھی کہ حیدر صاحب اکثر اس کی شادی کا ذکر لے کر بیٹھ جاتے تھے۔ پر وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا کوئی نہ کوئی ایسی بات کر دیتا تھا کہ وہ موضوع کو بھول کر اسے بکنے بیٹھ جاتے تھے۔

آج سالن بنانے کی باری آپ کی ہے۔ " وہ کچن سے جھانکتا ہوا بولا۔ "

جانتا ہوں اسکول سے آکر ہی بنا دیا تھا۔ فریج میں رکھا ہے نکال کر گرم کر لو۔ " وہ " غصے سے بولے۔

یوسف مسکراتا ہوا کچن سے نکل کر کمرے کی جانب بڑھ گیا تاکہ اپنے اور حیدر صاحب کیلئے فریج سے سالن نکال کر گرم کر سکے۔

Pdf Novel Bank

"کیسا رہا تمہارا یونی کا پہلا دن؟"

وہ سب ڈاننگ ٹیبل پر بیٹھے دُور کر رہے تھے کہ تبھی جہانگیر ملک نے اسے مخاطب کیا۔

اچھا تھا بابا سائیں۔ "جسمین نے انہیں جواب دیتے ہوئے سامنے بیٹھے اپنے جان سے"

پیارے بھائی بلاج کی طرف دیکھا جو آنکھوں سے اسے پُر سکون رہنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

ٹھیک ہے۔ لیکن بلاج ہم نے تمہارے کہنے پر یونیورسٹی میں پڑھانے کی اجازت دی"

"ہے۔ اس لیے زرا بھی اونچ نیچ کے ذمہ دار تم ہو گے۔"

جہانگیر ملک کی بات پر بلاج نے ایک نظر اپنے دونوں بڑے بھائیوں کو دیکھا جن کے

چہروں پر طنزیہ مسکراہٹ موجود تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

جی بابا سائیں آپ بے فکر رہیں۔ مجھے اپنی بہن پر پورا بھروسہ ہے جب اُس نے " پڑھائی کے دوران کبھی ایسی کوئی حرکت نہیں کی کہ ہم سب کا سر جھکے تو ان شاء اللہ آگے بھی کچھ نہیں ہوگا۔ " وہ جتا کر بولا۔

جسمین جو سر جھکائے ڈنر کرنے میں مصروف تھی۔ اس نے مزید سرنیچے جھکا دیا۔ کبھی کبھی بہت مشکل لگتا ہے۔ کسی کی بات کا بھرم رکھنا۔ پر اسے بلاج کے بھروسے کا بھرم ساری زندگی رکھنا تھا۔

اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ ورنہ ہم لوگ کسی کو منہ دکھانے لائق نہیں رہیں گے۔ " " "

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

دلور نے سر جھٹکتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔ " بڑے بھائی!! یہ صرف میری بہن نہیں ہے۔ آپ لوگوں کی بھی ہے۔ اتنی بے اعتباری اچھی نہیں ہوتی۔ " دلور کی بات پر وہ ناگواری سے کہتا واپس کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

ہم بھی اس سے نفرت نہیں کرتے۔ چھوٹی بہن ہے ہماری لیکن تم شاید خود کو اس " کا باپ سمجھ بیٹھے ہو جو اس کیلئے ہر فیصلہ خود ہی کر لیتے ہو۔ " اب کے خاور بھی بول اٹھا۔ جس پر دلاور بھی اس کی تائید کرنے لگا۔

بالکل چار جماعتیں کیا ہم سے زیادہ پڑھ لیں خود کو ہم سب کا باپ سمجھنے لگا ہے۔ بابا " سائیں یہ آپ کے لاڈپیار کا نتیجہ ہے۔ ہم دونوں سے چھوٹا ہو کر بھی ہر بات میں اپنی "چلاتا ہے۔"

بلاج جو کب سے خود پر ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا ابھی اس نے کچھ بولنے کیلئے منہ کھولا ہی تھا کہ جہانگیر ملک نے خاموش کرادیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بس بہت ہو گیا۔ تم سب کو لڑنے کیلئے نہیں کہا۔ ویسے بھی ہمیں بھی اپنی بیٹی پر " بھروسہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اسے یونی میں پڑھانے کی اجازت دی۔ اب "خاموشی سے اپنا کھانا ختم کرو اب ہم کوئی مزید بحث نہیں سنے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

جہانگیر ملک کے کہتے ہی سب اپنی اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ پر جسمین کا دل بالکل اُچاٹ ہو گیا تھا۔ وہ پلیٹ آگے کرتی ہوئی اُٹھی اور سیدھ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ بلاج نے تاسف بھری نگاہوں سے تینوں کو دیکھا اور خود بھی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

visit for more novels:

امی آپ یہ دوائی لیں پھر میں آپ کے کپڑے نکال دیتی ہوں۔ "جسمین فائزہ بیگم کو "بیڈ سے اُٹھاتے ہوئے بولی۔ جو شدید بخار میں تپ رہی تھیں۔

وہ وائٹ سوٹ نکال دو۔ "دوائی لے کر انہوں نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگالی اور "جسمین کو دیکھنے لگیں جو جلدی جلدی ان کا کمرہ سمیٹ رہی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

تمہارے بھائیوں نے کچھ کہا کیا آج؟ "وہ اس کے چہرے پر چھائی افسردگی دیکھ کر "پوچھنے لگیں۔

اپنے دونوں بیٹوں کی عادت سے واقف جو تھیں۔ باپ کے ساتھ ہستے ہستے دلاور اور خاور بھی جہانگیر ملک جیسے ہی روایتی بھائی بن گئے تھے۔ جو عورت کو چار دیواری تک محدود رکھنا ہی بہتر سمجھتے تھے۔ بس ایک بلاج ہی تھا جو ماں کے قریب ہونے کی وجہ سے اور کچھ باہر ملک سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد تھوڑا آزاد خیال ہو گیا تھا۔ اس لیے ہی وہ اکثر جسمین کے حق میں اپنے باپ کے سامنے بھی کھڑا ہو جاتا تھا۔ کچھ وہ لاڈلا بھی اتنا تھا کہ جہانگیر ملک اس کی کسی بات کو رد نہیں کرتے تھے۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

نہیں امی بس آپ کو تو پتہ ہے خاور بھائی اور دلاور بھائی تھوڑے سخت طبیعت کے " مالک ہیں۔ اس لیے بس اتنا ہی کہہ رہے تھے۔ سنبھل کر رہنا کچھ اونچ نیچ نہ ہو۔ بابا سائیں کی سیاسی جماعت پر اس کا اثر پڑ سکتا ہے۔ ویسے ہی الیکشن سر پر ہیں۔ " وہ کپڑے نکال کر فائزہ بیگم کے پاس آکر بیٹھ گئی اور سر ان کی گود میں رکھ لیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

یہ سیاست نے تو ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا خیر!! تم ان کو کوئی موقع نہیں دینا۔ اس " سے صرف تمہارا ہی نہیں بلاج کا بھی سر جھک جائے گا۔ " وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سمجھانے لگیں۔

جانتی ہوں امی۔ اگر میرا پیر پھسلا تو میرا بھائی منہ کے بل گرے گا۔ آپ فکر نہیں " کریں میں کسی کا بھی سر جھکنے نہیں دوں گی۔ " جسمین نے کہتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔

سر جمال کے کہنے پر اس جاب کیلئے بلاج نے کس کس طرح سے اپنے بابا سائیں کو منایا تھا۔ یہ وہ اچھے سے جانتی تھی۔ اس لیے ہر قدم اب پھونک پھونک کر چلنا تھا۔

"چلیں آپ کپڑے بدل کر آرام کریں میں بھی اپنے کمرے میں جاتی ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔"

فائزہ بیگم کے کہتے ہی وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر کمرے سے باہر نکلی کہ تبھی سامنے سے بلاج آتا نظر آیا۔

Pdf Novel Bank

تم سوئی نہیں ابھی تک؟ " وہ قریب آکر بولا۔ "

"نہیں بس جا ہی رہی تھی۔"

خاور بھائی اور دلاور بھائی کی باتوں کو دل پر مت لو۔ تمہیں پتہ ہے وہ دل کے بُرے " نہیں ہیں۔ " جسمین کے افسردہ چہرے کو دیکھتے ہوئے اس نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

جی بھائی جانتی ہوں۔ " وہ دھیرے سے بولی۔ "

چلو اب پریشان نہ ہو جا کر سو جاؤ۔ " بلاج نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ جس پر وہ " دھیرے سے مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب چل پڑی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

صبح کے آغاز کے ساتھ ہی وہ تیز رفتاری کے سارے ریکارڈ توڑتا اپنی بائیک لے کر یونی کیلئے روانہ ہو چکا تھا۔ ساتھ ہی نوید کو بھی اس نے راستے سے پک کر لیا تھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

اے !! آرام سے چلا بائیک ہے جہاز نہیں۔ "نوید یوسف کی ہواؤں سے باتیں کرتی تیز" رفتار پر چلایا۔

تو نے ہی تو کہا جلدی چلا یونی کیلئے دیر ہو رہی ہے۔ "وہ بھی تقریباً چلاتے ہوئے بولا۔"

اے تو یونی کیلئے دیر ہو رہی ہے اوپر جانے کیلئے نہیں۔ کیوں ٹکٹ کٹوانے پر تلا"

ہے۔ "یوسف کی تیز رفتار پر اسے خوف محسوس ہونے لگا جو گاڑی کو ہواؤں سے باتیں کروا رہا تھا۔

لے آگیا ٹھکانا۔ "وہ بائیک کو یونیورسٹی کے سامنے روکتا ہوا بولا۔"

visit for more novels:

جنید اور حذیفہ پہنچ گئے۔ "نوید گاڑی سے اتر کر اس کے ساتھ چلنے لگا۔"

"کہاں ہیں وہ؟"

اور کہاں ہونگے۔ کلاس کے باہر ہیں۔ "باتیں کرتے وہ سیدھا کلاس کی طرف پہنچ گئے"

تھے جہاں حذیفہ اور جنید ان کا انتظار کر رہے تھے۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

بڑی جلدی آگئے مجھے تو لگا تھا باراتیوں کا انتظام کرنا پڑے گا۔ "جنید انہیں دیکھتے ہی " بول اٹھا۔

بیٹا تیری بارات تو وہ ہٹلر لائے گی آج۔ سنا نہیں تھا کیسے بول کر گئی تھی۔ اسے پڑھ " کر آئے گا۔ کل آپ سب سے پوچھوں گی۔ اگر جواب نہیں دیا تو کلاس سے باہر اور ضرورت پڑنے پر یونی سے بھی۔ " حذیفہ جسمین کی نکل اُتارتا ہوا جنید کو اچھا خاصا تپا گیا تھا۔

"اے چپ !! اُس کا تو نام بھی مت لے میرے سامنے۔ کتنی اکڑ ہے اُس میں۔ " چل یار !! کچھ نہیں کہتی مس جسمین دیکھا نہیں تھا کل یوسف کو بھی کچھ نہیں کہا " اور نہ پرنسپل سے شکایت کی۔ "نویڈ کلاس کے اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔ وہ سب بھی اس کی تقلید کرتے ہوئے کلاس اندر چلے گئے۔

ہاں !! بس رعب جمانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ "یوسف نے سیٹ پر بیٹھتے ہوئے " کہا ساتھ ہی اپنے برابر والی سیٹ پر بیٹھے رضا کے ہاتھ سے بسکٹس کا پیکٹ چھین لیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

یہ میرا ہے۔" وہ بیچارہ معصوم سی شکل لیے اسے دیکھنے لگا یوسف کے ہاتھوں کل کی " مار بھولا نہیں تھا۔

تیرا تھا اب میرا ہے۔" یوسف بسکٹ منہ میں ڈالتے ہوئے بولا۔ وہ بیچارہ بس اس کی " شکل دیکھتا رہ گیا۔

یار!! یوسی مت تنگ کر اُسے۔" نوید نے اس کے ہاتھ سے پیکٹ چھین کر واپس رضا " کو تھما دیا۔

وہ ہٹلر نہیں آئی۔۔۔" حذیفہ بول ہی رہا تھا کہ تبھی جسمین کلاس میں داخل ہوئی۔ " اسے دیکھتے ہی سارے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com

کلاس اُمید ہے سب پڑھ کر آئے ہوں گے۔" اس نے کہتے ہوئے ایک نظر سب پر " ڈالی۔ سارے ایسے خاموش بیٹھے تھے جیسے کوئی انوکھی بات کر دی ہو۔

یو اسٹینڈ اپ!! " جسمین نے یوسف کو اشارہ کرتے ہوئے کہا جس پر وہ حیرت سے " آنکھیں پھاڑے کھڑا ہو گیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

نام کیا ہے آپ کا؟ " وہ اس خوبصورت سے مرد کو دیکھتے ہوئے بولی۔ جو نیوی بلو " شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے اپنے سادہ سے حلیے میں بھی سب میں نمایاں لگ رہا تھا۔

سید یوسف حیدر!! " یوسف نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ "

"کو ڈیفائن کریں۔ Arc Elasticity of Demand ادھر آئے اور "

جسمین کے کہنے پر وہ خاموشی سے جا کر اس سے تھوڑا فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔ سب چپ سادھے اس ہٹلر کی نانی کو دیکھ رہے تھے۔ جو واقعی انہیں یونی سے باہر نکلنے کے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com-آئی تھی۔ ارادے سے

"چلیں مسٹر یوسف حیدر شروع کریں۔ "

کہنے کی دیر تھی کہ یوسف حیدر اپنی آواز سے وہاں بیٹھے ہر بندے کو جکڑتا چلا گیا۔ بوریت بھرا سنجیکٹ بھی آج سب کو اچھا لگ رہا تھا۔ جہاں سب توجہ سے اسے سن رہے تھے وہیں جسمین حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ یہ کل والا یوسف تو نہیں تھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

واہ یوسی !! تو نے تو بولتی بند کر دی اُس ہٹلر کی۔ " وہ چاروں کینٹین میں بیٹھے فرینچ " فرائز اور برگر کے ساتھ پورا پورا انصاف کر رہے تھے۔ جب منہ میں برگر ٹھونسے حذیفہ گویا ہوا۔

یار کیا ہٹلر لگا رکھا ہے شرم کرو ٹیچر ہیں وہ ہماری۔ " نوید چڑ کر بولا۔ وہ ایسا ہی تھا " غلط بات مذاق میں بھی برداشت نہیں کرتا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نوید ٹھیک بول رہا ہے۔ وہ ٹیچر ہیں ہماری۔ " یوسف نے کہتے ہوئے جنید کی پلیٹ " سے فرائز اٹھا کر منہ میں ڈال لیا۔ اپنے تو وہ پہلے ہی صفا چٹ کر چکا تھا۔

تو بڑی اس کی ہاں میں ہاں ملا رہا ہے۔ او ہاں !! آج تعریف جو ہو گئی محترم کی۔ " جنید بھی بول اٹھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

خاک تعریف ہو گئی۔ اتنے بڑے لیکچر پر بس ایک گوڈ۔ "یوسف نے منہ بناتے ہوئے" سر جھٹکا ساتھ ہی ایک اور فرائز منہ میں۔

اپنے فرائز تو تو سارے ٹھونس گیا۔ اب میرے پر کیوں ہاتھ صاف کر رہا ہے۔ "جنید" نے گھور کر پلیٹ اس سے دور کرنی چاہی پر وہ بھی ایک تھا۔

"اوو!! ہٹلر۔"

کہاں؟ "جنید نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ تبھی اس کے ہاتھ سے پلیٹ چھین کر یوسف "کینٹین سے باہر کو بھاگ گیا۔

visit for more novels:

رک سالے آج تو تو گیا۔ مجھے قسم ہے ان آلو کی جیس تیل میں یہ پکے ہیں۔ اُسی سے "تجھے جلاؤں گا۔ نہیں تو فرائز مجھ پر حرام ہیں۔"

ایک لمبا چوڑا ڈانٹاگ مار کر وہ جیسے ہی کینٹین سے باہر نکلا دروازے پر کھڑے یوسف نے کیچ لگی کھالی پلیٹ اس کے منہ پر مار دی۔

[Pdf Novel Bank](#)

تیرے فرائز شہادت پاہ گئے۔ "کہنے کے ساتھ ہی یوسف بھاگا پیچھے جنید نے بھی دوڑ لگا " دی۔ جبکہ نوید اور حذیفہ کے ساتھ ساتھ کینٹین میں بیٹھا ہر شخص ان کی حرکتوں پر ہنسی سے بے قابو ہو گیا تھا۔

فٹبال گراؤنڈ میں چلتے ہوئے وہ لڑکوں کو کھیلتے کودتے دیکھ رہی تھی فری پیریڈ کی وجہ سے وہ ادھر چلی آئی تھی۔ جہاں ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ذہن کو سکون عطا کر رہے تھے۔ گلابی شلوار قمیض میں سر پر دوپٹہ لیے اس نے بھوری کام دار چادر کو مضبوطی سے اپنے گرد لپیٹ کر قدم آگے بڑھائے ہی تھے کہ پیچھے سے اڑتی بال سیدھا اس کی کمر پر آگئی۔

"!! اففف"

[Pdf Novel Bank](#)

غصہ ضبط کرتے ہوئے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ جہاں سر پر ہاتھ رکھے زبان دانتوں میں دبائے یوسی دی گریٹ کھڑا تھا۔ ساتھ ہی وہ تینوں سفید چہرے لیے کبھی اسے تو کبھی جسمین کو دیکھ رہے تھے۔

سوری مس جسمین غلطی سے ہو گیا۔ "نوید جلدی سے بولا۔"

جسمین نے جھک کر بال اٹھائی اور کچھ بھی کہے بغیر ان کی طرف اُچھال کر واپس مڑ گئی مگر جانے سے پہلے ایک نظر یوسف کو دیکھنا نہیں بھولی تھی۔ جو معافی مانگنے کے بجائے ڈھیٹ بنا کھڑا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com بدتمیز!! "وہ بڑبڑاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔"

بچ گئے یار ورنہ مجھے تو لگا تھا آج واقعی سر کے آفس لے جائیں گی۔ "حذیفہ نے گہرا " سانس لیتے ہوئے کہا۔

مجھے تو لگ رہا ہے یہ پرسوں والے اسائنمنٹ میں ہم سے بدلہ نکلنے والی ہیں۔ "جنید" جسمین کی پشت کو گھورتے ہوئے بولا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

یار بس بہت ہو گیا۔ اب ایک لفظ مس جسمین کے خلاف نہیں۔ "نؤید نے جنید کو " گھورا اور یوسف کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ ایک بار پھر اپنے کھیل میں مشغول ہو چکا تھا۔ تمہیں سوری کرنی چاہیے تھی یوسی۔ "نؤید نے بال کو ٹانگوں سے روکتے ہوئے کہا۔ "

تم نے بول تو دیا ایک ہی بات ہے۔ "وہ سر سر می لہجے میں بولا۔ "

ہاں پر۔۔۔ "نؤید بول ہی رہا تھا کہ یوسف نے اس کی بات کاٹ دی۔ "

یار میں نے جان بوجھ کر نہیں مارا اور اب بس فٹبال پر دھیان دو مس جسمین چلی " گئیں۔ "اس نے جھنجھلاتے ہوئے بال کو ہٹ کیا جو اب کے سیدھا اڑتا ہوا سر وقار کے سر پر جا لگا۔ وہ غصے سے چلاتے ہوئے پیچھے مڑے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!! یوسف فف "

اور بس ہواؤں میں گونجتی۔ ان کی آواز کے ساتھ ہی وہ چاروں کسی بوتل کے جن کی طرح وہاں سے غائب ہو چکے تھے۔

Pdf Novel Bank

امی بہت دور ہو رہا ہے ٹھیک سے بام لگائیں۔ " وہ بیڈ پر لیٹی کرہستے ہوئے بمشکل " بولی۔

آخر کیسے لگ گئی بال؟ " فائزہ بیگم نے اس کی کمر پر موجود سرخ نشان کو دیکھتے ہوئے " پوچھا۔

کہا تو ہے بچے کھیل رہے تھے۔ لگ گئی آکے بال تو اب کیا پکڑ کر مارتی انہیں۔ " اس " نے منہ بسور کر جواب دیا ساتھ ہی دل ہی دل میں یوسف کیلئے کوسنے بھی جاری تھے۔

" اچھا یہ دوائی لگا دی ہے آرام کرو کل یونی نہیں جانا ٹھیک ہے۔ "

جی " وہ کرہستے ہوئے سیدھے ہو کر لیٹ گئی۔ فائزہ بیگم نے ایک نظر اس کے " چہرے کو دیکھا جہاں تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔ وہ دوائی اٹھا کر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

Pdf Novel Bank

دودھ بھجوا رہی ہوں پی لینا۔ "وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئیں۔ جبکہ جسمین نے " بڑبڑاتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔

"!! بیڑا غرق ہو یوسف"

اولاد بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"تمہاری پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟"

حیدر صاحب نے کھانا کھاتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھا جس پر تھکن سوار تھی۔ وہ ابھی کوچنگ سینٹر سے بچوں کو پڑھا کر آیا تھا اور آتے ہی کھانا گرم کر کے تخت پر ہی کھانے بیٹھ گیا تھا۔

اچھی جا رہی ہے۔ "اس نے مختصر سا جواب دیا۔"

"اور کوچنگ؟"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

وہ بھی۔ بس جلدی ماسٹر ہو جائے جاب ملتے ہی سینئر چھوڑ دوں گا۔ پھر ایک ملازم " بھی رکھ لوں گا جو گھر کے کام کر دیا کرے۔ " اس نے مسکرا کر کہا جبکہ حیدر صاحب کو اس کے پیچھے چھپی اداسی اچھے سے محسوس ہو گئی۔

ماں کو مس کر رہے ہو؟ " ایک اور سوال جو اس کی مسکراہٹ کو چھین گیا۔ " نہیں۔۔۔ مطلب ہاں۔۔۔ مطلب اُنہیں بھولا کون ہے۔ وہ تو یاد بن کر ہمیشہ مجھے اپنے " پاس محسوس ہوتی ہیں۔ " وہ افسردگی سے بولا۔

" تبھی کہتا ہوں شادی کر لو تاکہ تمہارا دل بہل جائے۔ "

visit for more novels:

ابو پلیز!! یہ باتیں نہ کریں اور ویسے بھی کون ہمیں اپنی لڑکی دے گا۔ آپ کی تنخواہ " میری یونی کی فیس بھرنے میں چلی جاتی ہے اور جو کچھ میں کما کر لاتا ہوں اس سے گھر کا خرچہ ہی پورا ہو جائے وہ ہی بہت ہے۔ ایسے میں کسے پاگل کتے نے کاٹا ہے کہ وہ ہمیں اپنی بیٹی دے۔ " وہ ٹھیک ٹھاک چڑچکا تھا اس موضوع سے۔

" آنے والی اپنا نصیب خود لے کر آتی ہے۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

اب ایسا کوئی نہیں سوچتا ابا۔ آج کل لوگوں کا بینک بیلنس نہ بھرا ہو تب تک کوئی " بیٹی نہیں دیتا اور اب بس کریں جب تک میں کچھ بن نہیں جاتا مجھ سے اس موضوع پر کوئی بات نہیں کرے گا۔ " وہ کہہ کر کھانے کے برتن اٹھاتا کچن کی طرف بڑھ گیا۔

حیدر صاحب وہیں تخت پر بیٹھے اس کی پشت کو دیکھتے رہے۔ وہ اپنی زندگی میں ہی اس کا ہنستا بستا گھر بار دیکھنا چاہتے تھے۔ مگر اس خواہش پر وہ ہمیشہ ہی چڑ جاتا تھا۔

اور بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

فائزہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں تو وہ ابھی بھی سو رہی تھی۔ انہوں نے آگے بڑھ کر کھڑکیوں پر پڑے پردے ہٹا دیے۔ جس کے باعث چھن سے آتی سورج کی روشنی سیدھا اس کے چہرے پر پڑنے لگی۔ دھوپ کی تپش کے باعث جسمین نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔ اس نے چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

اُٹھ جاؤ ایک بجنے والا ہے۔ " فائزہ بیگم اسے دیکھتے ہوئے بولیں۔ "

کیا!!! آپ نے مجھے اُٹھایا کیوں نہیں؟ مجھے یونیورسٹی جانا تھا۔ " جسمین تیزی سے " اُٹھ بیٹھی۔

کل تمہاری کمر میں درد تھا اس لیے میں نے نہیں اُٹھایا۔ جب تک آرام نہیں کرو گی تو " ٹھیک کیسے ہوگا۔ " فائزہ بیگم کی بات پر جسمین خاموش ہو گئی پر پھر کچھ خیال آنے پر پوچھا۔

" بابا سائیں اور بھائی کہاں ہیں؟ "

visit for more novels:

دلور اور خاور بابا سائیں کے ساتھ جلسے کیلئے گئے ہیں اور بلال ہسپتال میں کوئی " "ایمر جنسی کیس تھا تو وہ ہسپتال چلا گیا۔

اچھا ٹھیک ہے۔ " وہ کہتی ہوئی بیڈ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ "

"آپ ناشتہ تیار کروا دیں میں تیار ہو کر آتی ہوں۔ "

"ٹھیک ہے۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

فائزہ بیگم اثبات میں سر ہلاتے ہوئے باہر چلی گئیں۔ جسمین نے بھی آگے بڑھ کر الماری سے کپڑے نکالے اور باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔

"یار آج مس جسمین کیوں نہیں آئیں؟"

وہ چاروں اس وقت پارکنگ میں موجود تھے جب جنید نے یاد آنے پر پوچھا۔
www.urdu-novel-bank.com
تجھے کیا؟ ہو سکتا ہے بیمار ہوں یا کوئی کام ہو۔" یوسف فوراً بولا۔

ابے!! کہیں تیری فٹبال نے اپنا کام تو نہیں دکھا دیا۔ جو آج وہ یوں غائب ہو گئیں۔" حذیفہ نے کل کے واقعے کو سوچ کر ہنستے ہوئے کہا۔

اس کی بات پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی تھی۔ (جانے سے پہلے وہ ایک نظر سوچتے ہی یوسف کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

اور اسائنمنٹ کا کیا بنا؟ سیمسٹر اسٹارٹ ہونے والے ہیں اور اس اسائنمنٹ کے نمبر بھی " اُس میں شامل ہوں گے۔ " نوید سنجیدہ ہو کر بولا۔

"ہاں ہاں معلوم ہے۔ سر جمال نے بتا دیا تھا۔"

"لیکن اب تو مس جسمین لیں گی نا۔"

یوسف کی بات پر حذیفہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر سی بات ہے۔ اب وہ ہیں تو وہ ہی لیں گی۔"

اچھا چلو اب کل ملیں گے۔ "یوسف کہتا ہوا بائیک پر بیٹھا ساتھ ہی بائیک اسٹارٹ " کردی۔ نوید بھی ان دونوں سے مل کر یوسف کے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ سب اپنی اپنی منزلوں کی طرف گامزن ہو چکے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

"بھائی یہ لیں چائے۔"

وہ بلاج کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔ سامنے ہی بلاج ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑا اپنی گھڑی اُتار رہا تھا تھوڑی دیر پہلے ہی وہ ہسپتال سے واپس آیا تھا اور اب جہانگیر ملک کے کہنے پر وہ بھی جلسے میں شامل ہونے جا رہا تھا۔

یوں تو جہانگیر ملک کی خواہش تھی کہ ان کے تینوں بیٹے سیاست میں شامل ہوتے۔ مگر بلاج شاید ان کے ہر اصول اور خواہش کو توڑنے کے لیے پیدا ہوا تھا۔ سیاست میں شامل ہونے کے بجائے اس نے ڈاکٹر کی فیلڈ کا انتخاب کیا تھا۔ حالانکہ یہ بات جہانگیر ملک کی طبیعت پر گراں گزری تھی۔ مگر اولاد کی محبت میں وہ یہ بھی برداشت کر گئے تھے۔

آج تم یونی نہیں گئی؟ " بلاج نے اس کی طرف مڑتے ہوئے سوال کیا۔ "

"نہیں بھائی بس تھوڑی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔"

[Pdf Novel Bank](#)

ہاں امی بتا رہی تھیں۔ ویسے آج جمال کا فون آیا تھا مجھے بتا رہا تھا سب ٹیچرز یونی میں " تمہاری بہت تعریف کر رہے ہیں۔ " وہ مسکرا کر بولا۔ جسمین بھی دھیرے سے مسکرا دی۔

سر جمال اور بلاج بچپن کے دوست تھے۔ یوں تو سر جمال کی فیملی یو کے میں رہتی تھی پر وہ یہاں پاکستان میں ہی ہوتے تھے۔ کچھ ذاتی کام کی وجہ سے انہیں یو کے جانا پڑ گیا تھا جس کی وجہ سے سر جمال نے بلاج کو راضی کر کے اپنی جگہ جسمین کو یونیورسٹی میں بھیج دیا تھا۔ کہ جب تک اُن کی واپسی نہیں ہوتی وہ ان کی جگہ پڑھائے گی۔ یونیورسٹی کی انتظامیہ کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ کیونکہ جسمین اس یونیورسٹی کی ٹاپ کی اسٹوڈنٹ رہ چکی تھی۔ اس لیے آنکھیں بند کر کے اسے اپنی یونیورسٹی میں خوش آمدید کہا گیا تھا۔

اچھا آپ یہ چائے پکڑیں میں زرا امی کی مدد کر دوں۔ " وہ کپ اسے پکڑا کر کمرے سے " باہر نکل گئی۔ جبکہ بلاج پُر سوچ نظروں سے اسے جاتے دیکھتا رہا۔

[Pdf Novel Bank](#)

"کیا بابا سائیں نے ٹھیک فیصلہ کیا ہے؟"

رات بھر اسائنٹ بنانے کے بعد بھی صبح اس کی آنکھ وقت پر کھل چکی تھی۔ نہادھو کر فارغ ہوا تو اپنے اور حیدر صاحب کیلئے ناشتہ تیار کرنے کچھ میں چلا آیا۔

"حیرت ہے ابو ابھی تک نہیں اُٹھے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ سوچتا ہوا ہاتھوں کو تیزی سے حرکت دینے لگا۔ چائے چڑھا کر وہ حیدر صاحب کے کمرے کی طرف بڑھا۔ عادت کے برخلاف آج حیدر صاحب کافی دیر تک سو رہے تھے۔ ورنہ اس کے اُٹھنے سے پہلے ہی وہ ناشتہ تیار کر چکے ہوتے تھے۔

"ابو ابو اُٹھ جائیں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف اُنہیں آواز دیتا کچن سے نکل کر کمرے کی طرف بڑھا۔ ابھی کمرے کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ سامنے کا منظر دیکھ کر یکدم چلا اُٹھا۔

"!! ابو"

وہ تیزی سے آگے بڑھا اور فرش پر منہ کے بل گرے حیدر صاحب کو سیدھا کر کے ان کے گال تھپتھپانے لگا۔

"ابو۔۔۔ ابو آنکھیں کھولیں۔ کیا ہو گیا آپ کو؟"

گھبراہٹ کے مارے اس کے اپنے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے۔ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہونے لگی تھی۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

کیا کروں؟ کیا کر۔۔۔ ہاں راشد۔۔۔ راشد کو بلاتا ہوں۔ "وہ تیزی سے اُٹھا اور پڑوس میں موجود رحم صاحب کے بیٹے کو بلانے چلا گیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

کلاس آف ہوچکی تھی وہ کلاس سے باہر نکل کر اسٹاف روم کی طرف بڑھ گئی۔ اسکے پیچھے ہی نوید سب اسٹوڈنٹس کے اسائنمنٹ لے خاموشی سے چل رہا تھا۔ پریشانی اس کے چہرے پر واضح طور پر محسوس کی جاسکتی تھی۔

یہ ادھر رکھ دیں۔ " وہ ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی اور ایک نظر اس کے " چہرے کو دیکھا جو الجھا الجھا لگ رہا تھا۔

" از ایوری تھنگ اوکے نوید؟ "

visit for more novels:

جی مس بس وہ آج اسائنمنٹ جمع کروانا تھا نا لیکن یوسف نہیں آیا حالانکہ ایسا کبھی " نہیں ہوا مگر پتا نہیں آج کیا ہوا وہ فون بھی اٹینڈ نہیں کر رہا۔ " نوید کی بات پر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا مگر بولی کچھ نہیں۔

میں جاؤں مس؟ " جسمین کو خاموش دیکھ کر اس نے پوچھا۔ "

ہاں جائیں۔ " وہ فوراً بولی۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

نوید بھی سیدھا اسٹاف روم سے باہر نکل گیا۔ آج آخری تاریخ تھی اسائنمنٹ جمع کروانے کی اور یوسف کا کچھ پتا ہی نہیں تھا۔

"کہاں ہو تم یوسی؟"

فون کان سے لگائے وہ کینٹین کی جانب بڑھ گیا جہاں جنید اور حذیفہ اس کا انتظار کر رہے تھے۔

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بہت بہت شکریہ راشد تم نے میری اتنی مدد کی ورنہ میں تو بہت پریشان ہو گیا تھا "

کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کیا کروں۔" یوسف اس کے گلے لگتے ہوئے بولا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

تھوڑی دیر پہلے ہی وہ ہسپتال سے واپس آئے تھے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا بلڈ پریشر لو ہونے کے باعث وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ کچھ کمزوری بھی حیدر صاحب کے اندر بڑھتی جا رہی تھی۔

اب آپ پریشان نہ ہوں اور کوئی بھی بات ہو تو میرے نمبر پر کال کر دے گا میں " آجاؤں گا۔ " راشد نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک بار پھر بہت شکریہ یار۔"

ایسے نہیں بولیں یوسف بھائی۔ آپ مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔ آخر پڑوسی ایک " دوسرے کی مدد کیلئے ہی ہوتے ہیں۔ " وہ مسکرا کر بولا اس کی بات پر یوسف بھی دھیرے سے مسکرا دیا۔

اچھا اب چلتا ہوں۔ انکل کا خیال رکھے گا بائے۔ " راشد کہتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔ اس " کے جاتے ہی یوسف کمرے میں آیا جہاں حیدر صاحب بیڈ پر لیٹے آرام کر رہے تھے۔ آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔ " یوسف ان کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھتا ہوا گویا ہوا۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

میں بھی ڈر گیا تھا۔ اتنی جلدی مرنا نہیں چاہتا جب تک اپنی آنکھوں سے تمہارا ہنستا " بستا گھر نہ دیکھ لوں۔ " وہ نحیف سی آواز میں بولے۔

ابو پلیز!! ایسی باتیں نہیں کریں کچھ نہیں ہوا آپ کو۔ ان شاء اللہ آگے بھی ٹھیک " رہیں گے اور اپنے پوتا پوتی کو بھی دیکھ لیں گے۔ " وہ لہجے میں شرارت لیے کہنے لگا۔ جس پر حیدر صاحب مسکرا دیے۔

"ان شاء اللہ!! جلدی یہ دن اسلامی زندگی میں لائے۔"

آجائے گا۔ لیکن ابھی آپ آرام کریں میں آپ کیلئے کچھ لائٹ سا بنا کر لاتا ہوں۔ " وہ " کہتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel.com

حیدر صاحب اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں اس کے اچھے نصیب کی دعا کرنے لگے۔ اس بات سے انجان کے آنے والا وقت ان کے بیٹے کی زندگی میں کیا طوفان لانے والا ہے۔

Pdf Novel Bank

بیل مسلسل بجے جا رہی تھی۔ وہ حیدر صاحب کو دلایا کھلا کر کمرے سے باہر نکلا اور بیرونی دروازے کی طرف آیا۔ جس کے پار کھڑا شخص شاید کچھ زیادہ ہی جلدی میں تھا۔

"او بھائی صبر کر لیا کرو بندہ چل کر آتا ہے اڑ کر نہیں۔"

اس نے بلند آواز میں کہتے ہوئے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے اُن تینوں کو کھڑے دیکھ کر حیران رہ گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیا دروازے پر ہی کھڑا کھے گا یا اندر بھی آنے دے گا۔"

نوید کی بات پر وہ فوراً دروازے سے ہٹ کر ایک سائڈ پر ہوا۔

"تم لوگ اچانک کیسے؟"

کیسے کیا مطلب؟ انکل کی طبیعت خراب ہے اُن سے ملنے آئے ہیں۔ "اب کے حذیفہ"

بولا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

تمہیں کیسے پتا ابو کی طبیعت خراب ہے؟ "یوسف نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اس " نے تو کسی کو بتایا ہی نہیں تھا پھر انہیں کیسے خبر ملی۔

ظاہر سی بات ہے۔ بغیر کسی وجہ کے تم چھٹی نہیں کرتے اور آج تو اسائنمنٹ جمع " کرانے کی آخری تاریخ تھی اور تم آج ہی غائب ہو گئے۔ " نوید نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"ہاں پہلے تو لگا تم بیمار ہو گے۔ لیکن اب جب تم صحیح سلامت کھڑے ہو تو۔۔۔"

تو تم سمجھ گئے ابو کی طبیعت خراب ہے۔ "جنید کی بات کاٹ کر یوسف فوراً بولا۔

"ہاں اور اگر تمہاری انویسٹیشن ختم ہو گئی تو اب ہم انکل سے مل لیں۔"

visit for more novels:

ہاں کیوں نہیں آؤ۔ "حذیفہ کی بات پر وہ انہیں ساتھ لیے اندر کی جانب بڑھ گیا۔

"!! السلام علیکم انکل"

و علیکم السلام !! آؤ آؤ میرے شہزادوں بڑے دنوں بعد چکر لگانا ہوا۔ "حیدر صاحب پیار " سے انہیں دیکھتے گویا ہوئے۔

"طبیعت بھی تو بڑے دنوں بعد خراب ہوتی ہے نا آپ کی۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

زبان میں اُٹھتی کھجلی کے باعث جنید ایک دم بولا پڑا۔ جس پر نوید اور حذیفہ کو تو کھانسی اُٹھ آئی۔ جبکہ یوسف نے گھور کر اسے دیکھا ساتھ دائیں ہاتھ کا مکا بنا کر اس کی کمر پر جڑ دیا۔ البتہ حیدر صاحب اس کی بات پر ہنس پئے تھے۔

"یعنی تم لوگوں سے ملاقات کیلئے مجھے روز بیمار ہونا پڑے گا۔"

ارے نہیں نکل!! ہماری عمر بھی آپ کو لگ جائے میں تو مذاق کر رہا تھا۔ "جنید" نے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے عقیدت سے ان کے ہاتھ تھام لیے۔

حذیفہ اور نوید بھی ان کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئے تھے۔ انہیں باتیں کرتا دیکھ یوسف مسکراتے ہوئے کمرے سے نکل کر ان کے کھانے پینے کا انتظام کرنے باہر چلا گیا۔

"بابا سائیں آپ نے بلایا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

جہانگیر ملک جو سگار پیتے کسی گہری سوچ میں گم تھے اس کی آواز پر چونک کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں بلاج کھڑا اجازت طلب نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"ہاں!! آؤ تم سے ضروری بات کرنی ہے۔"

ان کے کہتے ہی وہ جہانگیر ملک کے سامنے رکھی کرسی پر جا بیٹھا۔ اب دونوں آمنے سامنے موجود تھے۔ درمیان میں ایک ٹیبل حائل تھی۔ جس پر سگار کا سامان پڑا تھا۔

"تمہیں ہم نے جسمین کے رشتے کے بارے میں بتایا تھا نا۔"

جی بابا سائیں۔ "وہ سر جھکائے بولا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دلدار خان کا بیٹا اگلے ماہ پاکستان واپس آرہا ہے۔ تب ہم جسمین اور شیراز کی منگنی کر دینگے۔ جتنی جلدی ہو سکے جسمین کو یہ بات سمجھا دو ورنہ پھر ہم اپنے طریقے سے بات کریں گے۔ "بلاج کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے وہ دو ٹوک لہجے میں بولے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

بابا سائیں آپ محض پارٹی کو مضبوط بنانے کیلئے اپنی بیٹی کا رشتہ اُس دلدار خان کے " گھر کر رہے ہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ وہ کتنا عیاش آدمی ہے۔ جب باپ ایسا ہے تو بیٹا کیسا ہوگا۔ " وہ بے بسی سے بولا۔

جب سے جہانگیر ملک نے اس رشتے کے بارے میں اسے بتایا تھا۔ تب سے ہی وہ انہیں اس رشتے کے نقصانات گنوا رہا تھا۔ مگر جہانگیر ملک نے شاید اس بار قسم کھا رکھی تھی۔ وہ اس کا نکتہ اعتراض اُٹھنے سے پہلے ہی رد کر چیتے تھے اور آج بھی یہی ہونا تھا۔ تم بھی تو ہماری اولاد ہو پر کتنا فرق ہے تم میں اور ہم میں پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو " کہ شیراز بھی اپنے باپ کی طرح ہوگا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جہانگیر ملک کی بات پر بلاج خاموش ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا اب وہ کچھ بھی کہہ لے جہانگیر ملک نے اپنی ہی کرنی ہے۔

اب جاؤ رات بہت ہو گئی ہے اور جتنی جلدی ہو سکے خود کو اور جسمین کو اس رشتے " کیلئے تیار کرو۔ شیراز کی آمد کے بعد ہم کوئی تماشہ برداشت نہیں کریں گے۔

Pdf Novel Bank

"جی۔"

وہ دھیمی آواز میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔ چاہ کر بھی آج وہ اپنی بہن کیلئے کچھ نہیں کر پایا رہا تھا۔

سروکار کی کلاس آف ہوئی تو یوسف نے باہر نکل کر اپنے قدم تیزی سے اسٹاف روم کی جانب بڑھا دیئے۔ ان تینوں کو وہ پہلے ہی کینٹین میں جانے کا کہہ چکا تھا اور خود اسٹاف روم کی طرف بڑھ گیا تھا۔ دروازے پر پہنچ کر اس نے ہلکے سے دستک دے کر اجازت طلب کی۔

"کم ان۔"

[Pdf Novel Bank](#)

اجازت ملتے ہی اس نے اپنے قدم اندر کی جانب بڑھا دیئے۔ جہاں وہ سفید شلوار قمیض میں سر پر لال دوپٹہ لیے بیٹھی کام میں مصروف تھی۔ یوسف اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

"!! مس جسمین"

"!! یس"

جسمین نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔ جو میرون شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس ہاتھ میں فائل پکڑے اس کے سامنے کھڑا تھا۔ یوسف کے آنے کا مقصد اسے اچھی طرح سے سمجھ آ گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "مس یہ اسائنٹ وہ کل۔۔۔"

کل آخری تاریخ تھی اسائنٹ جمع کرانے کی۔ آپ نے نہیں کروایا یہ آپ کا مسئلہ " ہے۔ رولز سب کے لیے برابر ہیں۔ " وہ تیزی سے اس کی بات کاٹ کر بولی۔

یوسف نے سر نیچے جھکا لیا۔ ہاتھ کی مٹھی سختی سے بھیجنے لگی تھی۔ جسمین کو لگا وہ کچھ بولے گا۔ مگر وہ خاموش رہا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

اب آپ جا سکتے ہیں۔ "وہ کہہ کر اپنی جگہ سے اُٹھی ابھی دو قدم آگے بڑھائے ہی تھے " کہ یوسف نے اسے پکڑ کر دیوار سے لگا دیا۔

چھوڑو چھوڑو۔ "گلے پر موجود یوسف کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے وہ بمشکل بولی کہ تبھی اندر " آتے نوید نے بھاگ کر اسے پکڑا۔

چھوڑو یوسف پاگل ہو گیا ہے کیا۔ " نوید ہٹانے کی کوشش کرتا ہوا بولا مگر یوسف پر تو " جیسے کوئی جنون سوار ہو گیا تھا۔ کچھ سن ہی نہیں رہا تھا۔

"چھوڑو۔ "

visit for more novels:

آنکھوں کو سختی سے میچ رکھا تھا۔ تکلیف کے باعث ایک آنسو تیزی سے نکل کر اس کے گال پر بہہ گیا۔ تبھی جسمین نے پلکوں کی جھالر اٹھا کر اس سنگ دل کو دیکھا۔ نم آنکھیں، کپکپاتے ہونٹ۔۔۔ یوسف فوراً اسے چھوڑ کر پیچھے ہوا اور بس یہیں سے تصورِ عشق کا آغاز ہوا۔

آؤٹ۔۔۔ آؤٹ گیٹ آؤٹ !! " گلے پر ہاتھ رکھے وہ چیخی۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

نوید فوراً یوسف کو کھینچتا اسٹاف روم سے باہر لے گیا۔

یہ کیا حرکت تھی۔ وہ تو شکر ہے میں تجھے بلانے آگیا۔ "نوید غصے سے چلایا۔"

یوسف نے اپنا بازو چھڑا کر ایک نظر اسٹاف روم کے بند دروازے پر ڈالی اور بغیر کوئی جواب دیئے نوید کو وہیں کھڑا چھوڑ کر تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

ابھی تو "عین" لکھا ہے

ابھی تو "شین" باقی ہے

ابھی اُن "منزلوں" پر ہم کہاں

جہاں "قاف" باقی ہے

Pdf Novel Bank

"آج اتنی جلدی آگئے؟"

بیل کی آواز پر حیدر صاحب نے جا کر دروازہ کھولا تو سامنے یوسف کو کھڑا پایا۔ وہ بغیر کوئی جواب دیئے ان کی سائڈ سے نکلتا اندر کی جانب بڑھا۔

"کیا ہوا اتنے خاموش کیوں ہو؟"

حیدر صاحب نے پھر پوچھا آج سے پہلے کبھی انہوں نے اسے یوں خاموش نہیں دیکھا تھا۔ چاہے کتنی بھی بڑی بات ہو وہ تھوڑی دیر بعد ہی نارمل ہو جاتا تھا۔ مگر آج اس کی خاموشی کچھ بُرا ہونے کی گواہی دے رہی تھی۔

کچھ نہیں ہوا بس کلاس نہیں تھی تو گھر آگیا کچھ تھکن بھی محسوس ہو رہی ہے۔ میں "ابھی آرام کرنے جا رہا ہوں تھوڑی دیر بعد کھانا تیار کر دوں گا۔" وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بولا۔ حیدر صاحب نے غور سے اسے دیکھا جو کافی پریشان لگ رہا تھا۔

"نہیں تم بہنے دو آرام کرو میں خود کر لوں گا۔"

Pdf Novel Bank

"آپ کی بھی تو طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔"

"میں اب بالکل ٹھیک ہوں تم جاؤ جا کر سو جاؤ۔"

حیدر صاحب کے کہنے پر یوسف اثبات میں سر ہلاتا کمرے میں چلا آیا اور سیدھا بیڈ پر بیٹھ کر سر ہاتھوں میں تھام لیا۔

اُف!! یہ کیا کر دیا میں نے۔ اتنی گھٹیا حرکت کیسے ہو گئی مجھ سے۔ "پنے بالوں کو مسٹھی میں سختی سے جکڑے اس نے شرمندگی سے سوچا۔

پتا نہیں میں کب اپنے غصے کو قابو کرنا سیکھوں گا۔ "خود سے بڑبڑاتا وہ وہیں بیڈ پر لیٹ گیا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اس بات سے انجان کہ آنے والا وقت کتنی ہی تبدیلیاں اس کی زندگی میں لانے والا ہے۔ پھر شاید غصہ اکڑ تو بس نام کو ہی رہ جانا ہے۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ تینوں کلاس میں بیٹھے لیکچر نوٹ کر رہے تھے۔ جب نوید نے چہرہ موڑ کر اپنے برابر والی سیٹ کو دیکھا۔ تین دن گزر چکے تھے۔ اُس دن کے بعد سے یوسف دوبارہ یونی نہیں آیا تھا اور نہ ہی کال اٹھا رہا تھا۔ جنید اور حذیفہ تو اُس سے ملنے گھر بھی جانا چاہتے تھے پر نوید نے یہ کہہ کر روک دیا کہ "اُسے اپنی غلطی کا احساس خود ہونے دو۔" اسے شدید غصہ تھا یوسف پر اور مس جسمین کے سامنے شرمندگی بھی بہت محسوس ہو رہی تھی۔ وہ بات کرنا چاہتا تھا مس جسمین سے یوسف کی طرف سے معافی مانگنا چاہتا تھا۔ پر یوسف نے تو کچھ بھی کرنے لائق نہیں چھوڑا تھا۔ حرکت ہی ایسی گھٹیا کی تھی۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

آج وہ پھر نہیں آیا۔ "نوید کی نظریں سیٹ پر دیکھ حذیفہ اس کی طرف جھکتے ہوئے " سرگوشی میں بولا۔

کام بھی تو ایسے کیسے ہیں۔ کیسے ہمت ہوگی آنے کی۔ "اس نے کہتے ہوئے سر جھٹکا اور " واپس لیکچر نوٹ کرنے لگا۔

[Pdf Novel Bank](#)

پر بات ہوئی کیا تھی جو وہ اس حد تک پہنچ گیا؟ "جنید نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا " اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی یوسف کے پاس پہنچ جائے پر پھر نوید۔۔۔

کیا ہونی ہے بات؟ یقیناً مس جسمین نے اسائنٹ لینے سے انکار کر دیا ہوگا اور بجائے " اُن کے انکار کو رد کر کے اپنی مجبوری بتانے کے یوسف صاحب نے اُن کا گلا ہی پکڑ لیا۔ " نوید نے اندازہ لگایا یوسف کی عادت کو تو وہ اچھے سے جانتا تھا۔

پر یار!! مس جسمین کو بھی انکار نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ سب ٹیچرز جانتے ہیں یوسف بغیر "کسی وجہ کے چھٹی نہیں کرتا۔

مس جسمین نئی ہیں۔ انہیں ابھی اتنا نہیں پتا اسٹوڈنٹس کے بارے میں۔ " حذیفہ کی " بات پر نوید جتاتے ہوئے بولا۔

جس پر وہ دونوں خاموش ہو کر واپس اپنے اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئے۔ نوید بھی گہرا سانس اندر کھینچتا واپس نوٹس پر جھک گیا۔ اسے بے حد افسوس تھا۔ یوسف کیلئے، مس جسمین کیلئے۔۔۔

Pdf Novel Bank

دوپہر کے دو بجنے کو تھے اور یوسف ابھی بھی اپنے کمرے میں لیٹا گہری نیند میں سو رہا تھا۔ در حقیقت وہ سویا ہی حیدر صاحب کے اسکول جانے کے بعد تھا۔ رات تو ساری جاگ کر گزاری تھی یا یوں کہا جائے کہ کسی کو یاد کرنے میں گزاری تھی۔

"چھوڑ چھوڑ۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"چھوڑ یوسف پاگل ہو گیا ہے کیا۔"

"آؤٹ۔۔۔ گیٹ آؤٹ۔"

نہیں۔۔۔ نہیں میں۔ "یوسف ایکدم نیند سے ہڑبڑا کر اُٹھا۔ لائٹ جانے کے باعث " وہ پسینے سے شرابور ہو رہا تھا۔ کچھ گھبراہٹ بھی طاری ہونے لگی تھی۔ جس کی اصل وجہ آنسوؤں سے بھری دو آنکھیں تھیں۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

"اُف!! کہاں پھنس گیا۔"

چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے بے بسی سے سوچا کہ تبھی بیرونی دروازے پر لگی بیل کی آواز سنائی دینے لگی۔

"یقیناً ابو آگئے۔"

یوسف جلدی سے بستر چھوڑتا دروازے کی جانب دوڑا جہاں واقعی حیدر صاحب کھڑے دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہے تھے۔

السلام علیکم ابو!! "اس نے دروازہ کھولتے ہی سلام کیا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وعلیکم السلام بر خوردار!! "سلام کا جواب دیتے ہوئے حیدر صاحب نے بغور اسے دیکھا " جس کی آنکھیں ابھی سو کر اٹھنے کی چغلی کھا رہی تھیں۔

"کھانے کو کیا بنایا ہے؟"

ان کے سوال پر یوسف ایک دم گر بڑا اٹھا۔ سارا وقت تو سوتا رہا تھا۔ کھانا پھر کیا فرشتوں نے آکر بنانا تھا۔

Pdf Novel Bank

"جی۔۔۔ وہ۔"

یوسف بیٹا!! کیا بات ہے؟ کیا چھپا رہے ہو؟ دو تین دن سے یونیورسٹی بھی نہیں جا رہے۔ کچھ ہوا ہے کیا؟ "حیدر صاحب نے تخت پر بیٹھتے ہوئے پوچھا ساتھ ہی جھک کر چپل اُتارنے لگے۔

نہیں تو ابو۔ ایسی کوئی بات نہیں۔" وہ وہیں کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔ آخر باپ تھے۔ دل میں چھپی چوری کیسے نہ پکڑتے۔

یوسف کیا میں تمہیں نہیں جانتا؟ تمہارے غصے کو بھی اچھے سے جانتا ہوں۔ اگر کوئی "بات ہے تو مجھ سے شیئر کرو۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یوسف چلتا ہوا ان کے پاس ہی زمین پر آبیٹھا اور سر ان کے گھٹنوں پر ٹکا دیا۔

"ابو بس ایک غلطی ہو گئی۔ لیکن اب ہمت نہیں ہو رہی کے اُسے سدھار سکوں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

جب غلطی کرتے وقت شرم محسوس نہیں کی تو معافی مانگنے میں کیسی شرم۔ "وہ" اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔ ان کی بات پر یوسف نے فوراً سر اٹھا کر دیکھا۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ یہ ہی سوچ رہے ہو مجھے کیسے پتا کہ کسی اور کے ساتھ زیادتی کر آئے ہو؟ "یوسف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

میں اپنے بیٹے کو اچھے سے جانتا ہوں۔ اگر نقصان تمہارا ہوتا تو تم کبھی اتنے پریشان نہ "ہوتے لیکن تم سے یقیناً کسی اور کا نقصان ہو گیا۔ جو تمہیں سکون نہیں لینے دے رہا۔

جی ابو بہت غلط کر دیا میں نے۔ "اس نے واپس سر ان کے گھٹنوں پر ٹکا دیا۔

"کیا معافی کی گنجائش نکل سکتی ہے؟"

حیدر صاحب نے کچھ شک کے تحت پوچھا۔ وہ کس غلطی کی بات کر رہا تھا وہ نہیں جانتے تھے۔ پر جو خیالات دماغ میں آرہے تھے۔ وہ اُن کی نفی بھی چاہتے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

ہاں !! اب ایسا بھی غلط نہیں کیا کہ معافی نہ مل سکے۔ "ان کی بات میں چھپا مطلب " یوسف اچھے سے سمجھ گیا تھا۔

تو پھر بیٹا مجھے بھی معاف کر دو۔ کیونکہ میں نے بھی کچھ ایسا نہیں کیا کہ مجھے بھوکا " رہنے کی سزا دی جائے۔ " حیدر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر وہ تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

سوری ابو !! باتوں میں بھول ہی گیا۔ میں ابھی کچھ آپ کیلئے بناتا ہوں۔ " وہ کہتا ہوا " سیدھا کچن میں چلا گیا۔ جبکہ حیدر صاحب اس کی بوکھلاہٹ پر مسکراتے ہوئے اُٹھ کر کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیا میں اندر آ جاؤں؟"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

فائزہ بیگم جو الماری کے سامنے کھڑی کپڑے نکال رہی تھیں۔ اس آواز پر چونک کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں بلیک شلوار قمیض میں ملبوس اُن کا شہزادوں جیسا بیٹا بلاج کھڑا تھا۔

"آجاؤ بیٹا۔"

اجازت ملتے ہی وہ ان کے بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا۔ فائزہ بیگم بھی فوراً الماری کا دروازہ بند کر کے بیڈ پر اس کے سامنے آکر بیٹھ گئیں۔

"کیا ہوا کوئی بات ہے؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہاں !! بہت ضروری بات ہے۔ "بلاج سنجیدہ سا بولا۔"

"کیا ہوا؟ سب ٹھیک تو ہے؟" وہ پریشان ہو اُٹھیں۔

"امی بابا سائیں جسمین کا رشتہ دلدار خان کے بیٹے شیراز سے پکا کرنا چاہتے ہیں۔"

بلاج کی بات پر وہ بے یقینی سے اسے دیکھے گئیں۔

آخر کون نہیں تھا جو دلدار خان کی عیاش طبیعت سے واقف نہ رہا ہو۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

تم۔۔۔ تم نے اُنہیں منع نہیں کیا؟ " وہ دھیرے سے بولیں۔ کتنی مشکل سے یہ " الفاظ ادا ہوئے تھے۔ بھلا کون جانتے بوجھتے اپنی بیٹی ایسے لوگوں میں دیتا ہے۔ پر شاید جہانگیر ملک یہ کر سکتا ہے۔

کوشش کی تھی۔ پر کچھ سننے کو تیار نہیں ہیں۔ " وہ سر جھکائے کہنے لگا جیسے ساری " غلطی اسی کی ہو۔

" اب؟ "

فائزہ بیگم کے سوال پر اس نے گہرا سانس لے کر ان کی طرف دیکھا۔ جو خم آنکھوں میں امید لیے اسے دیکھ رہی تھیں۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

جسمین کو ابھی نہیں بتائے گا میں کچھ کرتا ہوں۔ " بلاج کہتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا اور ہمت " نہیں تھی ان آنکھوں میں دیکھنے کی۔

" چلتا ہوں۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

وہ فوراً وہاں سے نکل گیا۔ جبکہ فائزہ بیگم ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے جاتے دیکھ دل ہی دل میں جسمین کے اچھے نصیب کی دعا کرنے لگیں۔

تیز رفتاری کے سارے ریکارڈ توڑتا ہوا آج یوسف وقت سے پہلے ہی یونیورسٹی پہنچ چکا تھا۔ پارکنگ ایریا میں بائیک کھڑی کر کے وہ وہیں کھڑا انتظار کرنے لگا۔ جب ایک بلیک مرسیڈیز عین اس کے سامنے آرکی۔ ڈرائیور نے گاڑی سے نکل کر فوراً پچھلی نشست کا دروازہ کھولا۔ جہاں سے وہ بھورے رنگ کی فراک کے ساتھ چوڑی دارپاجامہ میں ملبوس، بلیک شال اپنے گرد لپیٹے باوقار سی گاڑی سے باہر نکلی۔

یوسف جو یک ٹک گاڑی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جسمین کے باہر نکلتے ہی نظریں نیچے جھکا لیں۔ تاکہ دل میں چھپا چور آنکھوں سے عیاں نہ ہو جائے۔

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین نے ایک نگاہ نظریں جھکائے یوسف پر ڈالی اور اسے نظر انداز کرتی آگے بڑھ گئی۔

کیا کھڑا گھور رہا ہے؟ نکل۔ "ڈرائیور کی نظر خود پر دیکھ کر یوسف آنکھیں دکھاتا ہوا بولا۔" جس پر ڈرائیور مزید سخت گھوری سے نوازتا واپس گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی یوسف نے اسٹاف روم کی طرف دوڑ لگا دی۔

اسٹاف روم کے دروازے کے سامنے پہنچ کر اس نے جھجکتے ہوئے دروازہ کھولا سامنے ہی جسمین اپنے سامنے کھڑے لڑکے کو لسٹ دیتی ہوئی نظر آئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "یہ لسٹ جا کر نوٹس بورڈ پر لگا دیں۔"

"ایس مس۔"

وہ تابعداری سے کہتا فوراً وہاں سے نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی یوسف چلتا ہوا جسمین کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ جو مکمل طور پر اسے نظر انداز کیے کام کرنے میں لگی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

میں۔۔۔ وہ میں اُس دن کے رویے کیلئے معافی مانگنے آیا ہوں۔" وہ جھجکتے ہوئے گویا " ہوا۔

"میں کوئی امیر باپ کی اولاد نہیں ہوں۔ اس لئے جب آپ نے۔۔۔"

مسٹر یوسف حیدر آپ جا سکتے ہیں۔ میں اس وقت مصروف ہوں۔" جسمین اس کی " بات کاٹ کر مصروف سے انداز میں بولی۔

یوسف نے اپنے لب بھینچ لیے۔ غصے کی ایک شدید لہر اس کے جسم میں دوڑی تھی۔ ایک بار پھر وہ اسے سنے بغیر جانے کو کہہ رہی تھی۔ جسمین آج بھی وہی تھی مگر یوسف اب

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com وہ یوسف نہیں تھا۔

"ایم سوری!! میں اُس دن کیلئے شرمندہ ہوں۔"

جسمین نے حیران کن نظروں سے اسے دیکھا۔ یہ وہی یوسف تھا۔ جس نے کلاس میں بدتمیزی کرنے بعد معافی مانگنا تک ضروری نہیں سمجھا تھا۔ یہ وہی یوسف تھا۔ جو فٹبال گراؤنڈ میں بال مارنے کے بعد شرمندہ تک نہیں ہوا تھا۔ لیکن آج اس کے سامنے

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

نظریں جھکائے شرمندہ کھڑا معافی مانگ رہا تھا۔ دل میں آیا کہ معاف کر دے۔ غربت تو قتلِ عام تک کروا دیتی ہے۔ مگر۔۔۔ مگر وہ دن ذہن کے پردے پر آتے ہی دل میں اُٹھتی رحم دلی دم توڑ گئی۔

آپ جا سکتے ہیں مسٹر سید یوسف حیدر!! "جسمین روکھے لہجے میں بولی ساتھ ہی ایک " ہاتھ سے دروازے کی طرف اشارہ کر دیا۔

یوسف نے نظریں اُٹھا کر اسے دیکھا کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں، ملال، شکوہ، شرمندگی اور۔۔۔ اور کچھ ایسا کہ جسمین اپنی جگہ ساکت رہ گئی۔

یوسف خاموشی سے دروازے کی جانب بڑھ گیا جب پیچھے سے اسے جسمین کی آواز سنائی دی۔

اپنے نام کے ساتھ سید لگاتے ہیں نا مسٹر یوسف تو اس نام کا ہی لحاظ کر لیں۔ آئندہ " غصے میں بھی کسی لڑکی پر ہاتھ نہیں اُٹھائے گا۔ اپنے غصے پر قابو پانا سیکھیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

صرف نام کا نہیں اب تو بہت سی چیزوں کا لحاظ رکھنا ہے مس۔۔۔ جسمین۔ "آخر"
میں اس کے نام پر زور دیتے وہ مڑے بغیر بولا اور سیدھا اسٹاف روم سے باہر نکل گیا۔
جبکہ وہ وہیں ساکت کھڑی بند دروازے کو دیکھ رہ گئی۔

"یہ سب کیا تھا؟"



visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ باہر نکل کر تیزی سے کلاس کی جانب بڑھ رہا تھا جب نوٹس بورڈ کے سامنے اسے
اسٹوڈنٹس کا جھنڈ نظر آیا۔ وہیں وہ تینوں بھی ساکت کھڑے آنکھیں پھاڑے بورڈ کی جانب
دیکھ رہے تھے۔ وہ چلتا ہوا ان کے پاس آگیا۔

"کیا ہو رہا ہے؟"

[Pdf Novel Bank](#)

ابے تو یہاں کیسے؟ " حذیفہ اور جنید نے اسے دیکھ کر حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔ البتہ " نوید نے چہرہ دوسری جانب موڑ لیا۔

کیا مطلب یہاں کیسے؟ جہاں تک مجھے معلوم ہے میں یہاں پڑھتا ہوں۔ " یوسف ماتھے پر بل ڈال کر بولا۔

واہ!! یہ آج ہو کیا رہا ہے۔ سورج مشرق سے ہی نکلا ہے نا۔ " حذیفہ نے کہتے ہوئے اس کے گلے میں ہاتھ ڈالا جبکہ یوسف نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔
"کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں۔"

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
بھئی یہ دیکھ لسٹ میں سب سے پہلے تیرا نام ہے۔ مس جسمین نے تجھے فیل نہیں کیا۔ " حذیفہ نے بورڈ کی طرف اشارہ کیا۔

"اور تو اور آج تو بھی یونی آگیا ورنہ اتنے دنوں سے شکل تک نہیں دکھا رہا تھا۔"

اب کے جنید بولا۔ جسے یوسف نے سنا ہی نہیں اس کی نظریں تو بورڈ پر تھیں جہاں سب سے پہلا نام یوسف حیدر کا تھا۔ شرمندگی میں کچھ مزید اضافہ ہوا۔ ضمیر نے تھوڑا

[Pdf Novel Bank](#)

اور ملامت کیا۔ یوسف ہاتھوں کی مٹھی سختی سے بھینچ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ وہ دونوں اسے پیچھے سے آوازیں ہی دیتے رہ گئے۔ البتہ نوید مسکرا دیا تھا۔ یوسف کی حالت کو اچھے سے جو سمجھ گیا تھا۔

کلاس لینے کے بعد جسمین نے ڈرائیور کو کال کر کے واپس بلا لیا تھا۔ یوسف کی باتوں سے اس کو بے چینی ہو رہی تھی اور اُس کی آنکھیں۔۔۔

جسمین کوئی بچی نہیں تھی جو مرد کی نظر کو نہ پہچان پاتی۔ یوسف کی آنکھوں میں سر اٹھاتے جڑبوں کو دیکھ چکی تھی پر پھر بھی نہ جانے کیوں جھٹلانے میں لگی تھی۔

یہ سب میرا وہم بھی ہو سکتا ہے۔ میں اُس سے عمر میں بڑی ہوں بھلے ایک دو " سال سہی پر بڑی تو ہوں اور پھر سب سے بڑھ کر ٹیچر ہوں اُس کی پھر وہ کیوں سوچے

[Pdf Novel Bank](#)

گا ایسا؟ ہاں شاید مجھے ہی کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ "گاڑی کے شیشے کے پار دیکھتی وہ سوچوں میں گم تھی کہ تبھی ڈرائیور کی آواز پر چونکی۔

جسمین بی بی گھر آگیا۔ آپ یہیں اتر جائیں۔ مجھے ملک سائیں نے بلایا ہے۔ "وہ "گاڑی بیرونی دروازے کے سامنے روکتے ہوئے گویا ہوا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔"

جسمین نے کہتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اتر کر آگے کی طرف بڑھ گئی۔ جہاں دروازے پر کھڑے رشید میاں پہلے سے اس کے لیے دروازہ کھولے کھڑے تھے۔

visit for more novels:

www.urduovelbank.com

[Pdf Novel Bank](#)

بابا سائیں آپ نے بلاج کو درمیان میں کیوں گھسیٹا؟ آپ بس ایک حکم کرتے اور " جسمین خاموشی سے شیراز سے شادی کیلئے تیار ہو جاتی۔ " دلاور اور خاور اس وقت جہانگیر ملک کے ساتھ بیٹھک میں موجود تھے جب دلاور غصے سے گویا ہوا۔

اگر میں اُسے درمیان میں نہیں لاتا تو وہ یہ خبر سنتے ہی کوئی نہ کوئی ہنگامہ کھڑا کر دیتا۔ اس لیے پہلے رشتے کی بات بلاج سے کی۔ پتا تو ہے جسمین کے معاملے میں کتنا جزباتی ہے وہ۔ " جہانگیر ملک نے حقے سے کش لیتے ہوئے کہا۔

جسمین ہماری بھی بہن ہے۔ ہم اُس کا بُرا نہیں چاہتے۔ " دلاور ناگواری سے بولا اور " کسی حد تک سچ بھی تھا۔ محبت تو دلاور اور خاور کو بھی جسمین سے تھی پر ان کی سخت مزاجی اور سوچ کبھی اس بات کو ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔

دلاور بھائی آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ مگر بابا سائیں کی شے ملنے پر ہی بلاج اتنا سر پر " چڑھا ہے۔ " خاور نے کہتے ہوئے سامنے صوفے پر بیٹھے جہانگیر ملک کو دیکھا جو سوچوں میں گم دکھائی دے رہے تھے۔

!! السلام عليكم !!

"!!" وعلیکم السلام "

نورین بیگم کے بجائے جواب کچن کے دروازے سے باہر آتی صوبیہ نے دیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟ "نوید نے صوفے پر جگہ سنبھالتے ہوئے ماں سے پوچھا۔ جو "ابھی بھی ٹی وی دیکھنے میں لگن تھیں۔"

کیا مطلب ہے میں یہاں کیا کر رہی ہوں۔ یہ میری خالہ کا گھر ہے جب چاہے آسکتی ہوں۔ "ہاتھ میں پکڑی چائے کی ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ منہ بنا کر بولی۔

یہ صرف خالہ کا گھر نہیں تمہارا ہونے والا سسرال بھی ہے۔ اب شادی سے پہلے ہر وقت منہ اٹھا کر ادھر نہیں آجائے کرو۔ "نوید کی بات صوبیہ کے سر پر لگی تلوں پر بجھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "دیکھ رہی ہیں خالہ انہیں۔"

او ہو!! لڑوں نہیں اور صوبیہ جاؤ جا کر اس کیلئے کھانا گرم کرو۔ "نورین بیگم کے کہتے "ہی نوید نے جلاپینے والی مسکراہٹ اس کی طرف اُچھالی جس پر وہ منہ بنا کر اُٹھی اور کچن کی جانب بڑھ گئی۔

[Pdf Novel Bank](#)

چلی گئی وہ تم بھی جاؤ اور ہاتھ منہ دھو کر کھانے کیلئے آجاؤ۔" وہ مسکراہٹ دباتے " ہوئے بولیں۔ جس پر وہ شرمندہ ہوتا "جی اچھا" کہہ کر کمرے کی طرف چل دیا جبکہ ایک بار پھر نورین بیگم پورے انہماک کے ساتھ ٹی وی دیکھنے میں لگن ہو چکی تھیں۔

چارپائی بچھائے وہ چھت پر لیٹا بظاہر آسمان پر نظر آتے تاروں کو دیکھ رہا تھا۔ مگر سوچوں کے تانے بانے کہیں اور جوڑے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جسمین نے مجھے پاس کر دیا۔ پر کیسے؟ کیا وہ مجھ سے ناراض نہیں؟ پر آج تو اُن کا " رویہ بتا رہا تھا کہ وہ سخت خفا ہیں۔ " دائیں پاؤں کو ہلاتا وہ آج کے رویہ پر غور کرنے لگا۔ پہلے دن سے اب تک جسمین کی ہر ایک بات کو ذہن میں دوہراتے ہوئے یوسف دھیرے سے مسکرا دیا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

تو میڈم صرف دھمکیاں دیتی ہیں ان پر عمل نہیں کرتیں۔ اچھی بات ہے۔ جلد ہی "آپ کی ناراضگی بھی دور کر دینگے۔"

مسکرا کر سوچتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس بات سے بے خبر کل کا دن اس کیلئے کس قدر شرمندگی کا باعث بنے والا ہے۔

visit for more novels:

پوری کلاس میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔ ایک دوسرے کو دھکیلتے وہ سیٹوں کی جانب بڑھ رہے تھے۔ جب تیزی سے چلتے ہوئے وہ کلاس کے اندر داخل ہوئی۔

سیٹ ڈاؤن کلاس!! "رعب دار آواز کے ساتھ ہی کلاس میں سناٹا چھا گیا تھا۔"

سب خاموشی سے اپنی جگہ پر بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے۔ ایک نظر سب پر ڈال کر وہ ڈائس پر جا کھڑی ہوئی جب ایک مردانہ آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

"مے آئے کم ان؟"

ہمیشہ کی طرح اپنے سادہ مگر پُرکشش حلیے میں دروازے پر کھڑا یوسف کلاس میں آنے کی اجازت مانگ رہا تھا۔

آپ لیٹ ہیں مسٹر یوسف۔ "جسمیں سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔"

"مس جسمیں وہ۔۔۔"

کلاس سے باہر کھڑے رہیں تاکہ سب کو پتا چلے وقت کی پابندی نہ کرنے کا انجام کیا ہے۔"

visit for more novels:

جسمیں کی بات پر سب اسٹوڈنٹس دروازے کی طرف حیرت سے دیکھنے لگے۔ پہلی دفعہ
تھا کسی ٹیچر نے یوں یوسف کو باہر کھڑے رکھا تھا۔

خود پر سب کی نظریں محسوس کرتا اس نے چہرہ نیچے جھکا لیا۔ بُرا تو بہت لگا تھا پر ضبط کر
گیا۔ باقی کا پیریڈ بھی یوں ہی باہر کھڑے اٹینڈ کیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

کلاس ختم ہوئی تو جسمین ایک نظر اس پر ڈال کر اسٹاف روم کی جانب بڑھی جب یوسف نے بھی اپنے قدم اس کے پیچھے بڑھا دیئے۔

"اچھا طریقہ ہے بدلہ لینے کا۔"

سوری؟ "وہ پیچھے مڑی ساتھ ہی الجھن بھری نظروں سے یوسف کو دیکھا جو اس کے ساتھ ہی رک گیا تھا اور اب مسکراہٹ چہرے پر سجائے آتے جاتے اسٹوڈنٹس کو دیکھ رہا تھا۔

اسٹاف روم والی بات کا اچھے سے بدلہ لیا ہے آج آپ نے۔" اب کے یوسف نے اس کی طرف دیکھ کر جواب دیا جس پر جسمین کی بھنویں بھیچ گئیں۔

وہ بدلہ نہیں پنشنٹ تھی۔" وہ جتا کر بولی۔"

چلیں اب آپ بدلے کو پنشنٹ کا نام دے دیں ہمیں وہ بھی منظور ہے۔" یوسف "مسکرایا۔ جبکہ جسمین ٹھٹھک کر اسے دیکھنے لگی۔

[Pdf Novel Bank](#)

آج غصہ نہیں آ رہا؟ " یوسف کی آنکھوں میں اُبھرتے جزبے کو نظر انداز کرتے ہوئے " پوچھا۔

آیا تمہا بہت آیا تمہا پر۔۔۔ " وہ رکا اور سر نیچے جھکا لیا۔ جسمین کو سمجھ نہ آیا وہ زمین کو " دیکھ رہا ہے یا اپنی مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔

پر؟ " جسمین نے مزید بولنے پر اکسایا۔ "

پر کسی نے کہا تمہا غصے پر قابو پانا سکھو۔ بس وہ ہی کر رہا ہوں۔ " یوسف نے جیسے ہی " سر اٹھا کر کہا۔ جسمین فوراً نظریں جھکا گئی۔ مزید اس کی آنکھوں میں دیکھنا برداشت سے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

باہر تھا۔

مزید کچھ بھی بولے وہ مڑ کر تیزی سے نکل گئی۔ جبکہ یوسف وہیں کھڑا مسکراتے ہوئے اسے دیکھتا رہا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہوگی۔

کیا ایسے کیا دیکھ رہا ہے نکل آگے۔ " پاس سے گزرتے لڑکے کے سر پر چپت لگاتا " اسے گھورتے ہوئے کینٹین کی جانب بڑھ گیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

"مجھے نکلنے کا بول کر خود ہی نکل گیا۔"

"اے یہ یوسف کہاں رہ گیا؟ مجھے تو لگا تھا غصے میں سیدھا یہاں آیا ہوگا۔"

حذیفہ دروازے پر کھڑا، کینٹین میں نظریں دوڑاتا ہوا بولا۔ جبکہ نوید اور جنید پیٹ کے ہاتھوں مجبور ہو کر ٹیبل پر جگہ سنبھال چکے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آتا ہی ہوگا تو بھی بیٹھ کر پیٹ پوجا کر لے۔ "جنید نے کہتے ہوئے وہاں موجود لڑکے کو "اپنے پاس بلایا۔ جو اس کے ایک اشارے پر آرڈر لینے کیلئے ہاتھ میں کاپی پین لیے دوڑا چلا آیا تھا۔

اے کہیں وہ پھر غصے میں مس ہٹلر کے پاس تو نہیں پہنچ گیا۔ "الفاظ منہ سے ادا "ہی ہوئے تھے کہ تبھی سامنے سے مسکراتے ہوئے یوسف ان کے پاس چلا آیا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

خیریت تو ہے بھائی؟ اتنی بے عزتی کے بعد بھی مسکرا رہا ہے۔ "جنید نے بغور اس کی مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے پوچھا کہ تبھی وہ لڑکا برگر اور فرائز لے ان کی ٹیبل پر حاضر ہو گیا۔

چھوٹے ایک میرے لیے بھی۔" یوسف لڑکے سے کہتا کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ وہ تینوں حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔ جب تینوں کی نظر خود پر محسوس کر کے یوسف جھنجھلا گیا۔

"کیا اُلو کی طرح گھورے جا رہے ہو۔"

تو پھر تو ہی بتا دے ماجرا کیا ہے؟ "نوید اسے گھورتے ہوئے بولا۔ جسمین سے معافی مانگنے والی بات یوسف نے کل رات ہی اسے فون پر بتا دی تھی۔ جس کے بعد سے نوید کی ناراضگی بھی دور ہو گئی تھی۔

کچھ نہیں ہے۔ آخر تم لوگ جاننا کیا چاہ رہے ہو؟ "یوسف نے اکتائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

"ہم یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں۔ اتنی بے عزتی کے بعد بھی تجھے غصہ نہیں آیا؟"

الٹا مسکراہٹ تو دیکھو بابے میاں کی۔ "جنید کی بات حذیفہ نے بیچ میں ہی اچک لی۔"

"کچھ بھی نہیں ہے تم لوگ اپنی اوور ایکٹنگ بند کرو اور مجھے سکون سے کھانے دو۔"

یوسف نے انہیں لتاڑا ساتھ ہی پاس آتے لڑکے کے ہاتھ سے برگر کی پلیٹ تھام کر اس کے ساتھ بھرپور طریقے سے انصاف کرنے لگا۔

ویسے آج لیٹ کیوں ہو گئے؟ "نوید نے یاد آنے پر پوچھا۔"

کچھ نہیں بس بائیک خراب ہو گئی تھی راستے میں۔ "یوسف سرسری انداز میں بولتا " واپس پلیٹ پر جھک گیا۔

ویسے مس جسمین نے تجھے پاس کیسے کر دیا؟ "کل سے مچلتا ذہن میں سوال اب کے " جنید کی زبان پر آ ہی گیا۔

"جا کر مس جسمین سے ہی پوچھ لے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین کے نام پر اڈ آنے والی مسکراہٹ کو بروقت دبا کر وہ دانت پیستے ہوئے بولا اور اٹھ کر تیزی سے کینٹین سے باہر نکل گیا۔ مزید ان کے ساتھ بیٹھنا پیروں پر خود ہی کلہاڑی مارنے کے برابر تھا۔

دلا دیا نا غصہ اُسے۔ "نوید نے رکھ کر جنید کے سر پہ ایک ہاتھ مارا۔ جس پر جنید اسے "گھوری سے نوازتا اپنا سر سہلا کر رہ گیا۔

اولاد بیک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یونی سے واپس آنے کے بعد جسمین کچھ دیر آرام کرنے کی غرض سے اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔ کافی دیر سونے کی کوشش کرتی وہ بے چینی سے کمرے میں لیٹی کروٹیں بدل رہی تھی۔ آنکھیں بند کرتے ہی یوسف کی وہ جزبے لٹاتی نظریں بار بار اس کے

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

ذہن کے پردے پر اُبھر رہی تھیں۔ جنہیں جھٹک کر وہ کچھ دیر آرام کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

اُف!! "تھک ہار کر وہ اُٹھ بیٹھی۔"

کیا مصیبت ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ مجھے یوسف سے اس بارے میں بات کرنی " ہوگی۔ مگر کہوں گی کیا؟ اُس نے بھی تو ابھی کچھ نہیں کہا یا شاید میں ہی کچھ غلط سوچ رہی ہوں۔ ہاں شاید ایسا ہی ہے میں ہی بلاوجہ سر پر سوار کر رہی ہوں۔

خود کو دھوکہ دیتی وہ ایک بار پھر یوسف کی نظروں کو جھٹلاتے ہوئے خود کو مطمئن کرنے لگی۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

میں۔۔ میں اب اُس سے دور ہی رہوں گی۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ جب میں اُسے کچھ " بولوں گی ہی نہیں تو وہ بھی مجھ سے الجھے گا نہیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

خود سے بڑبڑاتی وہ بیڈ پر پڑا اپنا دوپٹہ اٹھا کر اچھے سے اوڑھتی کمرے سے باہر نکل گئی۔
اب جب نیند آنی ہی نہیں تھی تو کیوں نہ فائزہ بیگم کا ہی کچھ کام میں ہاتھ بٹا دیا
جائے۔

وقت کا کام ہے گزر جانا اور وہ پر لگا کر تیزی سے گزرتا جا رہا تھا۔ جسمین نے یوسف کی
حرکتوں پر لوگنا چھوڑ دیا تھا۔ کچھ جسمین کی یوسف کیلئے ناپسندیدگی بھی تھی۔ کچھ ان کے
مابین یوسف کے جذبات بھی۔

جہاں یونی کے پہلے دن سے وہ یوسف کے رویے سے اُسے ناپسند کرتی تھی۔ وہیں اب
یوسف کے جزبے لٹاتی نظروں سے پریشان رہنے لگی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین کو دیکھتے ہی جو چمک اس کی آنکھوں میں در آتی تھی۔ وہ کسی اور کو دکھے یا نہ دکھے پر جسمین کو ضروری نظر آجاتی تھی۔

دوسری طرف یوسف تھا۔ جو یونی کے پہلے دن سے ہی جسمین کی طرف کھینچا جا رہا تھا۔ وہیں وہ خود کو جھٹلاتا اب مکمل طور پر اس کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا۔

نہ چاہتے ہوئے بھی وہ جسمین کو سوچنے لگا تھا۔ اُسے دیکھتے ہی اپنی نظریں نیچے کر لیتا۔ کہیں دل میں چھپا چور آنکھوں سے عیاں نہ ہو جائے۔ مگر چور تو پکڑا گیا تھا۔ جو خود چیخ چیخ کر اپنے ہونے کی گواہی دے رہا تھا۔

وہ جو خوبصورتی اور وجاہت میں اپنی مثال آپ تھا۔ وہ ایک قابلِ قبول سی صورت والی کے عشق میں گرفتار تھا۔

پہلی نظر نے جو تصورِ عشق سے نوازا ہے "

"رہائی نہیں اس میں کوئی۔۔۔ بس گہرائی تک اتر جانا ہے

Pdf Novel Bank

"!! یوسف"

وہ چاروں اس وقت کلاس میں بیٹھے لیکچر سن رہے تھے۔ جب نوید نے چہرہ موڑ کر یوسف کو دھیرے سے آواز دی۔

دونوں کہنیوں کو ٹیبل پر ٹکائے، چہرہ ہاتھوں میں دے پوری توجہ سے یوسف سامنے دیکھ رہا تھا۔ یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ توجہ لیکچر پر ہے یا لیکچرینے والی پر۔

"!! اے یوسف"

اب کے نوید نے اسے کندھے سے پکڑ کر ہلایا۔ جس پر یوسف جھنجھلاتا ہوا اس کی طرف مڑا۔

"کیا ہے؟"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

آواز اتنی اونچی تھی کہ جسمین جو کب سے اس کی نظروں کو خود پر برداشت کر رہی تھی موقع ملتے ہی پھٹ پڑی۔

مسٹر یوسف حیدر آؤٹ!! " وہ دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ "

کلاس میں ایک دم سناٹا چھا گیا تھا۔ جہاں پہلے سرگوشیوں میں آوازیں گونج رہی تھیں اب وہاں ایسا سکوت طاری تھا کہ سوئی گرنے کی آواز بھی دھماکے کی طرح ثابت ہوتی۔

"لیکن مس۔۔۔"

"!! آئی سیڈ آؤٹ"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یوسف کی بات کٹتے ہوئے ایک بار پھر کہا گیا۔ وہ سر جھکائے کھڑا ہو گیا۔ سب اسٹوڈنٹس حیرت سے کبھی اسے تو کبھی جسمین کو دیکھ رہے تھے۔ یہ بھی پہلی دفعہ تھا کہ کسی ٹیچر نے یوں یوسف کو کلاس سے باہر نکل جانے کو کہا تھا۔ ورنہ جسمین سے پہلے تک وہ ہر ٹیچر کا چہیتا ہی رہا تھا۔

"شاید آپ کو سنائی نہیں دے رہا۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

ایک بار پھر سناٹے میں آواز گونجی۔ یوسف دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے وہاں سے تیزی سے نکلتا چلا گیا۔

نوید نے شرمندہ سی نظر حذیفہ اور جنید پر ڈالی جو اسے بُری طرح سے گھورنے میں لگے تھے۔

"مجھے کیا پتا تھا ایسا ہو جائے گا۔"

اس نے دھیرے سے احتجاج کیا جبکہ وہ دونوں سر جھٹک کر واپس لیکچر کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ دستک دے کر کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی جہانگیر ملک کرسی پر بیٹھے اخبار میں موجود خبروں کو پڑھنے میں مصروف تھے۔ وہ چلتا ہوا ان کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

"کیا ہوا؟"

جہانگیر ملک نے اخبار سے نظر ہٹاتے ہوئے سامنے کھڑے بلاج کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو چہرے پر سنجیدگی لیے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔

"یہ لیں یہ وہ فائل ہے جس میں دلدار خان کے بیٹے کے سارے کروت درج ہیں۔" اس کی بات پر جہانگیر ملک جو پرسکون بیٹھے تھے ایک دم سیدھے ہو کر اسے دیکھنے لگے۔

"یہ سب۔"

فائل ہاتھ میں لیے وہ ایک ایک صفحہ پلٹ رہے تھے جہاں موجود تصویر اور درج معلومات شیراز کی بد کاریوں کی گواہ تھی۔

اس شخص کو اپنی بیٹی چنے جا رہے تھے آپ۔ وہ تو اچھا ہوا اپنے دوست کی مدد سے میں نے ساری معلومات حاصل کر لی ورنہ نہ جانے میری بہن کا کیا حال ہوتا۔" وہ ضبط کرتے ہوئے بولا۔

[Pdf Novel Bank](#)

اُمید کرتا ہوں اس سب کو دیکھنے کے بعد آپ اپنا ارادہ بدل دیں گے، بقول آپ کے وہ "میری بہن ہی نہیں آپ کی بیٹی بھی ہے۔"

جتا کر کہتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی جہانگیر ملک نے ہاتھ میں پکڑی فائل کو زور سے سامنے دیوار پر دے مارا۔ جس سے تصویریں نکل کر فرش پر ادھر ادھر بکھر گئی تھیں۔

نورین

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جسمین اسٹاف روم میں داخل ہوئی تو یوسف پہلے ہی اس کی ٹیبل کے سامنے رکھی چیر پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے آرام سے بیٹھا تھا۔ اسے دیکھتے ہی جسمین کا دماغ گھوم گیا۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں مسٹر یوسف؟ "ہاتھ میں پکڑی فائل کو ٹیبل پر پٹختے ہوئے"

وہ غصے سے گویا ہوئی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

اسے سامنے دیکھ کر یوسف بھی اس کے مقابل نظریں جھکائے کھڑا ہو گیا۔

آپ جانتی ہیں میری غلطی نہیں تھی پھر آپ نے ایسا کیوں کیا؟ کیا آپ اب تک " ناراض ہیں؟ " وہ پوچھ رہا تھا جس پر جسمین مزید بھڑک اُٹھی۔

ناراض !! میں بھلا آپ سے کیوں ناراض ہونے لگی؟ آپ کوئی مونٹیسوری کے بچے " نہیں ہیں۔ جن کو ناراضگی دکھا کر ہوم ورک کروایا جائے۔

تو پھر آپ نے مجھے کلاس سے کیوں نکالا؟ " اب کے ضبط سے لال ہوتی نگاہیں اٹھا " کر جسمین کو دیکھا۔

visit for more novels:

اس کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے ایک بار پھر جسمین کو وہ دن شدت سے یاد آیا۔

وہ جو یوسف کی نظروں سے تنگ آکر باز پرس کرنا چاہتی تھی۔ اس کے بدلتے رویے کا پوچھنا چاہتی تھی۔ اب خاموش کھڑی تھی۔ سارے الفاظ زبان پر آکر دم توڑ گئے تھے۔ جسمین نے فوراً اپنی نظریں جھکا لیں۔

میرے ضبط کا مزید امتحان مت لیں۔ " غصے سے کہتا وہ وہاں رکا نہیں تھا۔ "

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

اس کے جاتے ہی گہرا سانس لے کر خود کو پرسکون کرتی جسمین فائل اٹھا کر وہیں چیر پر بیٹھ گئی۔ ابھی اور بھی بہت کام تھے جو مکمل کرنے تھے۔

"یار یہ مس جسمین بیچارے یوسف کے ہاتھ دھو کر پیچھے کیوں پڑ گئی ہیں؟"

جنید اور حذیفہ اس وقت نوید کے گھر موجود تھے۔ جب جنید شان سے صوفے پر بیٹھتا ٹی وی کاریموٹ سنبھالتے ہوئے بولا۔

اب ایسا بھی نہیں ہے۔ لیکچر کے دوران یوسف کے چلانے کی وجہ سے مس جسمین "نے اُسے باہر نکالا تھا۔" نوید نے جسمین کی سائڈ لیتے ہوئے کہا۔

اور یوسف چلایا کس کی وجہ سے تھا؟ "حذیفہ اور جنید دونوں نے اسے گھور کر دیکھا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

ہاں تو مجھے کیا معلوم تھا وہ لیکچر سننے میں اتنا لگن ہے کہ میرے بلانے پر چلا اُٹھے " "اگا۔

جو کچھ سیکنڈز پہلے جسمین کی حمایت میں بول رہا تھا اب اپنا دفاع کرنے لگا۔

"وہ لیکچر سننے میں لگن نہیں تھا۔ وہ لیکچر چنے والی میں لگن تھا۔"

جنید کی بات حذیفہ اور نوید نے چونک کر اسے دیکھا۔ جبکہ جنید نے ٹانگیں پھیلا کر سامنے ٹیبل پر رکھیں اور مزید صوفے پر پھیل کر بیٹھ گیا۔

کیا مطلب ہے تیرا؟ "دائیں طرف بیٹھے حذیفہ نے جنید کا گریبان پکڑ کر اس کا چہرہ " اپنی جانب کیا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"تم دونوں نے شاید نوٹ نہیں کیا پر میں نے کئی مرتبہ دیکھا ہے۔"

کیا؟ "دونوں اشتیاق سے ایک ساتھ بولے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

ہٹلر کی نانی (جسمین) کو دیکھتے ہی اپنے بال ایسے سنوارنے لگ جاتا ہے جیسے وہ سیدھا " یوسف کے پاس آکر اُس کی وجاہت کے قصیدے پڑھیں گی۔ " اس نے کہتے ہوئے یوسف کی طرح اپنے بال پیچھے کیے۔

اُن کا نام سنتے ہی ایک مسکراہٹ چہرے پر آ جاتی ہے جسے وہ فوراً چھپا جاتا ہے تاکہ "کوئی دیکھ نہ لے پر میری زیرک نگاہوں نے سب دیکھ لیا۔ " بکو اس مت کر۔ "

اس کی ناٹنکی پر حذیفہ نے بدمزہ ہوتے ہوئے اس کا گریبان چھوڑا۔ جب کے نوید کا دل کر رہا تھا ایک مکا مار کر اس کا جبراً توڑ دے۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

بکو اس نہیں ہے یہ نوٹ کر لینا آج کل اُس کی حرکتیں ایسے ہی مشکوک ہو گئی " "ہیں۔

"کس کی حرکتیں مشکوک ہو گئیں؟ "

[Pdf Novel Bank](#)

تیچھے سے آتی آواز پر تینوں نے چہرہ موڑ کر دیکھا جہاں نورین بیگم ہاتھ میں چائے کی ٹرے لیے کھڑی تھیں ساتھ سینڈوچ بھی موجود تھے۔

کچھ نہیں امی بکواس کر رہا ہے۔ "نوید صوفے سے اٹھا اور آگے بڑھ کر نورین بیگم کے " ہاتھ سے ٹرے تھام لی۔

بکواس !! میں بکواس نہیں کر رہا جلد ہی سب کو پتا چل جائے گا یوسف میاں کتنے " پانی میں ہیں اور۔۔۔

وہ بول ہی رہا تھا جب حذیفہ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر منہ بند کر دیا۔ نورین بیگم بھنویں اچکائے دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

"یہ کیا بول رہا ہے؟"

آہ !! آج اس نے ضرورت سے زیادہ پڑھ لیا نا تو ہضم نہیں ہو رہا اس لیے بکواس کر " رہا ہے۔ آپ جائیں جا کر کام کریں۔ "نوید نے ٹرے ٹیبل پر رکھی اور انہیں شانوں سے تھام کر باہر لے گیا تاکہ جنید کوئی اور بکواس ان کے سامنے نہ کر دے۔ ان کے جاتے

[Pdf Novel Bank](#)

ہی صوفے پر مکوں اور تمپڑوں کی جنگ چھڑ چکی تھی۔ جس میں جیت حذیفہ کی ہی ہوئی تھی۔

"!! سالہ"

کمرے میں بیڈ پر لیٹا وہ غصے سے کھول رہا تھا۔ کس طرح خود پر قابو پا کر وہ اسٹاف روم سے نکلا تھا۔ یہ بس یوسف ہی جانتا تھا۔

جتنا میں اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہوں اتنا ہی مجھے آزما رہی ہیں۔ " وہ " بڑبڑاتا ہوا بیڈ سے اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ایک تو یہ گھر کے کام پتا نہیں عورتیں کیسے کر لیتی ہیں۔"

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

خود سے کہتا ابھی وہ کچن کی طرف بڑھا ہی تھا کہ حیدر صاحب کے کمرے سے آوازیں آنے لگیں۔ وہ تیزی سے ان کے کمرے کی جانب بڑھا۔

"ابو!! ابو کیا ہوا ہے؟ سنبھالیں خود کو۔"

یوسف تیزی سے حیدر صاحب کی طرف بڑھا جو سینے پر ہاتھ رکھے بمشکل الماری کا سہارا لیے کھڑے تھے۔ تکلیف کے آثار چہرے پر واضح طور پر محسوس کیے جاسکتے تھے۔

آپ ادھر بیٹھیں میں راشد کو بلاتا ہوں۔ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہم " ہسپتال چلتے ہیں۔ " حیدر صاحب کو بیڈ پر بیٹھانا وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelsbank.com

حیدر صاحب نم آنکھوں سے اسے جاتے دیکھنے لگے وقت کے ساتھ ساتھ یوسف کیلئے ان کی فکر بڑھتی جا رہی تھی۔ سب سے زیادہ فکر انہیں یوسف کی تنہائی کی تھی۔ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اس کا ہنستا بستا گھر دیکھنا چاہتے تھے۔ تاکہ اس بات کا یقین ہو کہ ان کے بعد ان کا بیٹا تنہا نہیں رہے گا کوئی ہوگا جو اس کے دکھ درد میں شامل ہوگا۔ اس

[Pdf Novel Bank](#)

کی خوشیوں کا شریک ہو گا۔ پر وہ نہیں جانتے تھے آنے والے وقت میں تنہائی کا ایک طویل عرصہ ان کے بیٹے کا مقدر بنے والا ہے۔

سالے ہمیں بتا نہیں سکتا تھا انکل کی طبیعت خراب ہے؟ اگر میں تجھے فون نہیں " کرتا تو اب بھی ہمیں پتا نہیں چلتا۔ " نوید غصے سے یوسف کا گریبان تھامے غرایا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تھوڑی دیر پہلے ہی نوید نے یوسف کو کال کر دی تھی جس پر یوسف نے روتے ہوئے حیدر صاحب کی طبیعت سے لے کر ہسپتال آنے تک کی ساری بات اس کے گوش گزار کر دی تھی۔ جسے سنتے ہی وہ تینوں دوڑے چلے آئے تھے۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا کیا کروں ڈاکٹر کا کہنا ہے ابو کو میجر اٹیک ہوا ہے اور اور۔۔۔"

[Pdf Novel Bank](#)

مزید کچھ کہنا مشکل ہو گیا وہ روتے ہوئے سیدھا نوید کے گلے سے لگ گیا۔ پیچھے کھڑے جنید اور حذیفہ کی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھیں۔

اکیلے لایا ہے انکل کو؟ " حذیفہ نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے " پوچھا۔

نہیں راشد تمہا ساتھ ابھی کسی کام سے اپنے گھر گیا ہے۔ " یوسف کہتے ہوئے نوید سے " الگ ہوا اور بہتی آنکھوں سے آپریشن تھیٹر کے بند دروازے کو دیکھنے لگا۔

فکر نہیں کر انکل بالکل ٹھیک ہو جائیں گے تو بس دعا کر، چل ہم دونوں چل کر نماز " "پڑھتے ہیں۔ جنید اور حذیفہ میں انکل کے پاس چل۔
visit for more novels:
www.urdu-novelsbank.com

ہاں یوسی تو جا ہم دونوں ہیں یہاں پر جیسے ہی کوئی خبر ملے گی فوراً تجھے فون کر دیں " گے۔ " جنید بھی نوید کی ہاں میں ہاں ملاتا بولا۔

"چل میرے ساتھ۔"

[Pdf Novel Bank](#)

نویڈ اُسے زبردستی کھینچتے ہوئے ہسپتال سے باہر لے گیا۔ یوسف کو یوں روتا دیکھنا ان تینوں کی برداشت سے باہر تھا اب بس یہ ایک ہی طریقہ تھا جس سے یوسف کو سنبھالا جا سکتا تھا۔

بے شک اُس ر ب کے آگے جھکنے میں ہی سکون ہے۔ جس کے آگے جھک کر انسان ہارتا نہیں بلکہ جیت جاتا ہے۔



visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

جہانگیر ملک اس وقت غصے سے بھپڑے بیٹھک میں موجود تھے۔ سامنے ہی کرسیوں پر دلاور اور خاور بیٹھے تھے۔ تھوڑی دیر پہلے ہی وہ تینوں زمینوں پر سے واپس لوٹے تھے۔ اس دوران ہی جہانگیر ملک نے بلاج اور شیراز کے خلاف سارے ثبوتوں کا بتا دیا تھا۔ جس کے بعد خاور اور دلاور کا غصہ بھی کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے۔ مرد کے شادی سے پہلے ایسے تعلقات عام بات " ہے ایک بار جسمین کی شادی شیراز سے ہو جاتی تو وہ سب چھوڑ دیتا بابا سائیں۔ آپ کو اس معاملے میں بلاج کو بیچ میں نہیں لانا چاہیئے تھا بلکہ فیصلہ سننا چاہیئے تھا۔ " دلاور غصے سے بھپراگویا ہوا۔

ہمیں کیا معلوم تھا وہ یوں اُس شیراز کا اعمال نامہ ہمارے منہ پر دے مارے گا۔ " غصے سے کہتے وہ سگار سے کشش لینے لگے۔

اس سے ہماری پارٹی کو کتنا نقصان پہنچے گا۔ دلاور خان لوگوں کو بھڑکا کر اپنی پارٹی کے " حق میں استعمال کرے گا اور ہم بس ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔ " خاور جہانگیر ملک کے غصے کو اور ہوا چیتے ہوئے بولا۔

ہم ایسا کچھ نہیں ہونے دیں گے۔ دلاور خان کو خود پر کبھی حاوی نہیں ہونے دیں " گے۔ " وہ غرا لے۔

دلاور نے ایک نظر خاور کو دیکھا اور گلا کھنگار کر آگے کو جھکا۔

[Pdf Novel Bank](#)

میں تو کہتا ہوں بابا سائیں۔ آپ کو بلاج کی سننے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جسمین کا " ارشتہ شیراز سے طے کر ہی دیں۔

یہ کیا بولا رہے ہیں دلاور بھائی ہوش میں ہیں؟ " خاور حیرت سے اسے دیکھنے لگا جبکہ " جہانگیر ملک بھڑک اٹھے۔

ہاں!! دماغ درست ہے تمہارا؟ بلاج کو معلوم ہوا تو گھر میں طوفان کھڑا کر دے گا۔ یہ " اب ناممکن بات ہے۔ جسمین کی شادی اب کبھی دلدار خان کے بیٹے سے نہیں " ہو سکتی۔

visit for more novels:

"پر بابا سائیں۔۔۔" www.urdu-novelbank.com

بس جاؤ اب یہاں سے ہم کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتے ہیں۔ " دلاور کی بات کٹتے ہوئے " انہوں نے دو ٹوک انداز میں کہا۔ مزید اس موضوع پر بحث بیکار تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ اچھے سے جلتے تھے۔ جسمین کے معاملے میں بلاج کسی بھی حد تک گزر جانے والا انسان تھا۔ اُس کی دنیا ماں بہن کے گرد ہی گھومتی تھی۔ جن کیلئے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔

بلاج آپریشن تمھیڑ سے باہر نکلا تو سامنے ہی دو لڑکے بے چینی سے آپریشن تمھیڑ کے باہر کھڑے نظر آئے۔ ان میں وہ لڑکا نہیں تھا۔ جو مریض کو یہاں لے کر آیا تھا۔ بلاج ان پر ایک نظر ڈالتا آگے بڑھنے لگا تھا کہ تبھی ان میں سے ایک لڑکا اس کے پاس آیا۔

ڈاکٹر اب کیسے ہیں حیدر انکل؟ "جنید نے بیتابی سے پوچھا۔"

آپ کون اور وہ کہاں ہیں جو پیشنت کے ساتھ آئے تھے؟ "پلٹ کر سوال کیا گیا۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

"جی وہ۔۔۔"

جنید بول ہی رہا تھا جب تیزی سے یوسف بھاگتا ہوا ان کے پاس آیا پیچھے ہی نوید بھی تھا۔

"ڈاکٹر کیسے ہیں میرے ابو وہ ٹھیک تو ہیں نا بولیں کچھ ہوا تو نہیں؟"

کس قدر بیتابی سے وہ پوچھ رہا تھا۔ بلاج کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

ینگ مین!! آپ کے فادر بالکل ٹھیک ہیں۔ بس طبیعت دوبارہ نہ بگڑے اس لیے "احتیاط کرنی پڑے گی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مبارک ہو یوسف!! "تینوں خوشی سے یوسف سے لپٹ چکے تھے۔"

بلاج مسکرا کر انہیں دیکھنے لگا۔ ایک خواہش دل میں جاگی تھی۔ جس کا ممکن ہونا ناممکن تھا۔

"ڈاکٹر میں ابو سے مل سکتا ہوں؟"

یوسف واپس بلاج کی طرف متوجہ ہوا۔ جس پر بلاج بھی اپنی سوچوں سے باہر نکل آیا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

نہیں ابھی نہیں پیشنٹ کو میجر اٹیک پڑا تھا اس لیے ابھی انہیں "آئی سی یو" میں " اندر آبرویشن رکھیں گے اُس کے بعد وارڈ میں شفٹ کر دیں گے۔

یوسف کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پیشہ ورانہ انداز میں کہتا بلال وہاں سے فوراً چلا گیا جبکہ یوسف اور باقی تینوں ایک بار پھر اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہونے چل پئے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

رات کے کھانے کے بعد فائزہ بیگم جسمین کے ساتھ کمرے میں چلی آئی تھیں اور اب دونوں بیڈ پر بیٹھیں باتوں میں مصروف تھیں جب بلال بھی ان کے پاس چلا آیا۔

" May i come in? Two most beautiful ladies in the world !! "

آجاؤ بیٹا۔ " فائزہ بیگم اسے دیکھ کر مسکرا دیں۔ "

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

اور کیا باتیں ہو رہی ہیں میرے بغیر؟" وہ مسکرا کر پوچھتا ان کے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔

میں جسمین کو شیراز کے رشتے کا بتا رہی تھی۔ "فائزہ بیگم اب کے سنجیدہ انداز میں" بولیں۔

امی آپ سے کہا تھا نا اسے نہ بتائیں۔ "وہ بھی ایک دم سنجیدہ ہو گیا۔"

کوئی بات نہیں بھائی ویسے بھی اللہ کا شکر ہے آپ کو سب سچائی پہلے ہی معلوم ہوگی۔" جسمین نے مسکرا کر کہتے ہوئے اس شانے پر سر رکھ دیا۔

visit for more novels:

ویسے پتا ہے امی آج ہسپتال میں میں نے ایک لڑکے کو دیکھا اپنے والد کو لے کر آیا تھا۔ آج تک میں نے اتنا خوبصورت مرد نہیں دیکھا۔ اُسے دیکھتے ہی میرے دل میں "خواہش جاگی کے اپنی جسمین کیلئے بھی ایسا ہی کوئی لڑکا مل جائے۔"

وہ اپنے کندھے سے لگی جسمین کے سر پر ہاتھ پھیرتا فائزہ بیگم سے مخاطب ہوا۔ انداز سے صاف ظاہر تھا وہ جسمین کو تنگ کرنے کیلئے کہہ رہا ہے۔

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین نے سر اٹھا کر خفگی سے بلاج کو دیکھا اور بیڈ سے فوراً اٹھ گئی۔
مجھے نیند آرہی ہے۔ " وہ مڑی جب فائزہ بیگم کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔ "
ویسے کیا نام تھا لڑکے کا؟ " وہ اپنی مسکراہٹ دبائے پوچھ رہی تھیں۔ "
"یوسف نام تھا۔"

کمرے سے باہر جاتی جسمین کے قدم اس نام پر ایک دم سست ہوئے۔ نظروں کے
سامنے ایک سایہ سا لہرایا کہ تبھی بلاج کی اگلی بات اسے سوچوں کی دنیا سے باہر لے
آئی۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
پر آپ تو جانتی ہیں نا۔ بابا سائیں کبھی جسمین کی شادی برادری سے باہر نہیں کریں گے۔ "
"اس لیے یہ خواہش بس دل میں ہی رہ گئی۔"

بلاج مزید کچھ کہہ رہا تھا۔ مگر جسمین سر جھٹکتی تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔
وہ اچھے سے اپنے گھر کی رسم و رواج اور طور طریقوں کو جانتی تھی۔ جن کی خلاف ورزی
کرنے کا انجام موت کے سوا کچھ نہ تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

آج صبح سے موسم ابر آلود ہو رہا تھا۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں نے ماحول کو خوشگوار بنا رکھا تھا۔ ایسے میں وہ ہاتھوں میں فائلز پکڑے، جامنی رنگ کے سادہ شلوار قمیض کے ساتھ دوپٹہ سر پر لیے، سیاہ کام دار چادر کو اپنے گرد لپیٹے سوچوں میں گم چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی یونی کے پارکنگ ایریا سے نکل کر اندر کی جانب بڑھ رہی تھی۔

visit for more novels:

پورا ایک ہفتہ گزر چکا تھا اس دوران یوسف یونیورسٹی نہیں آیا تھا۔ اُس کی غیر حاضری کی وجہ نوید نے جسمین کو پہلے دن ہی بتا دی تھی۔ یہ سوچ کر کہ کہیں یوسف کے یونی آنے کے بعد مس جسمین اُسے پھر پنیش نہ کر دیں۔

ادھر جسمین جسے بلاج کے منہ سے یوسف کا نام سن کر شبہ ہوا تھا نوید کی بات پر یقین میں بدل گیا تھا۔ لیکن فرق کیا پڑنا تھا؟ یہاں تو ہر بات بے معنی تھی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

یونہی سوچوں میں گم نظریں نیچے جھکائے وہ کوریڈور میں چلتی اسٹاف روم کی جانب جا رہی تھی جب کسی نسوانی آواز پر ٹھٹھک کر رکی۔ نظریں اٹھا کر دیکھا تو سامنے ہی زرا فاصلے پر ایک لڑکی کھڑی اپنے سامنے کھڑے لڑکے سے باتیں کر رہی تھی۔ دیکھنے سے ہی وہ کسی امیر گھرانے کی معلوم ہو رہی تھی مگر سامنے کھڑا لڑکا۔۔۔ جسمین نہ چاہتے ہوئے بھی وہیں رک گئی۔

تمہیں کس بات کا غرور ہے آخر؟ یونی کا ہر لڑکا مجھ سے بات کرنے کیلئے مرتا ہے اور "تم تم مجھے ٹھکرا رہے ہو۔ آخر تمہارے پاس ہے ہی کیا یوسف؟" وہ غصے سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ غرائی۔ آواز اتنی اونچی تھی کہ چند قدموں کے فاصلے پر کھڑی جسمین تک باآسانی پہنچ گئی۔

صحیح کہا محترمہ انوشے صاحبہ!! میرے پاس کچھ نہیں پھر کیوں آپ میرے پیچھے پڑی "ہیں؟ آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ اپنی خوبصورتی، اپنے روپے پیسے سے آپ دنیا کی ہر چیز "حاصل کر سکتی ہیں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

سارے لحاظ بالائے طاق رکھ کر، ارد گرد سے بے نیاز وہ دونوں ایک دوسرے سے لڑنے میں لگے تھے۔ ایک قید کرنے کیلئے لڑ رہا تھا تو دوسرا اس قید سے رہائی کیلئے لڑ رہا تھا۔ جسمین حیرت سے انہیں دیکھتی رہی۔

میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ " وہ تقریباً چلائی۔ "

نہ نہ آپ مجھ سے محبت نہیں کرتیں۔ بس ضد ہے حاصل کرنے کی۔ لیکن میں ان " مردوں میں سے نہیں جو روپے پیسے کے لالچ میں کسی سے بھی کھیل جائیں۔ مجھ سے دور رہیں آپ ایک اچھی لڑکی ہیں اور ایک لڑکی ہونے کے ناطے باعثِ احترام بھی۔ اس لیے میں آپ سے کوئی بد تمیزی نہیں کرنا چاہتا۔ " ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے وہ اپنے غصے پر ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

تم میری محبت کو ضد کہہ رہے ہو۔ " انوشے نے اس کا گریبان پکڑنا چاہا مگر اس سے پہلے ہی یوسف نے اس کے ہاتھوں کو جھٹک دیا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

اچھا تو یہ ضد نہیں۔ پھر چلیں ابھی ہم دونوں جا کر نکاح کر لیتے ہیں اور مجھے اُمید ہے " کہ آپ کی یہ محبت ساری زندگی میری اس غریبی کے ساتھ بانوشتی سمجھوتہ کر لے گی۔" یوسف نے چیلنج کرتی نظریں اس کی آنکھوں میں گاڑیں۔

کیا مطلب ہے تمہارا؟ " وہ ایک دم گڑبڑا کر اسے دیکھنے لگی۔ "

کیا مطلب کیا؟ محبت میں نکاح نہ ہو تو سب بیکار ہے اور مجھے یہ بھی اُمید ہے کہ آپ " کے گھر والے اتنے آزاد خیال تو ہونگے کہ ہمارے نکاح کو قبول کر لیں۔

یوسف نے اس کے کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت وائٹ ٹی شرٹ اور بلیک ٹائٹس میں ملبوس تھی۔ انوشے اس کا مطلب سمجھتے ہی بھڑک اُٹھی۔

"تم اب میرے کپڑوں پر انگلی اٹھا رہے ہو۔"

نہیں میں آپ لوگوں کی آزاد خیالی بتا رہا ہوں۔ " وہ دو بدو بولا۔ "

"دیکھو میں تم سے ابھی نکاح نہیں کر سکتی۔۔۔"

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

بس !! میں کوئی آپ کے چند دن کی عیاشی کا سامان نہیں ہوں۔ ایسی محبت پر سو بار "

"لعنت جس میں نکاح نہ ہو۔

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا اپنی بات کہہ کر جانے کیلئے مڑا ہی تھا کہ پیچھے کھڑی جسمین کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رکا۔

اس کی ایک جھلک نے تپتے صحرا میں شبہم کے قطروں کا کام کیا تھا۔ وہ کھلے دل سے مسکرایا اور عین اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

آپ کے ابو کی طبیعت کیسی ہے؟ "جسمین سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے "

لگی۔ البتہ یوسف کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔

"ٹھیک ہے !! اب سب ٹھیک ہے مس (وقفہ) جسمین۔ "

یوسف نے کہتے ہوئے ایک نظر اس کے فائلز پکڑے ہاتھوں پر ڈالی دوسری اس کے سنجیدہ چہرے پر۔

"لائیں میں لے کر چلتا ہوں۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

کچھ بھی کہنے کا موقع چئے بغیر وہ اس کے ہاتھ سے فائلز لے کر اسٹاف روم کی جانب بڑھ گیا۔ جبکہ وہ کھڑی یہ سوچ رہی تھی کہ۔۔۔ آیا یہ نام کا اثر ہے یا تربیت کا؟ کہ آج تک کوئی زلیخہ یوسف کو تسخیر نہ کر پائی۔

کون کہتا ہے کہ مرد کسی عورت کو "نہ" نہیں کہہ سکتا "
"مرد اگر کردار والا ہو تو کوئی اسے "عام" نہیں کہہ سکتا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com _*****_

"سارا پیسہ تو انکل کے علاج میں لگ گیا اب تو سمسٹر کی فیس ادا کیسے کرے گا؟"
کلاس کے بعد وہ چاروں لائبریری میں بیٹے اسائنمنٹ پر کام کر رہے تھے جب جنید نے یاد آنے پر پوچھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

کر لوں گا کچھ ابو کی طبیعت سے بڑھ کر نہیں تھے وہ پیسے۔ "کتابوں میں سر چئے وہ " سرگوشی نما آواز میں بولا۔

میرے پاس کچھ سیونگزر رکھی ہیں۔ " نوید نے اس کے کان میں گھس کر بتایا۔ "

نہیں میں دیکھ لوں گا۔ اس کی ضرورت نہیں۔ " یوسف نے فوراً انکار کیا۔ لاکھ چاروں " میں گہری دوستی سہی پر وہ اپنی خوداری پر کہاں حرف آنے دیتا۔

"لیکن یوسف۔۔۔"

"مس جسمین آئی ہیں۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ابھی نوید بول ہی رہا تھا جب حذیفہ کی بات پر دونوں نے سر اٹھا کر لائبریری کے دروازے کی طرف دیکھا۔

ہاتھ میں پیپر پکڑے وہ اپنے ساتھ کھڑے اسٹوڈنٹ سے دھیرے سے کچھ بول رہی تھی۔ جس پر وہ لڑکا سر ہلاتا کتابوں کی جانب بڑھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

نوید نے چہرہ موڑ کر یوسف کو دیکھا۔ جس کا ہاتھ بے اختیار اپنے بالوں کی طرف گیا تھا۔ نوید کے زہن میں ایک دم جنید کی بات گھوم گئی۔

ہٹلر کی نانی کو دیکھتے ہی اپنے بال ایسے سنوارنے لگ جاتا ہے جیسے وہ سیدھا یوسف کے "پاس آکر اُس کی وجاہت کے قصیدے پڑھیں گی۔"

نوید نے زرا کا زرا چہرہ موڑ کر اپنے سامنے بیٹھے جنید کو دیکھا جس کے چہرے پر مسکراہٹ والے تاثرات تھے۔ (Told you) اور آنکھوں میں

نوید نے چہرہ چھت کی طرف کیا اور نفی میں سر ہلاتا واپس کتابوں میں جھک گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "!! اس کا کچھ نہیں ہو سکتا"

[Pdf Novel Bank](#)

بلاج گاڑی سے ٹیک لگائے پندرہ منٹ سے یونیورسٹی کے سامنے کھڑا جسمین کا انتظار کر رہا تھا۔ آج وہ گھر پر ہی موجود تھا اس لیے خود ہی جسمین کو لینے چلا آیا تھا۔
"کہاں رہے گئی۔"

ابھی گھڑی پر نظر ڈال کر اس نے جسمین کو کال کرنے کے لیے موبائل جیب سے نکالا ہی تھا کہ سامنے سے جسمین آتی دکھائی دی۔ اس نے موبائل واپس جیب میں رکھ لیا۔
"!! السلام علیکم"

وعلیکم السلام!! کتنی دیر لگا دی کب سے کھڑا انتظار کر رہا ہوں۔ "سلام کا جواب دیتے"
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
ہی وہ فوراً بولا۔

سوری بس کام سمیٹتے سمیٹتے دیر ہو گئی۔ "مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس نے"
وضاحت پیش کی۔

"اچھا چلو چلیں۔ راستے میں تمہیں آسکریم بھی کھلاتے ہیں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

بلاج نے کہتے ہوئے جسمین کیلئے ابھی گاڑی کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ پیچھے سے کسی نے پکارا۔

"!! مس جسمین"

یوسف جو اسائنمنٹ مکمل کرنے کے بعد لائبریری سے نکل کر پارکنگ ایریا کی طرف آرہا تھا۔ یونی کے گیٹ کے باہر کھڑی جسمین کو دیکھا جو کسی مرد کے ساتھ کھڑی مسکرا کر بات کر رہی تھی۔ وہ ایک منٹ کو اس کی مسکراہٹ میں کھو سا گیا۔ پہلی دفعہ وہ اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اس کی معصوم مسکراہٹ، اس وقت یوسف کو دنیا کا یہ حسین ترین منظر لگا تھا۔ وہ ابھی اسی منظر میں کھویا تھا کہ زہن میں ایک دم کچھ کلک ہوا۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ کسی مرد کے ساتھ کھڑی تھی اور وہ مرد اُس کیلئے گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا۔
یوسف تیزی سے ان کی جانب بڑھا۔ کچھ چھین جانے کا ڈر، خوف، غصہ، بے چینی بیک
وقت وہ کئی کیفیت کا شکار ہوا تھا۔

"!! مس جسمین"

آواز پر دونوں نے مڑ کر یوسف کی طرف دیکھا جو بلیک پینٹ اور ریڈ چیک والی شرٹ میں
ملبوس چہرے پر سنجیدگی لیے کھڑا تھا۔

مسٹر یوسف رائٹ؟ "بلاج اسے دیکھتے ہی پہچان گیا بھلا یہ چہرہ بھی کوئی بھول سکتا"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تھا۔

جی بھائی یہ میرے اسٹوڈنٹ ہیں یوسف حیدر۔ "جسمین جو یوسف کے پکارنے پر گھبرا
گئی تھی فوراً بولی۔ کہیں بلاج یوسف کو لے کر مشکوک نہ ہو جائے۔

ادھر جسمین کے منہ سے بلاج کیلئے بھائی لفظ سن کر یوسف کے دل کی دنیا میں قوس و
قزح کے رنگ کھل اُٹھے تھے۔ وہ فوراً بلاج سے مصافحہ کرنے کے لیے آگے بڑھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

"!! السلام علیکم ڈاکٹر بلاج "

وعلیکم السلام !! کیسی ہے اب آپ کے ابو کی طبیعت؟ " بلاج نے مسکرا کر پوچھا۔ "

جی بہتر میں لے کر آؤں گا انہیں چیک اپ کیلئے۔ " جواباً یوسف بھی مسکرایا۔ "

"کیوں نہیں ضرور لے کر آنا اب انہیں کافی دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔ "

جی۔ " یوسف نے اثبات میں سر ہلایا۔ "

ویسے آپ کو کچھ کام تھا اپنی مس جسمین سے؟ " بلاج پوچھ رہا تھا۔ جبکہ یوسف کا " زہن تو " اپنی " لفظ پر ہی اٹک کے رہ گیا تھا۔ وہ بے اختیار ہو کر جسمین کو دیکھنے لگا۔ جس پر جسمین مزید گر بڑا گئی۔

" مسٹر یوسف؟ "

وہ چونکا اور خود کو کمپوز کرتے ہوئے بلاج کی طرف دیکھا۔

جی اسائنمنٹ کے متعلق کچھ پوچھنا تھا پر اب میں کل پوچھ لوں گا۔ " اپنی عادت کے "

برخلاف جا کر اس نے جھوٹ بولا۔

[Pdf Novel Bank](#)

"چلیں ٹھیک ہے اب ہم بھی چلتے ہیں ویسے ہی دیر ہو گئی ہے۔ چلیں جسمین؟"

یوسف سے کہتا وہ جسمین کی طرف متوجہ ہوا۔ جو اثبات میں سر ہلاتی فوراً گاڑی میں بیٹھ گئی۔

"اچھا یوسف چلتا ہوں۔"

بلاج نے ایک بار پھر یوسف سے مصافحہ کیا اور خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پر آکر گاڑی اسٹارٹ کرتا آگے بڑھا لے گیا۔

یوسف وہیں کھڑا گاڑی کو دور جاتے دیکھتا رہا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیا ہو گیا ہے مجھے؟"

[Pdf Novel Bank](#)

تم نے پہلے نہیں بتایا تم یوسف کو جانتی ہو؟ " بلاج گاڑی ڈرائیو کرتے پوچھ رہا تھا۔ "

جسمین ایک دم چوکنا ہوئی۔ وہ ایسا کچھ نہیں ہونے دینا چاہتی تھی جس کی وجہ سے اس کے بھائی کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

بھائی جب آپ نے بتایا تھا تو تب مجھے پتا نہیں تھا آپ کس یوسف کی بات کر رہے ہیں۔ اُس کے بعد یوسف بھی ایک ہفتے تک یونیورسٹی نہیں آیا تھا تو مجھے تب معلوم ہوا کہ یہ وہی یوسف ہے۔ " اس نے وضاحت پیش کی۔

" اچھا پھر بعد میں تو بتانا چاہیئے تھا۔ "

visit for more novels:

وہ بھائی یونی میں سمسٹر شروع ہو رہے ہیں تو مصروفیات کی وجہ سے بالکل میرے " دماغ سے نکل گیا۔

اچھا چلو کوئی بات نہیں۔ ویسے کافی اچھا لڑکا ہے۔ " بلاج روڈ پر نظریں جمائے مسکرا " کر بولا۔

جی۔ " وہ محض اتنا ہی کہہ سکی۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

زندگی عجیب ہوتی جا رہی تھی جتنا وہ کوشش کرتی یوسف سے دور رہنے کی وہ اتنا ہی اس سے جڑتا جا رہا تھا اور اب تو بلاج سے بھی اس کا سامنا ہو گیا تھا۔

یا اللہ بس میری وجہ سے میرے بھائی کا سرمہ جھکنے دینا۔ "دل ہی دل میں اپنے" رب سے مخاطب ہوتی وہ شیشے کے اُس پار دیکھنے لگی۔ ایک تھکن تھی جو اس پر نہ جانے کب سوار ہو گئی تھی۔

اولاد بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

رات کے سائے پر پھیلائے چاروں سوں پھیل چکے تھے۔ ایسے میں وہ حیدر صاحب کے کمرے میں بیٹھا انہیں دوائیں دے رہا تھا۔ دفعتاً بیرونی دروازے پر لگی بیل بج اُٹھی۔ حیدر صاحب کو آرام کرنے کی ہدایت دیتا وہ کمرے سے باہر نکل کر دروازے کی جانب بڑھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

"اس وقت کون آگیا۔"

جھنجھلا کر کہتا ابھی اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ سامنے دانت نکالے وہ تینوں کھڑے نظر آئے۔

"کیوں آئے ہو؟"

بے مروت انسان!! کوئی شرم ہوتی ہے، کوئی لحاظ ہوتا ہے۔ تو نے تو سب بیچ کھایا۔ " ہمیں اندر بلانے کے بجائے پوچھ رہا ہے کیوں آئے۔ " نوید نے اسے شرم دلانی چاہی جو بد قسمتی سے یوسف کو چھو کر بھی نہیں گزری۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "ابو سو رہے ہیں آرام سے بولو۔"

یہ تو اچھی بات ہے۔ چل پھر شامی چاچا کے ہوٹل پر چل کر بات کرتے ہیں۔ "کہتے ہی جنید نے اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر کھینچ لیا۔

"کیا مسئلہ ہے؟ دروازہ تو بند کرنے دو۔"

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف نے جھنجھلاتے ہوئے ہاتھ چھڑوایا اور مڑ کر دروازہ بند کرنے لگا۔ کنڈی لگا کر وہ چاروں دو گلی چھوڑ کر شامی چاچا کے ڈھابا نما ہوٹل کی طرف بڑھ گئے۔

رات ہونے کے باوجود بھی یہاں دن کا سا سماں تھا۔ کھلے آسمان تلے لکڑی کی ٹیبلز پر موجود افراد کھانے کے ساتھ ساتھ خوش گپیوں میں بھی مصروف تھے۔ یہاں ہمیشہ مرد حضرات ہی موجود ہوتے تھے۔ البتہ عورتیں اکثر کھانا خرید کر لے جایا کرتی تھیں مگر یہاں بیٹھ کر نہیں کھاتی تھیں۔

"یہ ٹیبل خالی ہے ادھر آ جاؤ۔"

حذیفہ نے ایک ٹیبل کی طرف اشارہ کیا ساتھ ہی آگے بڑھ کر کرسی کھسکا کر بیٹھ گیا۔ اس کی تقلید کرتے وہ تینوں بھی اس ٹیبل کے پاس جا کر کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

چھوٹے!! "نوید نے چہرہ موڑ کر وہاں موجود کام کرتے لڑکے کو آواز دی پھر ان کی طرف متوجہ ہوا۔

"کیا منگوائیں؟"

[Pdf Novel Bank](#)

تم لوگوں کو جو کھانا ہے کھاؤ لیکن میں بتا رہا ہوں ایک پھوٹی کوڑی نہیں دوں گا بل " خود دینا۔ " یوسف نے پہلے ہی ہری جھنڈی دکھائی۔

"ہاں مرمت۔ ہم تینوں دے دیں گے۔"

نوید نے اسے جھڑکا۔ تبھی وہ لڑکا کندھے پر رومال لٹکائے ان کی ٹیبل پر آیا۔

چار بریانی کی پلیٹ، دو نہاری کی پلیٹ ساتھ میں ریتا سلاد اس کے بعد چائے لے آنا " اب جاؤ۔

کسی کو بھی بولنے کا موقع چپے بغیر جنید نے فوراً آرڈر دیا ساتھ ہی اُسے چلتا کر دیا۔

visit for more novels:

گھور تو ایسے رہے ہو جیسے بریانی نہیں مجھے کھانے کا ارادہ ہو۔ " تینوں کی نظریں خود پر "

جمی دیکھ وہ مزاق اڑانے والے انداز میں کہتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ جبکہ نوید اور حذیفہ اب کے یوسف کی طرف گھوم گئے۔

کیا ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ " دونوں کی نظریں خود پر دیکھ کر اس نے حیران ہوتے " ہوئے پوچھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

تم بتاؤ آج کل کیا کر رہے ہو؟ " وہ تینوں اسے مشکوک نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ "

یوسف کے ماتھے پر بل پڑنے لگے۔

"کیا کہہ رہے ہو؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا۔ صاف صاف بولو کیا بات ہے۔"

ٹھیک ہے صاف صاف بتاؤ۔ مس جسمین کو پسند کرتے ہو؟ " جنید کے کہنے پر وہ "

چونک کر باری باری تینوں کو دیکھنے لگا۔ گلے میں گلی سی اُبھر کر معدوم ہو گئی۔

"یہ کیا بکواس ہے؟"

یہی تو پوچھ رہے ہیں یہ کیا بکواس ہے۔ تم کیا کرتے پھر رہے ہو؟ " نوید اس کی "

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گھورتے ہوئے بولا۔

دیکھ یو سی مان لے کچھ ایسا ہے تو۔ " حذیفہ نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے "

ہمت بڑھانی چاہی۔ یوسف نے خاموشی سے سر نیچے جھکا لیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

لتے میں وہ لڑکا ان کا آرڈر لیے ٹیبل کے طرف چلا آیا۔ اس دوران سب خاموشی سے بیٹھے ارد گرد دیکھنے لگے۔ کھانا ٹیبل پر سجا کر وہ لڑکا گیا ہی تھا کہ نوید آگے کو جھکا اور یوسف کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"یوسی وہ ٹپچر ہیں۔ خود کو یہیں روک لو۔"

کیا روک لوں ہاں؟ کیا روک لوں؟ "وہ ایک دم بھڑک اٹھا دور جانے کا خیال ہی اتنا " سوہان روح تھا کہ جو اقرار وہ تنہائی میں نہ کر سکا ان تینوں کے سامنے کر رہا تھا۔

کچھ بھی میرے بس میں نہیں ہے سب خود بخود ہوتا جا رہا ہے۔ میں چاہ کر بھی خود کو "

visit for more novels:

روک نہیں پارہ جب تک اُن کی ایک جھلک نہ دیکھ لوں میرے بے چین دل کو آرام

نہیں آتا۔ اُن کے منہ سے نکلی باتوں کو خود بخود اپنانے لگا ہوں۔ خود کو اُن کے مطابق

ڈھلنے لگا ہوں۔ مجھ میں کچھ بھی تو میرا نہیں رہا جسے میں روک لوں۔ " بے بسی سے

کہتے اس نے سر ہاتھوں میں تھام لیا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

وہ تینوں شاکد کی سی کیفیت میں اسے دیکھ رہے تھے۔ یہ وہ یوسف تو نہیں تھا۔ جو لڑکیوں کی پرچھائی سے بھی دور بھاگتا تھا۔

یوسف !! تم پہلے تو ایسے نہیں تھے۔ "حذیفہ کو اب بھی یقین نہ آیا۔"

"پہلے وہ بھی تو نہیں تھیں۔"

اس کی بات پر حذیفہ خاموش ہو گیا تھا۔ تب جنید نے پوچھا۔

اب آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے؟ ویسے ہمارے اور اُن کے اسٹیٹس میں بہت فرق ہے۔"

visit for more novels:

پتا نہیں میں ابھی خود بھی کچھ نہیں جانتا۔ "اس نے سر اٹھا کر ان تینوں کو دیکھا اور "اٹھ کھڑا ہوا۔"

یہ سب تم کھا لینا میں چلتا ہوں ابو گھر پر اکیلے ہیں۔ "کچھ بھی کہنے کا موقع دیئے بغیر وہ فوراً وہاں سے نکل گیا۔ جبکہ وہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھتے اپنی اپنی سوچوں میں گم ہو چکے تھے۔"

Pdf Novel Bank

یوسی وہ ٹپچر ہیں۔ خود کو یہیں روک لو۔ "نوید کا اسے روکنا اس کے آگے بڑھتے قدموں کو بھاری کر رہا تھا۔"

یوسف!! تم پہلے تو ایسے نہیں تھے۔ "حذیفہ کی بے یقینی میں ڈوبی آواز اسے جھنجھوڑ رہی تھی۔"

اب آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے؟ ویسے ہمارے اور اُن کے اسٹیٹس میں بہت فرق ہے۔ "جنید کا سوال اسے احساسِ کمتری میں مبتلا کر رہا تھا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

وہ سن ہوتے دماغ کے ساتھ واپس گھر لوٹا اور سیدھا اپنے کمرے میں چلا آیا۔ چاروں طرف بس اندھیرا دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا ہی اندھیرا اسے اپنی آنے والی زندگی میں بھی نظر آتا دکھائی دیا۔

"کیوں اسلئے کیوں؟"

یوسف چلتا ہوا آگے آیا اور بیڈ کے پاس ہی زمین پر بیٹھ گیا۔

کیا یہ اتنا ہی ناممکن ہے؟ کیا میں اس قابل نہیں کہ اُن کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے؟
"دیا جائے۔ کیا میں اس لائق نہیں؟"

visit for more novels:

کمرے کی کھڑکی سے اندر آتی مدہم سی چاند کی روشنی سیدھا اس چہرے پر پڑ رہی تھی۔
تب ہی ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر گال پر بہ گیا۔

اگر وہ میرے نصیب میں نہیں، اگر یہ اتنا ہی ناممکن ہے، تو پھر یہ محبت کیوں؟ نئی؟
"زندگی کا تصور کیوں؟ یہ تصورِ عشق کیوں؟ اسلئے آخر کیوں؟"

[Pdf Novel Bank](#)

آنکھیں سختی سے میچ کر سرپنے گھٹنوں سے ٹکا دیا۔ آخر تھا ہی کیا اس کے پاس کہ کچھ کھونے کی طاقت رکھتا۔ ایک بیمار باپ، تین دوست اور یکطرفہ محبت۔

نوید گھر میں داخل ہوا تو پورے گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا کہ تبھی بائیں ہاتھ پر بنے کمرے کی لائٹ جلتی نظر آئی۔ اپنے کمرے میں جانے کا ارادہ ترک کر کے وہ بائیں ہاتھ پر بنے کمرے کی جانب مڑ گیا۔ ابھی دروازے پر ہاتھ ہی رکھا تھا کہ وہ کھلتا چلا گیا۔ نوید اندر بڑھا کہ سامنے ہی بیڈ پر وہ دشمن جاں بیٹھی نظر آئی۔ دھیلے دھالے کپڑوں پہنے، آنکھوں پر چشمہ لگائے وہ کوئی کتاب پڑھنے میں مشغول تھی۔

"تم پھر آگئیں؟"

[Pdf Novel Bank](#)

آواز کانوں میں پڑتے ہی صوبیہ نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا ساتھ ہی دھیرے سے مسکرائی۔

مجھے اچھے سے معلوم ہے کہ مجھے اس گھر میں دیکھتے ہی آپ کے دل میں لڈو پھوٹنے لگتے ہیں۔" وہ بیڈ سے اٹھی اور چلتی ہوئی عین اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

"اس لیے یہ اسٹیوڈ کسی اور کو دکھانا۔"

صوبیہ میں ابھی مذاق کے موڈ میں نہیں۔" نوید جو پہلے ہی یوسف کی وجہ سے پریشان تھا۔ اس کی بات پر مزید چڑ گیا۔

visit for more novels:

کیا ہوا ہے آپ کو؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟" صوبیہ نے ایک دم پریشان ہو کر اس کا ماتھا چھوا۔

بخار تو نہیں ہے پھر کیا ہوا ہے؟" اپنے لیے اس کی اتنی فکر دیکھ کر نوید ایک دم ڈھیلا پڑا اور جا کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔ صوبیہ بھی اس کے ساتھ ہی بیڈ پر جا بیٹھی۔

"کیا ہوا ہے کچھ بتائیں گے بھی؟"

[Pdf Novel Bank](#)

"!! یوسف"

ہاں!! یوسف بھائی کیا ہوا اُنہیں؟ ٹھیک تو ہیں؟ "وہ الجھی۔"

دماغ خراب ہو گیا ہے اُس کا۔ "نوید تھکے ہوئے انداز میں بولا۔"

"کیوں کیا ہوا؟ کیا بات ہے مجھے بتائیں ہو سکتا ہے میں کوئی مدد کر دوں۔"

جناب کو محبت ہوگی۔ بتاؤ اب تم اس میں کیا مدد کر سکتی ہو؟ "نوید نے چہرہ موڑ کر"

اس کی طرف دیکھا جبکہ صوبیہ تو اس کی بات سن کر ہی خوشی سے چمک اُٹھی۔

ارے تو اس میں اتنا منہ لٹکانے والی کیا بات ہے۔ آپ تو ایسے اداس ہو رہے ہیں "

جیسے آپ کی گرل فرینڈ آپ کو ریجکٹ کر کے کسی اور کے ساتھ بھاگ گئی ہو۔ "وہ ہنستے

ہوئے بولی انداز صاف مذاق اڑانے والا تھا۔

تم سے تو بات ہی کرنا بیکار ہے۔ "نوید مزید تپ اُٹھا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

اچھا سوری !! ویسے یہ تو اچھی بات ہے نا۔ آئی کے بعد ویسے بھی اُن کے گھر کو کسی " عورت کی ضرورت ہے اور انکل اور یوسف بھائی کب تک اکیلے زندگی گزاریں گے۔ " اب کہ صوبہ سمجھاتے ہوئے بولی۔

"مسئلہ یہ نہیں ہے۔"

"پھر؟"

"صوبہ اُسے یونی میں ٹیچر سے محبت ہو گئی ہے۔"

کیا؟ "وہ اچھل کر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ دونوں ہاتھ بے اختیار منہ پر رکھ لیے۔"

visit for more novels:

دل لگی کرنے کیلئے انہیں ٹیچر ہی ملی تھیں۔ "وہ اب بھی شاکڈ تھی۔"

وہ دل لگی کرنے والا انسان نہیں۔ وہ بہت زیادہ مس جسمین کے معاملے میں سیریس "

ہے۔ "نویڈ نے کہتے ہوئے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا یوسف کو

کیسے روکے۔

پھر بھی ٹیچر کے ساتھ۔ "صوبہ کہتے کہتے رکی۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

وہ ہم سب سے ایک دو سال ہی بڑی ہوں گی۔ پچھلے سال ہی پڑھائی مکمل کی ہے۔ " سر جمال کی اسٹوڈنٹ تھیں۔ اس لیے سر نے اپنی جگہ بلا لیا۔ " اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے نوید نے تفصیل بتائی۔

" اوہ !! پھر کیا پرابلم ہے ؟ "

پرابلم یہ ہے کہ وہ ٹیچر ہیں اور پھر اُن کے اور ہمارے اسٹیٹس میں زمین آسمان کا " فرق ہے۔ میں نہیں چاہتا یوسف کا دل ٹوٹے۔ " اس نے اب اصل وجہ بتائی۔ جسے سمجھتے ہوئے صوبیہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔

دیکھیں نوید !! جو دکھ قسمت میں ہوں وہ تو آنے ہی ہیں کوئی روک نہیں سکتا سوائے " اس کی ذات کے۔ ہو سکتا ہے یہ محبت نہیں بلکہ آزمائش ہو؟

آزمائش؟ " نوید نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ صوبیہ واپس اس کے برابر آ بیٹھی۔ "

اللہ تعالیٰ آزماتے ہیں انسانوں کی محبت دل میں ڈال کر پھر اُن کے چہرے دکھا کر۔۔۔ " پھر پوچھتے ہیں کہ کون ہے تیرا میرے سوا؟

[Pdf Novel Bank](#)

اور پھر اُس وقت ہر انسان کی محبت دل سے نکل کر وہاں صرف اس کی محبت رہ جاتی ہے۔ اس لیے آپ پریشان نہ ہوں۔ انسان کی ہمت سے زیادہ اُسے نہیں آزماتا۔ " نوید اس کی بات پر یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ مسکرا دی۔

" اور اگر یہ آزمائش نہیں ہوئی تو؟ "

تو پھر جس نے دل میں محبت ڈالی ہے۔ وہ ملا بھی دے گا۔ بس دعا کریں۔ کیونکہ " انسان دل کے معاملے میں بے بس ہوتا ہے۔ دعا کے علاوہ ہم کچھ اور کر بھی نہیں سکتے۔ " اس نے کہتے ہوئے انگلی سے اوپر کی طرف اشارہ کیا۔

visit for more novels:

نوید نے ایک نظر اوپر کی طرف دیکھا پھر اس کی انگلی کو۔ ہاتھ بڑھا کر دھیرے سے اس کی انگلی تھام لی۔

" لگتا ہے اب خالہ سے بات کرنی پڑے گی؟ "

خالہ سے بات کمرے سے جانے کے بعد کرے گا۔ جائیں۔ " مسکرا کر کہتی وہ اُٹھی " ساتھ ہی نوید کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ سے اُٹھایا۔

[Pdf Novel Bank](#)

شرم کرو ہونے والے شوہر کو کمرے سے نکال رہی ہو۔ "نوید ہنستے ہوئے اُٹھ کھڑا" ہوا۔

شرم میں شادی کے بعد کروں گی فی الحال میں بے شرم ہی ٹھیک ہوں۔ "کمرے" سے نکال کر وہ اس کے منہ پر دروازہ بند کر چکی تھی۔ جبکہ نوید مسکرا کر بالوں میں ہاتھ پھیرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ صوبیہ سے بات کرنے کے بعد وہ اب خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com - ***** -

صبح کے آغاز کے ساتھ ہی یونیورسٹی میں ہلچل مچ چکی تھی۔ ایسے میں اکاؤنٹس کی کلاس کے درمیان میں پھنسی اپنی liabilities اور Assets میں بیٹھے وہ سب ابھی

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

کشتیوں کو نکلنے کی کوشش ہی کر رہے تھے کہ سر ساجد کا پیریڈ آف ہو گیا۔ اگلا پیریڈ فری تھا۔ اس لیے وہ چاروں کلاس سے باہر نکل آئے۔

"چلو فٹبال گراؤنڈ چلتے ہیں۔"

ہاں ٹھیک ہے۔ "حذیفہ کے کہنے پر وہ تینوں ہامی بھرتے فٹبال گراؤنڈ کی طرف بڑھ گئے۔

دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا یوسف ان تینوں کے پیچھے چل رہا تھا کہ تبھی اس کی نظر کوریڈور میں کھڑی جسمین پر پڑی۔ سیاہ شلوار قمیض پر ہم رنگ دوپٹے لیے، بھوری کام دار چادر کو اپنے گرد لپیٹے، باوقار سی مس جسمین تمام اسٹوڈنٹس کے درمیان بھی الگ ہی نمایاں ہو رہی تھیں۔

ابھی وہ اپنے سامنے موجود اسٹوڈنٹس کو کچھ سمجھا ہی رہی تھی جب خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کر کے چہرہ بائیں جانب موڑا۔

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف نے فوراً منہ پھیر لیا ساتھ ہی تیز تیز قدم بڑھاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ جبکہ اس کا منہ پھیرنا جسمین کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوا تھا۔ وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔ یوسف تو کبھی کلاس میں بھی اس پر سے نظریں نہیں ہٹاتا تھا اور آج یوں منہ پھیر جانا۔

"خیر!! اچھا ہی ہے۔"

اس نے سوچتے ہوئے سر جھٹکا اور واپس اسٹوڈنٹس کی طرف متوجہ ہو گئی۔ مگر دل کے کسی کونے میں کچھ ٹوٹا ضرور تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"جہانگیر ملک تم ہمارے بیٹے کو انکار کر رہے ہو؟"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

بیٹھک میں موجود وہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے جب دلدار خان نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔

دیکھو دلدار خان!! اب معاملہ میرے ہاتھ میں نہیں تمہارے بیٹے کے کرتوتوں سے " "بلج واقف ہے۔ اب ہم چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتے۔

جہانگیر ملک نے معاملہ ٹھنڈا رکھنے کیلئے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔ مگر شاید دلدار خان لڑنے کی نیت سے ہی آئے تھے کہ فوراً بھڑک اٹھے۔

کیا مطلب ہے تمہارا کرتوتوں سے؟ یہ کوئی اتنی بڑی بات بھی نہیں۔ کیا اپنے دونوں " "بڑے بیٹوں کی عیاشیوں سے واقف نہیں تم؟

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com

تم اب اپنی حد سے آگے بڑھ رہے ہو دلدار خان۔ " وہ بھی جواباً دھاڑے۔ "

واہ جہانگیر ملک واہ!! اپنے بیٹوں کی بات آئی تو تمہیں حد یاد آگئی۔ میری ایک بات یاد " "رکھنا۔ میں اتنی آسانی سے بھولوں گا نہیں۔ اپنی بے عزتی کا بدلہ لے کر رہوں گا۔

[Pdf Novel Bank](#)

دلدار خان پھنکار کر کہتے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر وہ وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

"ہنہ!! دیکھ لوں گا میں بھی۔ کچی گولیاں تو میں نے بھی نہیں کھیلیں۔"

زیر لب گالی دیتے بڑبڑائے اور اُٹھ کر باہر حویلی کی جانب بڑھ گئے۔ آنکھوں میں سوچ کے سائے لہرا رہے تھے۔

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

فٹبال گراؤنڈ میں کھڑا وہ غائب دماغی سے ان تینوں کو دیکھ رہا تھا۔ سوچوں کے تانے بانے سب جسمیں سے جوڑے تھے۔ یوسف وہاں سے منہ پھیر کر چلا تو آیا تھا پر دل شاید وہیں چھوڑ آیا تھا۔

وہ یوں ہی کھڑا انہیں دیکھتا رہا جب بال ہوا میں اڑتی ہوئی سیدھا اس کے سینے پر آگئی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

اے یوسف دھیان کہاں ہے تیرا؟ ٹھیک سے کھیل۔ " حذیفہ نے اسے گھورا۔ "

یوسف نے نیچے گرمی بال کو دیکھا ساتھ ہی اٹھا کر ان کی طرف اچھال دیا۔

"تم لوگ پریکٹس کرو میں ابھی آیا۔"

"کہاں جا رہا ہے؟"

نوید نے اسے جاتے دیکھ کر پوچھا۔ مگر وہ سننے بغیر ہی وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

"اسے کیا ہوا؟"

جنید حیرت سے یوسف کو جاتے دیکھ رہا تھا۔ فٹبال کے معاملے میں یوسف کافی حد تک جنونی تھا۔ مگر آج اس کی غائب دماغی ان سب کو حیرت میں مبتلا کر رہی تھی۔

"پتا نہیں ہو سکتا ہے کوئی کام یاد آگیا ہو۔ خیر بال پاس کرو۔"

نوید نے ان کا دھیان بٹانا چاہا پر وہ اچھے سے سمجھ گیا تھا یوسف اس وقت کہاں گیا ہوگا۔

Pdf Novel Bank

واپس کوریڈور کی طرف آکر وہ چاروں اطراف میں نظر گھماتا اُسے ڈھونڈ رہا تھا۔ پر نہ جانے وہ کہاں چھپ کر بیٹھ گئی تھی۔ یوسف تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ ایک ایک کلاس دیکھتا وہ بے چین ہوتے دل کے ساتھ جسمین کو ڈھونڈ رہا تھا۔ بس اُس کی ایک جھلک کیلئے کہ تبھی وہ اسے اسٹاف روم کی طرف جاتی دکھائی دی۔

یوسف وہیں کھڑا اسے دیکھنے لگا۔ اس کی ایک جھلک نے ہی جلتے دل پر پھوار کا کام کیا تھا کہ تپتے صحرا سے نکل کر وہ ساگر کنارے آکھڑا ہوا ہو۔ اپنی آنکھوں کی پیاس بجھاتا وہ جسمین کو جاتے دیکھ رہا تھا کہ دفعتاً وہ رکی۔

یوسف فوراً قریب موجود پلر کے پیچھے چھپ گیا۔

اُدھر خود پر کسی کی نظریں محسوس کرتی جسمین رک کر چاروں جانب دیکھ رہی تھی۔ پر وہاں کوئی ایسا موجود نہیں تھا جو اُس کی طرف متوجہ ہو۔

[Pdf Novel Bank](#)

شاید میرا وہم ہے۔ "خود سے کہتی وہ واپس اسٹاف روم کی جانب بڑھ گئی۔"

یوسف نے پلر کی آڑ لے کر اسے جاتے دیکھا۔ جسمین تیزی سے چلتے ہوئے بائیں جانب مڑ رہی تھی۔ وہ جا چکی تھی پر یوسف وہیں کھڑا اس لمحے کو محسوس کر رہا تھا جب پیچھے سے کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

"!! یوسف حیدر"

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اے یار یہ یوسف کہاں رہ گیا؟ "جنید جھنجھلاتا ہوا بولا۔"

کب سے وہ تینوں اُس کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے پر یوسف نے تو شاید نہ آنے کی قسم کھا رکھی تھی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

ہمیں کیا پتا۔ ہم بھی تیرے ساتھ ہی کھڑے ہیں۔ "حذیفہ نے اس کی بات کو مذاق " میں اڑایا۔

جب منہ کھولنا بکواس ہی کرنا۔ "جنید تپ کر بولا۔"

نوید وہاں بیٹھا بیزاری سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ دفعتاً وہ فٹبال چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلو سر وقار کی کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔"

نوید انہیں ساتھ چلنے کا اشارہ کرتا خود بھی فٹبال گراؤنڈ سے باہر نکل گیا۔

ایک دوسرے سے باتیں کرتے ابھی وہ کوریڈور میں پہنچے ہی تھے جب ان کی نظر یوسف پر پڑی جو اپنے سامنے کھڑے شخص سے باتیں کر رہا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

"!! یوسف حیدر"

بیچھے سے آتی آواز پر یوسف چونک کر مڑا سامنے ہی سر وقار کھڑے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"!! جی سر"

"کس کو چھپ چھپ کر دیکھ رہے ہو؟"

کیا مطلب ہے سر آپ کا میں آپ کو لڑکیاں تاڑنے والا لگتا ہوں؟ "آنکھیں پھیلاتے"

ہوئے یوسف نے پلٹ کر سوال کیا۔

visit for more novels:

"ابھی دو منٹ پہلے تک تو مجھے نہیں لگتا تھا پر اب تم مشکوک ہو۔"

انہوں نے کہتے ہوئے اوپر سے نیچے تک یوسف کو دیکھا۔ یوسف کے گلے میں گلیٹی ابھر کر معدوم ہو گئی۔

"سر یہ نیند میں ہے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

پاس سے آتی آواز پر دونوں نے چہرہ موڑ کر دائیں جانب دیکھا۔ جہاں وہ تینوں کھڑے تھے۔

"نیند میں؟"

جی سر آج کل اسے نیند میں چلنے کی بیماری ہو گئی ہے۔ جاگتی آنکھوں سے نیند میں "چلا جاتا ہے۔ اب دیکھیں آپ کو لگ رہا ہے یہ اٹھا ہوا ہے لیکن یہ سو رہا ہے۔" جنید نے کہتے ہوئے یوسف کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلایا۔

یوسف نے دانت پیستے ہوئے اسے گھورا جبکہ پیچھے کھڑے نوید اور حذیفہ اپنی مسکراہٹ دبانے کی ناکام کوشش کرنے لگے۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

برخوردار!! کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔ اگر آپ سب کا مذاق ختم ہو گیا ہو تو کلاس میں "چلیں۔"

ان تینوں سے کہتے وہ یوسف کی طرف مڑے جس پر یوسف نے گڑبڑا کر سر نیچے جھکا لیا۔
"میری نظریں آپ پر ہی ہیں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

جی سر۔ "سر جھکائے ہی جواب دیا۔"

"Be careful !!"

ایک کڑی نظر یوسف پر ڈال کر وہ وہاں سے چلے گئے۔ جبکہ اب یوسف کا ذہن ان تینوں سے بچنے کے بہانے ڈھونڈ رہا تھا جو اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے میں لگے تھے۔

"!! یوسف کے بچے"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com _*****_

سردارنی جی وہ چھوٹے سرکار (بلا ج) کو ضروری کام کی وجہ سے ہسپتال جانا پڑ گیا۔
"اور وہ بول کر گئے ہیں آپ ڈرائیور کو بھیج دے گا تاکہ چھوٹی بی بی کو یونی سے لے آئیں۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

فائزہ بیگم ابھی اپنے بھائی کے گھر سے لوٹی تھیں جب شبانہ (ملازمہ) نے کمرے میں آکر بلاج کا پیغام دیا۔

لیکن سلیمان (ڈرائیور) کو تو خاور نے بلا لیا۔ آج اُس کا ڈرائیور نہیں آیا تو خاور سلیمان کو "اپنے ساتھ لے گیا۔" فائزہ بیگم ایک دم پریشان ہو اُٹھیں۔

اب کیا کریں سردارنی جی؟ "شبانہ نے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

"تم ایسا کرو بلاج کو فون کرو وہ کچھ کر لے گا۔"

"جی سردارنی جی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

شبانہ تابعداری سے کہتی فوراً کمرے سے نکل کر لائنج میں موجود ٹیلیفون کے پاس چلی آئی۔ بلاج کا نمبر ملا کر وہ اُس کے فون اُٹھانے کا انتظار کرنے لگی۔ بیل جا رہی تھی پر کوئی اُٹھا نہیں رہا تھا۔ مایوسی سے ریسپور رکھ کر وہ واپس فائزہ بیگم کے کمرے میں چلی آئی۔

"سردارنی جی چھوٹے سرکار فون نہیں اُٹھا رہے۔"

Pdf Novel Bank

"ہائے اسلہ!! اب کیا ہوگا۔"

فائزہ بیگم پریشانی سے اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئیں۔ گھر میں کوئی اور بھی موجود نہیں تھا کہ وہ جسمین کو لینے بھیج دیتیں۔

سردارنی جی ابھی تو چھوٹی بی بی کے آنے میں تھوڑا وقت ہے ہو سکتا ہے تب تک "

"سلیمان۔ یا چھوٹے سرکار گھر آجائیں۔

ہاں اسلہ کرے ایسا ہی ہو۔ چلو تم جاؤ جا کے کام کرو اور تھوڑی دیر بعد پھر بلاج کو "

"فون کرنا شاید اٹھا لے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"جی اچھا۔"

شبانہ اثبات میں سر ہلاتی کمرے سے نکل گئی جبکہ فائزہ بیگم سفری تھکن کے باعث کچھ دیر آرام کرنے کی غرض سے بیڈ پر لیٹ چکی تھیں۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ گرمی نیند اتر چکی تھیں۔

Pdf Novel Bank

یونی تقریباً خالی ہونے لگی تھی۔ چند ہی لوگ چلتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔ ایسے میں وہ یونی کے باہر کھڑی کب سے ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی۔ جس نے گویا آج نہ آنے کی قسم کھا رکھی تھی۔

"اف!! حد ہے۔ کہاں رہے گئے؟"

خود سے بڑبڑاتی وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ جب یونی کے گیٹ سے اپنی بائیک پر بیٹھا یوسف باہر آتا دکھائی دیا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

جسمین کے پاس سے گزرتا یوسف بڑی شان سے اسے نظر انداز کرتا بائیک آگے بھگا لے گیا۔ جبکہ جسمین حیرت سے اسے جاتے دیکھنے لگی۔ ایک نظر بھی اس نے جسمین پر نہیں ڈالی تھی۔ یوسف کا رویہ آج اسے قدم قدم پر حیران کرنے پر تلا تھا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

اُدھر یوسف جو خود پر ضبط کرتا اس کے پاس سے گزر کر گیا تھا۔ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر بائیک واپس یونی کی جانب موڑ لی۔ تیزی سے بھگتا وہ عین اس کے سامنے جا رکا۔ جسمین حیرت سے اس سر پھرے کو دیکھنے لگی۔

ابھی تک یہاں کیا کر رہی ہیں؟ "سامنے روڈ پر دیکھتے ہوئے وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔ "ڈرائیور نہیں آیا۔" نہ چلتے ہوئے بھی جواب دیا۔ "

بیٹھیں یہاں کھڑے رہنا ٹھیک نہیں۔ "سنجیدگی ہنوز قائم تھی۔ "

نہیں میں ٹیکسی لے لوں گی۔ "جان چھڑانے والے انداز میں کہتی وہ ابھی روڈ کی "طرف دیکھتی اپنی گاڑی کو تلاش کر رہی تھی جب یوسف کی بات پر چہرہ موڑ کر اسے دیکھا۔

راہ چلتے اجنبی پر بھروسہ ہے اپنے اسٹوڈنٹ پر نہیں۔ "آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ "اس کے جواب کا منتظر تھا۔ جسمین نے اپنی نظریں نیچے جھکا لیں۔ وہ کیسے اس کی سوچ تک پہنچ گیا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

لیں یہ بیگ میں کندھے پر لٹکا لیتا ہوں اس طرح یہ بیگ ہمارے درمیان آجائے گا " اور آپ مجھ سے بچ نہیں ہوں گی۔

یوسف نے کہتے ہوئے بائیک پر آگے رکھا اپنا بیگ اٹھایا اور کندھے پر لے لیا۔ جسمین اپنی جگہ یونہی کھڑی رہی۔ اسے ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ یوسف کے ماتھے پر بل پڑنے لگے مگر اگلے ہی لمحے وہ مسکرا دیا۔

مجھ پر نہ سہی اللہ پر تو بھروسہ ہے اُسی کا نام لے کر بیٹھ جائیں۔ یقین کریں مایوس " نہیں ہوں گی۔

visit for more novels:

یوسف کی بات پر وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔ جہاں ایک مرد اور عورت کے درمیان تیسرا "شیطان" ہوتا ہے۔ وہاں وہ اپنے اور جسمین کے درمیان "اللہ" کو لے آیا تھا۔

وہ خاموشی سے سر جھکائے بائیک پر جا کر بیٹھ گئی۔ بیچ میں یوسف کا کتابوں سے بھرا بیگ موجود تھا جو ان کے بیچ فاصلہ پیدا کر رہا تھا۔ وہ مطمئن سی ہو گئی۔

[Pdf Novel Bank](#)

بائیک مضبوطی سے پکڑ لیں اور مجھے راستہ بتاتے رہے گا۔ "یوسف نے کہتے ہوئے"
بائیک اسٹارٹ کی اور آگے بڑھا دی۔

تیز دھوپ میں چلتی گرم ہوئیں بھی ٹھنڈی محسوس ہو رہی تھیں۔ راستے میں گزرتا ہر
منظر آج سے پہلے کبھی اتنا خوبصورت نہیں لگا تھا۔ دھیرے دھیرے چلاتا جہاں یوسف
اس پل کو محسوس کر رہا تھا۔ وہیں جسمین یہ سوچ رہی تھی کہ کیا اس سے حسین کوئی
سواری ہو سکتی ہے؟

ٹھیک سے بیٹھی ہیں نا؟ "یوسف نے زرا کا زرا چہرہ موڑ کر پوچھا گاڑیوں کے شور میں "
اس کی آواز سنا کافی مشکل تھا۔ جسمین نے چہرے کو تھوڑا آگے کیا۔
"کیا بول رہے ہیں؟"

ٹھیک سے بیٹھی ہیں؟ کوئی مسئلہ تو نہیں؟ "یوسف کا متفکر لہجہ، وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔

"ہاں ٹھیک ہے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

ایک ہاتھ سے سر پر دوپٹہ ٹھیک کرتی جسمین ارد گرد دیکھنے لگی یہ علاقہ قدرِ سنسان تھا۔
چند ایک بائیک ہی ادھر سے گزرتی دکھائی دے رہی تھیں۔ آج سے پہلے اس نے کبھی
ان راستوں پر غور نہیں کیا تھا پر آج یوسف کے ساتھ بیٹھی وہ سب محسوس کر رہی
تھی۔

"چھمک چھلو ادھر بھی دیکھ لو۔"

وہ ارد گرد دیکھتی اپنی سوچوں میں گم تھی۔ جب دو لڑکے بائیک پر بیٹھے اس پر حملہ
اُچھال کر ہنستے ہوئے آگے نکل گئے۔

یوسف کی غصے سے رگیں تن چلی تھیں۔ سختی سے لب بھینچے اس نے بائیک کی رفتار تیز
کردی۔

"یوسف چھوڑو۔"

اس کا ارادہ بھانپ کر جسمین فوراً بولی۔ مگر وہ نظر انداز کیے تیزی سے بائیک دوڑاتا ان
کے سامنے جا رکا۔

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف کو اپنے سامنے دیکھ کر ان لڑکوں نے فوراً بریک لگایا۔ عین ممکن تھا کہ ان کی بائیک یوسف کی بائیک سے ٹکرا جاتی۔

اے پاگل ہے کیا؟ "بائیک پر بیٹھے لڑکوں میں سے آگے والا غصے سے چلایا۔"

یوسف بائیک چھوڑ کر کندھے پر لٹکا بیگ جسمین کو پکڑتا ان کی جانب بڑھنے لگا تھا جب جسمین نے اس آستین کو پکڑ کر روکنا چاہا۔

"نہیں یوسف جانے دو۔"

یوسف نے ایک نظر اس کے پریشان چہرے کو دیکھا اور نرمی سے اپنی آستین اس کی گرفت سے چھڑائی۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

ابے مان لے مان لے اپنی بہن کی بات مان لے۔ "ان دونوں کو دیکھ کر اُن لڑکوں نے پھر جملہ پھینکا اور ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسنے لگے۔"

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

اور یہیں یوسف حیدر کی بس ہوئی تھی تیزی سے ان کی طرف بڑھ کر آگے بیٹھے لڑکے کو گریبان سے پکڑ کر وہ بائیک سے ہوا میں اٹھا چکا تھا۔ وہ دبلا پتلا سا لڑکا یوسف جیسے مضبوط قد و قامت کے مالک شخص کے سامنے بچہ ہی لگ رہا تھا۔

اب بول سالے کیا بول رہا تھا۔ "گریبان سے پکڑ کر اٹھائے وہ غرایا۔ تبھی دوسرا لڑکا " بائیک چھوڑ کر یوسف کی طرف بڑھا۔

"ہاں تو بھی آجا۔"

کہنے کے ساتھ ہی گریبان سے پکڑے لڑکے کو دوسرے لڑکے کے اوپر اچھال دیا۔

visit for more novels:

دونوں سیدھا جا کر زمین بوس ہو چکے تھے۔ یوسف آگے بڑھا اور بھپڑے ہوئے شیر کی طرح ان جھپٹ گیا۔ اچھا خاصا تماشا لگ چکا تھا۔ جسمین پریشانی سے کھڑی ان تینوں کو دیکھ رہی تھی۔ آس پاس سے گزرتے لوگ بھی رک رک کر اس تماشے کو دیکھنے لگے تھے۔ معاملے کی نزاکت کو وہ اچھے سے سمجھ گئے تھے اس لیے کوئی بھی ان لڑکوں کو بچانے نہیں آیا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

"یوسف چھوڑ دو پاگل مت بنو۔"

جسمین چلائی۔ یوسف کے غصے سے تو وہ اچھی طرح واقف تھی۔ غصے میں تو اس نے جسمین کے عورت ہونے کا لحاظ نہیں کیا تھا وہ تو پھر بھی لڑکے تھے۔

"بیٹا چھوڑ دو مر جائیں گے۔ ان لوگوں کو تو بس اسلہ ہی ہدایت دے سکتا ہے۔"

جسمین کے چلانے پر ایک آدمی نے آگے بڑھ کر یوسف کو روکنا چاہا۔ جو بیدردی سے ان لڑکوں کو پیٹنے میں لگا تھا۔

"آج کے بعد کسی لڑکی پر یوں جملے اچھالنے سے پہلے اس دن کو یاد کر لینا۔"

visit for more novels:

یوسف کہہ کر پیچھے ہٹا اور جسمین کی جانب بڑھ گیا کچھ بھی کہے سنے بغیر وہ اس کے ہاتھ سے بیگ واپس کندھے پر لٹکاتا بائیک پر بیٹھ گیا۔ جسمین نے غصے سے اسے گھورا۔

بیٹھ جائیں ویسے ہی دیر ہو گئی ہے۔ "مسکراہٹ دبا ئے وہ بولا۔"

"سدھرنا مت تم۔"

[Pdf Novel Bank](#)

دانت پیس کر کہتی وہ بھی بائیک پر بیٹھ چکی تھی۔ یوسف نے مسکرا کر بائیک اسٹارٹ کی اور آگے بڑھا لے گیا۔ اب جلد از جلد گھر بھی تو پہنچنا تھا۔

بلاج اپریشن تھیٹر سے نکل کر سیدھا اپنے ہسپتال کے روم میں آیا۔ ایمر جنسی کیس کی وجہ سے اسے ہسپتال آنا پڑ گیا تھا۔ لیکن ہسپتال آنے سے پہلے ہی اس نے شبانہ کو ہدایت کر دی تھی کہ یونیورسٹی سے جسمین کو وقت پر لینے پہنچا جائے۔

visit for more novels:

www.urdunovelsbank.com

ابھی وہ تھوڑا آرام کرنے کی غرض سے اپنے روم میں موجود چیئر پر بیٹھا ہی تھا کہ سامنے موجود ٹیبل کی دراز سے اسے موبائل فون کی ہلکی سی آواز محسوس ہوئی۔ بلاج نے ہاتھ بڑھا کر دراز کھولی اور اپنا فون نکال کر دیکھنے لگا۔ موبائل بج بج کر بند ہو چکا تھا۔ تقریباً

[Pdf Novel Bank](#)

بیس کے قریب گھر سے مسڈ کالز آئی ہوئی تھیں۔ اس نے پریشان ہوتے ہوئے کال ملائی۔ پہلی ہی بیل پر دوسری جانب سے اٹھالی گئی تھی۔

ہیلو!! "اسپیکر میں سے شبانہ کی آواز ابھری۔"

شبانہ خالہ میں بلاج بات کر رہا ہوں۔ گھر سے فون کر رہے تھے۔ "اس نے فون کرنے کی وجہ بتائی۔"

جی چھوٹے سرکار!! وہ سلیمان کو تو خاور سرکار نے بلا لیا تھا اب جسمین بی بی کو " لینے جانے والا کوئی نہیں اور اُن کی یونی کی بھی چھوٹی ہوئے کافی دیر ہو گئی ہے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com شبانہ پریشانی سے بولی۔

واٹ!! میں نے کہا بھی تھا اُسے وقت پر لینے جائیں سلیمان کو بھیجنے کی کیا ضرورت " تھی۔ "وہ غصے سے چلایا۔"

"چھوٹے سرکار وہ۔۔۔"

[Pdf Novel Bank](#)

بس میں خود لے آؤ گا۔ حد ہوتی ہے غیر ذمہ داری کی۔ " اس کی بات کاٹ کر کہتا وہ "

موبائل رکھ کر گاڑی کی چابی اٹھاتا ہسپتال سے باہر نکل گیا۔

پہلے ہی بہت دیر ہو چکی تھی۔ اپنی تھکن بھلائے اب وہ جلد از جلد یونیورسٹی پہنچنا چاہتا تھا جہاں اس کی جان سے عزیز بہن کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تم۔۔۔ تم نے کہا تھا اب غصہ نہیں کرو گے۔ لیکن نہیں اپنی فطرت سے باز "

"تھوڑی آؤ گے۔ بد معاشوں کی طرح انہیں پیٹنے میں لگے تھے۔

آپ جناب بالائے طاق رکھ کر بائیک پر بیٹھی وہ مسلسل یوسف کو سنانے میں لگی تھی

جو جسمین کی جھڑکیوں کو مزے سے سنتا اس کے غصے کو مزید بھڑکا رہا تھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

وہ تو جیسے شرافت دیکھا رہے تھے۔ "زرا سا چہرہ موڑ کر وہ بولا۔ جسمین نے گھور کر اسے دیکھا۔

"میں تمہاری بات کر رہی ہوں۔"

ہاں!! آپ کو میری ہی بات کرنی چاہیئے اور کسی کی کرنے کی ضرورت بھی نہیں۔"

یوسف نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

سدھر جاؤ ورنہ اس بار سمسٹر میں فیل کر دوں گی۔" جسمین کا بس نہیں چل رہا تھا کہ

ایسا کیا کرے کے اس سر پھرے انسان کی عقل ٹھکانے آجا۔

visit for more novels:

اچھا چھوڑیں بتائیں آگے سے دائیں یا بائیں؟" اس کی دھمکی کو نظر انداز کرتے ہوئے

یوسف نے راستہ پوچھا۔

دائیں اُس کے بعد ایک گلی چھوڑ کر بائیں ہاتھ پر گاڑی روک دینا۔" اب کے آرام

سے جواب دیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف اثبات میں سر ہلاتا گاڑی کو اس کے بتائے راستے پر لے گیا تھوڑی دیر بعد ہی وہ اس علاقے میں پہنچ کر بائیک روک چکا تھا۔ اس علاقے میں چھوٹے چھوٹے مکانات موجود تھے۔ یوسف حیرت سے ان مکانات کو دیکھنے لگا۔ جسمین کو دیکھ کر لگتا نہیں تھا کہ وہ ایسے گھروں سے ہو سکتی ہے۔

آپ یہاں رہتی ہیں؟ یہ علاقہ تو کسی گاؤں سے کم نہیں لگتا۔ "یوسف نے اسے "دیکھتے ہوئے پوچھا جو بائیک سے اتر کر اپنی چادر ٹھیک سے اوڑھنے میں لگی تھی۔ "یہاں تک لانے کیلئے شکریہ۔"

اس کے سوال کو نظر انداز کرتی وہ شکریہ کہہ کر آگے بڑھ گئی۔ یوسف وہیں بائیک پر بیٹھا ملے پر بل ڈالے اسے جاتے دیکھتا رہا۔ وہ تیزی سے چلتی سیدھا سڑک کے کنارے پر پہنچ کر دائیں جانب مڑ گئی۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

یوسف ایک لمحے کیلئے وہیں کھڑا سوچتا رہا جسمین کے پیچھے جائے یا یہیں سے مڑ جائے۔
جانے نہ جانے کی تکرار میں اس نے بائیک اسٹارٹ کی اور فوراً اس سمت بڑھ گیا جہاں
جسمین گئی تھی۔

"یہ یہاں ---"

وہاں پہنچ کر اس نے بائیک روکی اور سامنے موجود اس حویلی کو دیکھا۔ جو وہاں موجود تمام
عمارتوں میں سب سے بلند و بالا اور خوبصورت تھی۔

"یہ یہاں رہتی ہیں۔"

visit for more novels:

www.utdunnovelbank.com

دروازے پر کھڑے چوکیدار سے باتیں کرتی جسمین کو دیکھ کر وہ حیرت سے بڑبڑایا ساتھ
ہی بائیک اسٹارٹ کر کے تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

جسمین جو رشید میاں سے سلام دعا کر کے اندر جانے ہی لگی تھی اپنے پیچھے سے آتی بائیک
کی آواز پر اس نے چونک کر پیچھے دیکھا جہاں سے یوسف گزر کر جا چکا تھا۔ وہ اندر تک
کھول کر رہ گئی۔

Pdf Novel Bank

"!! یہیں روک لو خود کو یوسف"

جسمین غصے سے زیر لب بڑبڑائی۔ وہ یہ کیسے سوچ سکتی تھی کہ یوسف یہاں تک آتا اور اس کا گھر نہ دیکھتا۔

فائزہ بیگم سے ملنے کے بعد وہ سیدھا اپنے کمرے میں چلی آئی تھی۔ بیڈ پر لیٹی وہ ابھی یوسف کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی کہ دروازہ کھول کر بلاج تیزی سے اندر آیا۔

کیا ہوا بھائی؟ "اٹھ کر بیٹھتی وہ اپنا دوپٹہ درست کرنے لگی۔"

تمہیں لینے یونیورسٹی گیا تھا۔ اتنی دیر سے وہاں کھڑے ہو کر تمہیں تلاش کرتا رہا اگر آگئی " تمہیں تو مجھے تو فون کر کے بتا دیتیں۔ " جسمین کو دیکھ کر پرسکون ہوتا وہ اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

تھوڑی دیر پہلے ہی آئی ہوں۔ آتے ہی امی کے پاس چلی گئی تھی تو اُن سے باتوں " میں بالکل دماغ سے نکل گیا کہ آپ کو بتادوں سوری۔ " وہ شرمندہ سی ہو کر وضاحت کرنے لگی۔

" اچھا چلو کوئی بات نہیں لیکن آئی کیسے ہو؟ "

بلاج کے سوال پر وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی۔ آیا کہ سچ بتائے یا نہیں۔

" !! وہ بھائی۔۔۔ "

کیا ہوا ٹیکسی لی تھی؟ " بلاج نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ "

visit for more novels:

وہ بھائی مجھے یوسف چھوڑ کر گیا ہے۔ " دُرتے دُرتے وہ سچ بول گئی۔ کچھ بھی چھپا کر وہ " بلاج کا اعتبار نہیں کھونا چاہتی تھی۔

جسمین ٹیکسی سے آجائیں۔ " بلاج ایک دم سنجیدہ ہوا اب اس کے چہرے پر فکر " مندی کی جگہ سنجیدگی نے لے لی تھی۔ جسمین اسے دیکھتی رہے گئی۔

[Pdf Novel Bank](#)

میں ٹیکسی سے ہی آرہی تھی پر یوسف نے کہا غیر پر بھروسہ کرنے کے بجائے اپنے " اسٹوڈنٹ پر کر لوں۔ " وہ نظریں جھکائے بولی۔ اب اسے اپنے فیصلے پر افسوس ہو رہا تھا کہ کیوں وہ یوسف کے ساتھ آئی۔

جسمین جب تم ٹیکسی سے آؤگی تو کسی میں اتنی ہمت نہیں ہوگی کہ تم پر باتیں " بنائے۔ لیکن جب تم یوں کسی کے ساتھ بائیک پر آؤگی بھلے وہ تمہارا اسٹوڈنٹ ہی کیوں نا ہو۔ لوگوں کو موقع مل جائے گا تم پر طرح طرح کی باتیں بنانے کا۔ مجھے تم پر اعتبار ہے لیکن کسی کو باتیں بنانے کا موقع ملے یہ میں نہیں چاہتا۔ " بلاج کی بات پر اب کے اس نے نظروں کے ساتھ ساتھ سر بھی شرم سے جھکا دیا۔

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

میں آگے سے خیال رکھوں گی بھائی۔ " وہ محض اتنا ہی بول سکی۔ "

چلو تم آرام کرو میں بھی اپنے کمرے میں جاتا ہوں۔ " جسمین کے سر پر پیار سے ہاتھ " پھیرتا، بلاج اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

اس کے جاتے ہی بیڈ پر بیٹھی جسمین کا ضبط جواب دے گیا تھا۔ گھٹنوں میں سر پیئے وہ خود کو آنسو بہانے سے روک نہ سکی۔

یوسف یہ دوائی ختم ہو گئی ہے لے آنا۔ "سیاہ آسمان تلے وہ دونوں صحن میں بچھی چار" پائی پر بیٹھے تھے۔ جب حیدر صاحب نے یوسف کو مخاطب کیا۔ جوان کے برابر میں لیٹا غائب دماغی سے آسمان کو تنک رہا تھا۔

یوسف تم سے کہہ رہا ہوں۔ "جواب نہ پاہ کر انہوں نے پھر پکارا۔"

"!! یوسف"

جی۔۔۔ جی ابو آپ نے کچھ کہا؟ "اس نے چونک کر حیدر صاحب کو دیکھا۔"

ہاں یہ دوائی ختم ہو گئی لے آنا۔ "حیدر صاحب بغور اسے دیکھتے ہوئے بولے۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

جی کل لے آؤ گا۔" اثبات میں سر ہلاتا وہ واپس اپنی سابقہ حالت میں لیٹ گیا۔ "

کیا بات ہے یوسف کچھ پریشان ہو؟ " حیدر صاحب کے سوال پر اس نے چہرہ موڑ کر "

انہیں دیکھا جو زرا سی دیر میں ہی اس کی پریشانی کو بھانپ گئے تھے۔

" ابو جو نصیب میں نہیں اُسے زہن سے کیسے نکالوں؟ "

اس نے کہتے ہوئے چہرہ موڑ کر واپس آسمان کی طرف دیکھا۔ اوپر موجود تاروں کو تکتا وہ

ان میں کسی کے عکس کو تلاش کر رہا تھا۔

تمہیں کیسے پتا نصیب میں نہیں؟ کیا تم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی؟ " حیدر "

صاحب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ جبکہ یوسف اب کے اٹھ کر بیٹھتا پوری طرح

سے ان کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔

" میں کوشش کیسے کروں جبکہ مجھے پتہ ہے وہ چیز میرے نصیب میں نہیں۔ "

کوشش کرنے کے بجائے یہ سوچ لینا کے نصیب میں نہیں یہ تو بیوقوفی ہے۔ "

یوسف کی بات پر وہ مسکرا کر بولے۔ وہ الجھ کر حیدر صاحب کو دیکھنے لگا۔

Pdf Novel Bank

"مطلب؟"

جو بن مانگے مل جائے وہ نصیب اور جو لاکھ کوششوں کے بعد بھی نہ ملے تو وہ بھی ہمارا " نصیب مگر کوشش کرنے سے پہلے یہ مان لینا کہ نصیب میں نہیں تو یہ سرا سر بیوقوفی ہے۔ " حیدر صاحب نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"مطلب میں کوشش کروں؟"

ہاں!! کیوں کہ کچھ لوگ نصیب کے معاملے میں بہت خوش قسمت ہوتے ہیں۔ بن " مانگے سب مل جاتا ہے اور کچھ لوگوں کے نصیب میں محنت کر کے حاصل کرنا لکھا ہوتا ہے۔ مگر ملتا سب کو ہے۔ اگر حاصل کرنے کی نیت ہو تو۔ " اب کے وہ جتا کر بولے۔

وہ یہ تو نہیں جانتے تھے کہ ان کا بیٹا کس چیز کی خواہش دل میں لیے بیٹھا ہے مگر وہ یہ ضرور جانتے تھے وہ خواہش کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ آخر اپنی اولاد کے بارے میں ماں باپ سے بہتر کون جان سکتا ہے۔

[Pdf Novel Bank](#)

اور اگر محنت کر کے بھی نصیب میں حاصل کرنا نہ لکھا ہو؟ "کہتے ہوئے اس نے اپنا " سر حیدر صاحب کے گھٹنے پر رکھ دیا۔

اللہ کا فرمان ہے کہ میں تمہارا گمان ہوں۔ مجھ سے جیسا گمان رکھو گے تمہارے ساتھ " ویسا ہی معاملہ پیش آئے گا اس لیے اُس اللہ سے ناامید اور مایوس ہونا چھوڑ دو تمہارے راستے خود بخود سیدھے ہوتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ اُس کے گھر میں دیر ہے پر اندھیر نہیں۔ سمجھے؟ "یوسف کے سر پر ہاتھ پھیرتے انہوں نے پوچھا۔ اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"جی!! میں کوشش کروں گا ابو۔"

کہتے ہوئے یوسف نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ جبکہ حیدر صاحب اس کے چہرے پر نظریں جمائے اس کی ہر جائز خواہش کے پورا ہونے کی دعا کرنے لگے۔

[Pdf Novel Bank](#)

صبح سے ایک کے بعد ایک کلاس لیتی وہ کافی تھک چکی تھی۔ کچھ ذہنی طور پر بھی تھکن سوار تھی جس کے باعث جسمین اپنے اندر چڑچڑاپن محسوس کر رہی تھی۔ ایسے میں وہ لیکچر دے کر کلاس روم سے باہر نکلی تو سامنے ہی یوسف کو کھڑا پایا۔ وہ شاید ابھی اپنی کلاس لے کر ہی آیا تھا۔ نیوی بلو شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے وہ ہمیشہ کی طرح اپنے سادہ سے حلیے میں بھی ماحول پر چھایا ہوا تھا۔ ایک نظر اس پر ڈال کر نظریں پھیرتی وہ آگے بڑھ گئی۔ کل جو نول زرا سا چٹخا تھا۔ آج وہ پھر پوری مضبوطی سے اس پر چڑھ چکا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یوسف حیرت سے اسے جاتے دیکھنے لگا۔ وہ تو سمجھا تھا ان کے بیچ کھڑی سرد مہری کی دیوار گر چکی ہے مگر۔۔۔ وہ تو اپنی جگہ ہی قائم تھی۔

یہ ایسے نہیں مانیں گی۔ "خود سے بڑبڑاتا یوسف فوراً اس کے پیچھے لپکا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

تیزی سے قدم بڑھاتی وہ لائبریری کی طرف جا رہی تھی جب پیچھے سے آتی آواز پر ایک دم رکی۔

"!! مس (وقفہ) جسمین"

کیا ہے؟ "وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں کہتی پیچھے مڑی۔"

"وہ موبائل میں بیلنس ختم ہو گیا۔"

"تو؟"

تو آپ کا موبائل مل سکتا ہے؟ ایک کال کرنی ہے۔ "معصومیت سے پوچھا گیا۔"

visit for more novels.
www.urdu-novelbank.com

"یہ لو۔"

اس نے ہاتھ میں پکڑا موبائل یوسف کی طرف بڑھا دیا۔ جس نے موبائل لیتے ہی تیزی سے نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا تھا۔ موبائل کان سے لگاتے ہی آس پاس سے موبائل ٹون بجنے کی آواز آنے لگی۔

"او ہو!! یہ تو میری جیب میں ہی ہے۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف نے کہتے ہوئے موبائل جیب سے نکالا جس پر ابھی بھی جسمین کا نمبر جگمگا رہا تھا۔ وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"یہ لیں ہو گیا کام۔ بس مسڈ کال ہی دینی تھی۔"

اس نے واپس موبائل جسمین کو پکڑا یا اور مڑ کر تیزی سے نکلتا چلا گیا۔ جبکہ جسمین نا سمجھی سے اس کی پشت کو گھور رہی تھی کہ تبھی چونک کر اپنے موبائل کی طرف دیکھا۔ جہاں اجنبی نمبر سے میسج جگمگا رہا تھا۔

"!! سیو مائے نمبر مس (وقفہ) جسمین"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "یوسف کے بچے۔"

غصے سے کھولتی پیر پٹخ کر لائبریری کی طرف بڑھ گئی۔ دل ہی دل میں یوسف کے لیے کوسنے بھی جاری تھے۔ جو بیوقوف بنا کر اس کا نمبر لے اڑا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

"!! بلاج رکو"

بلاج جو ہسپتال کے کوریڈور میں چلتا اپنے روم کی طرف جا رہا تھا پیچھے سے آتی نسوانی آواز پر ایک دم رکا۔ وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی اس تک آئی۔

اب چلو۔" مسکرا کر کہتی وہ اس کا ہاتھ پکڑ چکی تھی۔"

"یاسمین کیا کر رہی ہو کوئی دیکھ لے گا۔"

بلاج نے گھور کر اسے دیکھا ساتھ ہی ہاتھ چھڑوانے کی ہلکی سی کوشش کی جس پر یاسمین کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔

"جب دل نہیں کر رہا ہاتھ چھڑوانے کا تو کوشش کیوں کر رہے ہو؟"

تم نا۔۔۔ روم میں چلو کوئی آجائے گا۔" کہنے کے ساتھ ہی وہ یاسمین کا ہاتھ پکڑے اپنے روم میں لے آیا۔

بیٹھ جاؤ۔" کرسی کی طرح اشارہ کرتا وہ خود بھی بیٹھ چکا تھا۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

تم گھر والوں سے کب بات کرو گے؟ "اب کے وہ منہ پھیلائے اسے گھور رہی تھی۔"

بلاج مسکرا دیا۔

"ڈاکٹر یاسمین عباسی!! یہ کوئی مسئلہ کشمیر نہیں جو تم اتنا پریشان ہو رہی ہو۔"

تمہارے گھر والے خاندان کی کسی لڑکی سے تمہاری شادی کر دینگے اور تم بول رہے ہو "

یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں۔" بلاج کی بات پر وہ دانت پیس کر بولی۔

یار ابھی مجھ سے بڑے دو بھائی اور ہیں کیسے بات کروں ابھی بابا سائیں سے؟ "بلاج "

نے اسے سمجھانا چاہا پر شاید آج وہ سمجھنے کے موڈ میں نہیں تھی۔

visit for more novels:

تم۔۔۔ تم بس اپنے بھائیوں کی شادی کا انتظار کرتے رہو اور میرے گھر والے میری۔"

کہیں اور شادی کرا دینگے۔ بلکہ جب تم میں اتنی ہمت نہیں کے میرا ہاتھ تھام سکو تو

اظہارِ محبت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اپنے جذبات کو دل میں ہی رکھتے۔ مجھے یوں حسین

"خواب نہ دکھاتے جن کی تعبیر نہیں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

غصے سے اسے سناتی۔ یاسمین جانے کیلئے مڑی ہی تھی کہ بلاج فوراً کرسی سے اٹھ کر اس کے پاس آیا۔

"ہو گیا تمہارا؟"

شانوں سے تھام کر وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا پوچھ رہا تھا۔ یاسمین نے نظریں نیچے جھکا لیں۔

تین سال سے اس ہسپتال میں ڈاکٹر ہوں۔ تین سال سے تم مجھے جانتی ہو۔ اگر "ہمت نہ ہوتی تمہارا ہاتھ تھامنے کی تو کبھی تم سے اظہار نہیں کرتا۔ ہم مچھوڑا انسان ہیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "تین انجریز کی طرح بیہوش کرو۔"

لیکن اگر تمہارے بابا سائیں نہیں مانے تو؟ "یاسمین نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔"

ایک مرد صرف اپنے سے جڑی ہوئی عورتوں کی وجہ سے مجبور ہوتا ہے۔ میری ماں "بہن کو کوئی اعتراض نہیں۔ تم سے اظہار کرنے سے پہلے ہی میں نے اُن کو تمہارے

[Pdf Novel Bank](#)

بارے میں بتا دیا تھا۔ باقی بابا سائیں کی فکر مت کرو۔ وہ نہ بھی مانے تو پھر بھی میں تم سے ہی شادی کروں گا۔ سمجھی؟ " بلاج کی بات پر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تین سال سے وہ ایک ساتھ تھے۔ ایک تعلق میں تھے پر اب اس تعلق کو وہ نام دینا چاہتی تھی ایک مقام دینا چاہتی تھی۔ لیکن وہ نہیں جانتی تھی کچھ خوابوں کی تعبیر نہیں ہوتی، کچھ رشتوں کا مقام نہیں ہوتا۔ کچھ رشتے بے نام ہی رہتے ہیں بے مقام ہی رہتے۔

اولدینکے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ تینوں اس وقت جنید کے گھر پر موجود تھے۔ جو ماں کے سلمے چارپائی پر بیٹھا ان کی جھڑکیاں سن رہا تھا۔ ساتھ ہی ایک قرآلود نظر ان تینوں پر ڈالتا جن کے دانت اندر جانے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

ارے ان تینوں کو دیکھ کتنے پیارے بچے ہیں اور ایک تو ہے۔ جسے زرا گھر کی فکر نہیں " اسلہ نے بھی ایسی نالائق اولاد میرے ہی نصیب میں لکھی تھی۔

ریحانہ بیگم نے روٹی بیلے ہوئے کچن کی کھڑکی سے جھانک کر کہا۔ دل تو کر رہا تھا ہاتھ میں پکڑا بیلن کھڑکی کے سامنے بیٹھے اپنی نالائق اولاد کے سر پر دیں ماریں۔

میں نے کہا نا موبائل سائلنٹ پر تھا۔ آپ کی کال کا پتا نہیں چلا اور آپ نے منگوا تو " لیا پایا سے سودا۔ " جنید جھنجھلا اٹھا۔

ویسے دن بھر اس موئے موبائل سے چمٹا رہتا ہے تب تجھے بڑا پتا ہوتا ہے۔ کس کا " فون، کس کا میسج لیکن گھر سے جب کوئی فون کرے تو تیرے اس موبائل کو موت پڑ جاتی ہے۔ " کھا جانے والی نظروں سے جنید کو گھورتے ہوئے روٹی اٹھا کر اس کے سامنے لا کر رکھی۔ ان دونوں ماں بیٹے سے بے نیاز وہ تینوں سامنے کھانا دیکھ کر فوراً ٹوٹ پڑے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

اسلا کرے تم کمینوں کو ہضم نہ ہو۔ میری بد دعا لگ جائے۔ " جھگڑالو عورتوں کی طرح " انہیں کوستا وہ دانت پیس کر بولا۔ جبکہ یوسف نے منہ کی طرف جاتا ہاتھ روک کر اسے گھورا اور ہاتھ میں پکڑا نوالہ اس کے منہ میں ٹھوس دیا۔

دیکھ رہی ہیں آنٹی کھانے بھی نہیں دے رہا۔ " نوید نے شکایت لگانے والے انداز میں " کہا۔

ریحانہ بیگم غصے سے جنید کو گھورتی فاروق میاں کو کھانا پینے چلی گئیں۔ ان کے جاتے ہی سب کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ سوائے جنید کے جس کا سارا دھیان یوسف پر تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

" یوسی آخر تجھے ہو کیا گیا ہے ؟ "

کیا مطلب؟ " کھانے سے ہاتھ روک کر یوسف نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ "

کل تو مس جسمین کو بائیک پر لے کر کہاں گیا تھا؟ " جنید کے سوال پر جہاں نوید اور " حذیفہ نے چونک کر اسے دیکھا وہیں یوسف کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

[Pdf Novel Bank](#)

واقعی یوسف؟ " دونوں نے بے یقینی سے پوچھا۔ "

میں انہیں گھر چھوڑنے گیا تھا لانگ ڈرائیو پر نہیں لے کر گیا۔ " ناگواری سے کہتا وہ " واپس پلیٹ پر جھک گیا۔ البتہ وہ تینوں ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر رہ گئے۔

وہ عام سی شکل و صورت کی، ایسا بھی کیا ہے مس جسمین میں کہ تو نے اپنی عقل " ہی بچ کھائی؟ " جنید کی بات پر اس نے نظریں اٹھا کر تینوں کو سنجیدہ نظروں سے دیکھا پھر ٹھنڈے ٹھارلجے میں گویا ہوا۔

تمہارے پاس وہ نگاہ نہیں جس سے میں اُنہیں دیکھتا ہوں میرے لیے وہ دنیا کی حسین " ترین لڑکی ہیں۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

کھانے سے ہاتھ کھینچتا وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ تینوں حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔ جو کبھی یونی میں لڑکیوں کے کسی کام کی بھی تعریف نہیں کرتا تھا۔ آج وہ قابلِ قبول سی صورت والی لڑکی کو حسین کہہ رہا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف اُٹھ کر باہر چلا گیا جب کچھ دیر بعد ریحانہ بیگم ہاتھ میں ٹرے پکڑے کمرے میں داخل ہوئیں۔

"یوسف کہاں گیا؟"

وہ امی اُسے کچھ کام تھا۔ "جنید فوراً بولا۔"

"کام تھا یا تم نے کچھ کہا ہے؟"

ریحانہ بیگم کی بات پر تینوں خاموش ہی رہے۔ وہ ایک نظر تینوں کے جھکے سر پر ڈالتیں کمرے کے ساتھ ہی بنے کچن میں چلی گئیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

[Pdf Novel Bank](#)

رات کے پہر وہ غصے سے کھولتے ہوئے اپنے کمرے میں ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی۔
یونی سے آنے کے بعد سے اسے صرف یوسف کی کال کا انتظار تھا تاکہ اُسے کھری کھری
سنا سکے۔

پر نہ تو اُس نے کال کمری اور نہ ہی شاید کوئی ارادہ رکھتا تھا۔

تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں یوسف!! بہت تم نے تماشا دیکھا دیا اب مجھے یونی کی "
انتظامیہ سے بات کرنی پڑے گی۔

خود سے بڑبڑاتی وہ بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی۔ پاس پڑا موبائل اٹھا کر دیکھا جو خاموش پڑا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com "بس اب کل صبح دیکھنا تم میں کیا کرتی ہوں۔"

سوچتے ہوئے موبائل سائڈ پر رکھ کر وہ سونے لیٹ چکی تھی۔ پر کون جانے آنے والا کل
زندگی میں کیا رنگ لانے والا تھا۔ کون جانے۔۔۔

بسا لینا کسی کو دل میں، دل ہی کا کلیجہ ہے

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

پہاڑوں کو تو بس آتا ہے جل کر طور ہو جانا

صبح ہوتے ہی جسمین یونیورسٹی کیلئے تیار ہو کر نکل چکی تھی۔ ڈرائیور کو جلدی چلنے کی ہدایت دیتی وہ گاڑی سے باہر دیکھنے لگی۔ آج اس نے یوسف کو سنانے کی اور انتظامیہ کو بتانے کی ٹھان لی تھی۔ چاہے جو بھی ہو جائے اب یوسف کو مزید آگے نہیں بڑھنے دے گی۔ وہ ان ہی سوچوں میں گم تھی کہ تبھی ڈرائیور کی آواز پر چونکی۔

"بی بی جی آپ کی یونی آگئی۔"

"جی ٹھیک ہے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

اپنا بیگ اٹھاتی وہ گاڑی سے باہر نکل گئی۔ پارکنگ ایریا سے گزر کر وہ ابھی کوریڈور کی طرف جانے ہی لگی تھی کہ اپنی بائیک پر بیٹھا یوسف یونی کہ اندر داخل ہوا۔ بائیک کی آواز پر جسمین نے مڑ کر پیچھے دیکھا جہاں یوسف بائیک سے اتر کر ادھر ہی آ رہا تھا۔

کیا ہوا ادھر کیوں کھڑی ہیں؟ "عین جسمین کے سامنے رکتے ہوئے گویا ہوا۔"

آپ نے میرا نمبر کیوں لیا تھا؟ "دانت پیستے ہوئے پوچھا۔"

اوو!! "ہونٹوں کو گول کر کے وہ زرا آگے کو جھکا۔"

آپ میری کال کا انتظار کر رہی تھیں؟ "سوال تمھارا میزائل جسمین کو آگ لگا گیا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

انف!! بہت ہو گیا مسٹر یوسف حیدر کافی دنوں سے آپ کی بدتمیزی برداشت کر رہی "

ہوں۔ لیکن اب میں آپ کی شکایت انتظامیہ سے کروں گی۔ "غصے سے کہتی وہ جانے

لگی تھی کہ تبھی یوسف نے دوپٹے کا پلوں پکڑ کر روکا۔

سرخ رنگ کے شلوار قمیض پر سیاہ چادر لیے وہ قابل قبول سی لڑکی، جو کل تک اسے دنیا کی حسین ترین لڑکی لگتی تھی۔ اس وقت اسے زہر لگ رہی تھی۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

کیا کہیں گی انتظامیہ سے؟ "اب کے یوسف نے غصے سے پوچھا۔ پر اس بار جسمین "ڈری نہیں تھی۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کر جواب دیا۔

"یہی کہ تم مجھے ہراس کر رہے ہو۔"

جھوٹ!! جھوٹ ہے یہ آپ جانتی ہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ کیا میری موجودگی "سے آپ کو کچھ غلط محسوس ہوا؟ کبھی آپ پر غلط نگاہ ڈالی؟ نہیں آپ بھی جانتی ہیں میں نے کبھی ایسا نہیں کیا اور کسی پر یوں تہمت لگانا کتنا بڑا گناہ ہے جانتی ہیں نا "آپ۔

visit for more novels:

شانوں سے تھام کر اپنے قریب کرتا وہ غرایا۔ اس اچانک کے ردِ عمل سے جسمین کا اوپر کا سانس۔ اوپر اور نیچے کلیجے ہی اٹک کر رہ گیا۔

اب کیوں خاموش ہو گئیں؟ بولتی کیوں نہیں کچھ؟ "یوسف نے اسے جھنجھوڑا۔"

تم بس مجھ سے دور رہو میں کسی کو کچھ نہیں کہوں گی۔ "خود کو چھڑواتی وہ دھیرے "سے بولی۔

[Pdf Novel Bank](#)

کیوں دور رہوں؟ کیا آپ نہیں جانتی میں کیا چاہتا ہوں؟ کیا سوچتا ہوں؟ "یوسف نے" اس کی آنکھوں میں جھانک کر پوچھا۔

دیکھو یوسف چھوڑو کوئی دیکھ لے گا۔ "اس کی بات کو نظر انداز کرتی جسمین ارد گرد دیکھنے لگی۔

ٹھیک ہے آپ چاہتی ہیں آپ سے دور رہوں تو ٹھیک ہے۔ میں ایک بار سیٹل ہو "جاؤں جاں لگ جائے پھر سیدھا گھر آؤں گا آپ کا ہاتھ ملگنے۔

اپنی بات کہہ کر وہ پیچھے ہٹا گویا اُسے جانے کا راستہ دے رہا ہو پر جسمین وہیں کھڑی ساکت نظروں سے اسے دیکھتی رہی۔ وہ کیا کہہ گیا تھا۔

تم۔۔۔ تم ہوش میں ہو؟ "وہ چیخنی۔"

آہستہ بولیں میں نہیں چاہتا کوئی باتیں بنائے۔ "یوسف نے ٹوکا۔"

کیوں؟ کیوں آہستہ بولوں؟ تم جانتے بھی ہو تم کیا کہہ رہے ہو؟ "جسمین بے بسی سے بولی۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ کیا سوچ کر آئی تھی اور کیا ہو رہا تھا۔ اسے لگا تھا اس کی دھمکی پر یوسف پیچھے ہٹ جائے گا پر وہ تو سامنے ڈٹ کر کھڑا تھا۔

میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ "یوسف نے جتنا ہی نظروں سے اسے دیکھا۔

دیکھو تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔" جسمین نے نرم لہجہ اختیار کرتے ہوئے اسے سمجھانا چاہا۔

میں اُن بے غیرت مردوں میں سے نہیں جو اپنی محبت کو کسی اور کیلئے چھوڑ دوں۔" آپ کو میری زندگی میں ہی آنا ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اگر جسمین کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو اس اظہارِ محبت پر خوشی سے جھوم اُٹھتی۔ آخر یونی کی کون سی ایسی لڑکی تھی جو اس حسین و جمیل مرد کے منہ سے اظہارِ محبت نہ سننا چاہتی تھی؟ پر مقابل جسمین تھی جو خوف سے لرز رہی تھی۔

"یوسف تم۔۔۔"

[Pdf Novel Bank](#)

بس مجھے کچھ نہیں سننا آخر ہے ہی کیا میرے پاس ایک بیمار "باپ" اور ایک "آپ" --- اس لیے چھوڑنے کی بات مت کرے گا۔

جسمین کی بات کاٹ کر کہتا، وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا نکل گیا۔ جبکہ وہ وہیں ساکت کھڑی اسے جاتے دیکھ رہی تھی۔

عشق کے اظہار میں ہر چند رسوائی تو ہے "
"پر کروں کیا اب طبیعت آپ پر آئی تو ہے"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

(اکبر الہ آبادی)

دن تیزی سے گزرتے جا رہے تھے۔ یونی میں ایگزامز کی تیاری زور و شور سے جاری تھی۔
اکثر اسٹوڈنٹس کتابوں میں سرچے کبھی لائبریری، کلاس حتیٰ کہ یونی کے گراؤنڈ میں بھی

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

پڑھتے ہوئے پائے جاتے۔ ایسے میں وہ چاروں بھی ہر موجِ مستی کو ساڈ پر رکھ کر پوری طرح سے پڑھائی میں مشغول ہو چکے تھے۔

اُس دن کے بعد سے یوسف نے جسمین کے سامنے سے گزرنے سے بھی گریز کرنا شروع کر دیا تھا۔ وہ طے کر چکا تھا۔ اب جب تک وہ کسی قابل نہیں ہو جاتا تب تک جسمین کے پاس سے بھی گزر کر نہیں جائے گا۔

دوسری طرف جسمین بھی جو یوسف کے اس گریز پر شکر ادا کرتے نہیں تھکتی تھی۔ دل میں اکثر یہ خیال بھی آتا تھا کہ یونیورسٹی چھوڑ چھاڑ کر گھر پر ہی بیٹھ جائے تاکہ یوسف کے دماغ سے جسمین کا خیال بھی نکل جائے پر اُس سر پھرے سے کوئی اُمید نہیں تھی۔ کیا پتا غصے میں اس کے گھر ہی پہنچ جائے۔

ان ہی باتوں کو سوچتے ہوئے اس نے یونیورسٹی چھوڑنے کے خیال کو ہی ترک کر دیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ یوسف وقتی کشش کا شکار جو وقت گزرنے کے ساتھ ختم ہو جائے گی۔ پر کون جانے یہ وقتی کشش کس قدر شدت اختیار کر جائے گی۔۔۔

Pdf Novel Bank

وہ کمرے میں بیٹھا یونی جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ آج اس کا تیسرا پیر تھا۔ جس کیلئے وہ جلدی جلدی تیار ہو کر اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے حیدر صاحب کے کمرے میں چلا آیا۔ آنکھیں بند کرے وہ بیڈ پر لیٹے تھے۔

بڑھتی عمر اور مسلسل طبیعت خراب کے باعث بہت کمزور ہو چکے تھے۔ جس کی وجہ سے یوسف کی پریشانی دن بدن بڑھتی جا رہی تھی۔ اکثر وہ چیک اپ کے لیے ڈاکٹر کے پاس بھی لے جاتا۔ جن کا ہر بار یہ ہی کہنا ہوتا کہ حیدر صاحب بالکل ٹھیک ہیں یہ کمزوری ان کی بڑھتی عمر اور اٹیک کے باعث ہے۔ جس کا علاج صرف احتیاط ہے۔

"!! ابو"

یوسف نے دروازے پر کھڑے ہو کر آواز دی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

ابو میں یونی جا رہا ہوں۔" وہ پھر بولا مگر حیدر صاحب ویسے ہی لیٹے رہے۔ یوسف ایک " دم پریشان ہو کر آگے بڑھا۔ وہ تو ہلکی سی آواز پر بھی چونک کر اُٹھ جاتے تھے اور آج اس کے آواز چنے پر بھی آنکھیں نہیں کھول رہے تھے۔

"ابو اُٹھ جائیں ابو۔"

پاس پہنچ کر یوسف نے کندھے سے پکڑ کر ہلایا کہ تبھی حیدر صاحب کی گرد بے جان ہوتی دائیں جانب ڈھلک گئی۔ یوسف فوراً پیچھے ہٹا۔ حیدر صاحب پر نظریں جمائے وہ بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔ ساکت وجود کے ساتھ۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!! ابو"

لب دھیرے سے ہلے کہ یکدم جسم میں ایک سنسنی سی دوڑ گئی۔ رفتا رفتا ڈھنڈا پڑتا وجود، اس سے کھڑے رہنا مشکل ہو گیا۔ خوف سے حیدر صاحب کو دیکھتا وہ دھیرے دھیرے قدم اُٹھاتے ہوئے آگے بڑھا۔

ابو اُٹھیں ابو۔" اس نے پھر پکارا مگر۔۔۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

بے جان پڑے وجود میں کوئی حرکت نہ ہوئی۔ یوسف وہیں ان کے بیڈ کے سرہانے گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھ گیا۔

"ابو اُٹھ جائیں نا۔ دیکھیں میرا پیپر ہے آج۔"

معصوم بچوں کی طرح کہتے ہوئے اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر حیدر صاحب کو ہلایا۔

"ابو ابو اُٹھیں۔ اُٹھتے کیوں نہیں؟ میں اکیلا کیا کروں گا۔ اُٹھیں۔۔۔ اُٹھیں ابو۔"

حیدر صاحب کے بے جان وجود کو جھنجھوڑتا وہ چھ فٹ کا مرد بلک بلک کر رو رہا تھا۔ گھر کا

درو دیوار اس کی سسکیوں سے گونج رہا تھا۔ پر اب وہاں ایسا کوئی نہیں تھا جو کسی

visit for more novels:

چھوٹے بچے کی طرح اسے اپنی آغوش میں لے کر چپ کرواتا۔ یہ غم اسے تنہا ہی اُٹھانا

تھا اور شاید ساری زندگی اُٹھانا تھا۔

"!! ابوووو"

[Pdf Novel Bank](#)

کلاس میں کھڑی وہ بار بار گھڑی میں وقت دیکھ رہی تھی۔ پیپر شروع ہوئے پندرہ منٹ گزر چکے تھے۔ کلاس روم میں سب ہی اسٹوڈنٹ موجود تھے سوائے یوسف کے جو اب تک وہاں پہنچا نہیں تھا۔

حد ہے لا پرواہی کی۔ پیپر شروع ہوئے پندرہ منٹ سے اوپر ہو گئے اور وہ جناب اب تک "نہیں آئے۔"

جسمین بڑبڑائی۔ نگاہیں بار بار دروازے کی طرف اٹھتی پھر خود ہی مایوسی سے جھک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جانتیں۔

عجیب بے چینی ہو رہی تھی۔ یوسف اپنی پڑھائی کو لے کر اتنا غیر ذمہ دار تو ہرگز نہیں تھا۔ بے وجہ تو وہ کبھی چھٹی نہیں کرتا تھا پھر آج کیوں؟ وہ ان ہی سوچوں میں گم تھی جب نوید کی آواز پر چونک اٹھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

مس جسمین ابھی تک یوسف نہیں آیا۔ ایک کال کر لوں؟ " نوید نے اجازت چاہی۔ "

پریشانی اس کے چہرے سے ہی عیاں ہو رہی تھی۔

"ٹھیک ہے کلاس کے باہر جائیں۔"

پیپر کے بیچ سے اٹھ کر جانے کی اجازت تو نہ تھی پر پھر بھی جسمین نے دے دی۔

اس کے کہتے ہی نوید اپنی جگہ سے اٹھ کر باہر نکل گیا۔ موبائل کان سے لگائے وہ

پریشانی سے اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔

"فون اٹھاؤ یوسی۔"

بیل مسلسل بج رہی تھی پر دوسری طرف سے شاید نہ اٹھانے کی قسم کھا رکھی تھی۔

"!! ڈیم اٹ"

اس نے ایک بار پھر ملایا۔ بیل جاتی رہی مگر اس بار بھی کسی نے اٹھایا نہیں تھا۔ اب

اسے صحیح معنوں میں فکر ہونے لگی۔ عجیب عجیب سے خیالات ذہن میں آرہے تھے۔

جنہیں جھٹکتا وہ مسلسل رابطے کی کوشش کر رہا تھا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

"راشد کو فون کرتا ہوں۔"

کلنپتے ہاتھوں سے راشد کا نمبر ملاتا اُس کے فون اُٹھانے کا انتظار کرنے لگا۔ دوسری ہی بیل پر کال اُٹھالی گئی۔

السلام علیکم نوید بھائی!! "اسپیکر سے راشد کی آواز اُبھری۔"

راشد!! راشد تم ابھی کہاں ہو؟ "بے چینی سے پوچھا۔"

گھر پر ہوں۔ کیا ہوا؟ سب ٹھیک ہے؟ "نوید کی پریشانی بھانپتے ہوئے راشد سنجیدگی سے بولا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"نہیں تم ابھی کہ ابھی یوسف کہ گھر جاؤ اور دیکھ کے بتاؤ سب ٹھیک ہے نا۔"

"ٹھیک ہے میں جاتا ہوں۔"

راشد کے کہنے پر نوید وہیں کھڑا بے چینی سے انتظار کرنے لگا۔ وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔ وہ کبھی گھڑی کو دیکھتا تو کبھی کلاس روم کے دروازے کو۔

[Pdf Novel Bank](#)

نوید بھائی!! "اسپیکر سے راشد کا بھیکا لہجہ اُبھرا۔ جس نے نوید کے پیروں تلے سے " زمین ہی کھینچ لی۔

"ایسی کیا بات ہو گئی جو یوسف ابھی تک نہیں آیا؟"

جنید نے زرا سا جھک کر آگے بیٹھے حذیفہ سے کہا مگر جسمین کی سخت گھوری نے اس کی بولتی بند کر دی۔

"مسٹر جنید فاروق!! اب آپ کلاس سے باہر ہونگے۔"

"!! سوری مس"

جنید فوراً اپنے پیپر پر جھک گیا۔ اسے گھور کر جسمین نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے نوید اندر آ رہا تھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

"مسٹر نوید!! جلدی اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔"

جسمین نے اس کے فوق چہرے سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ کچھ غلط ہونے کے احساس نے شدت سے سر اٹھایا تھا۔ نوید فوراً اپنی سیٹ کی طرف بڑھا۔ سیٹ پر سے پیپر شیٹ اٹھاتا وہ جسمین کے پاس آیا۔

"یہ لیں مس۔"

کیا مطلب؟ "جسمین نے حیرت سے اپنے سامنے موجود خالی شیٹ کو دیکھا۔"

مجھ۔۔۔ مجھے جانا ہے مس یوسف۔۔۔ یوسف کے فادر کی ڈیٹھ ہوگئی۔ "اپنے آنسوؤں کو" ضبط کرتا وہ بمشکل بولا۔ اس کی بات پر پیچھے بیٹھے جنید اور حذیفہ بھی ایک دم اٹھ کھڑے ہوئے۔

کلاس میں ایک دم سناٹا چھا گیا تھا۔ سب ہاتھ روکے بے یقینی سے نوید کو دیکھ رہے تھے۔ نوید فوراً کلاس سے باہر نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی جنید اور حذیفہ بھی جسمین کی

[Pdf Novel Bank](#)

طرف بڑھے اور اپنی اپنی شیٹ تھما کر وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ جسمین چاہ کر بھی انہیں روک نہیں سکی۔ یہ خبر سننے کے بعد اس کی اپنی حالت بھی عجیب ہونے لگی تھی۔

"یوسف بھائی سنبھالیں خود کو۔ ایسے تو مت روئیں۔"

راشد خود بھی رو رہا تھا ساتھ ہی یوسف کو سنبھالنے کی کوشش بھی کر رہا تھا جس کا رونا تھم ہی نہیں رہا تھا۔ آخر تھمتا بھی کیسے یہ وقت تو ہوتا ہی ایسا ہے کہ میت کو دیکھ کر دشمن کے بھی آنسو نکل آتے ہیں۔ پھر وہ تو اس کا باپ تھا۔

بیٹا صبر کرو۔ ہم سب نے ہی ایک دن جانا ہے یہی تو دنیا کا قانون ہے۔ "راشد کے ابو نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

محلے کے اور بھی لوگ وہاں جمع ہوتے جا رہے تھے۔ کچھ لوگ میت کو غسل کے لیے لے جا چکے تھے۔ تدفین کا وقت عشاء کی نماز کے بعد کا تھا۔ جان پہچان والوں نے باہر قناتیں لگا کر قرآن خوانی شروع کروادی تھی۔

"!! یوسف --- یوسف"

رش کو چیرتے ہوئے وہ تینوں گھر میں داخل ہوئے سلمے ہی یوسف دیوار سے لگا بیٹھا بے آواز آنسو بہا رہا تھا۔ راشد بھی اس کے پاس ہی موجود تھا۔

وہ تینوں تیزی سے ان کی جانب بڑھے۔ یوسف جو خود پر ضبط کرنے کی کوشش کرتا بے آواز رو رہا تھا۔ ان تینوں کو دیکھتے ہی خود پر ضبط کھو بیٹھا۔ ایک دوسرے سے لپٹ کر وہ دھاڑے مار مار کر رو پیئے۔ فضاء میں چاروں کے رونے کی آوازیں گونج رہی تھی۔ ہر آنکھ ان کو روتا دیکھ کر خود بھی نم ہو چکی تھی۔

موت کی بانہوں میں سو جاتے ہیں "

Pdf Novel Bank

"اچھے لوگ بہت جلد کھو جاتے ہیں

وہ تھوڑی دیر پہلے ہی ہسپتال سے واپس لوٹا تھا اور سب کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد اپنے کمرے میں چلا آیا۔ ابھی وہ بیڈ پر بیٹھا سامنے لگی ایل ای ڈی پر کوئی پروگرام دیکھ رہا تھا جب جسمین ہاتھ میں چائے کا کپ لیے کمرے میں آئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!! بھائی چائے"

ہاں لے آؤ۔" وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔ جسمین نے آگے بڑھ کر اسے کپ تھما دیا۔

کیا ہوا؟ کچھ پریشان لگ رہی ہو۔" بلاج نے اس کے پریشان چہرے کو دیکھتے ہوئے "پوچھا۔

"نہیں تو آپ بتائیں کیسا رہا آج کا دن؟"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

جب سے یوسف کے ابو کی خبر سنی تھی تب سے ہی وہ یوسف کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی اور اب یہ ہی پریشانی اس کے چہرے سے بھی واضح ہونے لگی تھی۔ اس لیے جسمین نے باتوں کا رخ بلاج کی طرف موڑ دیا۔

"سب ٹھیک ہے بس یاسمین۔۔۔"

کیا ہوا یاسمین کو؟ "بلاج کے بات ادھوری چھوڑنے پر وہ پوچھ بیٹھی۔"

وہ چاہتی ہے میں بابا سائیں سے بات کروں۔ "نظریں اسکرین پر جمائے اس نے " سرسری سے انداز میں کہا۔

visit for more novels:

ہاں تو کر لیں اس میں کونسی بڑی بات ہے۔ "وہ کہتے ہوئے اس کے پاس ہی بیڈ پر " بیٹھ گئی۔ بلاج نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"یہ تم کہہ رہی ہو؟ اچھے سے پتا ہے ابھی دلاور اور خاور بھائی بھی ہیں۔"

وہ تو پتا نہیں کب شادی کریں گے۔ بابا سائیں نے بھی کہا مگر وہ سنتے ہی نہیں۔ اب کیا " "اُن کی وجہ سے آپ بیٹھے رہیں گے؟

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین کے لہجے میں نہ چاہتے ہوئے بھی جھنجھلاہٹ در آئی۔ دلاور اور خاور کی وجہ سے بلال اپنی زندگی کی خوشیاں بھی حاصل نہیں کر پا رہا تھا۔ جبکہ دلاور اور خاور۔۔۔ جب حرام منہ لگ جائے تو حلال میں کہاں سکون ملتا ہے۔ اُن دونوں کا بھی یہی حال تھا۔ جس کے باعث وہ ہمیشہ شادی سے انکار کر دیتے تھے۔ بھلا ایک کے پابند ہو کر کیسے رہ سکتے تھے۔

تو کیا کروں؟ اچھا نہیں لگتا نا۔ اُن دونوں سے پہلے میں شادی کر لوں۔ لوگ کیا کہیں " گے بڑے بھائیوں کے ہوتے ہوئے چھوٹے نے کر لی۔ " چائے کا کپ اسے واپس تھماتے ہوئے بلال بولا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اب لوگ ایسی باتوں پر دھیان نہیں دیتے۔ یہ تو نصیب کی بات ہے۔ جس کی جب " شادی ہو جائے۔ آپ بابا سائیں سے بات کریں۔ ویسے بھی انہیں منانے میں بھی کافی "وقت لگ جائے گا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

بلاج کو مشورہ دے کر وہ چائے کا کپ اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔ جبکہ ایل ای ڈی کی اسکرین پر نظریں جمائے وہ سوچ میں غرق ہو چکا تھا۔ جہانگیر ملک کا راضی ہو جانا بھی آسان نہیں تھا۔ وہ بھی تب جب لڑکی عام سے گھرانے سے تعلق رکھتی ہو۔

تھوڑی دیر پہلے ہی وہ سب قبرستان سے واپس لوٹے تھے۔ ایک ایک کر کے سارے جان پہچان والے اور آس پڑوس کے لوگ اس سے مل کر جاتے جا رہے تھے۔ وہ خاموشی سے چارپائی پر بیٹھان کی باتوں اور دلاسوں پر اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔ اب کہنے کو کچھ بچا ہی کیا تھا۔ قریب ہی بچھے تخت پر وہ تینوں خاموش بیٹھے ویران نظروں سے سب دیکھ رہے تھے۔ کسی کے پاس ایسے کوئی الفاظ نہ تھے جو یوسف کے درد کو ختم کر سکتے۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

اپنا خیال رکھنا بیٹا کچھ بھی چاہیئے ہو تو راشد کو بلا لینا۔ " راشد کے ابو نے کہتے ہوئے " اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ وہ بس اثبات میں سر ہلا کر رہ گیا۔

اُن کے جانے کے بعد وہ تینوں تخت سے اُٹھ کر اس کے پاس چلے آئے۔

"!! یوسف "

وہ یونہی خاموش بیٹھا رہا۔ رونے کے باعث آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ یوں تو اس کی سیاہ خوبصورت آنکھوں میں قدرتی طور پر گلابی دُوریں کھینچی تھیں۔ مگر اب رونے کی وجہ سے سرخ انگارا ہو رہی تھیں۔

visit for more novels:

صبر کر ہم ہیں ناتیرے پاس۔ " نوید اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔ اس سے زیادہ " اور کہہ بھی کیا سکتے تھے۔

میں۔۔۔ میں اب کیا کروں؟ سب کچھ سب کچھ ختم ہو گیا۔ کچھ نہیں بچا می۔۔۔ " "میرے پاس۔

[Pdf Novel Bank](#)

سانس پھولنے کے باعث وہ اٹک اٹک کر بولا رہا تھا۔ شدتِ جذبات میں اس کا سانس ایسے ہی پھولنے لگتا تھا جس کی وجہ سے بولنے میں دقت ہوتی تھی۔

تم۔۔۔ تم لوگ بتاؤ میں کیا کروں مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا یہ درد میں۔۔۔ میں "

"ایسا کیا کروں کہ وہ واپس آجائیں یا میں اُن کے پاس چلا۔۔۔"

یوسف !! "وہ تینوں ایک ساتھ چلائے اور فوراً یوسف سے لیٹ گئے۔"

صبر کروں اب وہ واپس نہیں آسکتے نہ ہی تم اُن کے پاس جاؤ گے جب تک اس کا " بلاوا نہیں آجاتا۔ " حذیفہ نے اسے گلے سے لگاتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:

"پر میں۔۔۔ میں اکیلے کیسے۔۔۔" www.urdu-novelbank.com

اکیلے نہیں ہو تم ہم تینوں ہیں تمہارے پاس۔ سمجھے؟ "جنید اس کی بات کاٹتا ہوا بولا "

کہ تبھی کمرے میں موجود یوسف کے موبائل کی ٹون بجنے کی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی۔

[Pdf Novel Bank](#)

میں لے کر آتا ہوں۔" نوید اُٹھ کر کمرے میں چلا گیا جبکہ وہ دونوں بیٹھے اسے چپ " کروانے کی کوشش کرنے لگے۔

بیڈ پر لیٹی وہ بے چینی سے کروٹیں بدل رہی تھی۔ دل تھا کہ کسی طرح بھی سکون میں نہیں آ رہا تھا۔ اسے رہ رہ کر یوسف کا خیال آ رہا تھا۔ بار بار اُس کے الفاظ کانوں میں گونج رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urduNovelBank.com

آخر ہے ہی کیا میرے پاس ایک بیمار باپ اور ایک آپ۔" پریشان ہوتی وہ اُٹھ بیٹھی۔ " کیا اور کوئی نہیں اُس کے گھر میں۔ اس وقت وہ کیا کر رہا ہوگا۔" سوچتے ہوئے اس نے سائڈ ٹیبل پر سے اپنا موبائل اٹھایا۔ "کیا کال کروں؟ نہیں یہ ٹھیک نہیں۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

خود سے بڑبڑاتے ہوئے اس نے انباکس کھولا جہاں یوسف کا نمبر جگمگا رہا تھا۔ ابھی تک اس نے یوسف کا نمبر سیو نہیں کیا تھا اور نہ ہی سیو کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

تعزیت ہی تو کرنی ہے ایک بار فون کر لینے میں کیا ہرج ہے۔ "گہرا سانس لے کر آخر " کار اس نے کال ملا ہی دی۔ بیل جاری تھی پر دوسری طرف سے کوئی اٹھا نہیں رہا تھا۔ دفعتاً اس نے کال کاٹ کر موبائل سائڈ پر رکھ دیا۔

"یونیورسٹی میں مل کر ہی تعزیت کر لوں گی۔ ہاں یہ ٹھیک ہے۔"

سوچتے ہوئے وہ واپس سونے کیلئے لیٹ گئی۔ کچھ دیر بعد ہی وہ گہری نیند سو چکی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

حیدر صاحب کے کمرے میں داخل ہو کر وہ چاروں جانب نظر دوڑا رہا تھا۔ ٹون مسلسل بج رہی تھی۔ پر فون کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ تھوڑا آگے بڑھا کہ تبھی اسے بیڈ کے

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

قریب فرش پر پڑا موبائل بچتا ہوا نظر آیا۔ اس سے پہلے وہ آگے بڑھ کر موبائل اٹھانا کال کٹ گئی۔

"یوسف بھی نا۔"

بڑبڑاتے ہوئے اس نے فرش سے موبائل اٹھا کر اون کیا۔ سلمنے ہی مس جسمین کا نام جگمگا اٹھا۔

یہ!! "بے یقینی سے موبائل کو گھورتا وہ کئی بار اس نام کو دھورا چکا تھا۔"

"یار!! یوسی یہ کیا کر رہا ہے۔"

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

اس نے پریشانی سے سوچا۔ حذیفہ پہلے ہی جسمین کے گھر والوں کے بارے میں ان دونوں کو بتا چکا تھا۔ بہن کی کلاس فیلو ہونے کے باعث وہ جسمین کے بارے میں اچھے سے جانتا تھا۔

"شاید دوبارہ کال کریں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

نوید وہیں رک کر جسمین کی کال کا انتظار کرنے لگا۔ مگر پانچ منٹ گزر جانے کے بعد بھی کال نہ آئی تو موبائل وہیں بیڈ پر رکھ کر وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔

کیا ہوا کس کی کال تھی؟ "جنید نے اسے دیکھتے ہی پوچھا۔"

نوید نے ایک نظر یوسف کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ سوچ میں پڑ گیا۔ جب بھی تینوں میں سے کسی نے جسمین کا ذکر کیا تب تب یوسف چڑ جاتا تھا اور اب وہ پہلے ہی بہت دکھی تھا مزید اس کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے جھوٹ بول گیا۔

"موبائل کمپنی والوں کا تھا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "تو اتنا ٹائم کیوں لگا دیا اندر؟"

بکواس بند کرو۔ میں کھانے کا انتظام کرتا ہوں۔ یوسف نے ویسے بھی پورا دن کچھ نہیں "کھایا۔" جنید کے سوال پر چڑ کر کہتا بات ہی بدل گیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

صبح کی روشنی کے پھیلتے ہی وہ تیار ہو کر یونیورسٹی کیلئے روانہ ہو چکی تھی۔ سارا وقت یونی میں پیپر لینے کے بعد اب وہ سکون سے سانس لیتی اسٹاف روم میں بیٹھی تھی کہ ایک بار پھر اسے یوسف کا خیال ستانے لگا۔

آج یوسف کا پیپر نہیں تھا جس کی وجہ سے وہ چاروں یونی نہیں آئے تھے اور کون جانے اب آتے بھی کہ نہیں۔

کیا ایک بار فون کر لوں۔ آخر تعزیت ہی تو کرنی ہے۔ "اس نے ہاتھ میں پکڑے"

visit for more novels:

موبائل کو دیکھتے ہوئے سوچا۔ www.urdu-novel-bank.com

"نہیں ٹھیک نہیں لگتا۔"

جہاں دل اُسے کال کرنے پر اکسا رہا تھا وہ دماغ اسے باز رہنے پر مجبور کر رہا تھا۔

"کال کر ہی لیتی ہوں نہ جانے وہ کب تک یونی نہ آئے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

خود سے بڑبڑاتے ہوئے اس نے انباکس کھولا ساتھ ہی یوسف کے نمبر پر کال ملا دی۔
بالآخر دل اور دماغ کی جنگ میں جیت دل ہی ہوئی تھی۔

"!! فون اٹھاؤ یوسف"

موبائل کان سے لگائے وہ زیر لب بولی کہ تبھی کال ریسپو ہوئی ساتھ ہی اسپیکر میں سے
مردانہ گھمبیر آواز ابھری۔

اولاد بینک

بے چین دل کو کیوں قرار نہیں آتا"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"اُن کی آواز سننے بنا اب آرام نہیں آتا"

[Pdf Novel Bank](#)

یہ دونوں کہاں جا کر مر گئے اب تک آئے کیوں نہیں؟ " نوید کچن میں کھڑا برتن دھو رہا " تھا۔ جب یوسف کو کمرے سے باہر آتا دیکھ جھنجھلا کر بولا۔

رات وہ تینوں یوسف کے گھر پر ہی رک گئے تھے۔ ساری رات جاگنے کے بعد تھوڑی دیر کیلئے ہی نوید کی آنکھ لگی تھی کہ اٹھا تو وہ دونوں ہی غائب تھے اور اب تک واپس نہیں لوٹے تھے۔

یار بتایا تو ہے۔ وہ دونوں آتے ہی ہوں گے جنید کو گھر سے فون آیا تھا اور حذیفہ اپنی " امی اور بھائی کو گھر چھوڑنے گیا ہے۔ " چاول سے بھرا برتن چولہے پر رکھ کر وہ مصروف

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سے انداز میں بولا۔

حذیفہ کی امی اور چھوٹا بھائی آج صبح ہی یوسف سے ملنے آئے تھے۔ جس کے بعد حذیفہ انہیں بائیک پر چھوڑنے چلا گیا تھا تاکہ پبلک ٹرانسپورٹ کے دھکے نہ کھانے پڑیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

حذیفہ کی تو سمجھ میں آتا ہے پر یہ جنید یہ کونسے جھنڈے گاڑنے گیا ہے جو ابھی تک " نہیں لوٹا؟ " اب وہ سارے دھولے برتن کو کپڑے سے صاف کر کے ریک میں رکھ رہا تھا۔

"وہ شاید آنٹی کو اپنے ساتھ لارہا ہو کہہ رہا تھا وہ آنا چاہ رہی ہیں۔"

یوسف نے چاولوں میں چمچہ چلاتے ہوئے کہا۔ وہ دوپہر کے کھانے کیلئے چاول گرم کر رہا تھا۔ اس کے بعد انہیں کل تیجے کی تیاری بھی کرنی تھی۔

صبح سے لوگوں کا آنا جانا لگا تھا جس کے باعث نوید ناشتہ بھی ٹھیک سے نہیں کر پایا تھا اور یوسف اس کا تو دل ہی ہر چیز سے اُچاٹ ہو چکا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novels.com

ٹھیک ہے اور اسے میں گرم کر لوں گا تو جا کر آرام کر ساری رات جاگتا رہا ہے۔ " " چمچہ یوسف کے ہاتھ سے لیتے ہوئے نوید نے اسے کچن سے باہر نکال دیا۔

یوسف خاموشی سے حیدر صاحب کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ آرام کیا کرنا تھا۔ اسے تو بس تنہائی چاہیئے تھی۔ وہ تنہائی جو اب ساری زندگی کیلئے اس کی ہمسفر بن چکی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

کیوں مجھے اکیلا چھوڑ دیا ابو اب میں کیا کروں گا۔ " سوچتا ہوا وہ بیڈ پر لیٹ گیا کہ تبھی " کل رات سے بیڈ پر پڑا موبائل بج اٹھا۔

موبائل اٹھا کر دیکھا تو اسکرین پر جسمین کا نام چمک رہا تھا۔ بے یقینی سے دیکھتے ہوئے یوسف نے فوراً کال ریسیو کی۔ گویا یوں کہ کہیں جسمین کال ہی نہ کاٹ دے۔

"!! ہیلو"

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اسپیکر میں سے اُبھرتی یوسف کی آواز پر وہ ایک دم سن ہو چکی تھی۔ سارے الفاظ زبان پر آکر دم توڑ چکے۔ دو سیکنڈز پہلے وہ اس سے بہت کچھ کہنا چاہتی تھی پر دو سیکنڈز بعد کہنے کو جیسے کچھ تھا ہی نہیں۔

"!! ہیلو"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

ایک بار پھر یوسف کی آواز ابھری جو اسے ہوش کی دنیا میں واپس لے آئی۔

السلام علیکم !! " جسمین نے مدہم سی آواز میں سلام کیا۔ "

" وعلیکم السلام !! کیسی ہیں؟ "

یوسف کے پوچھنے پر جسمین پھر سے خاموش ہو گئی۔ کیسا بندہ تھا حال احوال اسے پوچھنا چاہیئے تھا اور پوچھ وہ رہا تھا۔

ٹھیک ہوں آپ کے ابو کے بارے میں پتا چلا تھا۔ سن کر افسوس ہوا۔ " اب وہ کیا " یوسف سے حال احوال پوچھتی۔ اپنے عزیز کو کھونے کے بعد انسان کیسا ہو سکتا ہے۔ اس لیے سیدھا تعزیت کرنے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جی !! " اتنا کہہ کر وہ خاموش ہو گیا۔ چند لمحے ان کے درمیان ایسے ہی گزرے جب " جسمین نے ہی سلسلہ کلام جوڑا۔

اکیلے ہو یا کوئی ساتھ ہے؟ " سوال پوچھتے ہوئے وہ خود بھی جھجھک رہی تھی مگر کل " رات سے مچلتا سوال بالآخر زبان پر آ ہی گیا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

نوید ساتھ ہے جنید اور حذیفہ تھوڑی دیر پہلے اپنے گھر گئے ہیں۔ "یوسف حیران ہوتا ہوا" بولا۔ آج وہ جتنا حیران ہوتا اتنا کم تھا۔ بھلا وہ کب اتنی لمبی بات چیت کرتی تھی۔

"کوئی رشتے دار وغیرہ نہیں ہے؟"

ابو کے ایک بھائی تھے اُن کا بھی انتقال ابو کی شادی سے پہلے ہی ہو گیا تھا اور امی "ایک لوتی اولاد تمہیں نانا کی اس لیے کوئی رشتے دار نہیں۔" وہ بتا کر خاموش ہو گیا۔ ماں باپ کے ذکر نے ایک بار پھر غم سے دوچار کر دیا تھا۔

اور نانی دادی وغیرہ؟ "ایک اور سوال۔"

visit for more novels:

"نہیں ان سب کا انتقال بھی میرے بچپن میں ہو گیا تھا۔"

یوسف کی تنہائی کا سوچ کر اب کے جسمین کو حقیقتاً دکھ ہوا۔ کتنا اکیلا رہ گیا تھا وہ۔

اچھا اب میں فون رکھتی ہوں۔ اپنا خیال رکھیے گا مسٹر یوسف۔ "کہنے کے ساتھ ہی جسمین نے کال کاٹ دی اور اُٹھ کر اسٹاف روم سے باہر نکل آئی۔

[Pdf Novel Bank](#)

دوسری طرف یوسف بیڈ پر بیٹھا موبائل کو گھورے جا رہا تھا جیسے یقین کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ کیا واقعی ابھی اس نے جسمین سے بات کری ہے۔

جبکہ کمرے کے باہر کھڑا نوید جو یوسف کی ساری باتیں سن چکا تھا۔ اب دل ہی دل میں صرف اور صرف اس کی خوشیوں کی دعائیں کر رہا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا اب کوئی طوفان اس کے جان سے عزیز دوست کی زندگی میں آئے پر کون جانے آنے والا وقت کن کن طوفانوں کو ان سب کی زندگی میں لانے والا ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com - ***** -

غم ہو یا خوشی کچھ بھی دائمی نہیں رہتا۔ وقت کی لہروں میں سب کچھ بہتا چلا جاتا ہے۔ لوگ آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ پر اپنا ایک الگ مقام بنا جاتے ہیں جسے کوئی اور

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

حاصل نہیں کر سکتا۔ ان کے جانے سے جو خلا ہماری زندگی میں شامل ہو جاتا ہے وہ کسی کے آنے جانے سے بھی بھر نہیں پاتا۔

حیدر صاحب کے جانے سے جو خلا یوسف کی زندگی میں شامل ہو گیا تھا اس کا کوئی نعم البدل نہیں تھا اور نہ ہی کبھی ہونا تھا۔ بس وقت گزرنے کے ساتھ اسے اپنے حالات سے سمجھوتہ کرنا تھا۔ اُن کے بغیر رہنے کا سمجھوتا۔۔۔

"یوسف گھر پر اکیلے رہ کر کیا کرے گا۔ آج پیپر ہے چل یونی چل۔"

نوید نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا جسے جھٹکے سے اس نے چھڑا لیا۔ وہ تینوں کافی دیر سے یوسف کے سر پر کھڑے اسے منانے کی کوشش کر رہے تھے۔ جو نہ جانے کی ضد پکڑ کر بیٹھا تھا۔

حیدر صاحب کو گئے چار دن گزر چکے تھے اور ان دنوں میں وہ ایک بار بھی گھر سے باہر نہیں نکلا تھا۔ آنے جانے والوں سے مل کر وہ اپنا زیادہ تر وقت حیدر صاحب کے

[Pdf Novel Bank](#)

کمرے میں ہی گزارتا تھا۔ اُن کی چیزوں کو چھو کر بے آواز روتا رہتا تھا۔ جس کے باعث وہ تینوں اب بالکل بھی اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔

میں نے کہا نا تم لوگ جاؤ۔ میرا دل نہیں ہے۔ "صحن میں نیچھی چارپائی پر بیٹھا وہ "آسمان میں نظر آتے غیر مرئی نقطے پر نگاہیں جمائے بولا۔

یوسف ضد نہیں کر کچھ ہمارے بارے میں بھی سوچ۔ "جنید نے اسے سمجھانا چاہا۔ "جس پر وہ مزید چڑ گیا۔

"تو تم لوگ جاؤ۔ کس نے روکا ہے۔"

visit for more novels:

دیکھ یوسف بہت ہو گیا۔ بہت تو نے من مانی کر لی اب اُٹھ ورنہ ہم میں سے کوئی "بھی نہیں جائے گا۔

حذیفہ کی دھمکی پر اس نے گلہ آمیز نظروں سے اسے دیکھا۔ پھر بے بسی سے اُٹھ کر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ کندھے پر بیگ لٹکائے وہ

[Pdf Novel Bank](#)

کمرے سے باہر آیا۔ اسے دیکھتے ہی وہ تینوں مسکرا چئے۔ بالآخر حذیفہ کی دھمکی کام کر گئی تھی۔

بلاج پلیز کچھ کرو۔ میرے گھر والے میرا رشتہ دیکھ رہے ہیں۔ وہ میری شادی کسی " سے بھی کر دینگے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیفے ٹیریا میں بلاج کے سامنے بیٹھی وہ بے بسی سے کہہ رہی تھی۔ آنسوؤں تھے کہ پلکوں کی بار توڑ کر باہر آنے کو بیتاب تھے۔

تمہیں کہا ہے نا کچھ نہیں ہوگا تم انہیں میرے بارے میں بتا دو میں جلد ہی اپنے گھر " والوں کو تمہارے گھر لے کر آجاؤ گا۔ " ٹیبل پر موجود یاسمین کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر وہ تسلی چیتے ہوئے بولا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

یوں رویا مت کرا کرو۔ روتی ہو تو مجھے لگتا ہے کہ میں دنیا کا سب سے کمزور انسان " ہوں۔ جس کے ہوتے ہوئے بھی تمہاری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔

بلاج کے کہنے پر وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔ تبھی بلاج نے ہاتھ بڑھا کر اس کی نم پلکوں کو چھوا۔

میں بس ڈرتی ہوں۔ "بھگی آواز میں کہتی وہ معصوم سی یاسمین بلاج کو اور بھی " پیاری لگی تھی۔

میں ہوں نا پھر کیوں ڈرتی ہو۔ بس اللہ سے دعا کیا کرو کہ وہ ہمیں ہمارے ارادوں " میں کامیاب کر دے۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

کرتی ہوں۔ پر تم بھی اپنے گھر والوں سے جلدی بات کرو۔ " اب کے یاسمین اسے " گھورتی ہوئی بولی۔ اس کے یوں تیزی سے بدلتے مزاج پر بلاج مسکرا دیا۔

وہ بہت غیر متوقع مزاج کی مالک تھی پل بھر میں ہی اس کا مزاج بدل جاتا تھا اور یہی بات بلاج کو بڑی شدت سے اپنی طرف کھینچتی تھی۔

Pdf Novel Bank

"اچھا اب اُٹھو ڈیوٹی ٹائم شروع ہونے والا ہے۔"

بلال کہتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا اور یاسمین کا ہاتھ تھام کر کیفے ٹیریا سے باہر نکل گیا۔

ہاتھ دیا تھا اس نے اپنا میرے ہاتھ میں "

پھر کیوں قسمت نے چھین لیا ایک ہی وار میں

وہ تو کہتا تھا بس ایک میرا ہے وہ

"پر ایک میرا ہی نہیں ہوا دیارِ یار میں

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

[Pdf Novel Bank](#)

اکاؤنٹس کے پیپر میں تو مجھے سو میں سے سو ملیں گے دیکھنا۔ " جنید نے کلاس سے " باہر نکل کر جوش سے کہا۔ جسے نوید نے لگے ہی لمحے ٹھنڈا کر دیا۔

"ہاں بس فرق اتنا ہوگا دو زیرو سے پہلے ایک غائب ہوگا۔"

"شکل اچھی نہ ہو تو بات اچھی کر لینی چاہیئے۔"

جنید منہ بناتا ہوا بولا۔ جس پر وہ تینوں مسکرا چئے۔ ابھی وہ کینیٹین کی طرف بڑھ ہی رہے تھے کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ کا ایک لڑکا ان کے پاس آیا۔

"آپ چاروں کو ایڈمنسٹریٹر کے روم میں بلایا ہے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

ہمیں؟ " وہ چاروں ایک ساتھ بولے۔

"!! جی "

وہ لڑکا کہہ کر جیسے آیا تھا ویسے ہی نکل گیا۔ جبکہ وہ چاروں حیرت میں ڈوبے ایڈمنسٹریٹر۔
ڈیپارٹ کی جانب بڑھے۔

"سر ہم اندر آجائیں؟"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

ایڈمنسٹریٹر روم کے دروازے پر کھڑے وہ چاروں اجازت طلب نظروں سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ رہے تھے۔ وہ وہاں اکیلے نہیں تھے۔ بلکہ بڑی سی ٹیبل کے گرد ان کے بائیں جانب سر وقار اور جسمین کے ساتھ ساتھ تین اور ڈیپارٹمنٹ کے ٹیچر بھی موجود تھے۔

یس!! کم ان۔ "سر دانیال نے اجازت دی۔"

وہ چاروں چلتے ہوئے آگے آئے اور ان کے سامنے ادب سے با آواز بلند سلام کر کے سر جھکا کر کھڑے ہو گئے۔

مسٹر یوسف آپ کے فادر کی ڈیپتھ کا سن کر افسوس ہوا۔ "شائستہ لہجے میں وہ یوسف " سے مخاطب ہوئے۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

جی سر!! "سر جھکائے ہی وہ دھیرے سے بولا۔"

اور آپ تینوں۔۔۔ مس جسمین نے بتایا آپ کی گہری دوستی کے بارے میں کیسے پیپر " کے بیچ سے اٹھ کر آپ یونی سے چلے گئے تھے۔ "اب کے ان کا رخ ان تینوں کی طرف "تمہا۔ جو سمجھ گئے تھے۔ "آج تو شامت پکی۔"

[Pdf Novel Bank](#)

"سر وہ۔۔۔"

جب ہم بات کر رہے ہوں تو بیچ میں نہیں بولا کریں۔ انڈرسٹینڈ؟ "نویڈ کی بات کٹتے" ہوئے انہوں نے ٹوکا۔

جی!! "جھکا سر مزید جھک گیا۔"

دوستی ہونا اچھی بات ہے لیکن اس کیلئے اپنا مستقبل برباد کرنا کیا ٹھیک ہے؟ "سر" دانیال نے سوالیہ نظروں سے ان تینوں کو دیکھا۔ وہ سر جھکائے خاموش کھڑے رہے۔ "اب آپ لوگ بول سکتے ہیں۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ان کی بات پر وہاں بیٹھے ٹیچرز کے لبوں پر دبی دبی مسکراہٹ دینگ گئی۔ جبکہ بیچارے اسٹوڈنٹس اس وقت بس چلو بھر پانی کی خواہش کر رہے تھے ڈوب مرنے کیلئے۔

بتائیں کیا دوستی کے پیچھے یوں مستقبل کو برباد کرنا ٹھیک ہے؟ اگر آپ کی اس حرکت "پر یونیورسٹی سے نکال دیں تو؟" سر دانیال نے پھر پوچھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

سر!! ڈگری تو ہمیں کوئی بھی یونی دیے دے گی۔ مگر یوسف جیسا دوست قسمت سے " ملا کرتے ہیں۔ اگر یوسف کیلئے ہمیں یونی بھی چھوڑنی پڑی تو وہ بھی چھوڑ دینگے۔ " نوید پر اعتماد لہجے میں بولا۔

جی سر!! ویسے بھی بحیثیت مسلمان ہمیں اپنے آج کی فکر کرنی چاہیئے کل کی نہیں اور " آج میں سب سے اہم کام یوسف کی مدد کرنا تھا۔ اس کے ساتھ کھڑے ہونا تھا۔ " اب کے حذیفہ بھی ہمت کرتا ہوا بولا۔

وہاں موجود تمام افراد دلچسپی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ جبکہ ساتھ کھڑے یوسف کی آنکھوں میں ان کی دوستی کو دیکھتے ہوئے نئی اُترنے لگی۔ آج حقیقتاً اسے اپنی قسمت پر رشک آ رہا تھا کہ اللہ نے اسے دوستی جیسے قیمتی رشتوں سے مالا مال کر رکھا تھا۔

اور آپ کیا کہیں گے مسٹر جنید؟ " سر دانیال نے دلچسپی سے اس کی طرف دیکھا۔ " ہماری دوستی کو لفظوں کی ضرورت نہیں سر!! اس بات کا چھوٹا سا عملی نمونہ آپ " دیکھ چکے ہیں۔ لیکن اب آپ نے پوچھ ہی لیا ہے تو۔۔۔ یہ تو صرف پیپر تھا اگر کسی موڑ

[Pdf Novel Bank](#)

پر ہمیں ایک دوسرے کیلئے جان کی بازی بھی لگانی پڑی تو پیچھے نہیں ہٹیں گے۔"

جنید ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جس پر وہ دھیرے سے مسکرا پئے۔

حذیفہ اور نوید نے تو پھر بھی نظریں جھکا کر بات کی تھی پر اپنی بات کا یقین دلانے کیلئے جنید نے نظریں اٹھا کر جواب دیا تھا۔

آئی ایم ایمپریسڈ!! کیا دوستی ہے۔" کہتے ہوئے انہوں نے تالیاں بجانا شروع کر دیں۔"

ان چاروں کو سمجھ نہ آیا۔ یہ طنز تھا یا وہ واقعی متاثر ہوئے ہیں۔

آج سے پہلے کبھی یونیورسٹی میں ایسا نہیں ہوا لیکن مس جسمین اور سر وقار کے کہنے "

پر اور باقی انتظامیہ کے ساتھ صلاح مشورہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں

visit for more novels:
www.urdu-novels-back.com

کہ۔۔۔

وہ ر کے اور ایک نظر ان کے جھکے سروں کو دیکھا۔ وہ سب سانس روکے کھڑے تھے۔ نہ جانے آگے کیا بُری خبر سنانے والے ہوں۔

[Pdf Novel Bank](#)

آپ چاروں کو ایک اور موقع دیا جائے گا اور جن دو پیپرز کو آپ نے اٹیمپٹ نہیں کیا وہ " دوبارہ لیے جائیں گے۔

"!! تھینکیو۔۔۔ تھینکیو سر"

وہ چاروں ایک دم خوشی سے کھل اُٹھے۔ وہاں بیٹھے سب بچے زانہیں دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

آپ کو خاص طور پر سر وقار اور مس جسمین کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ آپ لوگ اس " یونی کے جینٹس اسٹوڈنٹس ہیں اس لیے ان کی سفارش پر ہی آپ لوگوں کو دوسرا موقع دیا گیا ہے۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

سر دانیال کی بات پر یوسف نے جسمین کی طرف دیکھا جو خاموش بیٹھی انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔ یونی آنے کے بعد سے وہ اب اسے دیکھ رہا تھا۔ ورنہ سارا وقت تو سر ساجد کی کلاس میں پیپر جینے میں ہی گزر گیا تھا۔

"!! تھینکیو سر وقار۔۔۔ تھینکیو مس جسمین"

[Pdf Novel Bank](#)

چاروں ایک ساتھ بولے جس پر مس جسمین اور سر وقار نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ان کا شکریہ قبول کیا۔

اب آپ لوگ جا سکتے ہیں۔ اگر کچھ پیپرز کے متعلق پوچھنا ہو تو اپنے ٹیچرز سے پوچھ "لیجئے گا۔"

"!! جی سر"

دکتے چہروں کے ساتھ مسکرا کر کہتے وہ سب فوراً وہاں سے نکل گئے۔ ان کے جاتے ہی وہاں بیٹھے ٹیچرز بھی اپنے اپنے کاموں کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

[Pdf Novel Bank](#)

کیا ضرورت تھی ایسے سر کے سامنے ڈانٹاگ مارنے کی جان کی بازی لگا دینگے وغیرہ " وغیرہ۔ " ایڈمنسٹریٹر ڈیپارٹمنٹ سے نکل کر اب وہ کینٹین کی جانب بڑھ رہے تھے۔ جب یوسف جنید سے گویا ہوا۔

اچھا تو کیا غلط کہا۔ جب بھی تو نے کسی سے پنگا لیا ہے ہم ہی تیرے ساتھ کھڑے " تھے اور ایک دفعہ یاد ہے جب تو نے اُس موٹے جمشید سے پنگا لیا تھا۔ کیا بھاری ہاتھ "تھا اُس موٹے کا میرا جبر اُسی ہلا دیا تھا۔

اپنے جبرے پر ہاتھ رکھ کر جنید نے جھر جھری لی۔ شدت سے اسے وہ دن یاد آیا تھا۔

جب یوسف جنید کے محلے میں جمشید نامی آدمی سے اُلجھ گیا تھا۔

ہاں تو تیرے ساتھ تو ہونا ہی یہی چاہیئے تھا۔ میں تو کہتا ہوں وہ موٹا جمشید دو اور تجھے " لگاتا۔ " یوسف نے اسے مزید چڑھایا۔

دیکھ بیٹا میرا بھی وقت آئے گا۔ لے تو اب کسی جمشید سے پنگا میں بالکل تجھے بچانے " "نہیں آؤں گا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

"پہلے کونسا تو بچانے آیا تھا؟ الٹا میں نے ہی تجھے بچایا تھا۔"

اچھا بس کر دو تم دونوں شروع ہی ہو جاتے ہو۔ "یونہی نوک جھونک میں وہ کینٹین تک پہنچ گئے تھے جب نوید نے انہیں ٹوکا۔

ویسے یوسف مس جسمین سے سفارش کا تو نے تو نہیں کہا؟ "حذیفہ جو کب سے اس سوچ میں ڈوبا تھا۔ کینٹین کے باہر ہی رکتے ہوئے یوسف سے پوچھ بیٹھا۔

دماغ خراب ہے۔ سفارش کی بات کرتا نا تو انتظامیہ سے مجھے ہی یونی سے نکلنے کی سفارش کر دیتیں۔" یوسف بھڑک کر بولا۔

visit for more novels:

"آپس میں لڑنے کے بجائے ایسا کرو مس جسمین سے ہی پوچھ لو۔"

نوید ایک ہاتھ سے کوریڈور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ جہاں سے جسمین ہاتھ میں فائز پکڑے سر وقار کے ساتھ باتیں کرتی ہوئی آرہی تھی۔ یوسف فوراً ان دونوں کی طرف بڑھا۔

"اے او احمق!! کہاں جا رہا ہے رک۔"

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف کو جانا دیکھ وہ پیچھے سے چلائے پر وہ ان سنی کرتا آگے بڑھ گیا۔ ناچار انہیں بھی اس کے پیچھے جانا پڑا۔
"!! السلام علیکم"

دونوں کو مشترکہ سلام کرتے ہوئے اس نے ایک نظر جسمین کو دیکھا پھر سر وقار کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"برخوردار کوئی کام تھا؟"

سر وقار نے سوالیہ نظروں سے یوسف کو دیکھا۔ اس کے پیچھے ہی وہ تینوں بھی آکھڑے ہوئے تھے۔ جب سر وقار کے پوچھنے پر جنید فوراً بولا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

سر ہم آپ دونوں کو پر سنلی مل کر تمہینکس کہنا چاہتے تھے۔ آپ نے ہمارے لیے اتنا "کچھ کیا۔ ہم سب آپ دونوں کے دل سے شکر گزار ہیں۔ اس لیے ہم سب آپ کو شکریہ کہنے چلے آئے۔" اس بات پر سر وقار نے بڑی شان سے گردن اکڑائی۔

[Pdf Novel Bank](#)

بالکل شکر گزار ہونا بھی چاہیئے۔ کیونکہ آپ لوگوں کا پچھلا ریکارڈ دیکھتے ہوئے مس " جسمین نے مجھ سے کہا تو میں نے ہامی بھر لی۔ ورنہ اس سمسٹر میں تو آپ پکا فیل ہو " چکے تھے۔

سر وقار کے کہنے پر سب کی نظریں جسمین کی طرف اٹھیں جو چہرہ نیچے جھکائے اپنے پیر کے انگوٹھے کو گھور رہی تھی۔

اچھا مس جسمین میں چلتا ہوں اور تم۔۔۔ " جسمین سے کہتے ہوئے وہ ایک دم یوسف " کی طرف مڑے۔ وہ جو ٹک ٹکی باندھے جسمین کو دیکھ رہا تھا سر وقار کے مخاطب کرنے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پر گڑبڑا اٹھا۔

"!! جی۔۔۔ جی سر "

ساری بات ایک طرف لیکن تم اب بھی مشکوک ہو۔ سمجھے؟ " وہ انگلی اٹھا کر " بولے۔ یوسف ان کی بات کا مطلب سمجھ کر سر جھکا گیا۔ یعنی سر وقار ابھی تک بھولے نہیں تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

جی !! " وہ محض اتنا ہی کہہ سکا۔ "

البتہ سر وقار اسے گھوری سے نوازتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ ان کے جاتے ہی وہ تینوں بھی وہاں سے کھسک لیے۔ اب کوریڈور میں صرف جسمین اور یوسف ہی ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے۔

کچھ کہنا ہے مسٹر یوسف؟ " جسمین نے ارد گرد دیکھتے ہوئے پوچھا۔ وہاں موجود ہر " اسٹوڈنٹ اپنے آپ میں مگن تھا کوئی بھی ان کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ وہ تھوڑی پُرسکون ہوئی۔

visit for more novels:

مجھے شکریہ کہنا تھا۔ " جسمین پر نظریں جمائے وہ دھیرے سے بولا۔ "

" کتنی دفعہ شکریہ کریں۔۔۔ "

آپ نے اُس دن کال کی تھی اُس کیلئے شکریہ۔ " نرمی سے جسمین کی بات کٹتے " ہوئے اس نے شکریہ ادا کیا۔ جس پر وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔

" شکریہ کی ضرورت نہیں یہ تو میرا فرض تھا۔ آپ کے فادر کا سنا تھا تو۔۔۔ "

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے دانستہ طور پر بات ادھوری چھوڑ دی۔ جبکہ باپ کا ذکر آتے ہی یوسف کی آنکھوں میں نمی اُترنے لگی۔ اس کی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے جسمین نے چہرہ اس کی طرف موڑا تو چونک اُٹھی۔

نم آنکھیں لیے وہ خود پر ضبط کر رہا تھا۔ صبح سے اس کے ڈیپارٹمنٹ کے کئی ٹیچرز اور اسٹوڈنٹس حیدر صاحب کی تعزیت کیلئے اس کے پاس آچکے تھے۔ اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھتا وہ سب سے ملتا تھا پر اب اپنے سامنے جسمین کو دیکھ کر وہ کمزور پڑ رہا تھا۔ خود پہ چڑھایا خول آہستہ آہستہ سرک رہا تھا۔ جیسے کسی اپنے کے ہونے کے احساس نے اسے مجبور کر دیا ہو کہ اپنے دل کا غبار نکال کر اس کے سامنے رکھ دے۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"!! یوسف"

جسمین اس کی آنکھوں میں چمکتے آنسوؤں کو دیکھ کر نفی میں سر ہلانے لگی۔ یوسف دھیرے سے مسکرا دیا۔ نم آنکھیں، ہونٹوں پہ تبسم وہ اس وقت کے سحر میں کھو سی

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

گئی کہ اچانک پیچھے سے ایک اسٹوڈنٹ تیزی سے آگے بڑھتا بے دھیانی میں جسمین سے ٹکرایا۔

آآہ !! " ہاتھ سے فائز چھوٹ کر نیچے گر گئیں۔ "

دیکھ کر نہیں چل سکتے۔ " یوسف غصے سے کہتا اُس لڑکے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ " جسمین نے اس کا بازو تھام کر روکا۔

"کوئی بات نہیں غلطی سے ہو گیا ہوگا۔ "

سوری مس میں نے دیکھا نہیں تھا۔ " وہ لڑکا سہما ہوا بولا۔ "

visit for more novels:

دیکھا نہیں۔ آنکھیں گھر چھوڑ کر آیا ہے؟ " یوسف پھر اپنا بازو چھڑا کر آگے بڑھنے لگا کہ " جسمین نے فوراً اس لڑکے کو منظر سے ہٹایا۔

"بیٹا آپ جاؤ۔ "

اس کے کہتے ہی وہ لڑکا شکر مناتا بوتل کے جن کی طرح وہاں سے غائب ہو گیا۔ جبکہ اس کو جانا دیکھ یوسف سر جھٹک کر نیچے پڑی فائز اٹھانے لگا۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ گھر میں داخل ہوا تو لاؤنج میں ہی فائزہ بیگم ملازموں کے سر پر کھڑی انہیں ہدایت دے رہی تھی۔ بلاج مسکرا کر دیکھتا ان کے پاس ہی چلا آیا۔

"!! السلام علیکم"

وعلیکم السلام !! آج جلدی آگئے۔ "وہ اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے"

گویا ہوئیں۔

جی بس ڈیوٹی ٹائم ختم ہو گیا تھا تو گھر آگیا۔ "تھکے تھکے سے انداز میں کہتا وہ وہیں"

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com صوفے پر بیٹھ گیا۔

اچھا کیا۔ تم فریش ہو جاؤ میں تب تک کھانا لگواتی ہوں۔ "بلاج سے کہتی وہ پاس کھڑی"

شبانہ کی طرف مڑیں۔

"جاؤ شبانہ بلاج کیلئے کھانے کا انتظام کرو۔"

[Pdf Novel Bank](#)

جی سردارنی جی !! "تابع داری سے کہتی وہ فوراً وہاں سے نکل گئی۔ اس کے جاتے " ہی بلاج سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"امی مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔"

"ہاں بولو کیا بات ہے؟"

امی میں چاہتا ہوں آپ یا سمین کے گھر میرا رشتہ لے کر جائیں۔ " وہ سنجیدگی سے " فائزہ بیگم کو دیکھتے ہوئے بولا۔

کیا !! پر تمہارے بابا سائیں، تم نے اُن سے بات کی؟ " فائزہ بیگم ایک دم پریشان ہو " اُنھیں۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

نہیں پر کر لوں گا آج یا کل میں اُس کے بعد آپ کو وقت نکال کر یا سمین کے گھر جانا " ہے۔ " بلاج آرام سے بولا۔

ٹھیک ہے لیکن تم پہلے بابا سائیں سے بات کرو۔ اُنہیں اعتراض ہو سکتا ہے اس " رشتے سے۔ " انہوں نے اسے سمجھانا چاہا۔

[Pdf Novel Bank](#)

اُن کے اعتراض کی مجھے پرواہ نہیں۔ اگر وہ نہیں مانے تو پھر بھی یہ شادی ہو کر "رہے گی۔"

اپنی بات کہہ کر وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور سیدھا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ جبکہ صوفے پر بیٹھی فائزہ بیگم کا سکون پل بھر میں غارت کر گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اپنے کمرے سے نکل کر وہ سیڑھیاں اترتی نیچے آ ہی رہی تھی جب اس کی نظر کچن میں جاتی شبانہ پر پڑی۔

"شبانہ خالہ میرے لیے چائے بنادیں پلیز بہت سر میں درد ہو رہا ہے۔"

جی بی بی !! بس ابھی لائی۔ "جسمین کو دیکھ کر وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔"

"اچھا امی کے کمرے میں ہی لے کر آجائے گا میں وہیں جا رہی ہوں۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

جی ٹھیک ہے بی بی جی!! "اس کا حکم سنتے ہی وہ فوراً کچن میں گھس گئی۔ جبکہ " جسمین فائزہ بیگم کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

امی میں آجاؤ؟ " دروازے پر دستک دیتے ہوئے اس نے اجازت طلب کی۔ "

ہاں آجاؤ بیٹا۔ " وہ جو بیڈ پر لیٹی آرام کر رہی تھیں جسمین کی آواز پر اٹھتے ہوئے " بولیں۔

کیا بات ہے امی؟ جب سے یونی سے آئی ہوں آپ کو پریشان دیکھ رہی ہوں۔ سب " ٹھیک ہے نا؟ " بیڈ پر بیٹھتے ہی اس نے سوالیہ نظروں سے فائزہ بیگم کو دیکھتے ہوئے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پوچھا۔

کیا ٹھیک ہے۔ ناجانے یہ بلاج کب سدھرے گا۔ ہر وہ کام کرتا ہے۔ جو تمہارے بابا " سائیں کو پسند نہیں۔ " وہ پریشانی سے بولیں۔

"کیوں کیا ہوا؟ اب کیا کر دیا بھائی نے؟ "

[Pdf Novel Bank](#)

کرنا کیا ہے۔ کہہ رہا ہے بابا سائیں نہیں مانے تو تب بھی یاسمین سے شادی کرے " گا۔ مجھے تو ڈر ہے کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے۔ باپ بیٹے کی ضد بحث میں۔ " ان کا خدشات سے لبریز لہجہ جسمین کو بھی پریشان کر گیا۔

"آپ فکر نہیں کریں۔ بلکہ اللہ سے دعا کریں سب ٹھیک ہو گا انشاء اللہ۔"

"ہاں !! اللہ کرے ایسا ہی ہو۔"

فائزہ بیگم گہرا سانس لیتے ہوئے بولیں۔ باپ اور بیٹے کے بیچ پیس کر جو رہ گئی تھیں۔ ایک سیر تھا تو دوسرا سوا سیر۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"یوسی تو واقعی مس جسمین سے شادی کرے گا؟"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

رات کے اندھیرے میں وہ چھت پر چارپائی بچھائے لیٹے، آسمان پر نظر آتے چاند کو تک رہے تھے۔ جب نوید نے چہرہ موڑ کر یوسف سے پوچھا۔ اس وقت وہ یوسف کے گھر پر موجود تھا جبکہ حذیفہ اور جنید تھوڑی دیر پہلے ہی اپنے اپنے گھر جا چکے تھے۔

"ظاہر سی بات ہے۔"

یوسف نے کہتے ہوئے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور دھیمی آواز میں گانا لگا کر موبائل سائڈ پر رکھ دیا۔

یوسف یہ اتنا آسان نہیں۔ "نوید نے اسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔"

visit for more novels:

جانتا ہوں۔ مجھے بھی آسانیاں پسند نہیں۔ "یوسف اس کی طرف چہرہ موڑ کر مسکراتا ہوا " بولا ساتھ ہی نوید کے ہونٹوں کو بھی مسکراہٹ نے چھو لیا۔

ویسے گانا بڑا اچھا لگایا ہے۔ کیا مس جسمین کی یاد آرہی ہے؟ "فضاء میں پھیلے گانے کے بول سنتا، نوید شرارت سے بولا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

شٹ اپ!! "مسکراہٹ کو چھپاتے ہوئے یوسف نے مصنوعی گھوری سے اسے " نوازا۔

چل چل یہ شٹ اپ کسی اور کو بول میں تیری۔ مسکراہٹ دیکھ چکا ہوں۔ " وہ ہنسا پر " یوسف نے خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی۔

اچھا ویسے ایک بات تو بتا؟ " یوسف کی طرف کروٹ لیتے ہوئے اس نے پوچھا۔ " "نہیں۔ "

نوید کے فضول سوال سے بچنے کیلئے اس نے صاف انکار کیا۔ لیکن وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا۔ اس کے انکار کو کسی بھی خاطر میں لائے بغیر پوچھ بیٹھا۔

"پہلی دفعہ کب پسند آئیں؟"

یوسف نے اسے گھورا جس پر اپنے دانتوں کی نمائش کرتا وہ پھر بولا۔

"بتا بھی دے ہم سے کیا شرمانا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

اُن کے یونی میں پہلے دن سے ہی جب وہ مجھے ڈانٹ رہی تھیں۔ کلاس میں ہنگامہ " کرنے پر۔" یوسف واپس اپنا چہرہ موڑ کر آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔

اوووو!! "نوید نے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا۔"

اب میں تیرا منہ توڑ دوں گا کوئی فضول سوال کیا تو۔" جھنجھلا کر کہتا وہ چارپائی پر سے " اٹھا اور موبائل میں لگا گانا بند کرتے ہوئے نیچے کی جانب بڑھ گیا۔ جبکہ بیچارا نوید اسے جاتا دیکھ کر پیچھے سے چلاتا ہی رہ گیا۔

"اے رک جائیں بھی آتا ہوں۔"

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

پر وہاں پرواہ کسے تھی؟ یوسف میاں تو یہ جا وہ جا۔۔۔

[Pdf Novel Bank](#)

گزرے دنوں کے مقابلے میں آج موسم قدرِ خوشگوار تھا۔ صبح سے آسمان پر بادلوں نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔ یوں تو کراچی کا موسم زیادہ تر گرم ہی رہتا ہے۔ مگر آج صبح سے چھائے بادلوں نے ماحول میں خنکی سی پیدا کر دی تھی۔ ایسے میں وہ چاروں ہنستے مسکراتے کلاس سے نکل کر پارکنگ ایریا کی جانب بڑھ رہے تھے۔ آج ان کا آخری پیپر تھا یا یوں کہا جائے بچارا وہ پیپر تھا جسے یہ خود چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔۔۔

ابے یار یہ یونی کی چھٹیاں کینسل نہیں ہو سکتیں؟ ورنہ میری اماں تو بازار سے سودا " منگا منگا کر میری جوتی کے ساتھ ساتھ پاؤں بھی گھسوا دینگے۔ " جنید جھر جھری لیتا ہوا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بولا۔

ایک کام کر راستے میں کھڑے ہو کر کسی سے پنگا لے لے۔ پھر میں پولیس کو بلا لوں " گاتا کہ وہ تجھے پکڑ کر تھانے میں بند کر دیں۔ اس طرح تو گھر کے کام سے بھی بچ جائے گا اور تیری چھٹیاں بھی آرام سے گزر جائیں گی۔ " حذیفہ نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

[Pdf Novel Bank](#)

میرے پاس اس سے بھی اچھا آئیڈیا ہے۔ یہاں سے ہم سیدھا نفسیاتی ہسپتال جاتے " ہیں اور تم دونوں کو وہاں چھوڑ کر میں اور یوسف گھر چلے جائیں گے۔ کیوں یوسی؟ " نوید نے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ یوسف کے سامنے کیا۔ اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارتا یوسف ہنس دیا۔ "!! بالکل۔"

تو توچپ ہی کر۔ نفسیاتی ہسپتال کی ضرورت تو تجھے پڑے گی جب مس جسمین کے " بھائی تیری عقل ٹھکانے لگائیں گے۔ " حذیفہ چڑ کر بولا۔ "میری عقل ٹھکانے لگانے والے ابھی پیدا نہیں ہوئے۔"

visit for more novels:

کہتے ہوئے یوسف ارد گرد دیکھنے لگا۔ نظریں جسمین کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ جو صبح سے ایک بار بھی اسے نظر نہیں آئی تھی اور آج تو اس کا آخری پیپر تھا پھر تو چھٹیوں کے بعد ہی اُس کا دیدار نصیب ہونا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

ادھر اُدھر کیا دیکھ رہا ہے سامنے دیکھ گاڑی میں بیٹھ کر جا رہی ہیں۔ "یوسف جو ادھر"

اُدھر دیکھنے میں لگا تھا۔ جنید کی بات پر چونک کر سامنے دیکھا۔ جہاں وہ کار میں بیٹھی یونی سے باہر نکل رہی تھیں۔

شٹ!! "وہ دل ہی دل میں کراہ کر رہ گیا۔"

ہاں تو کیا کہہ رہا تھا یوسف؟ تو تیری عقل ٹھکانے لگانے والے ابھی پیدا نہیں "

ہوئے۔" حذیفہ نے مسکراہٹ دباتے ہوئے چوٹ کی انداز واضح طور پر مذاق اڑانے والا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "اب لگ گئی عقل ٹھکانے؟"

"تیری تو رک سالے۔"

دانت پیستا یوسف اس کے پیچھے بھاگا۔ جس پہ پارکنگ ایریا میں چوہے بلی کی دوڑ لگ گئی۔ جبکہ ان دونوں کو دیکھتے نوید اور جنید کے قہقہے فضاء میں گونج اُٹھے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

انتظار اتنا تھا پر بات نہ ہونے پائی "

"تم ملے بھی تو ملاقات نہ ہونے پائی

"بابا سائیں مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔"

جہانگیر ملک اس وقت بیٹھک میں موجود تھے۔ ان کے دائیں جانب کچھ تخت پر دلاور اور

بائیں جانب کچھ تخت پر خاور بیٹھا تھا۔ وہ تینوں اپنے سامنے زمین پر بیٹھے لوگوں کے

مسائل سن رہے تھے۔ جب بلاج ان کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

کافی دنوں سے وہ ہسپتال میں ہی مصروف تھا جس کے باعث جہانگیر ملک سے بات

کرنے کا موقع ہی نہیں مل پایا۔ آج اسے کچھ فرصت ملی تھی تو سیدھا اپنے اور یاسمین

کے بارے میں بات کرنے چلا آیا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

"ابھی جاؤ تم سب۔"

جہانگیر ملک نے انہیں ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ بیٹھے سب ہی لوگ ان کے سامنے سر جھکاتے فوراً وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

بولو کیا بات ہے۔ "چہرے پر سنجیدگی لیے اپنے مخصوص اکھڑلجے میں پوچھا۔"

میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔ "بنا کوئی تمہید باندھے بلاج صاف لفظوں میں بولا۔ جس پہ "دلور اور خاور کے چہروں پر طنزیہ مسکراہٹ در آئی۔

واہ!! چھوٹے سرکار اب بڑے ہو گئے۔ "خاور نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں آپ سے بات نہیں کر رہا تو بہتر ہے خاموش رہیں۔ "سخت نظروں سے خاور کو "گھورتا وہ واپس جہانگیر ملک کی جانب مڑا جو حیرت سے اس کے انداز کو دیکھ رہے تھے۔

بابا سائیں یا سمن اچھی لڑکی ہے۔ میرے ساتھ ہسپتال میں کام کرتی ہے۔ اچھے "گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔ مجھے اُمید ہے آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

[Pdf Novel Bank](#)

دماغ خراب ہے تمہارا؟ ہم تمہاری شادی کسی خاندانی لڑکی سے کریں گے۔ وہ لڑکی نہ " جانے خاندانی ہے بھی یا نہیں۔ " وہ ایک دم بھڑک اٹھے۔ بلاج ہمیشہ سے ضدی تھا پر آج وہ ایک لڑکی کے پیچھے یوں باغی بھی ہو جائے گا انہوں نے سوچا نہیں تھا۔

کہا نہ شریف خاندانی لڑکی ہے۔ بس ملکوں میں سے نہیں ہے۔ " وہ ٹہرے ہوئے " لہجے میں بولا۔

بابا سائیں اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ اب ملک خاندان میں ایک عام سی لڑکی بہو " بن کر آئے گی۔ " دلاور نے جہانگیر ملک کے غصے کو مزید ہوا دینی چاہی۔

visit for more novels:

ذات پات میں کچھ نہیں رکھا۔ وہ خاندانی ہے عزت دار ہے۔ مجھے امید ہے آپ ایک " بار میری بات پر نظر ثانی کریں گے۔ باقی آپ نہیں بھی مانے تو تب بھی بیوی وہ میری ہی بنے گی۔ " اپنی کہہ کر بلاج وہاں سے تیزی سے نکل گیا۔ جبکہ وہاں بیٹھے جہانگیر ملک کا غصے سے بُرا حال تھا۔

ہنہ !! دیکھ لیا بابا سائیں یہ آپ کی دی ہوئی ڈھیل کا نتیجہ ہے۔ " دلاور ہنکار بھرتا بولا۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

بالکل پہلے ہی اس کی لگام کس لیتے تو آج یوں سلمنے نہ کھڑا ہوتا۔ "خاور بھی اس کی " تائید کرنے لگا۔

میں تو کہتا ہوں۔ اُس لڑکی کو ہسپتال سے ہی اٹھا لیتے ہیں۔ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی " بانسری کچھ دنوں میں خود ہی بھول جائے گا۔ " دلاور نے مشورہ دیا۔

نہیں !! ہم اس معاملے کو خود دیکھ لینگے۔ ہم نہیں چاہتے وہ ہم سے بدگمان ہو کچھ ایسا " کرنا پڑے گا کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ " پُرسوچ انداز میں کہتے وہ کسی فیصلے پر پہنچ چکے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

[Pdf Novel Bank](#)

آج یونیورسٹی آف ہوئے پورے چار دن ہو چکے تھے۔ ایسے میں بیڈ پر لیٹا ارد گرد سے بے نیاز وہ کانوں میں ہینڈ فری لگائے پاؤں مسلسل ہلا رہا تھا۔ دفعتاً دروازہ کھول کر وہ اندر آئی۔

حذیفہ!! حذیفہ اُٹھو تمہارے دوست آئے ہیں۔ "اس کے کان سے ہینڈ فری کھینچ کر" وہ چلاتے ہوئے بولی۔

اوہو!! تو چیخ کیوں رہی ہیں؟ "وہ جھنجھلایا۔"

تم سن جو نہیں رہے۔ "کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے حذیفہ کو گھورا اور مڑ کر واپس "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com دروازے کی طرف بڑھی

مہوش آپی کچھ کھانے کے لیے لادو میرے اور میرے دوستوں کیلئے۔ "حذیفہ پیچھے سے " اونچی آواز میں بولا۔

[Pdf Novel Bank](#)

کمرے سے باہر نکلی مہوش نے رک کر اسے خونخوار نظروں سے گھورا۔ تھوڑی دیر پہلے ہی وہ سسرال سے میکے آئی تھی۔ ابھی سفر کی تھکن اُتری نہیں تھی کہ یہاں فرمائشیں شروع ہو گئیں۔

امی سے بول دو اب میں نئی نویلی دلہن کام کرتی اچھی نہیں لگتی۔ "اس نے آنکھیں" مسکائیں۔

ارے رہنے دو!! چار مہینے کی دلہن وہ بھی نئی نویلی جا کر کام کرو شاباش۔ امی بھی "تھکی ہوئی ہیں۔" کہتے ہوئے مہوش کو سائڈ پر کرتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ جبکہ پیچھے وہ دانت پیس کر اس کو کوستی کمرے کے بجائے کچن کی جانب بڑھ گئی۔

"امی آپ کیا کر رہی ہیں؟"

ابھی کچن میں پہنچی ہی تھی کہ سامنے ہی نسرین بیگم کام میں لگی نظر آئیں۔

"حذیفہ کے دوستوں کیلئے چائے بنا رہی ہوں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

بسنے دیں میں کرتی ہوں۔ آپ کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں جائیں آرام کریں۔ "اس" نے نسرین بیگم کے ہاتھ سے برتن لے کر ایک طرف رکھا اور انہیں شانوں سے تھام کر کچن سے باہر لے آئی۔

"جائیں آرام کریں۔"

تم بھی نا۔ "نسرین بیگم مسکراتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔"

ان کے جاتے ہی وہ جلدی سے ہاتھ چلاتی چائے اور اسنیکس ٹرے میں سجا کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھی۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ سامنے ہی چاروں صوفے پر بیٹھے باتوں میں

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مشغول تھے۔

اب باقی باتیں بعد میں پہلے کچھ کھاپی لو سب۔ "مہوش نے اندر داخل ہو کر مسکراتے " ہوئے کہا۔

ارے واہ!! آپی یہ ہوئی نہ کچھ بات۔ "جنید فوراً کھڑا ہوا اور اس کے ہاتھ سے ٹرے " تھام لی۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

"تم آرہے تھے تو "ردا" کو بھی اپنے ساتھ لے آتے۔ کیسی ہے وہ؟"

اس نے جنید کی چھوٹی بہن کے بارے میں پوچھا۔ ایک دوسرے کے گھر آتے جاتے وہ چاروں دوست ہی ایک دوسرے کے گھر کا حصہ بن چکے تھے۔ جس کے باعث باقی بھائی بہنوں میں بھی اچھی جان پہچان ہو گئی تھی۔

وہ بالکل ٹھیک ہے۔ مجھے نہیں پتا تھا آپ آئی ہوئی ہیں ورنہ لے آتا۔ "کہتے ہوئے" جنید نے رے ٹیبل پر رکھی اور خود واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔

چلو ٹھیک ہے۔ "وہ کہہ کر جانے ہی لگی تھی جب اس کی نظر حذیفہ پر پڑی جو کب سے اسے مخفی سے اشارے کر کے یوسف کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مہوش اس کا اشارہ سمجھ کر مسکرائی ساتھ ہی یوسف کو دیکھا جو چائے پینے میں مصروف تھا۔

"!! یوسف"

جی آپ؟ "یوسف فوراً متوجہ ہوا۔"

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

جسمین کیسی ہے؟ " مہوش کے پوچھنے پر ایک دم ان تینوں نے بے ساختہ امد آنے " والی مسکراہٹ کو روکا جبکہ یوسف خوشخوار نظروں سے حذیفہ کو گھورنے لگا۔

ٹھیک ہوں گی۔ مجھے کیا پتا جیسے میری ٹیچر ہیں ویسے ہی حذیفہ کی بھی ہیں اس نے " بتایا نہیں آپ کو؟ " وہ واپس مہوش کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

ہاں حذیفہ نے بتایا تھا سب بتا دیا تھا۔ " اس نے معنی خیز لہجے میں کہا اور ایک بار پھر " یوسف نے خوشخوار نظر حذیفہ پر ڈالی۔

ویسے پتا ہے کلاس میں جسمین بہت خاموش رہتی تھی میرے اور کچھ ایک دو اور " لڑکیوں کے علاوہ کسی سے بات نہیں کرتی تھی۔ اب بھی وہ اتنی ہی خاموش رہتی ہے یا اب بولنے لگی ہے۔ " یوسف کا موڈ بگڑتا دیکھ مہوش اب ہلکے پھلکے انداز میں بولی۔

" اب بھی کم بولتی ہیں بس فرق اتنا ہے جب منہ کھولتی ہیں زہر اگلنے لگتی ہیں۔ "

جنید نے کہتے ہوئے ہاتھ سے سانپ کی طرح اشارہ کیا۔ جس پر یوسف کے علاوہ سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔

[Pdf Novel Bank](#)

بکواس بند کرو۔ "یوسف ناگواری سے بولا۔"

اچھا ویسے تم لوگ جانتے ہو وہ سیاسی خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ جسمین اور اُس کا "

بھائی بلاج ہی بس زرا نرم مزاج ہیں ورنہ باقی تو وہ سب سخت طبیعت کے مالک

ہیں۔ "اب کے مہوش سنجیدگی سے ان سب کو دیکھتے ہوئے بولی انداز وارن کرنے والا

تھا۔ جیسے کہنا چاہتی ہو (کچھ غلط نہ کرنا ورنہ بہت کچھ غلط ہو جائے گا)

آپ جو سمجھانا چاہ رہی ہیں میں سمجھ گیا آپ کی فکر نہیں کریں۔ میں کچھ غلط نہیں "

کروں گا۔ "یوسف مسکراتا ہوا بولا۔ وہ مہوش کی بات میں چھپا مطلب اچھے سے سمجھ گیا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تھا۔

ہمم !! چلو تم لوگ باتیں کرو میں چلتی ہوں۔ "مہوش کہہ کر دروازے کی طرف بڑھی۔ "

یوسف پُر سوچ نگاہوں سے اسے جاتے دیکھ رہا تھا۔ جب کندھے پر ہاتھ رکھ کر نوید نے

اسے ہلایا۔

"کیا سوچ رہا ہے؟"

[Pdf Novel Bank](#)

"نہیں کچھ نہیں۔ تم بتاؤ کیا بول رہے تھے۔"

یوسف نے بات بدلی جس کے بعد ایک بار پھر وہ سب اپنی باتوں میں مشغول ہو گئے۔

کھڑکی کے سامنے کھڑی وہ افق پر نظر آتے ماہتاب کو دیکھ رہی تھی۔ پر نہ جانے کیوں سوچوں کے تانے بانے یوسف سے جڑ رہے تھے جسے دیکھے بنا چار دن گزر چکے تھے۔

کیوں میں تم کو سوچ رہی ہوں جبکہ اچھے سے جانتی ہوں یہ بات ناممکن ہے۔ "وہ خود" سے بڑبڑائی۔

لیکن اگر بابا سائیں یا سمین کیلئے مان گئے تو۔۔۔ اُف یہ میں کیا سوچ رہی ہوں۔ "سر" جھٹکتی وہ کھڑکی کے سامنے سے ہٹ کر بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی کہ دفعتاً اس کا موبائل بج اُٹھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

اب یہ اتنی رات کو کسے سکون نہیں۔" جھنجھلاتے ہوئے اس نے سائڈ ٹیبل پر رکھا " فون اٹھایا۔ دیکھا تو انجان نمبر سے کال تھی۔ اکتا کر موبائل واپس سائڈ پر رکھ دیا۔

"ایک تو ان مجنوں کو کوئی اور کام نہیں کوئی بھی انجان نمبر ملا کر فون گھما دینگے۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے ابھی لیٹنے ہی لگی تھی جب موبائل پر مخصوص میسج کی ٹون بجی۔

اب کیا ہے؟ " اس نے پھر ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا۔ اُس ہی نمبر سے میسج تھا۔ " ابھی میسج کھولا ہی تھا کہ اس کا خون کھول اٹھا۔

"کال ریسو کریں مس (وقفہ) جسمین۔"

visit for more novels:

یوسف!! " غصے سے موبائل کو گھورتی ابھی وہ سائلنٹ پر لگانے ہی لگی تھی کہ ایک " بار پھر اسی نمبر سے کال آنے لگی۔

ایک خیال آیا کہ کال کاٹ کر موبائل سائلنٹ پر لگا دے مگر پھر دل کے کسی کونے نے بغاوت کر دی اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے فون اٹھا ہی لیا۔

"!! ہیلو"

Page 267 of 769

[Pdf Novel Bank](#)

عاشق کبھی عمر، مقام، امیری، غریبی، خوبصورتی، بدصورتی نہیں دیکھا کرتا۔ مجھے " آپ سے عشق ہے اس حقیقت کو آپ بدل نہیں سکتیں۔ " ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہی جانے والی بات اس خاموش کمرے میں گونجتی محسوس ہو رہی تھی۔ یوسف کے لفظوں نے جسم میں لرزش سی پیدا کر دی تھی۔ جسمین نے موبائل پر گرفت مضبوط کی۔

پر میں تم سے محبت نہیں کرتی۔ " اس نے آواز میں سختی لانی چاہی پر ناکام رہی۔ " نہ کریں میں اپنے رب سے دعا میں آپ کو مانگ لوں گا۔ " کہنے کے ساتھ ہی کال کاٹ دی جبکہ جسمین معاؤف ہوتے دماغ کے ساتھ موبائل کان سے لگائے ویسے ہی بیٹھی تھی کہ اچانک موبائل ہاتھ سے چھوٹ کر بیڈ پر جاگرا ساتھ ہی بے جان ہوتا ہاتھ بھی نیچے ڈھلک گیا۔ ارد گرد بس ایک ہی آواز گونجتی محسوس ہو رہی تھی۔ گھمبیر آواز، تصور عشق کی آواز۔۔۔

Pdf Novel Bank

ریزہ ریزہ ہونا۔۔۔ بنتا ہے میرا "

"اترا ہے میرے دل پہ تصورِ عشق تیرا

موبائل ہاتھ میں لیے چھت پر کھڑا وہ آسمان پر کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ جسمین سے بات کرنے کے بعد سوچ کے تمام زاویے صرف ایک نقطے پر ہی آکر الجھ رہے تھے۔

کیا کبھی جسمین کو اس سے محبت ہوگی؟ کیا اس کی محبت اُس کے دل تک راستہ بنا لے گی؟ کیا اس سفر کی کوئی منزل ہوگی یا اس سفر میں اسے بھٹکتے رہ جانا ہے؟

آپ کو میری زندگی میں آنا ہوگا جسمین!! میں آپ کو آپ سے نہیں اپنے رب سے "

مانگوں گا۔" وہ سرگوشی میں بولا۔

[Pdf Novel Bank](#)

جبکہ بدلوں میں چھپا چاند اس کی سرگوشی پر مسکراتا ہوا بادلوں سے نکل کر آب و تاب سے چمک اٹھا۔ دور کہیں چلتی موسیقی کی گونج فضاء میں پھیلتی اس کے دل کا حال سنانے لگی۔ اندھیری رات میں خنکتي ہوائیں جھوم جھوم کر ترنم کو چھیڑتی۔ محبت کے گیت گانے لگیں۔ ہاں مُحب کیلئے محبت کے گیت۔۔۔

کیونکہ محبت ایک ایسا شجر ہے جس کی جڑیں ایک بار اپنی جگہ بنا لیں تو مضبوطی سے پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ پھر اس درخت کو کاٹ کر پھینک بھی دیا جائے تو بھی جڑیں اپنی جگہ نہیں چھوڑتیں۔ محبت بھی دل کی سر زمین پر ایک بار پنچے گاڑ دیے تو بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ پھر چاہے محبوب مر بھی جائے اُس کی محبت اپنی جگہ نہیں چھوڑتی۔

یوسف کے دل میں بھی جسمین کی محبت کی جڑیں پھیل چکی تھیں جو رفتارِ فنا اس کے دل کو جکڑتی چلے جا رہی تھیں۔ وہ چاہ کر بھی اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا تھا اور وہ کرنا چاہتا بھی نہیں تھا۔

وہ جو حسن میں اپنی مثال آپ تھا ایک معمولی سی صورت والی کے عشق میں گرفتار تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

بھلا محبت نے کبھی حسن کو دیکھا ہے؟ کبھی خوبصورتی کی چاہ کی ہے؟ کبھی دولت کی طلب رکھی ہے؟ کبھی عمر کی سمجھداری مانگی ہے؟ کبھی جسموں کی ہوس کی ہے؟ اس نے کب بھلا سودا کیا ہے؟ یہ تو ازل سے۔۔ ہاں ازل سے اندھی ہوتی ہے۔ یہ بے غرض ہوتی ہے۔ تبھی تو اکڑی گردنیں جھکا کر۔ انا کو مٹا کر۔ فقیر کو بادشاہ بنا کر تو کبھی بادشاہ کو گھٹنوں پر لا کر محبت کا مطلب سمجھاتی ہے۔ اسے امر بناتی ہے۔ تاحیات بناتی ہے۔

یوں بھی ہوتا ہے کہ یکدم کوئی اچھا لگ جائے"

"بات کچھ بھی نہ ہو اور دل میں تماشا لگ جائے"

(ظفر اقبال)

[Pdf Novel Bank](#)

"چھوٹے سرکار آپ کو بڑے سرکار نے لان میں بلایا ہے۔"

بلاج ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہسپتال جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔ جب ملازم نے آکر اسے جہانگیر ملک کا پیغام دیا۔

"ٹھیک ہے جاؤ میں آتا ہوں۔"

جی چھوٹے سرکار۔ "وہ اثبات میں سر ہلاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔"

"ضرور یا سمین والے معاملے پر بات کرنی ہوگی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سوچتے ہوئے بلاج نے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھا پھر ڈریسنگ ٹیبل سے اپنی گھڑی اٹھا کر کلائی پر باندھتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ قدم تیزی سے لان کی جانب بڑھ رہے تھے۔ وہ حویلی کے اندرونی دروازے کو عبور کرتے ہوئے لان میں پہنچا جہاں جہانگیر ملک کرسی پر بیٹھے ہاتھ میں اخبار لیے پڑھنے میں مشغول تھے۔

آپ نے بلایا بابا سائیں؟ "بلاج نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

"ہاں تم سے کل والے معاملے پر بات کرنی ہے۔"

بلاج کی طرف دیکھتے ہوئے انہوں نے سامنے رکھی کرسی کی طرف اشارہ کیا اور ہاتھ میں پکڑا اخبار تہہ کر کے درمیان میں موجود ٹیبل پر رکھ دیا۔

یوں تو وہ لڑکی کہیں سے بھی ہمارے خاندان کی بہو بنے لائق نہیں پر ہم مجبور ہیں۔"

جہاں تمہاری ہر ضد کے آگے سر جھکایا ہے وہاں ایک اور سہی۔" وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے بولے جبکہ ان کی بات پر ایک دم بلاج کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"سچ بابا سائیں آپ اس رشتے کیلئے راضی ہیں؟"

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

ہاں!! کہہ دو اُس لڑکی سے ایک دو دن میں فائزہ بیگم اس کے رشتے کیلئے آئینگی۔ تیار"

"رہیں وہ لوگ۔"

جہانگیر ملک نے اپنی ناگواری کو دباتے ہوئے کہا۔ دل پر پتھر رکھ کر یہ فیصلہ کر تو لیا تھا پر ایک عام سے گھرانے کی لڑکی کو بہو بنانا انتہائی مشکل تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

شکریہ بابا سائیں۔ "آنکھوں میں چمک لیے اس نے جہانگیر ملک کا ہاتھ تھام کر بوسہ " لیا۔

اب جاؤ ہمیں بھی کچھ کام سے شہر جانا ہے۔ " وہ اپنا ہاتھ پیچھے کھینچتے ہوئے بولے۔ " بلال مسکراتا ہوا اثبات میں سر ہلا کر فوراً وہاں سے نکل گیا اب اسے جلد از جلد یہ خوش خبری یا سمین کو جو سنائی تھی۔

اولیٰ بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یونیورسٹی کی چھٹیاں ختم ہوتے ہی ایک بار پھر زندگی معمول کے مطابق چل پڑی تھی۔ یہ ان کا آخری سمسٹر تھا جس کے بعد سب اسٹوڈنٹس نے اپنی اپنی منزل کی طرف بڑھ جانا تھا۔ اس لیے سب نے پہلے سے زیادہ دل لگا کر پڑھائی شروع کر دی تھی۔ جن میں سب سے آگے یوسف حیدر تھا جسے صرف اپنا کیریئر ہی نہیں بنانا تھا بلکہ ایک قابل

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

انسان بن کر جسمین کو بھی اپنی زندگی میں لانا تھا۔ جو اب اس کی اولین ترجیح بن چکی تھی۔۔۔

یوسف جلدی چل کلاس کیلئے دیر ہو گئی تو سر ساجد نے پھر کلاس میں بیٹھنے ہی نہیں "دینا۔"

نوید تیزی سے کلاس کی جانب بڑھتا ہوا بولا۔ جبکہ وائٹ کلر کی ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ میں ملبوس یوسف صاحب آنکھوں پر چشمہ لگائے، بڑی فرصت سے نظریں ادھر اُدھر گھماتے جسمین کو ڈھونڈتے ہوئے چل رہے تھے۔

visit for more novels:

تیرے پیروں میں زنگ لگ گیا ہے جو اتنی سست روی سے چل رہا ہے۔ ایک تو صبح ہی صبح بائیک نے دماغ گھما دیا اوپر سے اب تو بھی شروع ہو جا۔ "نوید نے پیچھے مڑ کر غصے سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ پہلے ہی راستے میں بائیک خراب ہو جانے کی وجہ سے وہ تپا ہوا تھا اور اب یوسف کی حرکتیں۔۔۔

"تو کلاس میں جا میں آ رہا ہوں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

یہ کہہ کر وہ مڑ کے جانے ہی لگا تھا جب نوید نے تیزی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے کی طرف کھینچا۔

"نہیں چل کلاس میں۔ اپنی یہ عاشقی کسی اور وقت کیلئے رکھ۔"

ابے چھوڑ جانے دے۔ بس دیکھ کر آتا ہوں۔" یوسف خود کو چھڑوانے کی کوشش کرتا " ہوا بولا۔ جبکہ نوید اسے کھینچتا ہوا کلاس کی طرف لے جا رہا تھا۔

"بعد میں دیکھنا ورنہ سر ساجد ہمیں دیکھ لینگے۔"

نوید نے کہتے ہوئے کلاس کے سامنے پہنچ کر پیچھے سے یوسف کو دونوں بازوؤں سے پکڑا اور کلاس کے اندر کو دھکا دے دیا جہاں سے باہر آتی جسمین یوسف سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی۔ جس کے بعد ایک بار پھر نوید کی جگہ بیچارا یوسف اس کا نشانہ بن گیا۔

کیا بد تمیزی ہے یہ مسٹر یوسف؟ " غصے سے گھورتے ہوئے وہ پھاڑ کھانے والے انداز " میں بولی۔ جبکہ کلاس میں بیٹھے حذیفہ اور جنید حیرت سے یوسف کو دیکھ رہے تھے۔ جو آج نہ جانے کیا سوچ کر آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگا آیا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

یہ ڈبل بیٹری کب سے ہو گیا؟ "جنید نے زرا سا جھک کر اپنے آگے بیٹھے حذیفہ سے " پوچھا۔

"جب سے اس کے اوپر کا چیمبر خالی ہو گیا۔"

حذیفہ اس کی طرف دیکھ کر مذاق اڑاتے ہوئے بولا پھر واپس چہرہ دروازے کی طرف موڑ لیا جہاں جسمین کھڑی یوسف کو سنانے میں لگی تھی۔

ماشاء اللہ!! چشمہ لگا کر بھی آنکھیں گھر چھوڑ آئے ہیں۔ "وہ طنز کرتے ہوئے بولی۔"

یوسف نے ایک نظر کلاس میں بیٹھے سب اسٹوڈنٹس پر ڈالی جو مسکراہٹ دبائے انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"!! سوری مس (وقفہ) جسمین"

آنکھوں پر لگایا چشمہ درست کرتا وہ شرارت سے جسمین کو دیکھتے ہوئے بولا۔ جبکہ اس لفظ توڑ توڑ کر بولنے پر وہ بھنا کر رہ گئی۔

"ہٹیں سامنے سے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

غصے سے اس کی چشمے کے پیچھے چھپی خوبصورت آنکھوں کو گھورتے ہوئے کہا۔ یوسف مسکراتا ہوا سائڈ پر ہو گیا تبھی وہ تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

"پڑ گئی ٹھنڈ؟ یہ تو تیری آنکھوں کے ساتھ ساتھ دماغ کو بھی ٹھنڈا کر گئیں۔"

پیچھے کھڑے نوید نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اس کے کان میں گھس کر کہا۔ جس پر یوسف اسے گھوری سے نوازتا اپنی سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

اولاد بیک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

گھر کے لان میں لگی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھی وہ اداسی کی مورت بنی خالی خالی نظروں سے سامنے موجود درخت کو دیکھ رہی تھی۔ سب گھر والے اس وقت کل کی منگنی کیلئے تیاریوں میں لگے ہوئے تھے۔ یوں تو ساری تیاریاں لگ بھگ مکمل ہو چکی تھیں مگر کچھ چند چیزیں تھیں جو آخری وقت کیلئے چھوڑ رکھی تھیں اور اب وہی سب مکمل کرنے

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

تمام گھر والے باہر گئے ہوئے تھے سوائے یاسمین کے جو اپنی منگنی پر خوش ہونے کے بجائے اداس بیٹھی سوچوں میں گم تھی۔

کچھ دن پہلے ہی فائزہ بیگم اور جسمین اس کے گھر رشتہ لے کر آئی تھیں۔ جسے اس کے گھر والوں نے بھی خوشدلی سے قبول کر لیا۔ بھلا بلاج جیسے قابل انسان کو انکار کرنے کی حماقت کون کر سکتا تھا۔ سب کچھ اچھے سے چل رہا تھا۔ رشتہ پکا ہو چکا تھا اور کل منگنی کی تقریب رکھی گئی تھی مگر نہ جانے کیوں ایک عجیب سی بے سکونی تھی جو اسے گھیرے ہوئے تھی۔ حالانکہ اسے تو خوش ہونا چاہیئے تھا۔ بالآخر من چاہا ہمسفر مل رہا تھا جو اس کی محبت تھا۔ لیکن ان وسوسوں اور اندیشوں کا کیا کرتی جو ایک پل بھی چین نہیں لینے دے رہے تھے۔

رات رات بھر ڈھولکی، خوشیوں کے شادیاں بجاتے چمکتے چہرے، ہنسی ٹھٹھا کرتی بچوں کی ٹولی بھی اس کے گرد پھیلے سنائے کو کم نہیں کر پا رہی تھی۔ کچھ وقت پہلے سب کچھ بہت قریب تھا اور اب سب کچھ دور جاتا لگ رہا تھا۔ مانوں ہاتھ سے پھسلتا جا رہا ہو۔ کہیں پیچھے چھوٹتا جا رہا ہو۔ سب دسترس سے نکل کر دور جا رہا ہو اور وہ تنہا کھڑی ویران

[Pdf Novel Bank](#)

آنکھوں سے سب ہوتا دیکھ رہی ہو۔ یوں کہ ابھی پلکیں جھپکی اور سب ختم۔۔۔ بس تاریک، تنہائی، موت کا سا سناٹا اور وہ۔۔۔

"آپی یہاں کیا کر رہی ہیں؟"

قریب سے آتی آواز پر اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں قمر بیگم اور لبابہ (چھوٹی بہن) کھڑی سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔

آپ لوگ آگئے۔ ابو اور داؤد (چھوٹا بھائی) کہاں ہیں؟ "پلٹ کر سوال کیا یا شاید ان کا سوال سنا ہی نہیں تھا۔"

visit for more novels:

تمہارے ابو اور داؤد کو کچھ کام یاد آگیا تھا۔ وہی کرنے گئے ہیں۔ تم یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہو؟ "قمر بیگم نے اس کے نبجھے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے پھر پوچھا۔

پچھلے دو دن سے وہ یوں کھوئی کھوئی سی رہنے لگی تھی۔ سب کے ساتھ ہو کر بھی یوں محسوس ہوتا جیسے وہ ان کے درمیان ہے ہی نہیں۔ کوئی کچھ کہہ دیتا تو ہوں ہاں سے زیادہ جواب نہ دیتی۔ گھنٹوں گھنٹوں خاموش بیٹھی رہتی یا عبادت میں مشغول ہو جاتی۔

[Pdf Novel Bank](#)

کچھ نہیں امی۔ وہ بس کوئی کام نہیں تھا تو یہاں بیٹھ کر آپ کا انتظار کرنے لگی۔ آپ " بتائیں خرید لیا سارا سامان اب تو کچھ نہیں رہ گیا؟ " دھیرے سے کہتے ہوئے اس نے بات ہی بدل دی۔

"ہاں!! سب آگیا۔ بس اسلّا خیریت سے یہ دن دیکھنا نصیب کرے۔"

آمین!! "دونوں بہنیں ہم آواز بولیں۔"

چلو اب یہاں بیٹھ کر کیا باتیں کر رہی ہو جاؤ جا کر یہ سامان رکھو۔ "قمر بیگم لبابہ کو " ڈپٹے ہوئے بولیں اور خود یاسمین کے پاس آکر کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یاسمین مجھے معلوم ہے تم اتنی اداس کیوں ہو۔ یہ وقت ہوتا ہی ایسا ہے۔ جہاں نئے " رشتے کے بننے کی خوشی ہونٹوں پر مسکراہٹ بن کے سچی ہوتی ہے۔ وہیں پرانے رشتوں کو چھوڑ کر جانے کا دکھ آنکھوں میں آنسو بن کر جھلکتا رہتا ہے۔ " وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر پیار بھرے لہجے میں بولیں۔ یاسمین دھیرے سے مسکرا دی۔

[Pdf Novel Bank](#)

کل تمہاری منگنی ہے خوش رہو یوں اداس رہو گی تو سب سوچیں گے ہم تمہارے " "ساتھ زبردستی کر رہے ہیں۔"

امی آپ لوگوں کو چھوڑ کر جانے کا دل نہیں کر رہا۔ "قمر بیگم کے گلے میں بانہیں ڈال " کر وہ ان کے ساتھ ہی لگ کر بیٹھ گئی۔ اب انہیں کیا بتاتی وہ کیوں اداس ہے جبکہ اسے خود اپنی اداسی کا سبب معلوم نہیں تھا۔

یہ ہی دنیا کا رواج ہے بیٹا۔ ہر لڑکی کو ایک دن ماں باپ کا گھر چھوڑ کر اپنے شوہر کے " گھر جانا ہوتا ہے اور پھر بلاج بھی تو کتنا اچھا ہے مجھے یقین ہے وہ تمہیں اتنا خوش رکھے گا کہ ہماری یاد بھی تمہیں نہیں آئے گی۔ " وہ پیار سے یاسمین کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگیں۔ بیٹی کی جدائی کا سوچ کر خود کی بھی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔

ایسے نہیں بولیں دیکھے گا میں بلاج سے کہہ کر روز آپ سب سے ملنے آیا کروں گی۔ " ان " سے الگ ہوتی وہ خفگی سے بولی۔

[Pdf Novel Bank](#)

قمر بیگم مسکرائیں ساتھ ہی یاسمین کے سر پر بوسہ دیتی اس کی ابدی خوشیوں کیلئے دعا کرنے لگیں۔ پر کون جانے آنے والا وقت اپنے ساتھ کیا لے کر آتا ہے۔ یاسمین کے دامن میں خوشیاں یا ان کی جھولی میں غم۔۔۔

"تیری ان خوبصورت آنکھوں کو کس کی نظر لگ گئی جو یہ چشمہ لگانا پڑ گیا۔"

visit for more novels:

کلاس سے نکل کر وہ چاروں کینٹین کی طرف جا رہے تھے جب حذیفہ مسکراہٹ دباتے ہوئے گویا ہوا۔

میری آنکھوں کو کسی کی نظر نہیں لگی لیکن تیری۔ یہ خوبصورت مسکراہٹ بند نہ ہوئی " تو اسے میری نظر ضرور لگ جائے گی۔ " یوسف نے گھورتے ہوئے کہا ساتھ ہی آنکھوں پر لگا چشمہ اتار کر ٹی شرٹ کے کالر میں لگا لیا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

بچ رہا ہے لڑکے اُتار کیوں دیا؟ " اس کے چشمہ اُتارنے پر جنید فوراً بولا۔ "

تاکہ لوگوں کو پتا چل جائے میری آنکھیں ٹھیک ہیں ابھی اندھا نہیں ہوا میں۔ " وہ چڑ " کر بولا ساتھ ہی ایک نگاہ ہاتھ میں پکڑے نوٹس پر ڈالتا، کینٹین میں جانے کے بجائے آگے بڑھ گیا۔

اوے !! کہاں جا رہا ہے کینٹین تو یہ رہی؟ " وہ تینوں پیچھے سے چلائے جبکہ وہ سنی " ان سنی کرتا ہاتھ میں نوٹس تھامے آگے بڑھے جا رہا تھا۔
"کوئی حال نہیں۔ "

visit for more novels:

نوید تاسف سے اس کی پشت کو دیکھ کر بڑبڑایا پھر مڑ کر ان دونوں کے ساتھ ہی کینٹین میں چلا گیا۔ جبکہ دوسری طرف یوسف تیزی سے قدم بڑھاتا اسٹاف روم کے سامنے جا کھڑا ہوا ساتھ ہی دروازے پر دستک دے کر اجازت طلب کی۔
"!! یس کم ان "

[Pdf Novel Bank](#)

اجازت ملتے ہی وہ دھیرے سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ سامنے ہی کرسی پر بیٹھی نیلے آسمانی رنگ کے شلوار قمیض میں ملبوس، سر پر ہم رنگ دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھی۔ ہمیشہ کی طرح بلیک چادر اس کے کندھوں کے گرد لپیٹی ہوئی تھی۔ وہ مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ صد شکر تھا اس وقت اسٹاف روم میں اور کوئی نہیں تھا۔

مس (وقفہ) جسمین!! "اس نے دھیرے سے پکارا۔"

ٹیبل پر اپنے سامنے کتاب کھول کر بیٹھی جسمین اس کی پکار پر جی جان سے تپ اُٹھی۔ کچھ تھوڑی دیر پہلے والی ناراضگی کا بھی اثر تھا۔

visit for more novels:

آپ ایک کام کیوں نہیں کرتے مسٹر یوسف!! میرے نام کے ساتھ مس لگانے جیسا "تکلف چھوڑ دیں۔ پھر بولنے میں دشواری نہیں ہوگی۔" بنا اس کی طرف دیکھے وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

[Pdf Novel Bank](#)

آج یوسف کا یوں کلاس میں سب کے سامنے لفظوں کو توڑ کر بولنا اس کے غصے کو مزید بھڑکا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ خود کو کچھ بھی کہنے سے باز رکھتی فوراً وہاں سے نکل گئی تھی اور اب پھر وہ سر پر کھڑا اسے غصہ دلا رہا تھا۔

جیسی آپ کی خواہش (وقفہ) جسمین۔ "کہتے ہوئے یوسف نے مسکراہٹ دبائی۔"

جسمین نے سخت نگاہوں سے اسے گھورا پھر واپس چہرہ نیچے جھکا لیا۔ اس سر پھرے مجنوں کو کچھ بھی کہنا ہی دیوار سے سر پھوڑنے کے مترادف تھا۔

کچھ پوائنٹس کلیئر نہیں ہو رہے سمجھا دیں۔ "یوسف نے جسمین کے سامنے پڑی"

visit for more novels:
www.urdu-novels.com

کتاب کو دیکھتے ہوئے اب کے سنجیدگی سے کہا۔

ابھی میں کچھ مصروف ہوں۔ پرسوں پوچھ لیجئے گا۔ "بنا اس کی طرف دیکھے وہ"

مصروف سے انداز میں بولی۔

"پرسوں؟ کل کیوں نہیں؟"

"کل میں نہیں آؤں گی۔"

[Pdf Novel Bank](#)

"کیوں؟"

یوسف کے اس "کیوں" پر جسمین نے نگاہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ جو بڑی فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ ایک خیال آیا کہ کہہ دے "تمہیں وجہ بتانا ضروری نہیں" لیکن اس طرح وہ لمبی بحث لے کر بیٹھ جاتا۔ دوسرا خیال کے وجہ بتا دے۔ مگر کیا گارنٹی تھی وہ بات کو طول نہ دیتا؟

"بلاج بھائی کی منگنی ہے۔"

گہرا سانس لے کر جسمین نے وجہ بتانا ہی بہتر سمجھا۔ یوسف نے نگاہیں واپس ٹیبل پر موجود کتاب پر جمائیں اور مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے بلائیں گی منگنی میں؟"

نہیں۔ "فٹ سے جواب آیا۔"

بہت ہی بے مروت ہیں۔ "یوسف نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا۔"

تمہارے معاملے میں؟ ہاں ہوں۔ "وہ مسکرائی ساتھ ہی یوسف کو ٹھیک ٹھاک تپا گئی۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

"آپ نا۔۔۔"

ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ پیچھے سے دروازہ کھول کر مس مریم داخل ہوئیں۔

اوکے مس باقی میں بعد میں سمجھ لوں گا اب چلتا ہوں۔" چبا چبا کر بولتا وہ نوٹس "

تھامے مڑا اور مس مریم کی طرف مسکراہٹ اچھال کر سلام کرتا اسٹاف روم سے باہر نکل گیا۔ البتہ کرسی پر بیٹھی جسمین کے دل میں یوسف کو تپا کر اب ٹھنڈک پڑ چکی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com _*****_

گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا وہ سامنے موجود یونیورسٹی کو دیکھ رہا تھا۔ جہاں سے اسٹوڈنٹس ایک دوسرے سے باتیں کرتے، ہنستے، مسکراتے باہر آتے دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے ایک نظر ہاتھ پر بندھی گھڑی پر ڈالی پھر نظریں واپس سامنے دروازے کی

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

طرف مرکوز کر دیں۔ چند سیکنڈز ہی گزرے تھے جب اسے سامنے بائیک پر بیٹھا یوسف باہر آتا دکھائی دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک لڑکا بھی موجود تھا۔ جو ساتھ چلتی دوسری بائیک پر بیٹھے لڑکوں سے باتیں کر رہا تھا۔

السلام علیکم سر!! "یوسف نے بلاج کے قریب آکر بائیک روکتے ہوئے سلام کیا اس کی تقلید کرتے حذیفہ اور جنید نے بھی بائیک روک دی۔

وعلیکم السلام!! اینڈ ڈونٹ کال می سر۔۔۔ بلاج بھائی کہہ سکتے ہو۔" ہونٹوں پر "مسکراہٹ سجائے، بلاج مصافحہ کرتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی ایک نظر اُن تینوں پر ڈالی۔ اس کے دیکھتے ہی وہ تینوں بھی فوراً بائیک سے اتر کر دست بوسی کیلئے آگے بڑھے۔

"اور آپ کے ابو کی طبیعت کیسی ہے یوسف؟"

ان تینوں سے سلام دعا کے بعد بلاج واپس یوسف کی طرف متوجہ ہوا۔ جس کے چہرے سے باپ کے ذکر نے مسکراہٹ چھین چلی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

اُن کا انتقال ہو گیا بلاج بھائی۔ " وہ دھیرے سے بولا۔ "

اوہ !! اسدا ان کی مغفرت فرمائے۔ " بلاج نے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔ یوسف " کے چہرے پر چھائے حزن کو دیکھ کر اسے حقیقتاً دکھ ہوا تھا۔

آمین !! " یوسف کے ساتھ ساتھ پیچھے کھڑے وہ تینوں بھی ہم آواز بولے۔ "

آپ یقیناً مس جسمین کو لینے آئے ہیں۔ " ماحول میں چھائے حزن کو کم کرنے کیلئے " یوسف بات بدل گیا۔

" ہاں وہ --- لو آگئی۔ "

visit for more novels:

www.urdupovelbank.com

بلاج بول ہی رہا تھا جب اس کی نظر سامنے سے آتی جسمین پر پڑی۔ وہ مسکرایا۔ اس کی نظروں کے تعاقب میں ان چاروں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ وہ ان کے پاس ہی آرہی تھی۔

" بھائی آپ؟ "

ان چاروں کو اگنور کر کے وہ بلاج کے پاس آکر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

[Pdf Novel Bank](#)

ہاں میں۔ آج ہسپتال سے جلدی نکل گیا تھا تو سوچا تمہیں بھی ساتھ لیتے چلوں۔ " " اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یاد آیا بلاج بھائی!! مبارک ہو مس جسمین بتا رہی تھیں کل آپ کی منگنی ہے۔"

یوسف جو جسمین پر نظریں جمائے کھڑا تھا۔ یاد آنے پر مسکراتا ہوا بولا۔

اس کی بات پر جسمین کا چہرہ یک دم فق ہوا۔ زرا کی زرا نظر پھیر کر اسے دیکھا۔ جس کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔ جبکہ پیچھے کھڑے وہ تینوں حیرت سے کبھی یوسف کو تو کبھی جسمین اور بلاج کو دیکھ رہے تھے۔

visit for more novels:

"تھینکس!! ویسے آپ سب بھی آؤ نا کل منگنی میں۔" www.urdu-novels-bank.com

بلاج کے کہنے پر اب کے جسمین نے چونک کر اسے دیکھا۔ وہ تو سمجھ رہی تھی بلاج اس پر غصہ کرے گا کہ کیوں گھر کی بات کسی غیر کو بتائی پر یہاں تو وہ خود ہی انہیں گھر آنے کی دعوت دے رہا تھا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

کیوں نہیں بلاج بھائی ہم ضرور آئیں گے۔ "مسکراتی نظروں سے جسمین کو دیکھتا وہ " بلاج سے بولا۔

نہیں!! میرا مطلب ہم کیسے آسکتے ہیں؟ ہمیں تو آپ کا گھر بھی نہیں پتا۔ "نوید جو " انکار کیلئے کوئی جواز ڈھونڈ ہی رہا تھا۔ یوسف کے ہاں کہتے ہی فوراً بول اٹھا۔

ہاں اور تو اور ہم وہاں کسی کو جانتے بھی نہیں ہیں۔ تو اچھا نہیں لگتا۔ "حذیفہ نے بھی " اس کی بات کی تائید کی۔

یوسف نے دیکھا ہے ہمارا گھر جب وہ جسمین کو گھر چھوڑنے آیا تھا اور پھر میں اور " مس جسمین تو ہیں آپ کو کمپنی دینے کیلئے۔ "بلاج نے مسکرا کر کہتے ہوئے ان کا انکار رد کر دیا۔ جسمین اسے دیکھتی رہ گئی۔

کہا نہیں تھا بس سوچ کر رہ گئی۔ (آخر کیا ضرورت ہے انہیں بلانے کی؟)

آپ اتنا اصرار کر رہے ہیں تو ہم ضرور آئیں گے۔ کیوں یوسف؟ "کب سے خاموش " کھڑا جنید بھی بالآخر بول اٹھا۔ بھلا مفت کی دعوتیں بھی کوئی چھوڑتا ہے۔

[Pdf Novel Bank](#)

ہاں بلاج بھائی!! "یوسف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے یقین دہانی کروائی ساتھ " ہی ایک نظر جسمین کو دیکھا جو بے چینی سے کھڑی ہاتھوں کی انگلیوں کو چٹھا رہی تھی۔

"یہ ہوئی نا بات۔ چلو اب ہم چلتے ہیں اور آنا ضرور میں انتظار کروں گا۔"

ایک بار پھر سب سے مصافحہ کر کے اس نے جسمین کیلئے کار کا دروازہ کولا اور اسے بٹھا کر خود بھی ڈرائیونگ سیٹ کو سنبھالتے ہوئے کار اسٹارٹ کرتا آگے بڑھا لے گیا۔ ان کے جاتے ہی وہ چاروں بھی بائیک اسٹارٹ کر کے گھر کیلئے روانہ ہو چکے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com _*****_

بھائی آپ نے انہیں کیوں بلا لیا؟ آپ کو پتا تو ہے دلاور بھائی اور خاور بھائی کو یہ بات " پسند نہیں آئے گی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

انگنت شکنیں ماتھے پر سجائے اس نے بلاج کو دیکھا جو سنجیدگی سے سامنے دیکھتے ہوئے کار ڈرائیو کر رہا تھا۔

اُنہیں میں نے بلایا ہے اور تمہارے اسٹوڈنٹ ہیں کوئی کچھ نہیں بولے گا۔ اُس ناٹ " آگ ڈیل !! " وہ سکون سے بولا۔

جسمین اسے دیکھتی رہ گئی۔ کہاں تو اسے یوسف کے ساتھ گھر آنا پسند نہیں آیا تھا اور اب وہ خود ہی اسے گھر پر بلا رہا تھا۔ کیوں؟

"بھائی پھر بھی مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا۔"

visit for more novels:

تم فکر نہیں کرو۔ اگر کچھ مسئلہ ہوا بھی تو میں دیکھ لوں گا۔ تم بس آرام سے کل کی " تیاری کرو۔ " جسمین پر نظر ڈالتا وہ مسکرا کر بولا۔

اس کے چہرے پر سچی مسکراہٹ کو دیکھ کر جسمین بھی مسکرا دی اور دل ہی دل میں اس کی ابدی خوشیوں کی دعا کرنے لگی۔ آخر ایک یہ ہی تو تھا جو اس کا ہمدرد تھا۔

Pdf Novel Bank

یونیورسٹی سے سیدھا وہ چاروں یوسف کے گھر آگئے تھے اور اب نوید اور حذیفہ صحن میں بچھے تخت پر بیٹھے یوسف کو غصے سے گھور رہے تھے۔

بلاج سے ہامی بھرنے کے بعد سے نوید اور حذیفہ کا دماغ کھول رہا تھا۔ کہ کیوں یوسف نے ہامی بھری جبکہ مہوش نے بتایا بھی تھا۔ جسمین کے گھر والے کتنے سخت مزاج کے مالک ہیں۔ لیکن نہ جانے یوسف کیا سوچ کر بیٹھا تھا کہ خود بھوکے شیروں کے

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com پنجرے میں جا کر انہیں دعوت دے رہا تھا۔

کیا ضرورت تھی تجھے ہاں کرنے کی منع کر رہا تھا نا میں۔ "اس کے سر پر کھڑا حذیفہ" غرایا۔

تمہیں نہیں جانا مت جاؤ میں ضرور جاؤں گا۔ "وہ پرسکون سا بولا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

حذیفہ اور نوید حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔ جبکہ ساتھ بچھی چارپائی پر لیٹا جنید ساری سچویشن کو انجوائے کر رہا تھا۔

او بھائی!! جب وہ خود دعوت دے کر گئے ہیں تو کون کافر ہوگا جو مفت میں ملی نعمت " سے انکار کرے۔ " مزے سے پاؤں ہلاتے ہوئے جنید نے ان دونوں سے کہا جو اب اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

تو اپنا منہ بند رکھ اور تم کوئی ضرورت نہیں اکیلے جانے کی۔ اب بول دیا ہے تو سب " جائیں گے۔ تیرا کیا بھروسہ مس جسمین کو وہاں دیکھ کر تو پھر اپنی عاشقی جھاڑنے بیٹھ جائے اور ان کے بھائی تجھے موت کے گھاٹ اتار دیں۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

جنید کو چپ کرانا وہ یوسف سے بولا ساتھ ہی اسے گھوری سے نوازتے ہوئے تخت سے اٹھ کر کچن کی جانب بڑھ گیا۔

تمہیں اور بھی کچھ کہنا ہے؟ " یوسف نے حذیفہ کی طرف دیکھا جو اب بھی اس کے " سر پر کھڑا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

نہیں آپ کو بھلا کون کچھ کہہ سکتا ہے۔ آخر کرنی تو اپنی ہی ہے۔ "منہ بنا کر کہتا وہ" جنید کے برابر میں جا کر لیٹ گیا۔

یوسف نے مسکرا کر اسے دیکھا پھر خود بھی اُٹھ کر کچن کی جانب بڑھ گیا۔ اب بیچارے نوید کی کسی نے تو مدد کروانی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کمرے میں لیٹی وہ خالی خالی نگاہوں سے چھت کو گھور رہی تھی آج کا سارا دن یونہی سوچوں میں گم رہ کر گزر چکا تھا اور اب بھی نیند تھی کہ مہربان ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ تنگ آکر اس نے بائیں جانب کروٹ بدلی جب دفعتاً سائڈ ٹیبل پر رکھا اس کا موبائل بج اُٹھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل اُٹھاتے ہوئے اسکرین کو دیکھا جہاں بلاج کا نام جگمگا رہا تھا۔ یاسمین نے فوراً کال ریسپونڈ کی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

"!! ہیلو"

اسپیکر سے ابھرتی گھمبیر آواز اسے رونے پر مجبور کر گئی۔ وہ صبح سے اس گھٹن زدہ احساسات سے چھٹکارا چاہ رہی تھی جو نہ آنسوؤں کے ذریعے باہر نکل رہے تھے نہ کم ہو رہے تھے۔

"!! یاسمین"

ایک بار پھر اسپیکر سے آواز ابھری ساتھ ہی یاسمین نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "!! یاسمین جواب دو؟"

اب کے جھنجھلاتے ہوئے پکارا گیا۔ یاسمین نے فوراً خود پر قابو پایا اور آنسو صاف کرتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں گویا ہوئی۔

"ہاں!! ہاں بولو کیا ہوا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

تم رو رہی ہو؟ "آواز میں موجود گیلا پن محسوس کرتے ہوئے بلاج نے فوراً پوچھا۔ بھلا " اس سے بھی کچھ چھپا سکتی تھی وہ؟ جو اس کی روح تک میں اتر گیا تھا۔

"نہیں میں بس۔۔۔"

بہانے نہیں وجہ بتاؤ۔ کیا ہوا ہے؟ "یاسمین کی بات کٹتے ہوئے ڈیٹ کر پوچھا۔"

مجھے۔۔۔ مجھے نہیں پتا کیا ہو رہا ہے۔ بس بہت ڈر لگ رہا ہے۔ جیسے سب ختم ہو " جائے گا۔ میں تمہیں کھو دوں گی۔ پلیز تم مجھ سے نکاح کر لو۔ میں اگر مر بھی گئی تو کم از کم تمہارے نام سے تو مروں گی۔

visit for more novels:

ایک ہی سانس میں کہتی وہ ایک بار پھر سے رونا شروع ہو گئی۔ جبکہ اس کی بات پر بلاج ایک لمحے کیلئے ساکت رہ گیا۔

کیا بکو اس کر رہی ہو۔ کل ہماری منگنی ہے اور آج تم یہ فضول باتوں کو سوچ کر رو " رہی ہو۔ " وہ چلایا۔ یاسمین کی بات نے اسے اندر تک ہلا کر رکھ دیا تھا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

میں کوئی بکواس نہیں کر رہی۔ تم نہیں جانتے میری کیا حالت ہے۔ تم بس یہ بتاؤ "

مجھ سے کل نکاح کر رہے ہو یا نہیں؟ " آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے دو ٹوک لہجے میں پوچھا۔

ٹھیک ہے رونا بند کرو۔ نکاح چاہتی ہونا فائن۔ کل ہماری منگنی نہیں اب نکاح ہوگا۔ "

"لیکن آئندہ یہ بکواس مت کرنا۔

درشت لہجے میں کہتا وہ یاسمین کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

کیا تھا وہ؟ جو اپنے بابا سائیں کے سامنے نہیں جھکتا تھا اس کے آنسوؤں سے ہار جاتا تھا۔

ہر بات مان جاتا تھا۔ اس لمحے اسے حقیقتاً اپنی قسمت پر رشک ہوا تھا۔ وہ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتی اتنا کم تھا کہ بلاج جیسے شخص کو اس کی قسمت میں لکھ دیا گیا تھا۔

وعدہ کرو۔ " اس نے یقین دہانی چاہی۔ "

تمہیں مجھ سے بھی وعدہ لینے کی ضرورت ہے؟ " سوالیہ انداز میں خفگی ظاہر کی۔ "

یاسمین پھر مسکرا دی۔

[Pdf Novel Bank](#)

"!! نہیں"

چلو پھر اب سکون سے سو جاؤ اور جب میں فون کروں تب اپنے گھر پر نکاح کا بتانا۔"

"ٹھیک ہے؟"

"ٹھیک ہے بائے۔"

مسکرا کر کہتے ہوئے اس نے فون رکھ دیا۔ ساری بے چینی پل میں ہوا ہوئی تھی۔ اب بے شک کچھ بھی ہو جائے کم از کم یہ اطمینان تو رہے گا کہ ملک بلاج صرف یا سمین عباسی کا ہے یہاں بھی اور وہاں بھی۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بچھڑ گئے اس جہاں میں تو کیا

اُس جہاں میں تو بچھڑنے کی روایت نہیں ہے

یہ جسم نہ ہوا میرا تو کیا

یہ محبت تو کسی اور کی عنایت نہیں ہے

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

صبح ہوتے ہی حویلی میں ہل چل مچ چکی تھی۔ برسوں بعد اس گھر میں پھر سے رونق لگی تھی۔ فائزہ بیگم کی تو خوشی کا ٹھکانہ ہی نہیں رہا تھا۔ جہاں سب ملازمین کو ہدایت دیتی کچن میں پکوان تیار کروا رہی تھیں۔ وہیں خاور لاؤنج کو دلہن کی طرح سجانے میں لگا تھا۔ ہر ایک وہاں رات میں ہونے والی تقریب کی تیاریوں میں لگا تھا۔ بلاج نے سارا انتظام اپنی حویلی میں ہی رکھا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ یاسمین اور اُس کے گھر والوں کو ان کی وجہ سے کسی پریشانی کا سامنا ہو۔ ابھی بھی وہ اوپر کھڑا سارے انتظامات دیکھ رہا تھا۔ جب شبانہ نے آکر اسے جہانگیر ملک کا پیغام دیا۔

چھوٹے سرکار مہمان جاچکے ہیں اب آپ بڑے سرکار سے مل سکتے ہیں وہ بیٹھک " میں موجود ہیں۔ " وہ سر جھکائے بولی۔

[Pdf Novel Bank](#)

"ٹھیک ہے آپ امی کو بتا دے گا میں بابا سائیں کے پاس گیا ہوں۔"

بلاج کہتا ہوا فوراً سیڑھیاں اتر کر لاؤنج سے گزرتے ہوئے حویلی سے باہر نکل گیا۔ لان پار کرتے ہوئے سلمے بنی مہمانوں کی بیٹھک میں پہنچا جہاں جہانگیر ملک دلاور کے ساتھ بیٹھے سگار سلگا رہے تھے۔

"!! بابا سائیں"

آؤ بلاج شبانہ بتا رہی تھی تمہیں ہم سے کوئی بات کرنی ہے۔ "وہ اسے سلمے رکھے" چھوٹے سے تخت پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے گویا ہوئے۔

visit for more novels:

جی بابا سائیں۔ بات تو کل ہی کرنا چاہتا تھا لیکن رات کافی ہو گئی تھی۔ اس لیے "مناسب نہیں لگا۔" ایک نظر دلاور پر ڈال کر اس نے جہانگیر ملک کو دیکھا جو کھوجتی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

ایسی بھی کیا بات ہوگئی؟ آج تمہاری منگنی ہے کہیں ارادہ تو نہیں بدل لیا؟ " طنزیہ "

مسکراہٹ چہرے پر سجائے دلاور نے پوچھا ساتھ ہی سگار کا کش لیتے ہوئے دھواں ہوا کے سپرد کر دیا۔

ارادہ تو بدل لیا لیکن یاسمین کو چھوڑنے کا نہیں بلکہ مضبوط رشتے میں باندھے کا۔ آج " منگنی نہیں میرا اور یاسمین کا نکاح ہوگا۔ " وہ پرسکون انداز میں بولا جبکہ سامنے تخت پر بیٹھے جہانگیر ملک اس کی بات پر یک دم بھڑک اٹھے۔

دماغ خراب ہے تمہارا۔ سارے مہمانوں کو منگنی کی دعوت دے چکے ہیں۔ کیا جواب " دیں گے ہم کہ کیوں آخری وقت میں فیصلہ بدل دیا۔ سب مہمان طرح طرح کی باتیں " بنائیں گے۔ کچھ احساس بھی ہے تمہیں؟

غصے سے بلاج کو گھورتے ہوئے بولے۔ بس نہیں چل رہا تھا اُس فساد کی جڑ کو ہی اکھاڑ کر پھینک دیں۔ جس کی وجہ سے ان کا بیٹا اتنا باغی ہو گیا ہے۔

[Pdf Novel Bank](#)

بابا سائیں مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے کون کیا کہہ گا، کیا سوچے گا۔ میں بس آپ کی " اجازت لینے آیا ہوں۔ " بلاج اب بھی اسی طرح پرسکون سا بولا جبکہ گاؤتکیے سے ٹیک لگائے دلاور بڑی دلچسپی سے اس منظر کو دیکھ رہا تھا۔

جب تم طے کر ہی چکے ہو تو ہماری اجازت کی کیا ضرورت؟ ویسے بھی جب اُس لڑکی " کو بہو بنانے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو تمہارے اس فیصلے کو بھی قبول کرنا ہی پڑے گا۔ " جہانگیر ملک نے اپنی ناگواری کو دباتے ہوئے کہا۔

دلاور نے بھنویں اچکا کر حیرت سے انہیں دیکھا جو چھوٹے بیٹے کے آگے ہتھیار ڈالے جا رہے تھے۔ اُس کے ہر فیصلے پر سر جھکاتے جا رہے تھے۔

مطلب میں آپ کی طرف سے ہاں سمجھوں؟ " امید بھری نظروں سے جہانگیر ملک کو " دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

اب یہ کڑوا گھونٹ بھی پینا پڑے گا۔ جاؤ جا کر کہہ دو اُس لڑکی کے ماں باپ سے۔ " " ہاتھ سے جانے کا اشارہ کرتے گویا انہوں نے بات ہی ختم کر دی۔

[Pdf Novel Bank](#)

بلاج آگے بڑھا اور ان کے ہاتھ پر بوسہ دیتا بیٹھک سے باہر نکل گیا جبکہ اس کے جاتے ہی ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے دلاور جہانگیر ملک کو دیکھتے ہوئے بولا۔

واہ!! کبھی ہمارے ساتھ اتنی رعیت نہیں کی۔ اس کی ہر ناجائز بات پر سر جھکاتے " "جار ہے ہیں۔

تم جو آج یوں عیاشیاں کرتے پھر رہے ہو یہ ہماری ہی ڈھیل کا نتیجہ ہے اور جہاں " تک رہی بلاج کی بات تو تم اچھے سے جانتے ہو ہم یہ سب کیوں کر رہے ہیں۔ ہم اُسے "خود سے بدگمان نہیں کرنا چاہتے۔

ہنکار بھر کر کہتے وہ اسے بھی ہاتھ سے جانے کا اشارہ کر چکے تھے۔ جس پر وہ خباثت سے مسکراتا ہوا وہاں سے باہر نکل گیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

لیکن فائزہ بہن یوں اچانک نکاح؟ مطلب ایسی کیا بات ہو گئی کہ آپ نے یوں منگنی " کی جگہ نکاح رکھ لیا؟ " اسپیکر سے ابھرتی پریشان کن آواز نے کمرے میں چھائی خاموشی کو توڑا۔

اس وقت بلاج فائزہ بیگم کے کمرے میں ان کے سامنے موجود تھا۔ جو کمرے کے وسط میں کھڑی قمر بیگم سے فون پر بات کرتیں اس نئی تبدیلی کا بتا رہی تھیں۔ قریب ہی بیڈ پر بیٹھی جسمین بے تاثر چہرے سے ان کی باتیں سن رہی تھی۔ کوئی دلچسپی نہیں تھی یہ جلنے میں کہ کیوں منگنی کی جگہ اب نکاح ہو رہا ہے۔ یہ مروت کا فیصلہ تھا۔ جس پر ہمیشہ کی طرح فائزہ بیگم اور جسمین نے سر جھکا دیا تھا۔

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

یہ ان کے بابا سائیں کا فیصلہ ہے۔ لیکن آپ پریشان نہ ہوں۔ جیسا چل رہا تھا سب " ویسا ہی رہے گا۔ بس منگنی کی جگہ اب نکاح ہو گا۔ " ان کی پریشانی بھانپ کر فائزہ بیگم سمجھاتے ہوئے بولیں۔

"پر اب ہم مہمانوں کو کیا بولیں گے سب کو منگنی کا کہہ چکے ہیں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

قمر بیگم کی بات پر اب کے فائزہ بیگم بھی خاموش ہو گئیں۔ ان کے تو خود سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ اس بدلاؤ کی وجہ۔

"لائیں امی مجھے دیں۔ میں بات کرتا ہوں۔"

انہیں خاموش دیکھ کر بلاج نے ان کے ہاتھ سے موبائل لیا ساتھ ہی کان سے لگاتا قمر بیگم کو سلام کرتے ہوئے بولا۔

آپ فکر نہیں کریں آنٹی۔ جو بھی سوال کرے تو کہہ دے گا۔ ہم نے آخری وقت پر "

"فیصلہ بدل دیا۔ اس طرح کوئی آپ کو کچھ نہیں کہے گا۔ باقی میں خود دیکھ لوں گا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com۔۔۔ لیکن بیٹا پھر بھی۔۔۔"

آنٹی بس اب آپ یہاں آنے کی تیاری کریں باقی رہی مہمانوں کی بات تو وہ تب ہی "

"دیکھ لینگے۔

بلاج نرمی سے ان کی بات کاٹتا ہوا بولا۔ اب انہیں کیا بتانا یہ خود ان کی بیٹی کا ہی فیصلہ ہے۔ جو نہ جانے کونسے وہم پال کر بیٹھ گئی ہے۔

[Pdf Novel Bank](#)

ٹھیک ہے بیٹا۔ جیسے آپ لوگوں کو بہتر لگے۔ "دھیمے لہجے میں کہتی وہ فون بند کر چکی " تھیں۔

بلاج نے موبائل جیب میں رکھ کر فائزہ بیگم کو دیکھا جو خاموش کھڑی سوالیہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

"آپ کو کچھ کہنا ہے؟"

یہ یقیناً تمہارا فیصلہ ہے بابا سائیں کا نہیں۔ ہیں نا؟ "اسے دیکھتے ہوئے وہ یقین سے " بولیں۔ آخر بیٹے کی رگ رگ سے واقف تھیں۔

visit for more novels:

بالکل !! کوئی شک نہیں اس میں۔ "ڈھٹائی سے اعتراف کرتا وہ کمرے سے باہر نکل " گیا جبکہ فائزہ بیگم اور جسمین ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگیں۔

نئی بات نہیں ہے۔ "مسکرا کر کہتے ہوئے جسمین نے کندھے اچکا دیئے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

ملک خاندان کی حویلی کو بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ رات کی تاریخی میں خوبصورت لان کو گولڈن لائٹس اور بھی حسین اور دلکش بنا رہی تھی۔ چاروں اطراف میں پھیلی گلاب کی خوشبو وہاں موجود مہمانوں کو سکون بخش رہی تھی۔ بلاج اور خاور نے تیاری میں کوئی کمی نہ چھوڑی تھی۔ ایک کے بعد ایک مہمان آتے جا رہے تھے۔ بیرونی دروازے کے آگے دلاور اور خاور مہمانوں کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جبکہ اپنے کمرے کی کھڑکی پر کھڑی جسمین بیرونی دروازے سے داخل ہوتے مہمانوں کو دیکھتے ہوئے اُن چاروں کے نہ آنے کی دعا مانگ رہی تھی جب اچانک دلاور اور خاور بھی اسے اندر آتے دکھائی دیے۔ شاید سارے مہمان آچکے تھے۔ جس کے باعث وہ دونوں اندر چلے آئے تھے۔ اس نے شکر کا سانس لیا جو لگے ہی لمحے گلے میں اٹک گیا۔

"!! یہ"

[Pdf Novel Bank](#)

بیرونی دروازے سے داخل ہوتے حذیفہ اور جنید اس کی پریشانی کو بڑھائے تھے۔ اُن کے پیچھے ہی نوید اور یوسف بھی داخل ہوئے۔ یوں تو سب نے ہی ایک جیسے لباس زیب تن کیے تھے۔ مگر سفید شلوار قمیض کے اوپر بلیک واسکٹ پہنے وہ وہاں موجود سب مہمانوں میں نمایاں لگ رہا تھا۔ ایک پل کو ساری پریشانی بھلائے جسمین اسے دیکھتی رہ گئی۔

جب بھی اسے یوسف کا خیال آتا تھا تو وہ اکثر یہی سوچا کرتی تھی کہ آخر ایسا کیا ہے اس میں جو یوسف جیسا حسین مرد اس کا دیوانہ بنا چھ رہا ہے؟ کچھ بھی تو نہیں۔۔۔

بے شک اس کی رنگت گوری تھی۔ صورت بھی قابلِ قبول تھی کہ کوئی بھی مرد اسے انکار نہیں کرتا مگر اُن مردوں میں یوسف حیدر بھی شامل ہو سکتا ہے یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

"تم آگئے۔"

وہ دھیرے سے بڑبڑائی۔ جبکہ نیچے کھڑے یوسف نے خود پر جہی کسی کی نظروں کو محسوس کرتے جو نہی چہرہ اٹھا کر اوپر دیکھا، اس کی نگاہیں پلٹنا بھول گئیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

گالڈن کرٹھائی کے ساتھ میرون کلر کی فراک میں ملبوس، بالوں کا خوبصورت سا جوڑا بنائے، وہ ہلکے ہلکے میک اپ میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ نفاست سے کیے گئے میک اپ نے اس کے عام سے نقوش میں جان ڈال دی تھی۔ کہ اس وقت نیچے کھڑا یوسف حیدر واقعی یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ آیا کہ کیا وہ اتنی ہی حسین تھی یا آج اسے لگ رہی ہے۔

ابے یوسف!! "نویڈ نے اسے شانے سے تھام کر ہلایا۔"

کیا ہے۔ "وہ جھنجھلایا۔"

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com

کیا کر رہا ہے مروائے گا کیا چل۔ "بازو سے اسے کھینچتے ہوئے وہ چاروں قریب ہی"

موجود خالی ٹیبل کی جانب بڑھ گئے۔ جبکہ اوپر کھڑی جسمین نے کھڑکی کا پردہ برابر کیا اور مڑ کر کمرے سے نکلتی بلاج کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ جہاں یاسمین اور لبابہ کے ساتھ فائزہ بیگم اور قمر بیگم بھی موجود تھیں جبکہ تمام مرد حضرات لان میں بلاج اور مولوی صاحب کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھے نکاح نامہ بھرنے میں مشغول تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

تم کہاں تھیں۔ کب سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ " فائزہ بیگم اسے دیکھتے ہی گویا " ہوئیں۔

" بس اپنے کمرے سے آرہی ہوں۔ آپ کو کچھ کام تھا؟ "

" ہاں !! جاؤ جا کر دیکھو ظفر بھائی (یا سمین کے ابو) نکاح کیلئے اندر تو نہیں آرہے۔ "

جسمین سے کہتی وہ یا سمین کی جانب مڑی جو سنہرے کا مدار جوڑے میں دلہن بنی کسی آسمان سے اُتری حور سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

" لیں انکل اور خاور بھائی خود ہی آگئے۔ "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس سے پہلے جسمین کمرے سے باہر جاتی جب داؤد کے ساتھ ظفر عباسی اور خاور ملک خود ہی دستک دیتے کمرے میں چلے آئے۔ فائزہ بیگم نے انہیں دیکھتے ہی فوراً یا سمین کے چہرے پر گھونگھٹ کیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

ظفر صاحب آگے بڑھ کر یاسمین کے برابر ہی بیڈ پر بیٹھے اور نکاح کی اجازت لیتے ہوئے نکاح نامے پر دستخط کروانے لگے۔ لبابہ اور قمر بیگم نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔ پاس کھڑے داؤد کی آنکھیں بھی بہن کو دیکھ کر نم ہونے لگی تھیں۔

ظفر صاحب نے دستخط کروا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا پھر اٹھ کر دلاور اور داؤد کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکل گئے۔ ان کے جاتے ہی یاسمین اپنی امی اور بہن سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ رونے لگی۔

"امی آپ یاسمین بھابھی کو دیکھیں میں زرا باہر جا کر مہمانوں کو دیکھتی ہوں۔"

جسمین کہتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی اور سیڑھیاں اتر کر لاؤنج سے ہوتی باہر لان میں چلی آئی جہاں اب بلاج سے نکاح کی اجازت لی جا رہی تھی۔

جسمین نے قریب ہی موجود پلر کی آڑ لی اور مسکراتے ہوئے اپنے جان سے پیارے بھائی کو دیکھنے لگی۔ جو سنہری شیروانی زیب تن کیے کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ یوں ہی مسکراتے ہوئے اس خوبصورت منظر کو دیکھتی رہی جب اچانک عقب سے آتی گھمبیر آواز پر چونکی۔

ہمارا وقت کب آئے گا۔ جب ایسے ہی دستخط کر کے میں آپ کو اپنی دسترس میں لے "لوں گا۔"

اکثر اوقات حسین خوابوں کی تعبیر بہت بھیانک ہوا کرتی ہے مسٹر یوسف حیدر!! "روک لو یہیں خود کو۔۔۔" پیچھے مڑ کر جسمین نے اس کی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:

یہیں رکنے کیلئے آگے نہیں بڑھا تھا۔ ویسے بھی شادی تو بہانا ہے۔ وہ حق حاصل "کرنے کے لیے جس میں میں آپ کو سرد گرم ہواؤں سے بچا کر رکھ سکوں، آپ کا خیال رکھ سکوں کہ تنکا بھی آپ کو نہ چھو سکے۔ میری نظروں کے سامنے ہوں تاکہ یہ سکون ہو کہ آپ ٹھیک ہیں، خوش ہیں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین کی آنکھوں میں جھانک کر کہتا وہ اپنے ایک ایک لفظ پر یقین کرنے پہ اسے مجبور کر رہا تھا۔ وہ بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھے گئی۔

"اور؟"

اس کے سحر میں جکڑتے ہوئے جسمین نے بے اختیار پوچھا۔ یوسف کا خاموش ہونا اسے اچھا نہیں لگا تھا۔ چاہے جانے کا احساس رفتا رفتا وجود میں سرایت کر رہا تھا۔ وہ چاہ کر بھی خود کو اس کی سوچوں سے باہر نہیں نکال پا رہی تھی۔

اور آپ کی راہ سے ہر وہ پتھر ہٹا سکوں جو آپ کو تکلیف پہنچائے، ہر اس طوفان کے "سلمنے کھڑا ہو سکوں جو آپ تک آنا چاہے۔ اپنے کندھے پر سر رکھ کر آپ کا ہر آنسو اپنی پوروں پر سمیٹنا چاہتا ہوں۔ خوش رکھنا چاہتا ہوں، خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ بس اتنا حق "چاہتا ہوں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین کے چہرے پر آتی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے کرتا وہ ایک ایک لفظ اس کی روح تک اُتار رہا تھا۔ جبکہ وہ بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھتی رہی۔ جیسے ابھی پلکیں جھپکیں اور سب غائب۔۔۔

بہت مشکل ہے یوسف۔ اتنا مشکل کے ناممکن لگنے لگے۔ "یوسف کو دیکھتے ہوئے" اس نے دھیرے سے کہا۔

لان میں لگی جگمگاتی روشنیاں یوسف کی سیاہ آنکھوں میں پڑتیں انہیں اور بھی سحر انگیز بنا رہی تھیں۔ جنہیں یک ٹک دیکھتی جسمین بالکل فراموش کر چکی تھی۔ وہ اس وقت کہاں ہے، ارد گرد کیا ہو رہا ہے، کون دیکھ رہا ہے، کیا کر رہا ہے۔۔۔ یاد تھا تو بس سامنے کھڑا یہ شخص جو اس سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔

مشکل ہے ناممکن نہیں۔ مجھے بس آپ کا ساتھ چاہیئے باقی میں سب سنبھال لوں " "گا۔

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف کی بات پر وہ چونک کر اس پُرفسوں لمحے کے اثر سے نکلتی دو قدم پیچھے ہٹی۔ ابھی وہ جانے کیلئے مڑی ہی تھی کہ دائیں جانب سے آتی خاور کی آواز پر اندر تک کانپ اٹھی۔

ابے یہ یوسف کہاں غائب ہو گیا۔ مجھے معلوم تھا یہ ایسا ہی کچھ کرے گا یہاں آکر۔ " " نوید لان میں ارد گرد نظر دوڑاتے ہوئے دانت پیس کر بولا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"ضرور مس جسمین کے پاس گیا ہوگا۔ فون کال کے بہانے بیوقوف بنا گیا۔"

حذیفہ نے ہنس کر کہتے ہوئے برابر میں بیٹھے جنید کو دیکھا جو گردن ہلا ہلا کر گنگناتا ساتھ دونوں ہاتھوں سے ٹیبل بھی بجا رہا تھا۔

کھانے کے انتظار میں تو ہمارا کیوں دماغ کھا رہا ہے۔ " اس کے سر پر ہاتھ مارتے " ہوئے حذیفہ نے اسے گھورا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

تم دونوں اس وقت سکون سے بیٹھ جاؤ۔ ایک تو اُس یوسف نے دماغ گھما رکھا ہے۔
 "اوپر سے تم بھی شروع ہو جاؤ۔"

غصے سے انہیں گھور کر کہتا وہ پھر لان میں نظر دوڑانے لگا۔ پر یوسف میاں تو انہیں
 بیوقوف بنا کر ایسے غائب ہوئے تھے کہ واپس آنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

"تم دونوں ادھر بیٹھو میں زرا یوسف کو دیکھ کر آتا ہوں۔"

کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یوسف آتا ہی ہوگا تو پریشان نہ ہو۔ "اس کو"
 کھڑے ہوتے دیکھ جنید نے فوراً لٹکا۔

visit for more novels:

کیسے پریشان نہ ہوں۔ خود موت کے منہ میں چل کر آگئے ہیں۔ "نوید جھجھلایا۔"

یہاں موجود لوگوں کو دیکھ کر ہی اسے عجیب سی وحشت ہو رہی تھی۔ ان کی دنیا میں اور
 جسمین کی دنیا میں فرق اسے واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔ جس کے بعد وہ طے کر چکا تھا۔
 اب تو کسی بھی قیمت پر وہ یوسف کو مس جسمین کی طرف بڑھنے نہیں دے گا۔
 "اچھا تھوڑی دیر تک رک کر انتظار کر لے پھر یوسف نہ آیا تو چلے جانا ڈھونے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

اس کا ہاتھ پکڑ کر حذیفہ نے واپس اسے کرسی پر بٹھایا۔ جس پر وہ زیر لب بڑبڑاتا بیٹھ تو گیا مگر نظر اب بھی یوسف کی تلاش میں ارد گرد گھوم رہی تھیں۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟"

ملتھے پر بل ڈالے خاور تیز تیز قدم بڑھاتا ان کے پاس پہنچا۔ اس کی کرخت بھری آواز سن کر ہی جسمین کا چہرہ فق ہو گیا تھا جبکہ یوسف چہرے پر سنجیدگی لیے خاور کو دیکھ رہا تھا۔

بھائی!! "وہ زیر لب بولی۔ جسے پاس کھڑے یوسف نے بآسانی سن لیا۔"

کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو؟ "سخت نگاہ جسمین پر ڈال کر وہ یوسف سے گویا"

ہوا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

میں مس جسمین کا اسٹوڈنٹ ہوں اور ہمیں بلاج بھائی نے یہاں بلایا ہے۔ "یوسف" نے اس ہی طرح سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

اسٹوڈنٹ؟ "اب کے خاور نے سوالیہ نظریں جسمین پر جمائیں۔ جو فوراً اثبات میں "سر ہلا گئی تھی۔

اگر اسٹوڈنٹ ہے بھی تو یہاں کیا کر رہا ہے۔ جا کر باقی مہمانوں کے ساتھ کیوں نہیں "بیٹھتا اور یہ بلاج۔۔۔ بلاج نے کیوں بلایا؟ وہ کیسے جانتا ہے اسے؟

سخت لہجے میں کہتے ہوئے ایک بار پھر اس نے اپنا رخ یوسف کی طرف کر لیا۔ جو خود پر ضبط کرتا، اس کے نہ ختم ہونے والے سوالوں کو سن رہا تھا۔

"وہ بھائی۔۔۔"

"ارے یوسف!! اچھا ہوا تم آگئے۔"

اس سے پہلے جسمین خاور کو بلاج اور یوسف کی ملاقات کا بتاتی، بلاج خود ہی وہاں چلا آیا۔ اسے دیکھتے ہی جسمین نے سکھ کا سانس لیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

آپ نے بلایا تھا بلاج بھائی کیسے نہ آتے۔ "مصافحہ کرتے ہوئے یوسف نے مسکرا کر " کہا۔ خاور ناگواری سے انہیں دیکھنے لگا۔

"اسے تم نے بلایا ہے؟"

ہاں صرف اسے نہیں اس کے دوستوں کو بھی۔ "خاور کے سوال پر بلاج نے لہجے " میں زرا سی سختی لاتے ہوئے کہا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کوئی تماشا ہو اور ماحول بگڑ جائے۔ سنبھال کر رکھوپنے مہمانوں کو۔ "طنزیہ لہجے میں کہتا خاور وہاں نکلتا چلا گیا مگر جانے سے پہلے ایک کڑی نظر یوسف پر ڈالنا نہیں بھولا تھا۔

visit for more novels:

ویسے بلاج بھائی آپ نے تو کہا تھا منگنی ہے۔ لیکن آپ کا تو نکاح ہوا ہے۔ میں ابھی " یہی مس جسمین سے پوچھ رہا تھا کہ آپ کے بھائی آگئے اور۔۔۔ " دانستہ طور پر بات ادھوری چھوڑ دی۔

یوسف کے جھوٹ پر جسمین نے چونک کر اسے دیکھا جس کے چہرے پر جھوٹ بول کر بھی شرمندگی کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

ہاں پہلے منگنی ہی ہو رہی تھی پھر آخری وقت میں فیصلہ بدل دیا۔ سوچا بعد میں بھی " تو نکاح کرنا ہی ہے تو پھر منگنی جیسے فضول جھمیلوں میں کیوں پڑنا اور بس پھر کر لیا نکاح۔ " بلال ہنستے ہوئے بولا۔ اس کی بات پر یوسف بھی مسکرا دیا۔

"اچھا فیصلہ کیا آپ نے نکاح مبارک ہو۔"

یوسف نے کہتے ہوئے ایک نظر جسمین پر ڈالی۔ جو خاموشی سے کھڑی ارد گرد دیکھ رہی تھی۔ مگر اندر سے خاور کا خوف بھی اسے کھائے جا رہا تھا۔

بہت شکریہ !! اچھا جسمین میں زرا اندر جاتا ہوں جب تک تم یہاں مہمانوں کو " سنبھال لو۔ " یوسف کا شکریہ ادا کر کے وہ جسمین سے مخاطب ہوا۔

جی بھائی !! " جسمین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "

بلال مسکرا کر یوسف کا کندھا تھپکتے ہوئے آگے بڑھ گیا اور ایک بار پھر یوسف نے اپنا سارا دھیان جسمین کی طرف مرکوز کر دیا۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں آپ پر کبھی کوئی بات نہیں آنے دوں گا میں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

جھوٹ بول کر۔ "جسمین اس کے تھوڑی دیر پہلے بولے گئے جھوٹ پر طنز کرتے " ہوئے بولی۔

جھوٹ نہیں بولا۔ میں واقعی آپ سے نکاح کی وجہ پوچھنے والا تھا مگر باقی باتوں میں " بھول گیا۔ " یوسف مسکرایا۔

جبکہ اس کی بات پر جسمین گھوری سے نوازتی آگے بڑھ گئی۔ لیکن عقب سے آتی گنگنا نے کی آواز سن کر مسکرائی ضرور تھی۔
آپ کے شہر میں ہم لے کے وفا آئے ہیں "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com مفلسی میں بھی امیری کی ادا لائے ہیں

" مفلسی میں بھی امیری کی ادا لائے ہیں

سرشاری سے گنگنا وہ خود بھی اپنے قدم ٹیبل کی جانب بڑھا چکا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی بیڈ پر یاسمین بیٹھی نظر آئی ساتھ لبابہ بھی تھی۔ جو بلاج کو دیکھتے ہی شرارت سے مسکراتی وہاں سے اٹھ کر فوراً کمرے سے باہر نکل گئی۔ جبکہ اسے دیکھتے ہی یاسمین مسکراتی ہوئی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ "اپنی بے ساختہ اد آنے والی شرم پر قابو پاتی وہ لہجے کو "ہموار رکھتے ہوئے گویا ہوئی۔

ہمممم!! آپ؟ "بلاج نے بھنویں اچکا کر اسے دیکھا۔ وہ دھیرے دھیرے اس کی "

visit for more novels:

جانب قدم بڑھا رہا تھا۔ یاسمین نے گڑبڑا کر نظریں پھیر لیں۔

www.pdfnovelsbank.com

ہاں تو نکاح ہو گیا نا۔ تو اب تو آپ ہی بولوں گی۔ عزت دینی چاہیے نا شوہر کو۔ وہ الگ " بات ہے تم اس لائق نہیں۔ "آخر میں شرارت سے کہتی وہ پھر سے اپنی جون میں لوٹ چکی تھی۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

اچھا رکوا بھی بتاتا ہوں۔ "کہنے کے ساتھ ہی بلاج نے اسے بازو سے تھام کر ایک جھٹکے " سے خود سے قریب کرتے ہوئے اس کی بولتی ہی بند کر دی۔

کوئی آجائے گا۔ " وہ مسمنائی۔ "

کوئی نہیں آ رہا سب مہمانوں کے ساتھ مصروف ہیں۔ ویسے بہت خوبصورت لگ رہی " ہو۔ "

بلاج نے نرمی سے اسے خود سے الگ کرتے ہوئے اپنے سامنے کیا ساتھ ہی اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں تھام لیا۔ جبکہ اس کی محبت لٹائی نظروں سے گھبرا کر یاسمین نے نظریں جھکا لیں۔ چہرہ شرم سے سرخ پڑنے لگا تھا۔

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.com

"کل کیوں رو رہی تھیں؟ آخر چل کیا رہا ہے تمہارے دماغ میں مجھے بتاؤ۔ "

دھیمے لہجے میں سوال کیا جو پھر سے یاسمین کے چہرے پر اداسی لے آیا۔ نکاح کی خوشی میں وہ اس بات کو بھول ہی بیٹھی تھی یا شاید اب سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

مجھے بس ڈر لگ رہا تھا کہ میں آپ کو کھو دوں گی اس لیے۔ "بلاج کے چہرے کو ہاتھ سے چھوتی وہ خود کو یقین دلانے لگی، نگاہوں کی پیاس بجھانے لگی۔

یاررر!! مانا کہ میرے بابا سائیں اور بڑے بھائی جلاد ٹائپ دیکھتے ہیں لیکن ہیں نہیں۔ "تم بلاوجہ ہی پریشان ہو رہی تھیں۔ دیکھو ہو گیا ہمارا نکاح۔ مجھ پر سارے حقوق رکھتے ہوئے اب تم میرے سامنے کھڑی ہو۔" محبت سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔

یاسمین جو بڑے آرام سے اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھی ایک بار پھر شرم و حیا کے رنگ چہرے پر لیے دھیرے سے نظریں جھکا گئی۔ چہرہ تپ اُٹھا تھا۔ بلاج کی قربت سے لرزتی پلکوں کو اُٹھانے کی کوشش میں وہ ناکام ہو رہی تھی۔

بلاج نے مسکراتے ہوئے اس کی پلکوں کو اپنی پوروں سے چھوا اور آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔

"!! ویکم ٹو مائے لائف مسز یاسمین بلاج"

[Pdf Novel Bank](#)

کان میں سرگوشی کی جس پر یاسمین نے پُر سکون ہوتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔

مجھے اچھا لگتا ہے تیرا نام اپنے نام کے ساتھ "

" جیسے صبح جڑی ہو کسی حسین شام کے ساتھ

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یوسف تو آخر سمجھتا کیوں نہیں ہے بات کو؟ " نوید کمرے میں داخل ہوتے ہوئے "

غصے سے بولا۔

تھوڑی دیر پہلے ہی چاروں ملکوں کی حویلی سے واپس لوٹے تھے۔ جس کے بعد جنید اور حذیفہ تو اپنے گھر کیلئے روانہ ہو گئے تھے مگر نوید نے یہیں رک کر یوسف سے بات کرنے

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

سوچا تھا۔ جس کے بعد اب وہ یوسف کے کمرے میں کھڑا غصے سے اسے دیکھ رہا تھا جو کچھ سننے کیلئے تیار ہی نہیں تھا۔

کیا سمجھوں تیری بات ہاں؟ کہانا میں جسمین کو نہیں چھوڑوں گا بس بات ختم۔ "چلا"

کر کہتا وہ واسکٹ اُتار کر بیڈ پر پھینک چکا تھا۔

تو نے کیا اپنی آنکھیں بند کر رکھی تھیں؟ تو نے دیکھا نہیں زمین آسمان کا فرق ہے "

"مس جسمین کی اور ہماری دنیا میں۔ جلتے بوجھتے تو موت کے منہ میں جا رہا ہے۔

نوید نے کہتے ہوئے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔ بس نہیں چل رہا تھا یوسف کے سر پہ کچھ

دے مارے تاکہ اس کی عقل تو ٹھکانے آئے۔

موت برحق ہے۔ کسی سے ڈرتا نہیں میں۔ "یوسف بھی دو بدو بولا ساتھ ہی آگے بڑھ "

کر الماری سے پہنے کیلئے ٹی شرٹ اور ٹراؤزر نکلنے لگا۔

موت برحق ہے۔ لیکن جلتے بوجھتے موت کے منہ میں جانا بیوقوف ہے اور میں تجھے "

"یہ بیوقوفی نہیں کرنے دوں گا۔

[Pdf Novel Bank](#)

نوید نے اس کی پشت کو گھورتے ہوئے کہا۔ جواب کمرے میں لگے پردے کے پیچھے جا کر کپڑے بدلنے لگا تھا۔

تو اگر میرا ساتھ نہیں دے سکتا تو تو یہاں سے جا سکتا ہے۔ مجھے تیری نصیحت کی بھی " ضرورت نہیں۔ " ہاتھ میں شلوار قمیض تھامے یوسف پردے کے پیچھے سے نکل کر عین اس کے سامنے آکھڑا ہوا۔ جو بے یقینی سے اسے دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلا رہا تھا۔

یعنی مس جسمین تیرے لیے اتنی اہم ہو گئی ہیں کہ اُن کے پیچھے مجھے جانے کو بول رہا " ہے۔ "
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

میں تجھے تیری باتوں کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ ہر بات میں مس جسمین کو بیچ میں " نہیں لا۔ "

ناگواری سے کہتا ہوا ایک بار پھر وہ الماری کی طرف بڑھا اور ہاتھ میں پکڑا سوٹ تہہ کر کے الماری میں رکھ دیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

بچ میں تو تو لے ہی آیا ہے یوسف وہ بھی ہمارے بچ میں۔ "نفی میں سر ہلا کر کہتا وہ " جانے کیلئے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ رک کر یوسف کو دیکھا۔

"جارہا ہوں۔ اب تب ہی ملوں گا جب ہمارے بچ سے مس جسمین چلی جائیں گی۔ "

کہنے کے ساتھ ہی نوید سیدھا وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ یوسف گرنے کے سے انداز میں بیڈ پر بیٹھتا بالوں کو مٹھی میں جکڑ چکا تھا۔

یہ عشقِ محبت کی روایت بھی عجیب ہے صاحب "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"پایا نہیں ہے جس کو اُسے کھونا بھی نہیں چاہتے

[Pdf Novel Bank](#)

صبح ہوتے ہی حویلی میں ایک اور مسئلہ کھڑا ہو چکا تھا۔ خاور جو کل رات سے یوسف کو لے کر مشکوک ہو رہا تھا۔ اپنے تمام شکوک و شبہات لیے جہانگیر ملک کے کمرے میں جا پہنچا۔ جس کے بعد دلاور اور بلاج کو بھی وہیں بلا لیا گیا تھا اور اب جہانگیر ملک اپنے سامنے صوفے پر بیٹھے بلاج سے غضبناک لہجے میں باز پرس کرنے میں لگے تھے۔ جسکے جواب وہ بڑے سکون سے دے رہا تھا۔

میری یوسف سے ملاقات ہسپتال میں ہوئی تھی جب وہ اپنے ابو کو لے کر آیا تھا۔ تب " سے میں اُسے جانتا ہوں بعد میں پتا چلا وہ جسمین کا اسٹوڈنٹ ہے۔ جس کے باعث یوسف سے اچھی بات چیت ہو گئی تھی۔ اس لیے میں نے بلا لیا اُسے نکاح پر اس میں برائی کیا ہے۔ " سکون سے بتاتے ہوئے اس نے جہانگیر ملک کو دیکھا جو پیشانی پر انگنت شکنیں لیے اسے گھور رہے تھے۔

"تمہارا مہمان تھا تو تم تک رہتا۔ جسمین سے باتیں کیوں کر رہا تھا؟"

[Pdf Novel Bank](#)

بائیں جانب صوفے پر بیٹھے دلاور نے ناگواری سے کہا۔ جس پر بلاج کا دل چاہا اپنا سر دیوار میں دے مارے۔ وہ کب سے ایک ہی بات دہرا رہا تھا۔ جسے وہ سمجھنے کیلئے تیار ہی نہیں تھے۔

کہا تو ہے جسمین کا اسٹوڈنٹ ہے۔ وہ یہاں مجھے اور جسمین کو ہی جانتا تھا تو ظاہر سی "بات ہے ہم دونوں سے ہی ملے گا۔"

اتنا بڑا اسٹوڈنٹ؟ "خاور نے آگ کو مزید بھڑکایا۔"

وہ چھوٹا ہے جسمین سے۔ پر آپ اپنی سوچ کو تھوڑا بڑا کر لیں۔ "ناگواری سے کہتے "

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com

کتنا چھوٹا دو تین سال؟ جسمین سے تو بڑا ہی لگ رہا تھا بابا سائیں وہ۔ "بلاج کی بات "پر خاور نے جہانگیر ملک کی معلومات میں مزید اضافہ کیا۔

بابا سائیں ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ لوگ سمجھ رہے ہیں۔ بے فکر رہیں اب وہ "ادھر کبھی نہیں آئے گا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

بلاج نے بات بگڑتے دیکھ بات ہی سمیٹ لی۔ ویسے بھی جس مقصد کیلئے اس نے یوسف کو بلایا تھا وہ پورا ہو گیا تھا۔ اس لیے وہ اب نہیں چاہتا تھا کوئی نیا مسئلہ کھڑا ہو۔ آئندہ اس حویلی میں کوئی باہر کا آدمی نہیں آنا چاہیئے۔ یہ پہلی غلطی سمجھ کر معاف کر " رہا ہوں۔ لیکن اب اگر ایسا ہوا تو ہر ایک اپنے انجام کا خود ذمہ دار ہوگا۔

جہانگیر ملک نے غصہ ضبط کرتے ہوئے دو ٹوک انداز میں کہا۔ برادری سے باہر کی لڑکی کو بہو تو بنا لائے تھے مگر کسی بھی قیمت پر وہ گھر کی بیٹی کو غیر برادری کی بہو نہیں بنے دینگے۔

آپ فکر نہیں کریں ایسا ہی ہوگا۔ لیکن اب اس بارے میں جسمین سے کوئی بات " نہیں کرے گا۔

بلاج کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور سیدھا جہانگیر ملک کے کمرے سے نکل کر ہسپتال کیلئے روانہ ہو گیا جبکہ کمرے میں بیٹھے اُن تینوں کا غصے سے بُرا حال تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

اب دیکھے گا جس طرح اس نے اُس کم ذات لڑکی کو ہمارے گھر کی بہو بنا دیا ایسے ہی " جسمین کو کسی کم ذات مرد کے ساتھ بیاہ دے گا اور ہم ہاتھ ملتے رہ جائے گے۔ " دلاور ہنکار بھر کر کہتا سگار کاکش لینے لگا۔

ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ اُس سے پہلے ہی میں جسمین کا رشتہ کسی اپنی برادری کے مرد " سے کر دوں گا اور اس بار بلاج بھی کچھ نہیں کہہ سکے گا۔ " جہانگیر ملک کی بات پر دلاور طنزیہ انداز میں مسکرایا۔

"لیکن رشتہ آئے گا کہاں سے اب تو وہ دلدار خان بھی ہمارا دشمن بنا بیٹھا ہے۔ "

خاور نے پیشانی پر بل ڈالے پوچھا۔ اسے یوسف کی شخصیت نے ہی کئی وسوسوں میں ڈال دیا تھا۔ جس طرح بے خوف انداز میں یوسف نے اسے جواب دیا تھا یہ باور کرانے کیلئے کافی تھا کہ وہ پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں۔ گو کہ اسے یقین تو نہیں تھا کہ یوسف اور جسمین کے درمیان کوئی تعلق ہے۔ لیکن اپنے شک کو بھی یقین میں بدلنے نہیں دینا چاہتا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

اس کی فکر نہیں کرو ہم جلد ہی اس کا انتظام کر لینگے فی الحال اپنی پارٹی پر توجہ دو۔ "

دلدار خان لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکانے میں لگا ہے۔ کچھ ایسا کرو کہ سب خود بخود ہماری طرف لوٹ آئیں۔

سگار کے کش لیتے ہوئے جہانگیر ملک متفکر سے بولے شیراز کے رشتے سے انکار کے بعد

دلدار خان نے لوگوں کو بھڑکا کر اپنی جانب متوجہ کرنا شروع کر دیا تھا جو جہانگیر ملک کے حق میں نقصان دہ ثابت ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے بابا سائیں اس کا بھی کام ہو جائے گا آپ پریشان نہ ہوں۔ "

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

دلدار سگار کا دھواں ہوا کے سپرد کرتا صوفے پر سے اٹھا اور خاور کو ساتھ آنے کا کہہ کر

کمرے سے باہر نکل گیا۔ جبکہ جہانگیر ملک پُر سوچ انداز میں غیر مرئی نقطے پر نظریں

جمائے کسی فیصلے پر پہنچ چکے تھے۔ بس اب عمل کرنا باقی تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

کلاس ختم ہوتے ہی وہ باہر نکلا تو کافی غصے میں تھا۔ نوید نے صبح سے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی اور نہ ہی اس نے کوئی کوشش کی تھی جبکہ بیچارے جنید اور حذیفہ تو ان دونوں کے درمیان پیس کر رہ گئے تھے۔ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کس کا ساتھ دیں اور کسے چھوڑ دیں۔

یوسی!! یوسی رک۔ "جنید بھاگتے ہوئے اس کے پیچھے آیا۔"

مجھے ابھی کوئی بات نہیں کرنی تم بھی اُس کے پاس جا سکتے ہو۔ "بنا مڑے ہی"

جواب دیا۔ قدم تیزی سے اسٹاف روم کی جانب بڑھ رہے تھے۔

یوسف یہ کیا طریقہ ہے۔ اگر نوید تجھ سے ناراض ہے بھی تو بجائے اُسے منانے کے تو "نخرے دکھا رہا ہے۔"

جنید نے اس کا گریبان پکڑ کر ایک جھٹکے سے اپنی جانب موڑا۔ قدم رک چکے تھے۔ دونوں ایک دوسرے کے مقابل کھڑے غصے سے ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

میں نخرے دیکھا رہا ہوں یا وہ بحث لگا رہا ہے۔ ویسے بھی دوستی نوید نے توڑی ہے " میں نے نہیں۔ اُس کی ضد ہے کہ وہ مجھ سے تب ہی ملے گا جب میں مس جسمین کو "چھوڑ دوں گا اور ایسا کبھی نہیں ہوگا۔

یوسف دانت پیستے ہوئے بولا۔ آواز اتنی نیچے تھی کہ آس پاس سے گزرنے والوں کو بمشکل ہی سنائی دے۔

تو اب وہ ہم سب سے بڑھ کر ہو گئی ہیں؟ "جنید نے حیرت اور کچھ افسوس کے ملے " جلے جذبات میں گھیرے اس سے پوچھا۔ بے یقینی سی چاروں سوں پھیلی تھی۔

visit for more novels:

وہ تم سے بڑھ کر ہیں نہ تم ان سے بڑھ کر۔ سب کی اپنی جگہ، اپنی حیثیت، اپنا مقام " ہے مگر یہ بات تم تینوں کو سمجھ نہیں آرہی۔ "یوسف رکا پھر ٹھہرے ہوئے لہجے میں جتا کر بولا۔

نہ تو میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں اور نہ ہی جسمین کو چھوڑوں گا۔ باقی تمہیں میرے ساتھ " رہنا ہے یا نہیں یہ تمہارا اپنا فیصلہ ہے۔

[Pdf Novel Bank](#)

کہنے کے ساتھ ہی لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ جبکہ جنید وہیں خاموش کھڑا
اسے جاتے دیکھ رہا تھا۔ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ کون غلط ہے یوسف یا نوید؟
ایک دوسرے کی بھلائی چاہتا تھا تو دوسرا اپنے سے جڑے ہر شخص کو اپنے پاس رکھنا چاہتا
تھا۔ غلط تو دونوں ہی نہیں تھے پھر کیا غلط تھا وقت یا حالات؟
فی الحال یہ تو وقت نے ہی بتانا تھا۔ جو اپنے ساتھ نہ جانے کیا فیصلہ لانے والا تھا۔

اولدینکے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہسپتال کے کوریڈور میں تیزی سے قدم بڑھاتا وہ اس کمرے کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ جس
کے دروازے پر نصب نیم پلیٹ پر ڈاکٹر یا سمین کا نام لکھا تھا۔ وہ دستک دے کر بنا
جواب کا انتظار کیے اندر داخل ہوا۔ جہاں سامنے ہی چیئر پر ڈاکٹر عارفہ بیٹھی آنسو بہا رہی

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

تھیں جبکہ یاسمین ہاتھ میں پانی کا گلاس لیے اس کو چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"کیا ہوا؟"

بلاج کی آواز پر دونوں نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا۔ چہرے پر فکر مندی لیے وہ انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔ عارفہ فوراً ہاتھ کی پشت سے آنسو رگڑتی اٹھ کر بلاج کے سائڈ سے گزرتے ہوئے روم سے باہر نکل گئی۔

اسے کیا ہوا؟ "بلاج نے بھنویں اچکائیں اور چلتا ہوا یاسمین کے سامنے جا کھڑا ہوا۔"

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

وہ اپنے کزن صارم سے محبت کرتی تھی۔ "یاسمین کہتے ہوئے اسی چیئر پر بیٹھ گئی"

جہاں کچھ دیر پہلے عارفہ بیٹھی تھی۔

تو اس میں رونے والی کیا بات ہے۔ "بلاج ہنسا جس پر یاسمین نے منہ بناتے ہوئے"

اسے دیکھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

بات یہ نہیں ہے۔ دراصل عارفہ نے جذبات میں آکر اظہارِ محبت کر دیا۔ جس کے بعد "صارم نے اسے بے حیا، بدکردار اور نہ جانے کیا کیا کہہ کر صاف انکار کر دیا کہ وہ اس سے شادی نہیں کرے گا۔ اب دیکھو نا میں نے بھی تو تم سے نکاح کا کہا تھا تو کیا "تم۔۔۔"

یاسمین بولتے بولتے رکی، چونک کر بلاج کو دیکھا۔ جو سکون سے ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگائے اسے سن رہا تھا۔

میں نے تم سے نکاح کا کہا تو کیا تم بھی مجھے بُری لڑکی سمجھنے لگے ہو؟ "یاسمین کی "ڈری سہمی آواز پر بلاج مسکرایا اور اس کا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگا لیا۔

یاسمین!! عورت اپنے اظہارِ محبت کی وجہ سے پستی کی طرف نہیں جاتی بلکہ مرد کی کم "ظرفی اسے پستی میں دھکیل دیتی ہے اور میں کم ظرف مرد نہیں ہوں۔

بلاج کی بات پر وہ سب کچھ بھول کر کھلے دل سے مسکرا دی۔

[Pdf Novel Bank](#)

ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا۔ یہ کم ظرفی ہی تو تھی۔ اگر نامحرم سے اظہارِ محبت حرام ہے تو صرف عورت کیلئے کیوں مرد کیلئے کیوں نہیں؟ نہ جانے کیوں لکھنے والوں نے جب بھی لکھا ہمیشہ تضاد ہی لکھا کہ معاشرے نے بھی گناہوں کی سزا سنائی تو عورت کو سنائی اور مرد کی طرف سے ہر ایک نے آنکھیں موند لیں۔

تو تمہیں بھی یہ ہی لگتا ہے صارم کی غلطی ہے؟ "یاسمین نے اس کی رائے جانی" چاہی۔

ہاں!! ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نکاح کا پیغام بھیجا تھا۔ جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بڑوں کے مشورے سے قبول فرمایا۔ تو پھر اپنے نبی کے اُمتی ہوتے ہوئے ان کی پیروی کرتے ہوئے ہم کیسے عورت کے حق سے انکار کر سکتے ہیں۔

عارفہ نے صارم سے اظہارِ محبت کیا وہ اس کا حق تھا۔ قبول کرنا یہ نہیں کرنا صارم کا "حق۔ لیکن اس بات پر عورت کی کردار کشتی کرنے کا حق کسی کو نہیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ کہہ کر خاموش ہو گیا جبکہ یاسمین بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھے گئی۔ کتنا اچھا انسان تھا وہ یا کتنی خوش قسمت تھی وہ۔ حساب لگانا مشکل نہیں ناممکن تھا۔

اب کیا سوچ رہی ہو؟ "اس نے یاسمین کے سامنے چٹکی بجائی۔"

سوچ رہی ہوں کہ اگر ہر مرد کی سوچ تمہاری طرح ہو جائے تو کوئی عورت اپنے اظہار پر "آنسو نہ بہائے۔" وہ مسکرا کر بولی۔

یہ تو ہے۔ "بلاج نے کہتے ہوئے فخر سے کالر جھاڑے۔"

اچھا بس اب زیادہ ہواؤں میں اڑنے کی ضرورت نہیں۔ "مقابل بھی یاسمین تھی فوراً"

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

زمین پر لا کر پٹھا۔

"اچھا نہیں اڑتا ہواؤں میں پر اب جلدی چلو قسم سے یار بہت بھوک لگی ہے۔"

بلاج نے معصوم سی شکل بنائی جس پر وہ کھلکھلا کر ہنستی چیخ سے اٹھ کر اس کے ساتھ ہی روم سے باہر نکل گئی۔ اب ان کے قدم کیفے ٹیریا کی جانب بڑھ رہے تھے۔

Pdf Novel Bank

"!! یس کم ان"

آفس کے دروازے پر پہنچ کر اس نے دھیرے سے دستک دی جب اجازت ملتے ہی وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا سامنے ہی جامنی رنگ کے شلوار قمیض کے ساتھ ہم رنگ دوپٹہ اوڑھے وہ چیئر پر بیٹھی تھی۔ اس کے سامنے موجود ٹیبل پر لیپ ٹاپ کھلا ہوا تھا جس کے کی بورڈ پر انگلیاں تیزی سے حرکت کر رہی تھیں۔ آج چادر شانوں کے بجائے چیئر کی پشت پر موجود تھی۔ یوسف اس کو دیکھ کر مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔

آپ ادھر ہیں میں آپ کو اسٹاف روم میں ڈھونڈ رہا تھا۔ "اس کی بات پر جسمین نے " ہاتھ روکتے ہوئے چہرہ اوپر اٹھا کر اسے دیکھا جو ایسے اپنی کارکردگی بتا رہا تھا کہ اس بات پر ابھی جسمین اسے شاباشی دے گی۔

[Pdf Novel Bank](#)

کوئی کام تھا یوسف حیدر؟ کہ آپ کو مجھے ڈھونڈتے ہوئے میرے آفس تک آنے کی "زحمت کرنی پڑی۔"

نظریں واپس لیپ ٹاپ پر جماتے ہوئے بولی۔ انگلیوں نے بھی ایک بار پھر حرکت کرنی شروع کر دی تھی۔ جبکہ سامنے کھڑے یوسف کی پیشانی پر جسمین کا انداز دیکھتے ہوئے بل پڑنے لگے۔ دماغ تو پہلے ہی گھما ہوا تھا باقی کسر اس کے رویے نے پوری کر دی۔

مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ؟ "ہاتھ ٹیبل پر مارتے ہوئے وہ غرایا۔ اس کے انداز پر "جسمین فوراً سہم کر پیچھے ہوئی تھی۔

visit for more novels:

یہ کیا بد تمیزی ہے مسٹر یوسف!! "خود پر قابو پاتے ہوئے غصے سے کہا۔"

کوئی بد تمیزی نہیں ہے۔ آپ بتائیں کیوں کرتی ہیں میرے ساتھ ایسا؟ ایک دن اچھے "سے بات کر لینگی تو دوسرے دن پھر وہی بیگانگی کی چادر اوڑھ لیں گی۔ آخر کیوں؟

غصے سے اسنے مٹھیاں بھیجنے لیں۔ سب کچھ غلط ہوتا جا رہا تھا وہاں وہ تینوں ناراض تھے تو یہاں جسمین کی بیگانگی اسے مزید تیش دلا رہی تھی۔ اس کے لیے وہ اُن تینوں سے لڑ

[Pdf Novel Bank](#)

گیا تھا مگر جسمین تھی کہ اپنے خول سے باہر ہی نہیں آرہی تھی۔ زرا یہ خول چٹختا کے
پھر وہ دو گنی مضبوطی سے اسے خود پر چڑھا لیتی۔

یوسف آخر کیا چاہتے ہو تم؟ " بے بسی سے اسے دیکھتے ہوئے وہ جیسے ہاری۔ "

آپ کو۔ " جواب فوراً آیا۔ "

یہ ناممکن ہے آخر سمجھتے کیوں نہیں؟ تمہاری یہ وقتی دِلگی ہم دونوں کیلئے مشکلات "

کھڑی کر دے گی۔ " جسمین نے سمجھانا چاہا۔ جبکہ اچھے سے جانتی تھی۔ اس سر پھرے
کو سمجھانا انتہائی مشکل تھا۔

visit for more novels:

کوئی وقتی دِلگی نہیں ہے سمجھی۔ آج کہہ دیا آئندہ نہیں کہیے گا ورنہ پھر انجام کی ذمہ دار "

خود ہونگی۔ " ٹیبل پر جھک کر ٹھنڈے ٹھار لچے میں کہتا وہ جسمین کو سن کر گیا تھا۔ ریڑھ
کی ہڈی میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔ وہ بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھے گئی۔

آج مجھے بتا ہی دیں یہ چوہے بلی کا کھیل کب تک چلے گا۔ کیونکہ میں آپ کا پیچھا "

" چھوڑنے والا تو نہیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

دیکھو یوسف تم سمجھتے کیوں نہیں۔ میرے گھر والے کبھی نہیں مانیں گے۔ "چیئر" سے اٹھتی وہ یوسف کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ بے بسی، بے رخی، بیگانگی، اس انسان کے سامنے سب بیکار تھا۔

یوسف تم دیکھو بھول جاؤ مجھے کوئی بھی اچھی لڑکی تمہیں مل جائے گی۔ بلکہ "انوشے۔۔۔ انوشے تو تم سے محبت کرتی ہے اسے اپنا لو۔۔۔"

یوسف کا ہاتھ تھامے وہ اسے پیار سے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی کہ انوشے کے ذکر پر اس نے فوراً ہاتھ پیچھے کھینچ لیے۔

انوشے اور مجھ سے محبت؟ محبت نہیں کرتی وہ اُسے بس ہر اُس شخص کے ساتھ ٹائم "پاس کرنا ہوتا ہے جو دوسروں کی پہنچ سے دور ہو۔ آج کل وہ سائنس ڈیپارٹمنٹ کے لڑکے کے ساتھ ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا؟

یوسف کے سوال پر جسمین نے نظریں چرائیں۔ آج صبح ہی تو اس نے انوشے کو کسی لڑکے کے ساتھ دیکھا تھا۔ جلتے بوجھتے بھی وہ انوشے کو پیچ میں لے آئی۔

[Pdf Novel Bank](#)

کیا ہوا خاموش کیوں ہو گئیں؟ "چبھتا ہوا لہجہ۔"

جسمین نے بے بسی سے اپنے ماتھے کو مسلا۔

تم فی الحال جاؤ یہاں سے میں مزید کوئی بحث نہیں کر سکتی۔ "وہ واپس چیئر پر جا کر "بیٹھ گئی۔ یوسف نے لب بھینچے اسے دیکھا۔

"مس جسمین مت کریں ایسا میرا دل دکھا کر کبھی خوش نہیں رہ پائیں۔"

الفاظ تھے یا نہ جانے کیا۔ جسمین وہیں ساکت رہ گئی۔ یوسف تو جا چکا تھا مگر اس کے لفظوں کی بازگشت پورے آفس میں سنائی دے رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"اوائے چھمک چھلو زرا ادھر بھی دیکھ لو۔"

[Pdf Novel Bank](#)

یونی کے گراؤنڈ میں بیٹھے وہ تینوں لڑکے ہر آنے جانے والی لڑکی کو آوازیں لگا رہے تھے۔ جن میں سے کچھ تو انہیں جواباً باتیں سناتے ہوئے آگے نکل جاتیں اور کچھ مسکراہٹ اچھال کر ان کی حوصلہ افزائی کرتیں۔ جس پر وہ مزید شیربنٹے چھوٹی موٹی چھیڑ چھاڑ پر بھی اتر آئے تھے۔

ارے کہاں جا رہی ہو پنکی میڈم بالآخر تم آج ہاتھ آ ہی گئیں۔" عبائے میں موجود " سامنے گزرتی لڑکی کو دیکھتے ہی ان میں سے ایک آگے آیا۔ دیکھو وہی سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ میں پر نسیل سے شکایت کر کے تمہیں ایکسپیل کروا" دونوں گی۔" سامنے جم کر کھڑے وہی کو اسنے دھمکی دی جس پر ڈرنے کے بجائے وہ قہقہہ لگاتا ہوا آگے کو جھکا۔

"ایم این اے کا بیٹا ہوں۔ مجھے ایکسپیل کرواؤ گی؟"

"ہو سامنے سے راستہ چھوڑو۔"

[Pdf Novel Bank](#)

وہ سائڈ سے نکلنے لگی کہ وہی نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ پاس کھڑے دونوں لڑکے بھی ان کے قریب آگئے تھے۔

"چھوڑ میرا ہاتھ۔"

بے بسی سے کہتے ہوئے پنکی نے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی۔ ساتھ ہی مدد طلب نظروں سے ارد گرد دیکھا مگر وہاں کھڑے تماشائی بنے لوگوں میں کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو اس کی مدد کو آتا۔

نہیں چھوڑتے کیا کر لوگی؟ "ایک بار پھر قہقہہ لگاتے ہوئے سوال کیا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "سنا نہیں کیا کہا لڑکی نے ہاتھ چھوڑا اس کا۔"

عقب سے آتی آواز پر وہی نے جیسے ہی چہرہ موڑ کر پیچھے دیکھنا چاہا منہ پر پڑنے والے گھونسے نے اسے زمین بوس کر دیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

گراؤنڈ میں ایک دم سناٹا چھا گیا تھا وہاں موجود کچھ لڑکے لڑکیاں آنکھیں پھاڑے حیرت سے نیچے گرے وکی کو دیکھ رہے تھے تو کچھ دلچسپی سے سامنے کھڑے اس گھونسا مارنے والے خوبصورت ترین مرد کو۔۔۔

شرم آنی چاہیے تم سب کو۔ یہ لڑکا تم سب کے سامنے اس لڑکی سے بدتمیزی کر رہا " ہے اور تم سب کھڑے دیکھ رہے ہو۔ " وہ غصے سے سب پر نظر ڈالتے ہوئے بولا۔

یوسف یہ ایم این اے کا بیٹا ہے۔ " وہاں کھڑے یوسف کے کلاس فیلو نے اسے اپنی " طرف سے آگاہ کیا۔ وہ یوسف کے غصے اور مار دھاڑ والی طبیعت سے بخوبی واقف تھا۔ مگر مقابل بھی پہنچی ہوئی شخصیت کا بیٹا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

ایم این اے کا بیٹا ہے تو کیا؟ یہ یونیورسٹی اس کے باپ کی نہیں ہے۔ " کہنے کے " ساتھ ہی ایک اور گھونسا وکی کے منہ پر جڑا۔ وہ جو ابھی اٹھ کر ٹھیک سے سنبھلا بھی نہیں تھا۔ کہ اس دوسرے گھونسنے نے واپس زمین بوس کر دیا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

یوسف پہلے ہی غصے سے جسمین کے آفس سے نکلا تھا مگر گراؤنڈ میں پہنچتے ہی سامنے کے منظر نے اس کا مزید دماغ گھما دیا۔ جس کے بعد اس کا خود پر قابو پانا ناممکن ہو گیا۔

"سالوں کھڑے کیا دیکھ رہے ہو ماروں اسے۔"

وکی نے نیچے گرے، چہرہ اٹھا کر اپنے دوستوں کو کہا جو پنکی کے ساتھ کھڑے اسے مار کھاتے دیکھ رہے تھے۔

ہاں!! آؤ تم بھی۔ میرے بھی ہاتھوں میں صبح سے کھجلی ہو رہی تھی۔ "یوسف"

شرٹ کے آستین اوپر چڑھتا ہوا بولا۔

visit for more novels:

ان میں سے ایک آگے بڑھا اور یوسف کے منہ پر مکہ مارنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی یوسف نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

اگلے لمحے دونوں ایک دوسرے میں گتھم گتھا ہو چکے تھے۔

"اوو شٹ!! لگتا ہے پرنسپل کو بلانا ہی پڑے گا۔"

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

وہاں کھڑے یوسف کے کلاس فیلو نے فوراً آفس کی جانب دوڑ لگائی کہ تبھی سامنے سے آتے نوید سے بُری طرح ٹکرایا۔ پیچھے ہی جنید اور حذیفہ بھی موجود تھے۔

ٹوٹی کے بچے دیکھ کر نہیں چل سکتا۔ "نوید نے گھورا۔"

سوری!! "عجلت میں کہتا وہ سائڈ سے نکلنے لگا کہ نوید نے اس کا گریبان پکڑ کر روک لیا۔

"کہاں بھاگے جا رہا ہے۔"

"پرنسپل کو بلانے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیوں؟ "حذیفہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بھنویں اچکائیں۔"

"وہ گراؤنڈ میں یوسف کی لڑائی ہو گئی ہے وکی سے۔"

وکی؟ وہ ایم این اے کا بیٹا؟ "جنید نے آنکھیں پھاڑے پوچھا جس پر ٹوٹی نے اثبات "میں سر ہلا دیا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

او بیوقوف یوسف!! اسے تو اکیلا بھی نہیں چھوڑ سکتے۔ "نوید نے غصے سے کہتے ہوئے " فوراً گراؤنڈ کی جانب دوڑ لگائی حذیفہ اور جنید بھی اس کے پیچھے لپکے جبکہ ٹونی پر نسیل کے آفس کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے یہ یوسف۔"

گراؤنڈ میں پہنچ کر نوید کی نظر جیسے ہی یوسف پر پڑی فوراً چلایا۔ گراؤنڈ کا حال عجیب ہو چکا تھا۔ وہاں کھڑے اسٹوڈنٹس خوف زدہ سے اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ جہاں وہی کے دونوں ساتھی تو زمین پر پڑے ہوئے تھے مگر وہی اور یوسف برابری کا مقابلہ کرتے ہوئے ابھی بھی لڑ رہے تھے۔ یوسف کے سر سے خون بہہ رہا تھا جو اس کی بھوری رنگ کی شرٹ کو تر کر چکا تھا۔ جبکہ وہی کا منہ خون سے بھر چکا تھا۔

یوسف چھوڑ یہ کیا حالت بنالی۔ "وہ تینوں فوراً ان دونوں کے پاس پہنچے۔"

نوید نے یوسف کو پکڑ کر قابو کرنا چاہا ساتھ ہی جنید اور حذیفہ نے بھی وہی کو بازوؤں سے پکڑ کر پیچھے ہٹا دیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

چھوڑو مجھے اسے تو ابھی بتاتا ہوں میں باپ کے نام پر اچھلنے والے پلے۔ "یوسف نے" جھٹکے سے نوید کو خود سے دور کرتے ہوئے قدم وکی کی جانب بڑھائے کہ پھر سے نوید نے اسے پیچھے سے تھام لیا۔

"یوسف کتنا خون نکل رہا ہے پاگل ہے کیا چل اور تو تو بھی نکل یہاں سے۔"

یوسف سے کہہ کر وہ وکی کی جانب مڑا اور غصے سے گھورتے ہوئے بولا۔ بس نہیں چل رہا تھا وکی کا حشر کر دے جس کی وجہ سے یوسف کا اتنا خون بہہ گیا تھا۔

"چھوڑو مجھے پھر بتاتا ہوں۔"

visit for more novels:

وکی نے تڑپتی مچھلی کی طرح خود کو ان کی گرفت سے آزاد کروانا چاہا مگر حذیفہ اور جنید کی گرفت مضبوط تھی۔

"چل یوسف۔"

نوید یوسف کو لے کر مڑا ابھی دو قدم آگے بڑھائے ہی تھے کہ زمین پر گرے وکی کے دوستوں نے اُٹھ کر حذیفہ اور جنید پر حملہ کر دیا۔ جس پر وکی نے فوراً خود کو چھڑواتے

[Pdf Novel Bank](#)

ہوئے اپنی ٹانگ میں چھپی گن نکال کر یوسف پر فائر کر دیا۔ حملہ اتنا اچانک تھا کہ سب اپنی جگہ ساکت رہ گئے۔

گولی چلنے کی آواز کے ساتھ ہی سناٹا چھا گیا تھا۔ سب ششدر سے آنکھیں پھاڑے کبھی یوسف کو تو کبھی وکی کو دیکھ رہے تھے۔ وکی کے ہاتھ سے فوراً گن چھوٹ کر نیچے گری۔ کپکپاتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھوں کو چہرے کے سامنے کیا جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو۔ کیا واقعی یہ اس نے کیا ہے۔

"یوسف آنکھیں کھول۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!! یوسف"

حذیفہ اور جنید چلاتے ہوئے نوید کی جانب بڑھے جو یوسف کا سر اپنی گود میں لکھے زمین پر بیٹھا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟"

[Pdf Novel Bank](#)

پرنسپل بھی ٹونی کے ساتھ وہاں چلے آئے۔ جب زمین پر گرے یوسف کو خون میں لت پت دیکھتے ہوئے اپنے پوتھے جانے والے سوال کا جواب خود بخود مل گیا۔

ادھر جسمین جو گولی چلنے کی آواز سن کر تجسس سے کوریڈور سے گزرتے ہوئے ادھر آرہی تھی کہ سامنے پڑے یوسف کے وجود کو دیکھ کر قدم وہیں ساکت رہ گئے۔

میں اُن بے غیرت مردوں میں سے نہیں جو اپنی محبت کو کسی اور کیلئے چھوڑ دوں۔"

"!! آپ کو میری زندگی میں ہی آنا ہے۔ جسمین

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں رکنے کیلئے آگے نہیں بڑھا تھا۔ ویسے بھی شادی تو بہانا ہے۔ وہ حق حاصل کرنے کے لیے جس میں میں آپ کو سرد گرم ہواؤں سے بچا کر رکھ سکوں، آپ کا خیال رکھ سکوں کہ تنکا بھی آپ کو نہ چبھ سکے۔ میری نظروں کے سامنے ہوں تاکہ یہ سکون ہو کہ آپ ٹھیک ہیں، خوش ہیں۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

کوئی وقتی دلگی نہیں ہے سمجھی۔ آج کہہ دیا آئندہ نہیں کہیے گا ورنہ پھر انجام کی ذمہ دار "خود ہونگی۔"

"مس جسمین مت کریں ایسا میرا دل دکھا کر کبھی خوش نہیں رہ پائیں۔"

اپنے ارد گرد اسے بس یوسف کے لفظوں کی بازگشت سنائی دے رہی تھی کہ تبھی بے اختیار ہاتھ لبوں پر لے جا کر اس نے اپنی سسکی روکی۔ کچھ کھوپنے کے احساس نے بڑی شدت سے انگڑائی لی تھی۔ دل تھا کہ جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا۔ نظریں سامنے جمی تھیں جہاں طوفان برپا تھا اسٹوڈنٹس ٹیچرز ادھر سے ادھر بھاگتے، کوئی پولیس کو فون ملا رہا تھا تو کوئی ایبولینس کو کال کرنے میں لگا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ وہیں کھڑی ساکت وجود، ساکت نظریں لیے اس منظر کو دیکھتی رہی۔ کب پولیس آئی، کب ایمبولینس یوسف کو لے کر گئی، کب رش چھٹا، کب طوفان تھما کچھ۔۔۔ کچھ خبر نہیں تھی۔ یاد تھا تو بس زمین پر پڑا خون یوسف حیدر کا خون۔۔

"!! نہیں میں۔۔۔ میرا یوسف"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اک لفظ محبت کا ادنیٰ یہ فسانا ہے"

سمئے تو دل عاشق پھیلے تو زمانا ہے

یہ کس کا تصور ہے یہ کس کا فسانا ہے

جو اشک ہے آنکھوں میں تسبیح کا دانا ہے

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

آغاز محبت ہے آنا ہے نہ جانا ہے
اشکوں کی حکومت ہے آہوں کا زمانا ہے
آنکھوں میں نمی سی ہے چپ چپ سے وہ بیٹھے ہیں
نازک سی نگاہوں میں نازک سا فسانا ہے
ہم درد بہ دل نالاں وہ دست بہ دل حیراں
اے عشق تو کیا ظالم تیرا ہی زمانا ہے
یا وہ تمھے خفا ہم سے یا ہم ہیں خفا ان سے
کل ان کا زمانہ تھا آج اپنا زمانا ہے
یہ عشق نہیں آساں، اتنا ہی سمجھ لیجے
اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے
یہ حُسن و جمال اُن کا، یہ عشق و شباب اپنا

Pdf Novel Bank

جینے کی تمنا ہے، مرنے کا زمانہ ہے
اب دل کو خدا رکھے، اب دل کا زمانہ ہے
اشکوں کے تبسم میں، آہوں کے ترنم میں
"معصوم محبت کا معصوم فسانہ ہے
(جگر مراد آبادی)

ہاتھ میں بو کے تھامے وہ گاڑی سے باہر نکلتی سامنے موجود عمارت کے اندر داخل ہوئی۔
تیز تیز قدم بڑھاتی وہ کوریڈور سے گزرتے ہوئے اس روم کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔
دروازے پر دستک دے کر اس نے ہینڈل کو تھام کر آگے کو دھکیلا دروازہ کھلتا چلا گیا۔
سامنے ہی وہ بلیک ہاف سلیوز ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس بیڈ پر بیٹھا مسکرا کر اپنے
دوستوں سے باتوں میں مصروف تھا۔ سر اور بازو پر پٹی بندھی تھی۔ یوسف کو مسکراتے
دیکھ وہ خود بھی مدہم سی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے آگے بڑھی۔

Pdf Novel Bank

"!! مس جسمین"

حذیفہ اور نوید جو مزے سے صوفے پر پھیل کر بیٹھے تھے اسے دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے جبکہ جنید بیڈ کے قریب ہی بیچ پر ڈھٹائی سے بیٹھا یوسف کیلئے لائے گئے پھلوں سے بھرپور طریقے سے انصاف کر رہا تھا۔

"کیسے ہو آپ لوگ؟"

ان سب سے پوچھتے ہوئے اس نے ہاتھ میں پکڑا بوکے یوسف کی جانب بڑھا دیا۔ جسے اس نے سرشاری سے مسکراتے ہوئے تھام لیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com "ہم سب ٹھیک ہیں آپ بیٹھیں نا۔"

نوید صوفے کے پاس سے ہٹتے ہوئے بولا۔ حذیفہ بھی اس کے ساتھ ہی ساڈ پر ہو گیا۔ جسمین اثبات میں سر ہلاتی خاموشی سے صوفے پر جا بیٹھی۔ ہسپتال کے اس روم میں جہاں کچھ دیر پہلے ہنسی مذاق چل رہا تھا اب وہیں ماحول میں خاموشی چھا چکی تھی۔

"آں!! حذیفہ چل ڈاکٹر سے ڈسچارج کا پوچھنا تھا نا۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

نویذ جنید کو بھی اشارہ کرتا حذیفہ کے ساتھ روم سے باہر نکل گیا۔ تاکہ دونوں کو سکون سے بات کرنے کا موقع مل سکے۔

اوو!! میں بھی زرا یوسف کی دوائیاں لے آؤ ڈاکٹر نے کہا تھا لانے کیلئے۔ "جنید بھی " بہانہ بناتے ہوئے اٹھا اور روم سے باہر نکل گیا۔ مگر اپنے ساتھ کیلے لیجانا بھولا نہیں تھا۔ "کیسے ہو تم؟"

جسمین جو سر جھکائے بیٹھی تھی ان تینوں کے جاتے ہی یوسف سے گویا ہوئی۔ جو ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

"اب ٹھیک ہوں اب سب ٹھیک ہے۔" وہ مسکرایا۔ جسمین نظریں پھیرتی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ اس کی بات میں چھپا مطلب وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی۔

وکی کو یونی سے ایکسپیل کر دیا ہے۔ لیکن تم نے وکی کے خلاف کیس واپس کیوں " لے لیا؟ " یوسف کی بات کا اثر زائل کرنے کیلئے پوچھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

مجھے بس اُسے اس کی اوقات بتانی تھی جو ہو گیا۔ آج صبح ہی اپنے باپ کے ساتھ یہاں " اگر معافی مانگ کر گیا ہے بلکہ اپنے بیٹے کی حرکت کی وجہ سے ہسپتال کا سارا خرچہ بھی انہوں نے ہی اٹھایا ہے۔ " وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

کل کے جھگڑے میں گولی صرف یوسف کے بازو چھو کر گزری تھی۔ زخم زیادہ گہرا نہیں تھا کہ وہ وکی کے خلاف کیس چلاتا اور پھر آج صبح ہی تو وکی اپنے باپ عثمان چودھری کے ساتھ اس سے معافی مانگنے چلا آیا تھا۔ جس کے بعد یوسف نے اسے معاف کرتے ہوئے کیس واپس لے لیا تھا اور پھر عثمان چودھری نے بھی خوش ہوتے ہوئے ہسپتال کا سارا خرچہ خود اٹھا لیا تھا۔ حالانکہ یوسف کی خوداری کو یہ گوارا نہیں تھا لیکن عثمان چودھری کا کہنا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کے گناہ کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں۔ جو چند پیسوں میں ممکن تو نہیں پر ان کے دل سے کچھ بوجھ کم ہو جائے گا۔ ان کے لہجے میں چھپی شرمندگی اور افسوس کو محسوس کرتے ہوئے پھر یوسف نے بھی دوبارہ انکار کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ وہ ایک باپ کا سر مزید جھکا نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"نوید کہہ رہا تھا تم آج ڈسچارج ہو رہے ہو۔"

[Pdf Novel Bank](#)

ہاں زخم زیادہ گہرا نہیں ہے نا تو ڈاکٹر نے کہا آج رات تک چھٹی مل جائے گی پھر گھر " جا سکتا ہوں۔

یوسف کی بات پر اثبات میں سر ہلاتی وہ خاموش ہو گئی۔ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا۔ کیا بولے، کیا بات کرے۔ خود پر جمی یوسف کی مسلسل مسکراتی نظریں بھی اسے کنفیوز کر رہی تھیں۔ وہ یونہی خاموش بیٹھی تھی کہ یوسف کی آواز نے اس خاموشی کو توڑا۔

ویسے کچھ خوفناک واقعات بظاہر تو غلط ہوتے ہیں مگر ہماری زندگی میں سب ٹھیک کر " جاتے ہیں۔

وہ اسے بتا رہا تھا یا جتا رہا تھا۔ جسمین یہ تو نہ سمجھی مگر بات میں چھپا مطلب ضرور سمجھ گئی تھی۔

اس جھگڑے کے بعد صرف اپنے دوستوں سے ہی یوسف کے تعلقات ٹھیک نہیں ہوئے تھے بلکہ جسمین کے مخفی جذبات بھی ظاہر ہونے لگے تھے جو اسے آج ہسپتال تک لے آئے تھے۔ صرف یہ ہی نہیں کل رات بھی وہ یوسف کے نمبر پر کال کر کے نوید

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

سے اس کی خیریت دریافت کر چکی تھی۔ جسے یوسف کے ہوش میں آتے ہی نوید نے اس کے گوش گزار کر دیا تھا۔ جسمین کو اس کی پرواہ ہے اس احساس نے ہی ہر تکلیف کو اس سے دور کر دیا تھا۔ وہ خوش تھا اور اب جسمین کو اپنے سامنے بیٹھا دیکھ خوشی کا ٹھکانہ ہی نہیں رہا تھا۔

تم ایسے ہی گھورتے رہو گے تو میں چلی جاؤں گی۔" وہ جھنجھلائی۔

کیسے؟" پرسکون انداز میں سوال کیا نظریں اب بھی نہیں ہٹائی تھیں۔

ایسے جیسے ابھی گھور رہے ہو۔" انگلی اٹھا کر یوسف کی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا۔ جس

پر مسکراتے ہوئے یوسف نے نظریں پھیر کر دروازے کی طرف مرکوز کر لیں۔

مجھے اچھا لگا آپ آئیں۔" وہ اب سنجیدہ تھا اور جسمین اب بھی خاموش۔

یہ اعتراف بہت مشکل تھا کہ وہ بھی اس سے محبت کرنے لگی ہے۔ اسے تکلیف میں

دیکھ کر وہ خود بھی سکون سے نہیں رہ پائی۔ وہ وہاں تھی پر دل یہاں اٹکا ہوا تھا۔

کچھ بولیں گی نہیں۔" اس کی چبھتی خاموشی یوسف کو ایک آنکھ نہ بہائی۔

[Pdf Novel Bank](#)

میں چلتی ہوں۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ یوسف نے بے چینی سے پہلو بدلا۔
"ابھی تو آئی تھیں۔"

"ہسنے نہیں آئی تھی ملنے آئی تھی۔"

"ابھی ٹھیک سے ملی کہاں ہیں۔"

تو کیا اب تمہارے گلے لگ جاؤ۔" وہ چڑ کر بولی۔ جبکہ اس کی بات پر یوسف نے فراغ
دلی سے بانہیں پھیلاتے ہوئے گویا اسے گلے لگنے کی دعوت دی۔

دفع ہو جاؤ۔ اگلی بار یہ ہاتھ ہی ٹوٹ جائیں۔" غصے سے پیر پختی وہ روم سے باہر نکل
گئی۔ پیچھے یوسف قہقہہ لگاتا اب اپنا فون اٹھا کر نوید کو کال ملانے لگا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

ملاقات تو ہے تمہیں دیکھنے کا بہانہ "

"چھوڑ دو یہ باتیں کیا کہے گا زمانہ

[Pdf Novel Bank](#)

شبانہ یہ لو اس جوڑے کو میرے کمرے میں رکھ دو۔ " فائزہ بیگم نے لاؤنج میں صفائی " کرتی شبانہ کے پاس آکر اسے جوڑا تھمایا۔ جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جوڑا لے کر فوراً کمرے کی جانب بڑھی۔

اور ہاں سنو یا سمین کے گھر فون ملا کر مجھے دو۔ کل درگاہ پر حاضری چنے جانا ہے۔ میں " چاہتی ہوں رخصتی سے پہلے ایک دفعہ یا سمین کو ساتھ لے کر درگاہ پر ہو آؤ۔ " ایک اور حکم دیا۔

"جی سردارنی جی بس یہ رکھ کر آئی۔"

شبانہ کہہ کر فوراً کمرے میں چلی گئی۔ جبکہ فائزہ بیگم وہیں لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئیں کہ تبھی دروازے سے انہیں جسمین اندر آتی دکھائی دی۔

[Pdf Novel Bank](#)

"اتنی دیر لگا دی آنے میں۔"

امی ٹریفک بہت تھا۔ خیر آپ بتائیں کیا ہوا؟ "جسمین ان کے پاس ہی صوفے پر بیٹھ گئی۔ ساتھ ہی شانوں پہ سے چادر اُتار کر سائڈ پر رکھ لی۔

"کل یاسمین کو لے کر درگاہ پر جاؤ گی تمہیں بھی چلنا ہے کل یونیورسٹی نہیں جانا۔" جی ٹھیک ہے۔ "جسمین نے اثبات میں سر ہلایا۔"

"ایک تو یہ شبانہ کہاں رہ گئی۔"

"آگئی سردارنی جی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

شبانہ لاؤنج میں آتے ہوئے بولی ساتھ ہی لاؤنج میں موجود ٹیلی فون پر یاسمین کے گھر کا نمبر ملا کر ریسپور فائزہ بیگم کو تھما دیا۔

بی بی جی آپ کیلئے کچھ لاؤ۔ "ادب سے سر جھکائے جسمین سے پوچھا۔"

"جی چائے میرے کمرے میں لے آئیں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

فائزہ بیگم کو فون پر بات کرتے دیکھ جسمین اٹھ کھڑی ہوئی اور شبانہ کو چائے کا بول کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ حکم ملتے ہی شبانہ بھی کچن کی جانب چل پڑی تھی۔ جبکہ فائزہ بیگم وہیں بیٹھی قمر بیگم سے باتوں میں مصروف تھیں۔

ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر نوید یوسف اپنے گھر ہی لے آیا تھا۔ یوسف کے انکار کے باوجود بھی اس نے ایک نہیں چلنے دی تھی۔ ویسے بھی اب یوسف کے گھر تھا ہی کون جو اس کا خیال رکھتا۔

تو اب آرام کر کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔ "نوید نے پانی کا جگ سائڈ ٹیبل پر " رکھتے ہوئے کہا۔

[Pdf Novel Bank](#)

میں بالکل ٹھیک ہوں اتنی بھی چوٹ نہیں لگی جو تم لوگ مجھے مریضوں کی طرح ڈیل " کر رہے ہو۔ " وہ جھنجھلایا۔

گولی لگی ہے تجھے۔ وہ الگ بات ہے کہ تجھ جیسی ڈھیٹ چمڑی پر کوئی اثر نہیں " ہوتا۔

نؤید بھی چڑ کر بولا۔ یوسف کی حرکتوں پر غصہ تو آ رہا تھا مگر کچھ بھی بولنے سے خود کو باز رکھا ہوا تھا۔

" ویسے پتا ہے وکی کو ایکسپیل کر دیا ہے یونی سے۔ "

visit for more novels:

جانتا ہوں ٹونی جب آج ملنے آیا تھا تو اس نے بتا دیا تھا اور مس جسمین نے بھی۔ " " یوسف مسکرایا جبکہ نؤید نے گھور کر اسے دیکھا۔

یوسف آخر میں تیرا کیا کروں؟ تو نے کل حالت دیکھی تھی اپنی اگر کچھ ہو جاتا تو۔ " " خفگی سے کہتے ہوئے نؤید اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔

تو کیا ہوتا؟ ویسے بھی تو تو ناراض تھا نا۔ اب کیا ہوا؟ " یوسف نے بھنویں اچکائیں۔ "

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

ناراض تھا تجھ سے نفرت نہیں کرتا تھا۔ "نؤید نے دانت پیسے۔"

"لیکن میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں۔"

یوسف نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے اسے جتایا کہ اگر نؤید یہ سوچ رہا ہے۔ اب یوسف اس کی بات مان لے گا اور مس جسمین کے معاملے میں پیچھے ہٹ جائے گا تو یہ اس کی بھول ہے۔

نؤید خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر گہرا سانس لے کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔ یوسف میں تیرا دشمن نہیں ہوں۔ میں بھی تیری خوشی چاہتا ہوں۔ اگر مس جسمین "کی وجہ سے تجھے تکلیف ہوئی تو مجھ سے برداشت نہیں ہوگا۔"

مجھے مس جسمین کی وجہ سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور اب تو وہ بھی مجھے پسند کرنے لگی ہیں۔ "کہتے ہوئے وہ مسکرایا۔ آج جسمین کی آنکھوں میں وہ اپنا عکس واضح طور پر دیکھ چکا تھا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

ٹھیک ہے مان لیا مس جسمین تجھے پسند کرنے لگی ہیں۔ لیکن ان کے گھر والے کیا " وہ تجھے قبول کرینگے اور اگر انہوں نے تجھے قبول نہیں کیا تو کیا مس جسمین اپنے گھر والوں کے خلاف جا کر تیرا ہاتھ تھام سکیں گی؟

نوید کے سوال نے اب کے یوسف کو چپ لگا دی۔ جسمین نے ہمیشہ یہ کہہ کر اسے روکنا چاہا تھا کہ اُس کے گھر والے یوسف کو قبول نہیں کرینگے اور بالفرض قبول نہیں بھی کرتے تو کیا جسمین اس کا ساتھ دے گی یا پیچھے ہٹ جائے گی اور کیا تب یوسف جسمین کو چھوڑ پائے گا؟ یہ سوچ ہی سوہان روح تھی۔

زیادہ سوچ مت آرام کر ابھی تیری طبیعت بھی ٹھیک نہیں۔ "اے سوچوں میں " غرق دیکھ کر نوید کہتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ سر میں ویسے ہی چوٹ لگی تھی اور اب یہ سب باتیں اسے مزید ذہنی افیت سے دوچار کر دیتیں۔

"چلتا ہوں کچھ چاہیئے ہو تو آواز دے دینا۔"

Pdf Novel Bank

نویدا سے چادر اوڑھا کر لائٹ بند کرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ جبکہ اس اندھیرے میں بھی یوسف آنکھیں کھولے کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا۔ سوچوں کے تانے بانے اب بھی وہیں جڑے تھے۔

"کیا میں اندر آجاؤں؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وائٹ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس دروازے پر کھڑے بلال نے دستک دیتے ہوئے پوچھا۔ تھوڑی دیر پہلے ہی وہ ہسپتال سے واپس آیا تھا اور اب فریش ہونے کے بعد سیدھا جسمین کے کمرے میں چلا آیا تھا۔

"آئیں نا بھائی۔"

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین جو کل مزار پر جانے کیلئے کپڑے نکال کر دیکھ رہی تھی۔ بلاج کی آواز پر فوراً اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتے۔ "کپڑوں کو واپس الماری میں رکھتے ہوئے بولی۔"

نہیں کام تو نہیں تھا۔ ڈرائیور بتا رہا تھا آج تم یونی کے بعد ہسپتال گئی تھیں۔ "بلاج" نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جی آپ کو بتایا تو تھا یوسف کو گولی لگی تھی تو سوچا ایک بار ہسپتال میں دیکھ آؤں۔ "جسمین نے مصروف سے انداز میں کہا جبکہ اس کی بات پر بلاج کے چہرے پر سنجیدگی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چھا گئی مگر بولا کچھ نہیں۔

کیا ہوا خاموش کیوں ہو گئے؟ "الماری بند کر کے اس نے چہرہ موڑ کر بلاج کو دیکھا۔"

نہیں کچھ نہیں اچھا کیا۔ ویسے امی بتا رہی تھیں کل درگاہ پر جا رہے ہو یا سمین کو لے کر۔ "بلاج نے بات بدلی۔"

[Pdf Novel Bank](#)

جی اُس کے لیے ہی کپڑے نکال رہی تھی۔ امی نے بھابھی کے گھر فون تو کر دیا تھا پر " آنٹی کہہ رہی تھیں وہ لوگ مزار پر نہیں جاتے۔ لیکن امی کے کہنے پر یاسمین بھابھی کو بھیج دیں گی۔ " تھوڑی دیر پہلے فائزہ بیگم سے ہونے والی گفتگو اب اس نے بلاج کے گوش گزار کر دی۔

ٹھیک ہے چلو تم اب آرام کرو میں چلتا ہوں۔ " بلاج جانے کیلئے مڑا ہی تھا کہ " جسمین نے پیچھے سے آواز دے دی۔

بھائی آپ کو میرا ہسپتال جانا بُرا لگا؟ " ذہن میں مچلتا سوال زبان پر آیا۔ "

نہیں مجھے بُرا نہیں لگنے لگیں لیکن بابا سائیں کو یہ بات ناگوار گزر سکتی ہے اس لیے احتیاط " کرو۔ " وہ مسکرا کر بولا۔ جس پر جسمین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے بھائی۔ "

"ہمم ! اگڈ گرل۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

بلاج کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ جبکہ وہ مسکراتی ہوئی بیڈ پر جا لیٹی۔ جسمین کیلئے یہ ہی بہت تھا کہ بلاج کو بُرا نہیں لگا اور پھر رہی بابا سائیں اور بڑے بھائیوں کی بات تو بلاج تھا تو انہیں سنبھالنے کیلئے۔

تپتی دوپہر میں تیز رفتاری سے دوڑتی دو گاڑیاں سیدھا اس مزار کے سامنے جا رہی تھیں۔ ایک میں فائزہ بیگم اور شبانہ موجود تھیں جبکہ دوسری گاڑی میں جسمین کے ساتھ یاسمین بیٹھی تھی۔ سفید شلوار قمیض میں ملبوس سر پر لال دوپٹہ لیے یاسمین حیرت سے اس جگہ کو دیکھ رہی تھی۔ وہ پہلے کبھی مزار پر نہیں آئی تھی۔ نہ ہی اسنے کبھی آنے کا سوچا تھا۔ وہ الگ فرقے سے تعلق رکھتی تھی بلاج الگ۔ مگر دل مل چکے تھے جس کے بعد ہر ذات پات، فرقہ واریت کہیں بہت پیچھے رہ گیا تھا۔

"چلیں بھابھی؟"

[Pdf Novel Bank](#)

گاڑی کا دروازہ کھول کر جسمین نے اترنے کا اشارہ کیا جس پر یاسمین سر ہلاتی باہر نکل آئی۔ وہ یہاں آنا نہیں چاہتی تھی مگر بلاج کی خوشی کیلئے انکار بھی نہیں کر پائی تھی۔

بیٹا مجھے معلوم ہے تم یہ سب نہیں مانتی پر تم یہاں ہماری خوشی کیلئے آئیں مجھے " اچھا لگا۔ باقی تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہم میں سے کوئی تمہیں مجبور نہیں کرے گا۔ " فائزہ بیگم نے اس کے پاس آکر شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ یاسمین مسکرا دی۔

"چلو آجاؤ۔"

یاسمین کو ساتھ لیے وہ مزار کی سیڑھیاں چڑھنے لگیں۔ شبانہ اور جسمین بھی ان کے پیچھے ہی تھیں۔ سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس، سر پر ہم رنگ دوپٹہ اوڑھے جسمین تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی ارد گرد لوگوں کو بھی دیکھ رہی تھی۔ اتنی دھوپ میں بھی وہاں ایک جہان آباد تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

سیڑھیوں سے اوپر پہنچ کر وہ پھولوں کے ہار اور منت کی چادر ہاتھ میں لیے زنانہ حصے میں آکر فاتحہ پڑھنے لگی۔ یاسمین حیرت سے وہاں موجود سب عورتوں کو چادر چڑھاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"بھابھی آپ میرے ساتھ آئیں۔"

جسمین اس کا ہاتھ تھامے وہاں سے نکل کر اس دیوار کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ جہاں کتنوں کی مردایں دھاگے کی صورت بندھی تھیں۔

یہ اتنے دھاگے کیوں بندھے ہیں؟ "یاسمین نے حیرت سے اس سبز رنگ کی جالی دار " دیوار پر بندھے دھاگوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

منت کے دھاگے ہیں۔ "جسمین کہتے ہوئے خود بھی ہاتھ میں موجود منت کا دھاگہ " باندھنے لگی۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کے پاس مانگنے کے لیے بہت کچھ تھا۔ لیکن اس بار کسی امتحانی پرچے میں پاس ہونے کیلئے دعا نہیں کرنی تھی بلکہ زندگی کے امتحان میں پاس

[Pdf Novel Bank](#)

ہونے کی دعا کرنی تھی۔ وہ مانگنا تھا جو اب سے پہلے کبھی نہیں مانگا تھا۔ وہ پانا تھا جو اب سے پہلے کبھی نہیں چاہا تھا۔ وہ ایک شخص جو اب سے پہلے خواب تک میں نہیں آیا!! تھا۔ وہ۔۔۔ جو یوسف حیدر تھا۔ ایک جسمین کا۔۔۔ یوسف حیدر

"یہ کیا۔۔۔"

منت کا دھاگہ باندھتے ہوئے اس کی نظر اس نشان پر پڑی۔ جو "سیاہ" تھا۔

کیا ہوا؟ "اس کے چہرے پر چھائی پریشانی کو دیکھتے ہوئے یاسمین نے پوچھا۔"

"میرے دھاگے پر یہ سیاہ نشان ہے۔ یہ کوئی اچھا شگون نہیں۔"

visit for more novels:

او ہو!! کیا بات کر رہی ہو یہ صرف ایک دھاگہ ہے اور ویسے بھی اللہ کو تمہاری فریادیں "

اور دعائیں سنے کیلئے ان دھاگوں کی ضرورت نہیں۔" جسمین کی پریشانی کم کرنے کیلئے

وہ سمجھاتے ہوئے بولی۔

اچھا کیا یہ ہمیشہ یہیں بندھا رہے گا؟ "یاسمین نے بات بدلی۔ جس میں کچھ تجسس "

بھی شامل تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

"ہاں۔"

ویسے اگر تم بعد میں کبھی یہاں آئیں تو تمہیں کیسے پتا چلے گا ان میں سے تمہارا دھاگہ " کونسا ہے؟ " ایک اور سوال۔ جسمین نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

یہ میں نے دیوار کے کونے پر باندھا ہے اور پھر اب تو اس پر یہ سیاہ نشان بھی موجود " ہے۔"

یاسمین کی بات کا اثر اس پر ہوا تھا یا نہیں۔۔۔ پر اب وہ اس سیاہ نشان کو الگ ہی نظر سے دیکھ رہی تھی۔

visit for more novels:

او ہاں !! یہ تو فائدہ ہو گیا۔ اب اس سیاہ نشان سے تم فوراً پہچان جاؤ گی کہ یہ ہی تمہارا " ہے۔"

جی !! اب چلیں امی کے پاس چلتے ہیں۔ " جسمین مسکرا کر کہتی اسے لیے فائزہ بیگم " کی طرف بڑھ گئی جہاں وہ چبوترے پر بیٹھے فقیروں میں سامان تقسیم کر رہی تھیں۔ شبانہ ہاتھ میں کھانے پینے کے ساتھ ساتھ کپڑے وغیرہ لیے ان کے پیچھے کھڑی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

آگئیں تم دونوں۔ " ان دونوں کو دیکھ کر وہ مسکرائیں۔ "

"جی!! اب آپ نے غریبوں میں سامان تقسیم کر دیا تو چلیں؟"

ہاں چلو اور شبانہ یہ باقی سامان سیڑھیوں پر بیٹھے لوگوں میں تقسیم کر دو جب تک ہم " گاڑی میں جا کر بیٹھتے ہیں۔

شبانہ کو ہدایت دیتیں وہ ان دونوں کے ساتھ واپس گاڑیوں کی طرف بڑھ گئیں۔ سب سے زیادہ انہیں یاسمین کی فکر تھی جو نہ جانے یہاں آکر کیسا محسوس کر رہی تھی۔ تم پریشان تو نہیں ہوئی بیٹا۔ " گاڑی کے پاس پہنچ کر انہوں نے پیار سے پوچھا۔ " نہیں آنٹی کوئی پریشانی نہیں ہوئی آپ فکر نہیں کریں۔ " یاسمین مسکرائی۔ اسے " خوشی تھی کہ فائزہ بیگم نے اسے زبردستی کچھ کرنے کو نہیں کہا تھا۔ نہ ہی اپنے رنگ میں رگنے کی کوشش کی تھی۔

"چلو گاڑی میں بیٹھو تم دونوں شبانہ کے آتے ہی چلتے ہیں۔ "

"جی۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

فائزہ بیگم کی بات پر اثبات میں سر ہلاتی وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ہی شبانہ بھی سامان تقسیم کر کے ان کے پاس چلی آئی تھی۔ جس کے بعد وہ فوراً ہی وہاں سے نکلتے گھر کیلئے روانہ ہو چکے تھے۔

کیا بونڈنگ ہے آپ میں۔ "جنید نے یوسف کو دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا۔"

یوسف کو چوٹ لگنے کی وجہ سے آج یوسف اور نوید یونی نہیں گئے تھے۔ اس لیے حذیفہ اور جنید یونی کے بعد ان دونوں سے ملنے چلے آئے تھے اور اب کمرے میں بیٹھے مسلسل شرارت سے یوسف کو دیکھ رہے تھے۔

بکواس نہیں کرو سیدھے طریقے سے بکو کیا کہنا ہے۔ "یوسف جانتا تھا کوئی پتے کی بات " تو کرینگے نہیں اس لیے چڑ کر بولا۔

[Pdf Novel Bank](#)

آج تو نہیں آیا اور مس جسمین بھی۔ اس لیے تنگ کر رہا ہے تجھے۔ "حذیفہ نے ہنستے " ہوئے کہا۔

تو میں کیا کروں؟ مجھے تو چوٹ لگی ہے اس لیے نہیں گیا۔ "وہ مزید چڑا جبکہ ذہن میں " جسمین کو لے کر ہل چل مچ چکی تھی۔

ہاں اور وہ تیری وجہ سے نہیں آئی ہوں گی۔ دل نہیں لگے گا ناتیرے بغیر۔ "جنید " نے کہہ کر حذیفہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارا ساتھ ہی دونوں قہقہہ لگا کر ہنس پئے۔

انہیں ہنستا دیکھ یوسف کا دل کیا ساڈ ٹیبل پر رکھا گلدان اٹھا کر ان دونوں کے سر پر

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دے مارے۔

تنگ مت کرو اُسے۔ "نوید ہاتھ میں چائے کی ٹرے تمھارے کمرے داخل ہوتے ہوئے " بولا۔ نظر سیدھا ان دونوں پر پڑی تھی جو بیڈ پر گرے ہنسنے میں لگے تھے۔

بس نوید تجھے پتا ہے تو مجھے کب اچھا لگتا ہے۔ "نوید کے ہاتھ میں چائے کی ٹرے کو " محبت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

[Pdf Novel Bank](#)

ہاں جب تیری عزت افزائی کرتا ہوں گھونسوں کے ساتھ۔ "جنید کو جواب دیتے ہوئے " اس نے ٹرے بیڈ کے درمیان میں رکھ دی۔ کل سے اس نے بغیر کسی خاص وجہ کے یوسف کو بیڈ سے اٹھنے نہیں دیا تھا۔ سارا سامان اسے بیڈ پر ہی لا کر دے رہا تھا۔

مجھے باہر جانا ہے اور مزید گھر پر نہیں بیٹھ سکتا۔ "یوسف کا موڈ خاصا چڑچڑا ہوا رہا تھا۔ " کچھ طبیعت کا اثر تھا تو کچھ کل سے نوید کی باتوں نے بھی ذہن کو الجھا رکھا تھا۔

بیٹھے رہو چپ چاپ اور تم مجھے لیکچرز نوٹ کروا دینا آج کے۔ "یوسف سے کہہ کر وہ " حذیفہ اور جنید سے مخاطب ہوا۔ جو مزے سے چائے کی چسکیاں بھر رہے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"اوکے۔ "

"تم لوگ رکو میں بس ابھی آیا۔ "

ان تینوں کو باتیں کرتے دیکھ یوسف نے اپنا موبائل اٹھا کر جیب میں رکھا اور ان سے کہتا ہوا بیڈ سے اتر کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ جبکہ وہ اسے پیچھے سے آوازیں ہی دیتے رہ گئے۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

"آہ!! یہ نہیں سدھرے گا۔"

کمرے میں بیٹھا دلاور خاموشی سے جہانگیر ملک کو دیکھ رہا تھا جو فون پر مسلسل ہدایت دیتے مقابل کو سمجھانے میں لگے تھے۔ جس پر مقابل بھی انہیں تسلیاں دیتے ہوئے اب فون رکھ چکا تھا۔

visit for more novels:

کیا بابا سائیں کام ہو جائے گا نا؟ "مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے دلاور نے مسکرا کر پوچھا۔"

ہاں کریم نے ہمیں یقین دلایا ہے۔ مایوس نہیں کرے گا۔ کل کا سورج اس کی زندگی کا آخری دن ہوگا۔ "نفرت سے کہتے ہوئے انہوں نے خاور کی طرف دیکھا۔ جو صوفے پر آرام سے بیٹھا انہیں سن رہا تھا۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

اس شجاع عالمگیر نے اپنے بیٹے کے رشتے کا کہا تھا۔ معلوم کرو کن سرگرمیوں میں " ملوث ہے۔ اس بار ہم بلاج کو اختلاف کرنے کا کوئی موقع نہیں دیں گے۔ " وہ ہنکار بھرتے ہوئے بولے۔

آپ پریشان نہ ہوں میں سب معلوم کر لوں گا۔ بس اب جلد سے جلد آپ جسمین کا " رشتہ کر دیں۔ ورنہ ایسا نہ ہو وہ بھی کسی مرد کو ہمارے سامنے لا کر کھڑا کر دے۔

خاور کا ذہن اب بھی یوسف میں ہی اٹکا ہوا تھا۔ اس لیے اب وہ جلد از جلد جسمین کی شادی کروانا چاہتا تھا۔ نہ جانے کیوں پر یوسف اسے ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔ اُس کی بے خوفی آج بھی اسے غصہ دلا دیتی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

[Pdf Novel Bank](#)

رات کی تاریکی منجمد ہوئی۔ وہیں صبح کا سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ دوبارہ روشن ہو چکا تھا۔ کانوں میں رس گھولتی پرندوں کی چہچاہٹ، فضا میں چھائی پھولوں کی مسجور کن مہک جو نختوں سے ٹکڑا کر لبوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ بکھیرے ہوئے تھی۔ سرد ہوا کے جھونکے جو ہر سوں اپنے پر پھیلائے ہوئے تھا اپنے آپ میں مکمل ہونے کا منہ بولتا ثبوت تھے۔ ایسے میں اس مکمل اور پرکشش تصویر کا حصہ بنے جسمین دھیرے دھیرے قدم بڑھاتی اپنے آفس کی جانب بڑھ رہی تھی جب کوئی اور بھی اس کے ہم قدم آ ہوا۔

کیسی ہیں؟ " درمیان میں زرا کا زرا فاصلہ رکھتے ہوئے یوسف نے پوچھا۔ "

میں تو ٹھیک ہوں اور آپ؟ " بغیر اس کی طرف دیکھے ہی وہ پہچان گئی تھی سوال " کرنے والا شخص کون ہے۔

[Pdf Novel Bank](#)

اف !! اب تو یہ "آپ" کہنے کی فار میلیں چھوڑ دیں۔ خیر میں بھی ٹھیک ہوں۔ ویسے "کل میں آپ کو کال کر رہا تھا اٹھائی کیوں نہیں؟" خفگی سے سوال کیا۔ جسمین نے مسکراہٹ دبائی۔

"کیونکہ مجھے یہ فون پر رابطے نہیں پسند۔"

"اور کیا نہیں پسند ابھی بتا دیں تاکہ آگے سے نہ کروں۔"

اور۔۔۔ اور تم نہیں پسند۔ "جسمین کے سنجیدہ انداز پر یوسف کے قدم وہیں رک گئے۔ جبکہ وہ مسکراہٹ دبائی آگے بڑھ گئی۔

visit for more novels:

ایسے کیسے نہیں پسند؟ تبھی میری وجہ سے کل آپ بھی یونی نہیں آئیں۔ "متھے پر بل ڈالے وہ ایک بار پھر اس کے پیچھے چلتے ہوئے بولا۔

کس نے اتنی بڑی خوش فہمی میں مبتلا کر دیا؟ "آفس کے سامنے پہنچ کر جسمین نے "رک کر اسے دیکھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

کسی نے نہیں کیونکہ یہ خوش فہمی نہیں حقیقت ہے۔ "وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتا " ہوا بولا۔ جسمین نے نظریں پھیریں اور آفس کا دروازہ کھول کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔ یوسف بھی اس کے پیچھے ہی اندر آیا۔

خوش فہمی اب غلط فہمی میں بدل رہی ہے مسٹر یوسف!! میں کل درگاہ پر گئی تھی۔ " اس لیے کل یونی نہیں آسکی۔ " وہ جتا کر بولتی اپنی چیئر پر جا بیٹھی۔

درگاہ!! آپ درگاہ پر جاتی ہیں؟ " یوسف نے بھنویں اچکائے اسے دیکھا۔ " ہاں کیوں؟ " وہ الجھی۔ "

visit for more novels:

کچھ نہیں بس میں ان سب چیزوں کو نہیں مانتا اس لیے شادی کے بعد آپ مزار " وغیرہ پر نہیں جائیں گی۔ " وہ سکون سے بولتا جسمین کو ٹھیک ٹھاک تپا گیا۔

" تم۔۔۔ تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے؟ "

آپ کا ہونے والا شوہر۔ " یوسف مسکرایا جبکہ جسمین نے لب بھینچے گھور کر اسے دیکھا " جو ڈھٹائی سے اس پر حق جتا رہا تھا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

"لگتا ہے بازو پر لگی گولی نے دماغ پر اثر کر دیا ہے۔"

گولی نے تو نہیں پر کسی کے تصور نے ضرور اثر کر دیا ہے۔ "دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر جھکتا وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کر بولا۔ جسمین نے نظریں جھکا لیں۔

جسمین نے اظہار نہیں کیا تھا نہ ہی کرنے کا ارادہ رکھتی تھی اور نہ ہی یوسف اس سے اظہار کروانا چاہتا تھا۔ وہ جسمین کا بھرم رکھنا چاہتا تھا اور اب جب جذبات انداز سے جھلکنے لگے تھے تو لفظوں کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی۔ یوسف کیلئے اتنا ہی کافی تھا کہ جسمین اب اس کے جذبات کو جھٹلا نہیں رہی تھی۔

visit for more novels:

تم۔۔۔ تم کیوں لگے آج یونی؟ ایک دو دن گھر پر اور آرام کرتے۔" جسمین نے بات بدلی۔ خود پر جمی یوسف کی نظریں اسے کنفیوز کر رہی تھیں۔

اگر نہیں آتا تو پھر معلوم کیسے ہوتا کہ آپ کو میری فکر ہے یا نہیں۔" یوسف کی بات پر وہ جھنپ سی گئی اور دل میں ہی خود کو کوسنے لگی کہ آخر اس نے یہ پوچھا ہی کیوں۔

"اب چلتا ہوں کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

شہادت کی انگلی سے اس کا گال چھوتا وہ پیچھے ہٹا اور سیدھا آفس سے باہر نکل گیا۔ جبکہ اپنے دائیں گال پر ہاتھ رکھے بیٹھی جسمین دھیرے سے مسکرا دی۔

ہاتھ میں بندھی گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے وہ سگنل کے کھلنے کا انتظار کر رہی تھی۔ جلدی جلدی کرتے بھی اسے ہسپتال کے لیے دیر ہو گئی تھی باقی کی کسر اس ٹریفک جام نے پوری کر دی تھی۔

visit for more novels:
www.urduNovelBank.com

"کھل جا یا رنہ بلاج نے تو آج میرا قتل کر دینا ہے۔"

وہ بڑبڑائی ساتھ ہی موبائل اٹھا کر دیکھا جہاں بلاج کے کتنے ہی میسجز وہ موصول کر چکی تھی۔ مگر ان کا جواب نہیں دیا تھا۔ ابھی وہ ان میسجز کو دیکھ ہی رہی تھی کہ دفعتاً موبائل

[Pdf Novel Bank](#)

ٹون بھی اسکرین پر بلاج کا نام جگمگانے لگا۔ اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ کال ریسو کی۔

"!! ہیلو"

کہاں ہو کب سے میسجز کر رہا ہوں۔ جواب کیوں نہیں دے رہیں؟ "اسپیکر سے بلاج" کی جھنجھلائی آواز ابھری۔

"بس آرہی ہوں بابا ٹریفک میں پھنس گئی تھی۔"

سگنل لائٹ گرین ہوتے دیکھ اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور آگے بڑھا دی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"اوکے سنبھل کر آنا اور آئی لو یو۔"

محبت بھرے لہجے میں کہتا وہ کال کاٹ چکا تھا۔ یاسمین نے مسکراتے ہوئے موبائل

ڈش بورڈ پر رکھا۔ روڈ پر نظریں جمائے وہ گاڑی تیزی سے آگے بڑھاتی قدر سنسان

علاقے میں داخل ہو چکی تھی۔ اکا دکا گاڑیاں ہی پیچھے آتی دکھائی دے رہی تھیں۔ گاڑی

کی اسپید مزید تیز کرتی وہ آگے بڑھ رہی تھی جب پیچھے سے آتی بائیک نے یکدم سامنے آ

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

کر راستہ روکا۔ یاسمین نے فوراً بریک پر پاؤں رکھ کر گاڑی روکی عین ممکن تھا کہ گاڑی سیدھا بائیک سے جا ٹکراتی۔

"!! آہ"

جھٹکے کی وجہ سے سر اسٹیرنگ ویل سے جا ٹکرایا تھا وہ کراہ اُٹھی۔

"کیا بد تمیزی ہے۔"

غصے سے بڑبڑاتے ہوئے اس نے جیسے ہی چہرہ اٹھا کر سامنے بائیک پر بیٹھے ان دونوں لڑکوں کو دیکھا کہ تبھی فضاء میں گولی کی آواز گونجی۔ درختوں پر بیٹھے پرندے شور مچاتے ہوئے فضاء میں اڑتے چلے گئے۔ شاید رو رہے تھے۔ یکدم ماحول میں شور اٹھا تھا اور پھر ہر طرف سناٹا چھا گیا۔ سناٹا۔۔۔ موت کا سا سناٹا۔

موت کی آغوش میں یوں بھی کھو جاتے ہیں "

"پلکیں جھکاتے ہیں اور گہری نیند سو جاتے ہیں

[Pdf Novel Bank](#)

تیزی سے کوریڈور سے گزرتا وہ اس روم کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ کانپتے ہاتھوں سے ہینڈل
تھام کر آگے کو دھکیلا، دروازہ کھلتا چلا گیا۔ سامنے ہی وہ بلب کی روشنی میں اکیلی اسٹریچر
پر لیٹی اپنی آخری آرام گاہ میں اترنے کا انتظار کر رہی تھی۔ بلاج دھیرے دھیرے قدم
اٹھاتا اس کی جانب بڑھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"بس آرہی ہوں بابا ٹریفک میں پھنس گئی تھی۔"

بلاج نے اس کے چہرے کو دیکھا۔ جہاں ماتھے پر گولی کا نشان تھا۔ ماتھے پر گولی لگنے کے
باعث وہ موقع پر ہی دم توڑ چکی تھی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

بلاج نے دھیرے سے اس کے ماتھے کو چھوا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو وہ اس سے بات کر رہی تھی اور اب آنکھیں بند کیے ایسے لیٹی تھی جیسے اب اسے دیکھنا بھی نہیں چاہتی۔

"تم پھر اداس ہو آخر چل کیا رہا ہے تمہارے دماغ میں؟"

اسے اپنی آواز آتی سنائی دی۔ کل ہی تو وہ اس کے چہرے پر
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
چھائی اداسی کو دیکھتے ہوئے خفگی سے پوچھ رہا تھا اور وہ کہہ رہی تھی۔۔۔

نہیں میں اداس نہیں ہوں بلکہ اب تو بہت خوش ہوں اب اگر موت بھی آجائے تو
"غم نہیں۔"

Pdf Novel Bank

"بکواس نہ کیا کرو۔۔"

اب کے اپنی جھنجھلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ لیکن سامنے لیٹی لڑکی نے شاید بہت اچھے سے اس کی بات پر کان دھرے تھے کہ اب وہ بکواس کرنا تو دور کچھ اچھا بھی نہیں بول رہی تھی۔

"اُٹھو ایسے کیوں لیٹی ہو اُٹھو۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یاسمین کے چہرے پر جھکا وہ پیار سے اس کے گال پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔ بار بار پلکیں جھپکا کر وہ اس نمی کو پیچھے دھکیل رہا تھا جو ان کے دیدار میں دیوار بن رہی تھی۔ اُٹھو اب کیوں ناراض ہو میں نے تو تمہاری ہر بات مانی ہے۔ نکاح بھی کیا تمہارے " کہنے پر پھر کیوں میرے ساتھ ایسا کر رہی ہو۔

[Pdf Novel Bank](#)

بلاج نے اسے جھنجھوڑا مگر دوسری طرف خاموشی چھائی رہی۔ بھلا جانے والوں نے بھی کبھی پلٹ کر دیکھا ہے۔ کبھی جواب دیا ہے۔ وہ تو چلے جاتے ہیں بغیر پیچھے دیکھے، بغیر یہ جانے کہ ان کے جانے کے بعد پیچھے چھوٹ جانے والے پل پل کس اذیت سے گزریں گے۔

"!! ڈاکٹر بلاج"

پیچھے سے آتی مردانہ آواز پر بلاج فوراً سیدھا ہوا اور آنکھوں کو صاف کرتا دروازے کی طرف مڑا جہاں ڈاکٹر قدیر کے ساتھ پولیس آفیسر شبیر بھی موجود تھا۔

visit for more novels:

اس واقعے کے بعد وہاں سڑک پر سے گزرتے لوگوں نے کار میں موجود یاسمین کی لاش کو دیکھ کر فوراً پولیس کو کال کر دی تھی۔ وہاں پہنچ کر پولیس کو چیکنگ کے دوران یاسمین کی کار سے صرف ہسپتال کا کارڈ ملا تھا۔ جس پر یاسمین کا نام اور ہسپتال کا پتہ موجود تھا ساتھ ہی ہسپتال کا نمبر بھی تھا۔ جس کے ذریعے سے پولیس نے فوراً ہی ہسپتال میں کال کر کے اطلاع دیتے ہوئے ایبولینس کو بلا لیا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

"جی؟"

ڈاکٹر بلاج یہ ڈکیتی کا کیس لگتا ہے۔ کیونکہ آپ کی وائف کی کار سے سوائے ہسپتال۔
کے کارڈ کے علاوہ کچھ برآمد نہیں ہوا اور بقول آپ کے اس واقعے سے تھوڑی دیر پہلے
"ہی انہوں نے آپ سے فون پر بات کی تھی۔"

آفیسر شبیر نے سنجیدگی سے بلاج کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جہانگیر ملک اور ان کے گھرانے
سے وہ بخوبی واقف تھا۔ اس لیے ان قاتلوں کو ڈھونڈنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا
تھا۔

visit for more novels:

مجھے بس جلد از جلد وہ قاتل اپنے سامنے چاہیں وہ کون تھے اور کیوں ایسا کیا یہ پتا لگانا "
آپ کا مسئلہ ہے۔" بلاج خود پر ضبط کرتے ہوئے بولا۔

"آپ فکر نہیں کریں ڈاکٹر بلاج بہت جلد وہ قاتل آپ کے سامنے ہوں گے۔"

کہتے ہوئے آفیسر شبیر نے مصافحہ کیلئے بلاج کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے اس نے فوراً تھام
لیا۔ دست بوسی کے بعد وہ روم سے باہر نکل گئے۔ جبکہ ڈاکٹر قدیر وہیں کھڑے اس کی

Pdf Novel Bank

ضبط سے لال انگارا ہوتی آنکھوں کو دیکھنے لگے۔ تسلی بخش جیسے سب الفاظ ختم ہو چکے تھے۔ سوائے دکھ کے اب کچھ نہ تھا کسی کے پاس۔

"!! سنبھال خود کو بلاج"

بلاج کا شانہ تھپک کر کہتے وہ خود بھی باہر چلے گئے۔ دروازہ بند ہوا اور خود پر کرتا ضبط بالآخر کھو دیا۔ پھوٹ پھوٹ کر روتا وہ وہیں اسٹریچر کے پاس بیٹھتا چلا گیا۔ یاسمین خود تو چلی گئی تھی مگر پل پل مرنے کیلئے بلاج کو چھوڑ گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

خالد میں بات بات پہ کہتا تھا جس کو جان

"وہ شخص آخرش مجھے بے جان کر گیا

(خالد شریف)

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

عباسی ولا میں صفِ ماتم بچھ چکا تھا۔ آس پڑوس کے لوگ بھی جمع ہونے لگے تھے۔ گھر میں ماتم کا سما تھا۔ یاسمین کی میت کو ہسپتال سے گھر لے آئے تھے اور اب کفن میں لپیٹی ان سب کے سامنے موجود تھی۔ فائزہ ملک قمر بیگم کے پاس تھیں جو روتے روتے بے ہوش ہو چکی تھیں۔ بڑی بیٹی کے جانے کا صدمہ ناقابلِ برداشت تھا۔

visit for more novels:

بلاج اور داؤد ظفر عباسی کے پاس موجود تھے جو بالکل سکتے میں آچکے تھے۔ بیٹی کو ایسے رخصت کرنا پڑے گا یہ ان کے وہم و گمان میں بھی کہیں نہیں تھا۔

ادھر جسمین لبابہ کو سنبھال رہی تھی۔ خبر ملتے ہی وہ یونیورسٹی سے نکل کر سیدھا فائزہ بیگم کے ساتھ یہاں چلی آئی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

اذان کا وقت ہو رہا ہے جس نے چہرہ نہیں دیکھا دیکھ لے پھر میت کو لے جائے " "گے۔

وہاں موجود یاسمین کے رشتے داروں میں سے کسی نے کہا۔ سب اُٹھ کر چہرہ دیکھتے آخری دیدار کرنے لگے۔ کہ میت کو اٹھانے کا وقت آن کھڑا ہوا۔

قمر بیگم جو ہوش میں آنے کے بعد بالکل خاموش بیٹھی تھیں۔ یاسمین کی میت کو اُٹھاتے دیکھ دوڑ کر اس پر جھکی۔

کہاں لے کر جا رہے ہیں آپ سب میرے بیٹی کو؟ میری بیٹی کو تو کچھ نہیں ہوا۔ " یاسمین۔۔۔ میری جان۔۔۔ اٹھو نا میری بچی۔۔۔ دیکھو نا اپنی ماں کی طرف۔ " وہ چیخ چیخ کر رونے لگیں۔ وہاں موجود ہر آنکھ اشک بار تھی۔

آپی آنکھیں کھولو نا۔ " لبابہ چلائی۔ "

جسمین کیلئے لبابہ کو سنبھالنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ اس کے تو خود اپنے آنسو بھی تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

فائزہ بیگم اور کچھ عورتوں نے قمر بیگم کو پکڑ کر پیچھے کیا جس کے بعد بلاج اور داؤد ظفر عباسی اور باقی مردوں کے ساتھ مل کر جنازے کو کاندھے پر اٹھائے وہاں سے باہر نکل گئے۔ ان کے جاتے ہی عورتوں کے رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور ایک بار پھر قمر بیگم چیختے ہوئے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تیری خوشبو کا پتہ کرتی ہے

مجھ پہ احسان ہوا کرتی ہے

شب کی تنہائی میں اب تو اکثر

گفتگو تجھ سے رہا کرتی ہے

دل کو اُس رہا پہ چلنا ہی نہیں

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

جو مجھے تجھ سے جدا کرتی ہے

زندگی میری تھی لیکن اب تو

تیرے کہنے پر رہا کرتی ہے

اُس نے دیکھا ہی نہیں ورنہ یہ آنکھ

دل کا احوال کہا کرتی ہے

(پروین شاکر)

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

رات کی تاریکی اپنا جو بن لیے پوری آب و تاب سے چمک رہی تھی۔ اسی تاریکی میں وہ وجود دھڑکتے دل کے ساتھ اپنے سامنے موجود اس گھر کو دیکھ رہا تھا۔ جہاں کبھی اس کی متاعِ جان رہا کرتی تھی۔

آج پورا ایک ہفتہ گزر چکا تھا اُسے اس دنیا سے رخصت ہوئے اور اس ایک ہفتے میں

ایک پل بھی ایسا نہیں تھا جس میں بلال نے اسے یاد نہ کیا ہو۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

لوگ کہتے ہیں جانے والوں کے ساتھ مرا نہیں جانا مگر کوئی ان سے پوچھے جس کی پوری دنیا ہی اُس ایک شخص کے جانے سے اُجڑ جائے تو وہ کیسے جیئے؟

اگر تم زندگی گزارنے کو جینا کہتے ہو تو پھر وہ-ہ-ہ-ہ-ہ دیکھو!! ایک اور عاشق زندہ وجود مردہ جذبات لیے کھڑا ویران آنکھوں سے اپنے محبوب کا اُجڑا آشیانہ دیکھتے ہوئے جی رہا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے اس کے دل کا آشیانہ اُجڑ چکا ہے مگر وہ جی رہا ہے۔ ریگستان میں پانی کی تلاش میں بھٹکتے اُس مسافر کی طرح جو ناکامی لیے جی رہا ہے۔۔۔

"!! یا سمین"

visit for more novels:
 دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے، آنکھیں بند کیے وہ کار کی بونٹ سے ٹیک لگائے زیر لب بڑبڑایا۔ ہوا کے جھونکے اس کے چہرے کو چھوتے کسی اپنے کے پاس ہونے کا احساس دلا رہے تھے۔ وہ چند لمحے یونہی آنکھوں کو بند کیے کھڑا رہا کہ دفعتاً آنکھیں کھولیں۔ بائیں ہاتھ پر کسی اپنے کا لمس محسوس ہوا تھا۔ کوئی تھا جو اس کا ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھ میں لے رہا تھا۔ بلاج نے اپنے بائیں جانب چہرہ موڑ کر دیکھا۔ جہاں وہ کھڑی مسکرا کر

[Pdf Novel Bank](#)

اسے دیکھ رہی تھی۔ ہاتھ اب بھی نرم و نازک ہاتھ میں موجود تھا اور وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔

"اندر نہیں آؤ گے؟"

اب تم بلائی نہیں۔" جواب میں شکوہ تھا۔"

"میں بلاؤں گی تو آؤ گے؟"

"کیوں نہیں۔"

اور وہ مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھامے آگے بڑھی۔ وہاں جہاں وہ رہا کرتی تھی۔

دروازے پر رک کر بیل بجائی۔ چند لمحوں بعد ہی دروازہ کھلا سامنے داؤد تھا۔

"بلاج بھائی اکیلے آئے ہیں؟"

اس نے بلاج کے پیچھے جھانکتے ہوئے پوچھا۔ شاید جسمین یا فائزہ ملک بھی ساتھ ہوں پر وہاں کوئی نہیں تھا سوائے بلاج کے۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

اکیلے۔۔۔" وہ دھیرے سے بڑبڑایا ساتھ ہی اپنے ارد گرد دیکھا جہاں کوئی نہیں تھا۔ بلاج " نے گہرا سانس لیتے ہوئے سر جھٹکا۔ تو اب طے ہوا زندگی گزارنے کا بہانہ مل گیا۔ تخیل میں بنتی تصویر نگاہوں میں آنے لگی۔

"کیا ہوا اندر آئیں نا۔"

بلاج کو خاموش کھڑے دیکھ اس نے سائڈ پر ہوتے ہوئے اندر آنے کا راستہ دیا۔ بلاج خاموشی سے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ لان سے گزر کر وہ اندرونی دروازے سے لاؤنج میں داخل ہوئے۔

آپ بیٹھیں میں امی کو بلاتا ہوں۔" داؤد کہتا ہوا قمر بیگم کے قمرے کی جانب بڑھ گیا۔ " بلاج خاموش نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگا جب اپنے شانے پر کسی کا لمس محسوس کر کے پیچھے مڑا۔

مجھے ڈھونڈ رہے ہو؟" وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔ "

"نہیں۔"

Pdf Novel Bank

"پھر یاد نہیں کرتے مجھے؟"

"نہیں۔"

"بھول گئے مجھے؟"

بھولتی ہی تو نہیں کہ یاد کروں۔" بلاج نے اس ہاتھ تھام کر اپنے عین دل کے مقام پر رکھا۔

"تم تو یہاں رہتی ہو جہاں داخل ہونے کا راستہ تو ہے لیکن باہر نکل جانے کا نہیں۔"

بلاج کی بات پر یاسمین کھل کر مسکرا دی۔ وہ نم آنکھوں سے اس کی مسکراہٹ کو دیکھے

گیا۔

"!! بلاج بیٹا"

قریب سے آتی آواز پر وہ چونکا چہرہ موڑ کر دائیں جانب دیکھا داؤد کے ساتھ قمر بیگم کھڑی تھیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

بھائی آپ بیٹھ تو جائیں۔ ایسے کیوں کھڑے ہیں؟ " داؤد کے سوال پر اس نے پھر " نگاہیں چاروں طرف گھمائی۔ وہ اب بھی اکیلا ہی کھڑا تھا اور کیوں کھڑا تھا یہ بھی بس وہی جانتا تھا۔

بیٹھ جاؤ بیٹا۔ " قمر بیگم کے کہنے پر وہ اثبات میں سر ہلاتا صوفے پر بیٹھ گیا۔ قمر بیگم " اس کے سامنے جا بیٹھیں۔ داؤد ان کے قریب ہی کھڑا رہا۔ " کیسی طبیعت ہے آنٹی؟ "

بلا ج نے ان کے مرجھائے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جوان اولاد کے چلے جانے کے بعد بھلا ماں باپ کیسے ہو سکتے ہیں۔

visit for more novels:

www.urduonlinebank.com

ٹھیک ہوں بیٹا۔ " وہ دھیرے سے بولیں۔ "

" اور انکل وہ کہاں ہیں؟ "

وہ باہر گئے ہیں کوئی کام تھا شاید۔ " وہ کہہ کر خاموش ہو گئی جیسے کہنے کو کچھ بچا ہی نہ ہو۔

[Pdf Novel Bank](#)

اپنا خیال رکھیں آنٹی لبابہ اور داؤد کی ذمہ داری بھی آپ کے سر پر ہے۔ "بلاج کی " بات وہ اثبات میں سر ہلاتی یکدم رو پڑیں۔ وہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کر قمر بیگم کے سامنے گھٹنوں کے بل جا بیٹھا۔

ایسے نہیں روئیں آنٹی۔ میں ہوں نا آپ کے پاس آپ کا بیٹا۔ آپ فکر نہیں کریں میں " کبھی بھی آپ لوگوں کو نہیں چھوڑوں گا۔ " قمر بیگم کے آنسو صاف کرتا وہ انہیں دلاسہ دینے لگا اب سوائے دکھ اور دلاسوں کے رہ ہی کیا گیا تھا۔

"تم بہت اچھے ہو بیٹا۔"

قمر بیگم نے بلاج کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے گلے سے لگا لیا پاس کھڑا داؤد بھی پیچھے سے بلاج کے گلے لگ گیا۔ تینوں کی آنکھیں نم تھیں جواب کم ہی خشک رہا کرتی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

"کیسی ہیں؟"

وہ تیزی سے اسٹاف روم کی جانب بڑھ رہی تھی جب پیچھے سے آتی آواز پر رک کر پیچھے مڑی۔ سکن کلر کی شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ میں ملبوس ہاتھوں کو جیبوں میں ڈالے وہ مسکراتا ہوا جسمین کے سامنے آکھڑا ہوا۔

تم پر فرض ہے کلاس سے پہلے میرے پاس آکر حاضری دینا؟ "جسمین نے بھنویں " اچکائی۔

visit for more novels:

بالکل فرض ہے جسے میں قضاء نہیں کر سکتا۔ "وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا۔ بھلا " شرمندگی پھر کیسے چھو کر گزر جاتی۔ جسمین نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے مڑ کر واپس چلنا شروع کر دیا۔ یوسف نے بھی اس کے ساتھ ہی قدم بڑھا دیئے۔

"بلاج بھائی اب کیسے ہیں؟"

[Pdf Novel Bank](#)

ٹھیک ہیں بس خاموش ہو گئے ہیں زیادہ بات نہیں کرتے۔ " بلاج کا سوچتے ہی جسمین " کے چہرے پر اداسی اتر آئی تھی چاہ کر بھی وہ اپنے جان سے پیارے بھائی کیلئے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

خاموش تو ہوں گے ہی کتنا خوش تھے وہ نکاح والے دن اور اب۔۔۔ " دانستہ طور پر " بات ادھوری چھوڑ دی۔ کچھ پل یونہی خاموشی سے گزرے کے وہ پھر بولا۔

میں تو اب اپنے لیے بھی ہر نماز میں دعا کرنے لگا ہوں کہ آپ کا ساتھ ساری زندگی " "کیلئے ملے ورنہ میں تو مر ہی جاؤں گا۔

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
آس پاس سے گزرتے ہوئے اسٹوڈنٹس کو دیکھتا وہ دھیرے سے بولا۔ جبکہ سر جھکائے چلتی جسمین نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔ یہ وہ یوسف تو نہیں تھا جس نے جسمین پر ہاتھ تک اٹھا دیا تھا۔ یہ تو کوئی اور ہی تھا جو جسمین کے سامنے کھڑا اس کے بغیر مرجانے تک کی باتیں کر رہا تھا۔

"زیادہ فیلمی ڈاٹاگ مت مارو۔"

[Pdf Novel Bank](#)

یہ ڈاٹاگ نہیں حقیقت ہے۔ جس شخص کی دنیا بس ایک انسان سے جوڑی ہو اور اگر " وہ ہی بچھڑ جائے تو بندہ زندہ رہ کر کیا کرے گا۔ " محبت سے جسمین کی طرف دیکھتے ہوئے وہ اس کا اپنی زندگی میں مقام بتا رہا تھا محبت کا یقین دلا رہا تھا۔

کوئی کسی کیلئے نہیں مرتا یوسف اور پلینز آئندہ یہ بات مت کرنا۔ " سخت لہجے میں کہتی " وہ تیزی سے آگے بڑھ چکی تھی جبکہ وہ وہیں کھڑا اسے جاتے دیکھ زیر لب کہہ رہا تھا۔

"!! پر یوسف حیدر آپ کیلئے مر سکتا ہے جسمین ملک "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com _*****_

ڈھلتی شام میں وہ بیٹھک میں موجود حقے کے کش بھرتے اپنے سامنے بیٹھے دلاور کو سن رہے تھے جو ان کے سامنے تخت پر گاؤتکیہ سے ٹیک لگائے پارٹی میں ہونے والے ہنگامے سے آگاہ کر رہا تھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

دلدار خان نے ہماری ناک میں دم کر کے رکھ دیا ہے۔ ہمارے بندوں کو لڑوا کر " ہمارے ہی خلاف کرنا چاہ رہا ہے۔ " وہ ہنکار بھرتے ہوئے بولے۔

میں تو کہتا ہوں بابا سائیں اس کا بھی کام تمام کروادیں۔ نہ رہے گا بانس نہ بچے گی " بانسری۔ " مونچھوں کو تاؤ دیتا وہ خباثت سے مسکرایا۔

اگر ہم نے ایسا کیا تو سب کا شک ہم پر ہی جائے گا اور ویسے بھی اُس لڑکی کے " مرنے کی وجہ سے جو لوگ ہمدردی جتا رہے ہیں وہ بھی ہم پر شک کرنے لگیں گے۔ کرخت لہجے میں کہتے ہوئے وہ حقے سے کش بھرنے لگے۔ جبکہ ان کے پاس کسی کام سے آتا بلاج چونک کر دروازے پر رکا تھا۔ باتوں سے تو یہ ہی لگا تھا گفتگو کا محور یا سمین ہے۔

وہ آفسیر شبیر ابھی تک تو ہمارے بندوں کو پکڑ نہیں پایا تو کوئی اور ہم پر شک کیسے " کرے گا۔ " دلاور نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا کہ تبھی ایک جھٹکے سے دروازہ کھولتا بلاج اندر داخل ہوا۔

[Pdf Novel Bank](#)

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا بابا سائیں آپ اس حد تک گر سکتے ہیں۔ یاسمین کو "

"میری زندگی سے نکلنے کیلئے آپ نے اُسے جان سے مار دیا۔

بلاج بے یقینی سے جہانگیر ملک کو دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔ وہ تو قاتلوں کو باہر ڈھونڈتا پھر رہا تھا جبکہ وہ اس کے اپنے گھر میں موجود تھے۔

"کیا بکواس کر رہے ہو؟"

جہانگیر ملک جو اچانک اس کی آمد پر گڑبڑا گئے تھے۔ اب سنبھل کر بولے۔ البتہ دلاور مزے سے بیٹھا ایک نئے تماشے کے شروع ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔

visit for more novels:

بکواس !! میں بکواس کر رہا ہوں تو وہ کیا تھا جو آپ دونوں ابھی کر رہے تھے؟ یوں تو "

مجھے آپ کی اولاد ہونے پر پہلے بھی کوئی فخر نہیں تھا لیکن آج۔۔۔ آج مجھے شرم آرہی ہے آپ کا بیٹا ہونے پر۔

سرخ آنکھیں لیے وہ بے بسی سے بولا۔ اب اپنے سامنے کھڑے شخص کو کیا کہتا جو باپ کے روپ میں سانپ بنا بیٹھا تھا۔ اپنی ہی اولاد کی خوشیاں نگل گیا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

زبان سنبھال کر بات کرو۔ پتا بھی ہے کس سے کیا کہہ رہے ہو۔ ہوش میں تو ہو تم؟ "

" وہ دھاڑے۔ جو وہ نہیں چاہتے تھے وہ ہو گیا تھا۔ بلاج کو بدگمان۔ نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن اب اپنے خلاف کر بیٹھے تھے۔

ایک بات یاد رکھے گا جہانگیر ملک!! آپ نے اُسے میری زندگی سے تو نکال دیا لیکن "

کبھی میرے دل سے نہیں نکال پائیں گے اور ویسے بھی اگر دشمن بھی مر جائے تو اُس کیلئے بھی دل میں نرم گوشہ پیدا ہو ہی جاتا ہے پھر وہ تو میری بیوی اور سب سے بڑھ کر میری محبت تھی۔ " جتا کر کہتا وہ مڑ کر دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یکدم رکا۔

اور ہاں!! یہ بھی یاد رکھے گا۔ بُرائی کتنی ہی طاقتور کیوں نا ہوا انجام اس کا زوال ہی ہوتا "

" ہے۔ آپ کو بھی بہت جلد اپنے گناہوں کا حساب دینا ہوگا۔

جہانگیر ملک کو وہیں ساکت چھوڑ کر بلاج وہاں سے فوراً باہر نکل گیا۔ جبکہ تخت پر بیٹھا دلاور مسکراتے ہوئے اپنی مونچھوں کو تاؤ دے رہا تھا۔

"!! صدقے "

Pdf Novel Bank

کمرے میں داخل ہو کر اس نے پوری قوت سے دروازہ بند کیا۔ دل تھا کہ ابھی پھٹ جائے گا۔ یہ انکشاف ہی اتنا تکلیف دہ تھا کہ ابھی تک وہ اس بات کو مانے سے انکاری تھا کہ اس کا اپنا سگا باپ کسی کی جان بھی لے سکتا ہے۔ بلاج کا دل چاہا ہر چیز کو تھس نہس کر دے۔ آگے بڑھ کر بیڈ کی چادر کو نوچ کر زمین پر پھینک دیا۔ کشن اور تکیے نیچے فرش پر جا گرے تھے۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

اس نے مڑ کر ڈریسنگ ٹیبل پر موجود ساری چیزیں ہاتھ مار کر نیچھے گرا دیں۔ ہر چیز نیچے گر کر فرش پر بکھرتی چلی گئی۔ مہنگے پرفیوم کی شیشیاں نیچے چکنا چور ہو چکی تھیں۔ دو منٹ میں ہی کمرے کا نقشہ بدل چکا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

کیسے کر سکتے ہیں بابا سائیں آپ ایسا؟ مارنا تھا تو مجھے مار دیتے۔ اُس معصوم کی جان تو نہ " لیتے۔

بلاج نے سوچتے ہوئے غصے سے ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے پر ہاتھ مارا جو زور دار آواز کے ساتھ چکنا چور ہو کر ماربل کے فرش پر گر چکا تھا۔

"کیا ہوا بھائی؟"

"بیٹا؟"

شور کی آواز سن کر اس کے کمرے کی طرف آتی جسمین اور فائزہ بیگم نے دروازے پر ہی رکتے ہوئے پوچھا۔ کمرے کی حالت دیکھتے ہی انہیں کسی گڑبڑ کے ہونے کا احساس ہو گیا تھا۔

"کچھ نہیں آپ لوگ جائیں۔"

بلاج خود پر قابو پاتے ہوئے بولا۔ چاہے کتنا ہی غصے میں کیوں نا ہو۔ وہ کبھی اپنا غصہ ان دونوں عورتوں پر نہیں اُتارا سکتا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

پر ہوا کیا ہے؟ اپنے بابا سائیں کے پاس گئے تھے۔ کیا انہوں نے کچھ کہا ہے؟ "فائزہ" بیگم نے ایک اور کوشش کی جبکہ اچھے سے جانتی تھیں۔ وہ کبھی اپنی وجہ سے انہیں پریشان نہیں کرے گا۔

امی میں نے کہا نا کچھ نہیں ہوا۔ بس زرا سا غصہ آگیا تھا اب ٹھیک ہوں آپ " جائیں۔ جسمین لے کر جاؤ۔ " کہتے ہوئے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا تاکہ ہاتھ سے نکلتا خون ان کی نظروں میں نہ آجائے۔

"چلیں امی۔"

جسمین نے فائزہ بیگم کو شانوں سے تھاما۔ فائزہ بیگم نے بھی اب کی بار کوئی بات نہ کی اور خاموش واپس پلٹ گئیں۔ ان دونوں کے جاتے ہی بلاج نے اپنا ہاتھ چہرے کے سامنے کیا جہاں سے تیزی سے خون نکل رہا تھا۔ ایک تلخ مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھولیا۔ کہیں دور سے ایک مانوس سی آواز سنائی دی تھی۔

"!! اپنا خیال رکھا کرو بلاج"

Pdf Novel Bank

بے وفا وقت تھا، وہ تھے یا مقدر میرا "
" بات جو بھی تھی بہر حال انجام جدائی نکلا

جسمین خاموش کھڑی فائزہ بیگم کو دیکھ رہی تھی۔ جو واپس آنے کے بعد بیڈ پر بیٹھیں
کب سے آنسو بہا رہی تھیں۔ بے شک بیٹے نے اپنے منہ سے دکھ کا اظہار نہ کیا ہو لیکن وہ
ماں تھیں کیسے اس کے دل کا حال نہ جان پاتیں۔

"امی مت روئیں طبیعت خراب ہو جائے گی۔"

کیسے نہ روں گھر میں خوشیاں آئیں نہیں کہ پہلے ہی انہیں نظر لگ گئی۔ "وہ بے بسی "
سے بولیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

اسلا کی یہی مرضی تھی امی انسان اسلا کے فیصلے کے آگے بے بس ہے۔ "جسمین ان کے پاس جا بیٹھی اور اپنے ہاتھ سے ان کے آنسو صاف کرنے لگی۔

"جانتی ہوں لیکن۔۔۔"

کہتے ہوئے وہ پھر رو پڑیں۔ بیٹے کو تکلیف میں دیکھ کر ان کا اپنا دل بھر آتا۔ وہ چاہ کر بھی اس کی تکلیف دور نہیں کر سکتی تھیں۔ کتنا بے بس ہو جاتا ہے انسان زندگی کے ہاتھوں سب کچھ آنکھوں کے سامنے چھن جاتا ہے اور انسان بس کھڑا اپنے لٹنے کا تماشا دیکھتا رہتا ہے۔

visit for more novels:

بس امی خاموش ہو جائیں یہ وقت بھی گزر جائے گا۔ "اپنے ساتھ فائزہ بیگم کو لگاتے " ہوئے جسمین نے تسلی دینی چاہی۔ لیکن خود اپنی آنکھوں کو بھیگنے سے نہ روک سکی تھی۔

Pdf Novel Bank

دو ماہ بعد۔۔۔

کمرے میں جلتی مدہم روشنی میں وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے بالوں کو سلجھانے میں لگی تھی۔ سوچوں کے تانے بانے اس ایک شخص سے جڑے تھے۔ جو کم ہی وقت میں اسے بہت عزیز ہو گیا تھا۔ اُس کے جذبات سے انکاری یہ دل کب بغاوت کر کے اس کے ساتھ جا ملا پتا ہی نہ چلا کہ ہر اصول اور رسم و رواج کو جانے کے بعد بھی وہ آنکھیں بند کیے اُس شخص کی طرف کھینچتی چلی گئی اور اب رگ رگ میں اُس شخص کی محبت اس خوشبو کی طرح بس چکی تھی جو پھول کے مرجھا جانے کے بعد بھی ساتھ نہیں چھوڑتی۔ کوئی اسے چاہتا تھا بلکہ نہیں کوئی اس عشق کرتا تھا۔ جس کا تصور ہی اس کی زندگی کو مہکانے کیلئے کافی تھا۔

"اف!! کیا ہو گیا ہے مجھے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین نے اپنے سر پر ہاتھ مارا اور ایک بار پھر بالوں کو سلجھانے لگی۔ لبوں پر ایک خوبصورت تبسم رقص کرتا نویلی محبت کی نوید سنارہا تھا۔

وہ یونہی سوچوں میں گم بیٹھی آئینے میں اپنے عکس کو دیکھنے لگی کہ دفعتاً ٹیبل پر رکھا اس کا موبائل بج اٹھا۔ ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس نے موبائل اٹھا کر اپنے سامنے کیا۔ اسکرین پر جگمگاتا نمبر اس کیلئے اب انجان نہیں تھا لیکن پھر بھی سیو نہیں تھا۔

ہیلو!! "کال ریسید کرتے ہی اسپیکر سے بھاری مردانہ آواز ابھری۔"

تم!! تمہیں میں نے منع کیا تھا نا کال نہیں کرنا۔ "جسمین نے لہجے کو سخت بنایا۔"

visit for more novels:

آپ نے بلاج بھائی سے بات کی؟ "اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے یوسف نے "اپنا سوال پوچھا۔

دماغ خراب ہے تمہارا میں کیسے اُن سے ابھی ہمارے بارے میں بات کر سکتی ہوں " وہ کیا سوچیں گے۔ "وہ تپ اٹھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

ہماری شادی کے بارے میں سوچیں گے اور کیا سوچیں گے۔ " دوسری جانب سے " سکون سے کہا گیا۔

دیکھو تمہارے ایگزائمز شروع ہونے والے ہیں۔ اس کے بعد تمہارا ماسٹرز مکمل ہو " جائے گا۔ بہتر ہے تب تک صرف اپنی پڑھائی پر دھیان دو۔ " جسمین نے اسے سمجھانا چاہا۔

یہ ہی تو میں کہنا چاہتا ہوں۔ ماسٹرز کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد میں فوراً ہی آپ کو " اپنی زندگی میں لانا چاہتا ہوں۔ اس لیے بلاج بھائی سے بات کریں۔ " یوسف نے سمجھنا تو خاک تمہا البتہ ڈھٹائی سے بولا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی ضرورت نہیں۔"

"ہتھیلی کے بجائے پتیلی میں جما لیتا ہوں پر آپ بات کریں۔"

اب کے یوسف کی بات پر جسمین کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی۔ وہ اٹھی اور موبائل کان سے لگائے کھڑکی کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

[Pdf Novel Bank](#)

"مسٹر یوسف حیدر کیا کوئی کسی کیلئے اتنا بھی پاگل ہو سکتا ہے؟"

اب مجھے "کوئی" اور "کسی" کا تو نہیں پتا پر یوسف حیدر "جسمین ملک" کیلئے ہو "سکتا ہے۔"

وہ گھمبیر لہجے میں کہتا جسمین کا دل دھڑکا گیا تھا۔ اس نے موبائل پر گرفت مضبوط کی ہتھیلیاں بھینکنے لگی تھیں۔

اچھا بس یہ فلمیں دیکھنا بند کرو اور پڑھائی پر توجہ دو بائے۔ "اس نے کہتے ہوئے فوراً "کال کاٹ دی جبکہ دوسری طرف بیچارا یوسف سنے سنے ہی کرتا رہ گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

[Pdf Novel Bank](#)

صبح ہوتے ہی جسمین یونی کیلئے اور بلاج ہسپتال کیلئے نکل چکا تھا۔ دوسری طرف خاور اور دلاور اس وقت جلسے کی تیاری کرنے کیلئے روانہ ہو رہے تھے۔ جبکہ جہانگیر ملک اپنے کمرے میں بیٹھے اخبار پڑھنے میں مصروف تھے۔ جب فائزہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔ فائزہ آج شام کچھ مہمان آرہے ہیں۔ ان کی خاطر تواضع میں کوئی کمی نہ رہے۔ "اخبار" کا صفحہ پلٹتے ہوئے انہوں نے اس نئی خبر سے آگاہ کیا۔

کون؟ کون آرہے ہیں؟ "فائزہ بیگم نے ہاتھ میں موجود چائے کا کپ انہیں تھماتے ہوئے پوچھا۔

"ہیں کچھ خاص مہمان۔ اب جائیں جا کر تیاری کریں ان کے آنے کی۔"

یہ کہہ کر وہ ایک بار پھر اخبار پڑھنے میں مشغول ہو گئے جبکہ فائزہ بیگم مرجھائے ہوئے چہرے کے ساتھ کمرے سے باہر نکل آئیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

یہ حسرت ہی دل میں رہ گئی تھی کہ کبھی ان کا شوہر اپنے کسی فیصلے میں انہیں شامل کرتا۔ وہ تو صرف گھر میں موجود اُس سامان کی طرح تھیں جو ضرورت پڑنے پر ہی یاد آتا تھا۔

اس بار ایگزامز کے بعد ہم چاروں مری چلیں گے کیا خیال ہے؟ "کینٹین میں بیٹھے"

visit for more novels:
www.urdu-novels-bank.com

وہ چاروں آپس میں باتوں میں مصروف تھے جب جنید نے اپنا پلان بتایا۔

اچھا آئیڈیا ہے۔ کیوں نوید، یوسی؟ "حذیفہ نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے ان"

دونوں سے پوچھا۔ جو برگر سے انصاف کرنے میں لگے تھے۔

"چار نہیں پانچ؟"

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف کے کہنے کی دیر تھی کہ برگر کھاتے نوید کو یکدم پھندا لگا۔ اچھے سے جانتا جو تھا اس پانچویں شخص کو۔

"پانچ؟ پانچواں کون؟"

جنید اور حذیفہ نے بھنویں اچکائے یوسف کو دیکھا۔ جو سکون سے کھانے میں لگا تھا۔ اسی سکون کے ساتھ جواب بھی دے دیا۔
"جسمین۔"

ہاں !! وہ کیوں جائیں گی ہمارے ساتھ؟ "دونوں کی آنکھیں اُبل کر باہر آنے کو تیار"
تھیں جبکہ نوید نے فوراً پانی کا گلاس اٹھا کر منہ کو لگا۔ گلے میں اٹکتا نوالہ اس کی جان بھی لے سکتا تھا یہ شاید یوسف کی بات۔

کیا مطلب کیوں؟ ظاہر ہے شادی کے بعد میں اپنی بیوی کو ہر جگہ اپنے ساتھ ہی لے "اگر جاؤ گا۔"

"ہیں؟ تو شادی کر رہا ہے؟"

[Pdf Novel Bank](#)

"اور ہمیں بتایا بھی نہیں۔"

جنید اور حذیفہ کا صدمہ خاصا گہرا تھا۔ البتہ نوید نفی میں سر ہلاتے ہوئے بڑبڑایا۔

"بلی کو خواب میں چھپڑے نظر آرہے ہیں۔"

اب تو بتا دینا اور مجھے کوئی چھپڑے نظر نہیں آرہے۔" ان دونوں کو جواب دے کر "

آخر میں نوید سے کہتا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی بڑبڑاہٹ جو سن لی تھی پھر جواب دینا تو فرض بن گیا تھا۔

"اب کہاں جا رہا ہے؟"

visit for more novels:

نوید نے اسے جاتے دیکھ پیچھے سے آواز لگائی جسے یوسف ان سنا کرتا کینٹین سے باہر نکل گیا۔

کیا واقعی شادی کر لے گا؟ "جنید نے حیرت سے پوچھا۔ حذیفہ اور نوید ایک دوسرے " کا چہرہ دیکھ کر رہ گئے۔ جواب کسی کے پاس نہ تھا سوائے قسمت کے۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

گاڑیاں تیز رفتار سے دوڑتی ہوئی اس عظیم الشان حویلی کے سامنے جا رہی تھیں۔ دروازے پر کھڑے رشید میاں نے آگے گاڑی میں بیٹھے شخص کو پہچانتے ہوئے فوراً دروازہ کھولا۔ ڈرائیور گاڑی آگے بڑھتا اندر پورچ میں لے آیا۔

گاڑی رکی ساتھ ہی ایک ادھیڑ عمر مرد دروازہ کھول کر باہر نکلا اس کے ساتھ ہی ایک ادھیڑ عمر عورت بھی گاڑی سے نکل کر پیچھے رکی گاڑی کی طرف دیکھنے لگی جس میں سے وہ دوشیزہ نکل کر ان کی طرف آ رہی تھی۔ سفید شلوار قمیض میں ملبوس، گلے میں لال رنگ کا دوپٹہ لپی، اپنے لمبے گھنے بالوں کو کمر پر پھیلائے، وہ دور دیس سے آئی کوئی اسپرالنگ رہی تھی۔

حورین بیٹا جلدی آؤ۔ "شجاع عالمگیر نے بیٹی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ مسکراتی ہوئی ان " کے پاس جا کھڑی ہوئی۔

[Pdf Novel Bank](#)

"آگئی پایا۔"

"چلو دیر ہو رہی ہے۔"

شجاع عالمگیر دونوں کو اپنے ہمراہیے اندرونی دروازے کی طرف بڑھے جب دروازے سے باہر نکلتا بلال ان دونوں میاں بیوی کو سلام کرتا، ساتھ کھڑی لڑکی پر ایک بھی نظر ڈالے بغیر آگے بڑھ گیا۔ البتہ پیچھے کھڑی حورین عالمگیر نے ایک بار اسے مڑ کر دیکھا ضرور تھا۔ آؤ شجاع عالمگیر آؤ تمہارا ہی انتظار تھا۔ "لاؤنج میں بیٹھے جہانگیر ملک اور فائزہ ملک انہیں" دیکھتے ہی خوشدلی سے مسکراتے ہوئے ان کے پاس چلے آئے۔

visit for more novels:

اور کیسے ہیں ملک صاحب؟ "شجاع عالمگیر نے بغل گیر ہوتے ہوئے پوچھا۔ مسز " شجاع اور حورین فائزہ بیگم سے مل رہی تھیں۔

بس اس کا شکر ہے۔ آؤ اندر چلیں آئیں نا بھابھی۔ "ان تینوں کو اپنے ہمراہیے وہ " ڈرائنگ روم میں چلے گئے۔ جبکہ فائزہ بیگم نے کچن کا رخ کیا اور شبانہ کو ہدایت دینے کے بعد خود جسمین کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

Pdf Novel Bank

کمرے میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی وہ کانوں میں ٹاپس پہن رہی تھی۔ اس نے ایک نظر اپنے کپڑوں پر ڈالی۔ گہرے نیلے رنگ کا شلوار قمیض جس پر ہلکا سا کام تھا۔ اس پر بے حد جج رہا تھا۔

پتہ نہیں کونسے مہمان ہیں۔ "جسمین بڑبڑائی کہ تبھی فائزہ بیگم کمرے میں چلی آئیں۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"تیار ہو؟"

"جی امی۔"

آجاؤ پھر مہمان آگئے ہیں؟ "وہ اس کو دیکھتے ہوئے بولیں۔"

"جی چلیں۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین کہتے ہوئے ان کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیاں اترتی نیچے ڈرائنگ روم میں چلی آئی جہاں سب بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ جسمین سب کو مشترکہ سلام کرتی فائزہ بیگم کے ساتھ صوفے پر جا بیٹھی۔

"بیٹا ادھر آؤ نا ہمارے پاس بیٹھو۔"

مسز شجاع مسکرا کر اپنے اور حورین کے درمیان اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولیں۔ جسمین نے الجھ کر فائزہ بیگم کی طرف دیکھا جو خود بھی خاصی الجھی نظر آرہی تھیں۔

جاؤ جسمین۔ "جہانگیر ملک کے کہنے پر وہ سر جھکائے اپنی جگہ سے اُٹھی اور ان دونوں "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com۔ جا بیٹھی۔

"اور بیٹا آج کل کیا کر رہی ہو؟"

جی آنٹی یونیورسٹی میں ٹیچر ہوں پر اب ایگزامز کے بعد چھوڑ دوں گی۔ "وہ دھیرے سے " بولی۔ ذہن میں چھن سے یوسف کی بات یاد آئی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

اس بار ایگزامز کے بعد آپ یونیورسٹی چھوڑ دیں گی۔ میں نہیں چاہتا میرے ہوتے " ہوئے میری بیوی یوں چند پیسوں کیلئے خود کو تھکاتی پھرے۔ " جسمین نے چہرہ نیچے جھکا لیا۔ ساتھ ہی ہونٹوں پر در آنے والی مسکراہٹ دبائی۔

یہ تو اچھی بات ہے بیٹا ویسے بھی "سمیر" کو یہ عورتوں کا نوکری کرنا پسند نہیں۔ " مسز " شجاع کی بات پر جسمین کی مسکراہٹ یکدم سمٹ گئی۔ فائزہ بیگم بھی فوراً سیدھی ہو کر بیٹھی تھیں۔

آہ !! جسمین بیٹا جاؤ جا کر کچن میں شبانہ کو دیکھو۔ " فائزہ بیگم نے اسے منظر سے ہٹانا " چاہا۔ جسمین فوراً اثبات میں سر ہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

میں بھی چلتی ہوں جسمین۔ " حورین کہتی ہوئی اٹھی اور اس کے ساتھ ہی ڈرائنگ " روم سے باہر نکل آئی۔ کچن میں آکر جسمین نے اپنا سر پر جمایا دوپٹہ درست کیا اسے اب گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین ایک بات پوچھوں؟ "حورین نے کچن میں نظر دوڑاتے ہوئے کہا جہاں شبانہ " کے ساتھ سارے ملازم کام میں لگے تھے۔

جی بولیں۔ "اس نے اجازت دی۔"

وہ جب میں اندر آرہی تھی تو کوئی آدمی باہر جا رہا تھا وہ کون تھا؟ "کہتے ہوئے حورین " کی نظروں میں بلاج کا سایا سا لہرایا۔

آدمی؟ "اس نے سوالیہ نظروں سے حورین کو دیکھا۔"

"ہاں وہ بلیک پینٹ شرٹ میں تھا۔"

visit for more novels:

اوہ!! وہ بلاج بھائی تھے کسی کام کی وجہ سے آئے تھے واپس ہسپتال چلے گئے۔ " " جسمین نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"ہسپتال کیوں؟"

وہ ڈاکٹر ہیں نا اس لیے ہسپتال گئے ہیں۔ "وہ مسکرا کر کہتی شبانہ کی جانب بڑھ گئی۔ " جبکہ حورین وہیں کھڑی سوچوں میں گم دھیرے سے بڑبڑائی تھی۔

Pdf Novel Bank

"!! ڈاکٹر بلاج اتنا غرور"

یوسف تھوڑی دیر پہلے ہی کوچنگ سینٹر سے واپس لوٹا تھا اور اب کمرے میں بیڈ پر لیٹا خالی خالی نظروں سے چھت کو تک رہا تھا۔ حیدر صاحب کے جانے کے بعد ان چار دیواروں میں اب وہ اکیلا ہی رہ گیا تھا۔ اس لیے زیادہ تر وقت وہ باہر ہی گزارتا تھا تاکہ تنہائی کا احساس نہ ہو۔ لیکن جب کبھی وہ گھر پر ہوتا اور تنہائی کا احساس ستانے لگ جاتا تو جسمین کو ہی کال کر لیتا تھا۔ یوں تو جسمین نے منع کیا تھا پر اس تنہائی کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ جسمین کی ناراضگی بھی مول لے لیتا تھا۔

یا اللہ!! ایک ایک کر کے میرے ماں باپ میری زندگی سے چلے گئے۔ جبکہ ان کے سوا "میرا سگا کوئی نہ تھا پر اب میرے دوستوں اور جسمین کے سوا میرا کوئی نہیں۔ آپ تو

Pdf Novel Bank

جلتے ہیں میں جسمین سے کتنی محبت کرتا ہوں۔ میرے اسلاپلیز اب مجھ سے جسمین کو "دور نہیں کیجئے گا۔"

وہ بیڈ پر سے اٹھا اور کمرے سے باہر نکل آیا۔ دل نہ جانے کیوں اداس ہو رہا تھا۔ عجیب سی بے چینی تھی جس کا علاج بس ایک ہی تھا۔ اپنے رب کے آگے سجدہ ریز ہونا۔

وہ صحن میں لگے واش بیسن کی طرف آیا اور وضو بنانے لگا۔ دور کہیں فضاؤں میں گونجتی عشاء کی اذان کی آواز اب قریبی مسجدوں سے سنائی دینے لگی تھی۔

یوسف وضو بنا کر گھر سے باہر نکلا اور دروازے کو تالا لگانا مسجد کی جانب روانہ ہو گیا۔ ایک گلی چھوڑ کر ہی اگلی گلی میں محلے کی سب سے بڑی جامع مسجد تعمیر تھی۔ وہ پہلی صف میں جا کھڑا ہوا۔ باجماعت نماز ادا کرنے کے بعد وہ دعا میں ہاتھ اٹھائے اپنے رب سے محو گفتگو ہوا۔

[Pdf Novel Bank](#)

میں نے ہمیشہ اپنی زندگی میں ہر چیز کو محنت سے حاصل کیا۔ مجھے زندگی میں " سہولیات میسر نہیں تھیں۔ انہیں حاصل کرنے کیلئے بھاگنا پڑا ہے۔ بہت بھاگنا پڑا ہے۔ لیکن میں نے کبھی آپ سے شکایت نہیں کی میرے اسلے۔۔۔ جو بھی ملا، جیسے بھی ملا میں راضی رہا، راضی ہوں پر جسمیں کو مجھ سے نہ چھینا۔ وہ چلی جائے گی تو کوئی کوشش، کوئی جدوجہد اُسے واپس نہیں لاسکے گی اور نہ ہی کوئی اور اس کی کمی کو پورا کر پائے گا۔ شاید اس دنیا میں ہر چیز کا نعم البدل ہو پر محبت کا نعم البدل کوئی نہیں۔۔۔ رشتہ ہر ایک سے جڑ جاتا ہے لیکن محبت ہر ایک سے نہیں ہوتی۔ میں اُس سے محبت کرتا ہوں اور آپ سے اُس کو مانگتا ہوں۔۔۔ بے شک آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں جو مجھے اُس سے دور کر سکے اور نہ مجھے اُس سے ملا سکے۔۔۔

یونہی بیٹھا وہ کافی دیر تک اپنے رب سے فریاد کرتا رہا اُس سے مانگتا رہا۔ جس کے خزانوں میں کمی نہیں۔ وہ نواز دے تو اُس کی رحمت اور نہ دے دو تو مصلحت۔۔۔

[Pdf Novel Bank](#)

دعا مانگ کر یوسف اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا اُٹھ کھڑا ہوا۔ وہاں موجود نمازی۔ مسجد سے باہر نکل رہے تھے۔ سب کے ساتھ وہ بھی مسجد سے باہر نکلتا گھر کی جانب بڑھ گیا۔ اپنے رب سے ہم کلام ہونے کے بعد وہ اب قدر پر سکون تھا۔

وہ دلوں کو یوں بھی نکھار دیتا ہے "

"ایک خدا ہی تو ہے جو سب سنوار دیتا ہے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com _*****_

"امی میں آجاؤں؟"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

دروازے پر کھڑے بلاج نے دستک دیتے ہوئے پوچھا۔ فائزہ بیگم نے تھکے ہوئے انداز میں اسے دیکھا اور ہاتھ میں پکڑی کتاب اور آنکھوں پر لگا چشمہ اُتار کر سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

کیا ہوا آپ اتنی تھکی ہوئی کیوں ہیں؟ " بلاج آگے بڑھا اور ان کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

کچھ نہیں ہوا کیا ہونا ہے۔ آج کچھ مہمان آئے تھے۔ شاید تمہارے بابا سائیں نے " جسمین کو دیکھنے کیلئے بلایا تھا۔ " فائزہ بیگم کی بات پر بلاج نے چونک کر انہیں دیکھا جو بجھے ہوئے چہرے سے اسے دیکھ رہی تھیں۔ ذہن کے پردے پر فوراً شجاع عالمگیر اور اس کی بیوی کا چہرہ گھوم گیا تھا۔

" شاید مطلب؟ "

[Pdf Novel Bank](#)

تمہارے بابا سائیں نے بتایا تو نہیں وہ لوگ کیوں آئے تھے اور نہ اُنہوں نے کچھ کہا پر " اُن کے انداز سے تو ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے جسمین کو دیکھنے آئے ہیں۔ " فائزہ بیگم نے وضاحت دی۔

اچھا تو ٹھیک ہے نا جسمین کی شادی کرنی تو ہے ہی۔ " بلاج نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ وہ اب یہ تو جان گیا تھا۔ جہانگیر ملک نے کرنا وہی ہے جو وہ چاہتے ہیں پھر چاہے اس کیلئے کسی کی جان ہی کیوں نہ لینی پڑے۔

ہاں پر میں نے چاہا تھا۔ کوئی اچھا سا لڑکا اپنی بیٹی کیلئے خود ڈھونڈوں پر تمہارے باپ " نے تو یہ حق بھی مجھے نہیں دیا۔ " فائزہ بیگم اپنی نرم ہوتی آنکھوں کو بہنے سے روکنے کیلئے پلکیں جھپکانے لگیں۔

بابا سائیں نے کبھی کسی کی چلنے دی ہے جو اب کسی کو موقع دینگے۔ خیر آپ فکر مت کریں۔ میں بات کروں گا بابا سائیں سے۔ " بلاج ان کا ہاتھ تھپتھپا کر انہیں تسلی دیتا، اُٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے چہرے پر گرمی سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔

Pdf Novel Bank

ساری رات بے چینی سے سوتی جاگتی کیفیت میں گزارنے کے بعد صبح ہوتے ہی وہ یونیورسٹی پہنچ چکی تھی اور اب سبز رنگ کے شلوار قمیض میں سر پر دوپٹہ اوڑھے اپنے آفس میں بیٹھی وہ پھر کل آئے مہمانوں کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ مسز شجاع کا رویہ اور ان کی باتوں نے سکون سے سونے تک نہیں دیا تھا۔ اگر وہ واقعی اسے اپنے بیٹے کیلئے پسند کر گئیں تو۔۔ تو وہ کیا کرے گی اور یوسف اس کا کیا ہوگا۔

visit for more novels:

میں تو اب اپنے لیے بھی ہر نماز میں دعا کرنے لگا ہوں کہ آپ کا ساتھ ساری زندگی "

"کیلئے ملے ورنہ میں تو مر ہی جاؤں گا۔

یوسف کی کہی بات کانوں میں گونجنے لگی۔ وہ ایک دم چیئر پر سیدھی ہو بیٹھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

نہیں مجھے بلاج بھائی سے بات کر لینی چاہیے۔" وہ بڑبڑائی کہ تبھی دروازہ کھول کر " یوسف اندر آیا۔ دستک دے کر اجازت لینے جیسا تکلف اس نے بہت پہلے ہی چھوڑ دیا تھا۔

کیسی ہیں؟ " وہ اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ درمیان میں ٹیبل حائل تھی۔ " ٹھیک ہوں۔ " جسمین نے اس کی مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ایک خیال سا ذہن " میں آیا تھا۔ (کیا وہ اسے بتا دے) " لگ تو نہیں رہیں۔ کوئی پریشانی ہے؟ "

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com "ہاں!! سب سے بڑی پریشانی تو تم ہو۔"

وہ جو فکر مند ہو رہا تھا۔ جسمین کے جواب پر گھور کر اسے دیکھنے لگا۔

"مجال ہے جو کبھی محبت کا جواب محبت سے دے دیں۔"

محبت کا جواب محبت سے دینا محرم کا حق ہوتا ہے نامحرم کا نہیں۔ " جسمین نے اس " کی طبیعت صاف کی۔ پر وہ بھی یوسف تھا کہاں باز آتا۔

[Pdf Novel Bank](#)

تبھی تو کہہ رہا ہوں بلاج بھائی سے بات کریں۔ مجھے محرم بنا لیں۔ پھر دیکھے گا آپ " کے ہونٹوں سے مسکراہٹ جدا نہیں ہونے دوں گا۔ " اس کی بات پر جسمین اپنی مسکراہٹ دباتی چیئر سے اٹھ کر اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ محبت ماند پڑ جاتی ہے یوسف۔ " وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

محبت کبھی ماند نہیں پڑتی جسمین یہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور نکھرتی جاتی " ہے۔ مضبوط سے مضبوط ہو جاتی ہے۔ بشرط یہ کہ واقعی محبت ہو۔ " یوسف نے بھی اسی سنجیدگی سے جواب دیا۔ اس کی آخری بات پر جسمین نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"کیا مطلب؟"

مطلب یہ کہ لوگ "کشش" کا شکار ہو کر سمجھتے ہیں محبت ہو گئی اور پھر اپنی جلد بازی " میں شادی کر لیتے ہیں۔ لیکن کچھ عرصے بعد ہی یہ کشش ماند پڑ جاتی ہے اور طلاق کی

[Pdf Novel Bank](#)

صورت میں محبت کو بدنام کر جاتی ہے۔ ہم انسان دراصل اپنے جذبات کو سمجھ نہیں پاتے اور کشش یا پسندیدگی کا شکار ہو کر سمجھتے ہیں محبت ہو گئی۔ "یوسف نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا جیسے لوگوں کی سوچ کا مذاق اڑا رہا ہو۔

اور تم۔۔۔ تمہیں پتا ہے۔ تمہیں مجھ سے کیا ہے؟ کشش، پسند یا محبت؟ "جسمین نے " بے تاثر چہرے سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اس کے سوال پر یوسف ہاتھ سینے پر باندھے اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔ جسمین نے فوراً نظریں جھکا لیں۔ ان خوبصورت سیاہ آنکھوں کی کشش اسے یونہی نظریں جھکانے پر مجبور کر دیتی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

میں کوئی ٹین ائجر نہیں ہوں جسمین جو "کشش" کا شکار ہوتا۔ بہت کم عمری میں " زندگی کی سختیاں جھیلنے کے بعد میں ایک مچھوڑا انسان بنا ہوں۔ پر پھر بھی پہلے پہل ملاقات میں مجھے یہی لگا تھا یہ محض "پسندیدگی" ہے۔ آپ بس مجھے اچھی لگنے لگی ہیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

کتنا اکورڈ تھا اپنی ٹیچر کیلئے ایسا بھی سوچنا۔ "یوسف سر جھٹک کر مسکرایا جیسے اب اپنا ہی مذاق اڑا رہا ہو۔

اس لیے میں نے خود کو آپ سے دور ہی رکھنا مناسب سمجھا پر۔۔۔ آپ کو یاد ہے جب "فٹبال گراؤنڈ میں آپ کو بال آکر لگی تھی۔" سوالیہ نظروں سے جسمین کو دیکھا جس نے فوراً اثبات میں سر ہلا دیا۔

آپ نے میری طرف دیکھا تھا کہ شاید میں آپ سے "سوری" کروں گا۔ مگر اس وقت "میں خود سے اتنا الجھا ہوا تھا کہ میں نے آپ کو نظر انداز کرنا ہی بہتر جانا۔ لیکن آپ کو چوٹ پہنچانے کے بعد مجھے خود بھی کچھ اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ مگر تابوت میں آخری کیل تب ٹھوکی جب اسٹاف روم میں آپ کو تکلیف پہنچائی۔ تب میں نے جان لیا آپ کو تکلیف میں دیکھ کر میں خود کبھی سکون سے نہیں رہ پاؤں گا۔" اس نے گہرا سانس لے کر جسمین کی طرف دیکھا اور دھیرے سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ جسمین نے جھجھکتے ہوئے ہاتھ پیچھے کھینچنے کی کوشش کی مگر یوسف کی گرفت مضبوط تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

محبت چاہے اس سے ہو یا اُس کے بندے سے اپنا آپ مارنا پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ شخص " کبھی کسی سے محبت نہیں کر سکتا جو خود سے محبت کرتا ہو اور میں آپ سے محبت کرتا ہوں جسمین۔ " یوسف نے کہتے ہوئے ایک نازک سا بریسلٹ اپنی پینٹ کی جیب سے نکالا اور جسمین کی کلائی میں ڈال کر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

جسمین حالتِ مہبوت میں یوسف کو دیکھتے ہوئے اس اظہار کو سن رہی تھی مگر اگلے ہی لمحے اپنے ہاتھ میں موجود بریسلٹ کو دیکھ کر سن ہی رہ گئی۔

"کیسا لگا آپ کو؟ مجھے معلوم ہے یہ بہت قیمتی نہیں ہے پر۔۔۔۔"

یہ بہت قیمتی ہے یوسف!! کیونکہ یہ محبت سے دیا گیا تحفہ ہے اور محبت سے دیئے گئے " تحائف کی قیمت نہیں دیکھی جاتی۔ وہ اپنے آپ میں نایاب ہوتے ہیں۔ " جسمین اس کی بات کاٹ کر بولی۔ یوسف مسکرا دیا۔

"میں ساری زندگی اسے سنبھال کر رکھوں گی۔"

"میں ساری زندگی ایسے تحائف دیتا رہوں گا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف کی بات پر اب کے جسمین دھیرے سے مسکرائی اور اپنے ہاتھ میں موجود چھوٹے چھوٹے نگوں سے سبے گولڈن بریسلٹ کو دیکھنے لگی جو اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔

بابا سائیں شجاع عالمگیر کے گھر والوں کو ہماری جسمین پسند آگئی ہے۔ میں تو کہتا ہوں "رشتہ پکا کر دیں۔" صوفے پر بیٹھا خاور جہانگیر ملک کو دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔

ہمیں بلاج کو بھی بتانا ہوگا۔ ورنہ وہ معلوم ہونے پر ہنگامہ کرے گا۔ "بیڈ پر نیم دراز" جہانگیر ملک نے ہنکار بھرتے ہوئے کہا۔

[Pdf Novel Bank](#)

آپ کو جو کرنا ہے ابھی کریں بابا سائیں کیونکہ بلاج اگر اُس لڑکی کے غم سے سنبھل " گیا، اپنے حالات سے سمجھوتہ کر لیا تو ایک بار پھر وہ ہمارے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہو جائے گا " اور۔۔۔

ابھی دلاور کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ بلاج کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

یاسمین کا غم ضرور ہے لیکن ابھی اتنا بھی کمزور نہیں ہوا کہ اپنی بہن کی حفاظت نہ کر سکوں۔ " دلاور کو دیکھتے ہوئے وہ ٹھنڈے ٹھارلجے میں جتا کر بولا۔

visit for more novels:

آپ کو مجھے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں بابا سائیں۔ میں جان گیا ہوں کہ آپ نے وہی کرنا ہے جو آپ چاہتے ہیں پھر چاہے اُس کیلئے کسی کی جان ہی کیوں نہ لینی پڑے۔ " اب کے اس کا رخ جہانگیر ملک کی طرف تھا جو اس کی بات سنتے ہی سیدھے ہو بیٹھے۔

"کیا بکواس ہے یہ؟ تم ہماری باتیں سن رہے تھے؟"

[Pdf Novel Bank](#)

مجھے کیا ضرورت آپ کی باتیں سننے کی آپ سے بات کرنے آ رہا تھا تو کانوں میں " خود بخود پڑ گئی۔ خیر آپ کو جو کرنا ہے کریں میں نہیں روکوں گا۔ جسمین کی شادی کرانی ہے کریں پر۔۔۔" بلاج نے رک کر ایک نظر ان تینوں پر ڈالی۔

"پر میری ایک شرط ہے۔"

"کیسی شرط؟"

جہانگیر ملک نے بھنویں بھیچ کر اسے دیکھا مگر اگلے ہی لمحے اس کے منہ سے ادا ہوتے لفظوں نے وہاں بیٹھے ہر شخص کو ساکت کر دیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔"

بلاج کے جاتے ہی جہانگیر ملک ان دونوں کو دیکھ کر بڑبڑائے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

ڈاننگ ٹیبل پر موجود وہ سب خاموشی سے بیٹھے دُزر میں مصروف تھے جب شجاع عالمگیر نے بیوی کو مخاطب کیا۔

"کرن بیگم آج جہانگیر ملک کا فون آیا تھا۔"

اچھا تو کیا کہہ رہے تھے؟ آپ نے بتا دیا نا ہمیں جسمین پسند ہے۔ "کرن عالمگیر نے" کہتے ہوئے ایک نظریئے کو دیکھا جس کے چہرے پر فوراً ناگواری اتر آئی تھی۔

"مام پلیز میں۔۔۔"

سمیر تم سے کسی نے کہا نہیں ہے کہ بیچ میں بولو۔ "شجاع عالمگیر نے اس کی بات" کاٹ کر سخت لہجے میں ٹوکا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

وہ اچھی لڑکی ہے سمیر ایک بار اُس سے مل لو تمہیں پسند آئے گی۔ "کرن عالمگیر اسے" سمجھاتے ہوئے بولیں۔

اور پسند نہ بھی آئے تو یاد رکھنا شادی تمہاری جسمین سے ہی ہوگی۔ جہانگیر ملک کے" ساتھ میں اپنے تعلقات خراب نہیں کرنا چاہتا۔ دیکھنا یہ رشتہ ہو جانے کے بعد اگلی بار

[Pdf Novel Bank](#)

چناؤ میں جہانگیر ملک کے بجائے تم وزیر کی کرسی پر بیٹھو گے۔ " شجاع عالمگیر کی بات پر وہ سر جھٹکتا واپس کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ پاس بیٹھی حورین نے مسکراتے ہوئے اس کے جھکے سر کو دیکھا۔

"کم آن !! اتنی بری بھی نہیں۔"

"تم چپ کرو۔"

سمیر نے گھور کر اسے دیکھا جس پر وہ مسکراہٹ دباتی شجاع عالمگیر کی طرف متوجہ ہو گئی۔

visit for more novels:

جہانگیر ملک کو میں نے ہاں کہہ دی پر۔۔ " شجاع عالمگیر نے رک کر ایک نظر ان تینوں " کو دیکھا۔ جو انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔

پر وہ چاہتا ہے کہ سمیر کے ساتھ ساتھ حورین کا رشتہ بھی اُس کے بیٹے بلاج سے کر دیا جائے۔ " شجاع ملک نے دھماکہ کیا۔

"کیا یہ کیا کہہ رہے ہیں؟"

[Pdf Novel Bank](#)

کرن عالمگیر نے حیرت سے انہیں دیکھا۔ جبکہ اب کی بار سمیر ہونٹوں پر چڑانے والی مسکراہٹ سجائے حورین کو دیکھ رہا تھا۔ جو خود بھی بے یقینی سے کبھی ماں کو تو کبھی باپ کو دیکھ رہی تھی۔

ہاں اُس نے کہا ہے جسمین کا رشتہ اسی صورت میں سمیر سے کرے گا جب ہم " حورین کا رشتہ بلاج سے کریں گے۔ " وہ سنجیدگی سے بولے۔

"تو آپ نے کیا جواب دیا؟"

"دینا کیا تھا کہہ دیا ہمیں کوئی اعتراض نہیں آخر کو حورین کی شادی بھی تو کرنی ہے۔"

visit for more novels:

وہ سنجیدگی سے کہتے واپس کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔ کرن عالمگیر خاموشی سے انہیں دیکھتی رہیں پھر خود بھی اپنی پلیٹ پر جھک گئیں۔ جب مردوں میں فیصلہ ہو چکا تھا تو عورتوں کو بولنے کا کیا حق۔

[Pdf Novel Bank](#)

اب خاموش کیوں ہو؟ مسکراؤ۔ "سمیر طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے دھیرے سے " بولا۔ حورین نے اسے غصے سے گھورا پھر اپنا چہرہ نیچے جھکا لیا۔ اب اس کے ہونٹوں پر واضح طور پر مسکراہٹ تھی۔

"تو تم بھی عام مردوں میں سے نکلے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جسمین کمرے میں موجود کھڑکی کے سامنے کھڑی اپنے ہاتھ میں پہنے گولڈن بریسلٹ کو دیکھ رہی تھی جب اس کے کمرے میں آکر شبانہ نے جہانگیر ملک کا پیغام دیا۔

"جسمین بی بی آپ کو بڑے سرکار باہر بلا رہے ہیں؟"

"باہر لاؤنج میں؟"

"جی۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

ٹھیک ہے آپ چلیں میں آتی ہوں۔ "جسمین کے کہتے ہی شبانہ اثبات میں سر ہلاتی " کمرے سے باہر نکل گئی۔ جسمین نے بیڈ پر پڑا اپنا دوپٹہ اٹھا کر سر پر لیا اور کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیاں اترتی لاؤنج میں آگئی جہاں سب ہی موجود تھے۔

بابا سائیں آپ نے بلایا۔ " وہ سر جھکا کر صوفے پر بیٹھے جہانگیر ملک کے سامنے جا " کھڑی ہوئی۔

ہاں !! ہمیں آپ سب کو کچھ بتانا تھا۔ " وہ سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔ " ایسی کیا بات ہے کہ آپ نے سب کو یوں بلا لیا۔ "

visit for more novels:

فائزہ بیگم نے کہتے ہوئے دلاور اور خاور کو دیکھا جو صوفے پر سکون سے بیٹھے سب سن رہے تھے۔ فائزہ بیگم کو زرا دیر نہ لگی یہ سمجھنے میں کہ وہ دونوں پہلے سے ہر بات سے واقف ہیں۔

ہم نے شجاع عالمگیر کے بیٹے سمیر کے ساتھ جسمین کا رشتہ پکا کر دیا ہے اور یہی " "نہیں حورین کا ہاتھ بھی ہم نے بلاج کیلئے مانگ لیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

جہانگیر ملک کی بات جسمین اور فائزہ بیگم پر کسی بجلی کی طرح گری تھی۔ ایک کو شوہر سے گلہ تھا تو دوسری بے یقینی سے باپ کو دیکھ رہی تھی۔ جسمین نے اسی بے یقینی سے بلاج کی طرف دیکھا جو سنجیدہ چہرے کے ساتھ اس کے بائیں جانب کھڑا تھا۔

ہمیں اُمید ہے فائزہ بیگم آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا اب جائے اور کل سے ان " کی شادی کی تیاری شروع کر دے گا ہم جلد از جلد اپنے فرض سے سبکدوش ہو جانا چاہتے ہیں۔"

جہانگیر ملک کی بات پر فائزہ بیگم فوراً اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔ جب فیصلہ ہو چکا تھا تو ان کا وہاں کیا کام۔ پر واپس سیڑھیوں کی جانب بڑھتی جسمین نے ایک آس بھری نگاہ بلاج پر ڈالی تھی کہ شاید وہ کچھ کہے گا کوئی اعتراض اٹھائے گا پر۔۔۔ وہ خاموش تھا۔ سنجیدہ، خاموش۔۔۔

[Pdf Novel Bank](#)

مجھے اپنی بہن کی خوشیوں کی ضمانت چاہیے۔" وہ جہانگیر ملک کے سامنے کھڑا سنجیدگی سے بول رہا تھا۔

"یہ کیسی شرط ہے؟"

جہانگیر ملک نے کرخت لہجے میں پوچھا۔ بھلا بیٹیوں کے نصیب کی ضمانت بھی کسی کو ملی ہے؟ یہ تو قسمت کی بات ہے۔ آنگن میں پھول گریں یا پتھر۔۔۔

یہ ہی شرط ہے مجھے اپنی بہن کی خوشیوں کی ضمانت چاہیے اور۔۔۔" وہ رکا، چہرے پر "ایک تلخ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ کتنا مشکل تھا یہ کہنا۔

"اور اس کیلئے آپ شجاع عالمگیر سے ان کی بیٹی کا ہاتھ میرے لیے مانگیں گے۔"

"کیا دماغ تو ٹھیک ہے تمہارا۔"

بلاج کی بات پر ان تینوں کو جھٹکا لگا تھا۔ کہاں تو وہ یاسمین کے بعد کسی سے بات تک نہیں کرنا چاہتا تھا اور اب شادی کی بات کر رہا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

یہ ہی میری شرط ہے بابا سائیں۔ اگر اُن لوگوں نے میری بہن کو وہاں خوش رکھا تو " اُن کی بیٹی بھی یہاں خوش رہے گی۔ انکار کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ میں یاسمین کے قاتلوں کو بھولا نہیں ہوں۔ " وہ ٹھنڈے ٹھارلجے میں بہت کچھ جتنا وہاں سے چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی ذہن کے پردے پر سب کچھ دھندلا گیا۔

بلاج نے آنکھیں کھول دیں۔ کمرے میں جلتی مدہم روشنی میں وہ کھڑکی کے سامنے رکھی چیئر پر بیٹھا تھا۔ جب عقب سے آتی آواز پر وہ چونک کر اپنی سوچوں سے باہر آیا۔ چہرہ موڑ کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں جسمین کھڑی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"بلاج بھائی۔"

آ جاؤ بچہ۔ " جسمین کو دیکھ کر وہ دھیرے سے مسکرایا۔ "

بھائی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ " وہ انگلیاں مروڑتی اس کے پاس جا کھڑی ہوئی۔ "

کیا بات ہے؟ بولو۔ " بلاج نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

بھائی مجھے یہ شادی نہیں کرنی۔ " نظریں جھکائے، انگلیاں مروڑتی وہ تیزی سے بول " گئی۔ بلاج یونہی سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا۔ اسے حیرت نہیں ہوئی تھی نہ ہی وہ اس انکار پر الجھتا تھا۔

وجہ؟ " اسی سنجیدگی سے پوچھا۔ "

میں۔۔۔ میں بھائی وہ۔۔۔ " اس کے سمجھ نہ آیا۔ کیسے بولے، کیسے بتائے کہ وہ سمیر " سے نہیں یوسف سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ اُس سے محبت کرتی ہے۔ " بولو جسمین۔ میں وہ کیا؟ "

visit for more novels:

بھائی میں۔۔۔ " وہ پھر کی پر اب کی بار بلاج نے اس کی مشکل آسان کر دی۔ " "کسی کو پسند کرتی ہو؟ "

بلاج کی بات پر جسمین نے حیرت سے چہرہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ نہ غصہ تھا، نہ نرمی بس سنجیدگی تھی۔ جسمین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کون ہے؟ "

[Pdf Novel Bank](#)

"بھائی وہ۔۔۔"

یوسف کو پسند کرتی ہو؟ "ایک بار پھر جسمین کے بولنے سے پہلے ہی بلاج نے اندازہ " لگایا۔ وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔ دونوں کے درمیان خاموشی حائل ہو چکی تھی۔

میری بات کا جواب نہیں دیا جسمین؟ "بلاج کی آواز نے اس خاموشی کو توڑا۔"

"بھائی وہ۔۔۔"

ہاں یا نہ؟ "سنجیدگی ہنوز قائم رہی۔"

"جی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اور بالآخر وہ اعتراف کر گئی۔ بلاج خاموشی سے اسے دیکھتا رہا پھر چیئر سے اٹھ کر اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

جاؤ جا کر سو جاؤ۔ کل یونی بھی جانا ہے۔ "بلاج نے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔"

"بھائی پر آپ بابا سائیں سے۔۔۔"

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین کو اب اس کا رویہ پریشان کرنے لگا۔ وہ کوئی ردِ عمل کیوں نہیں دے رہا تھا؟ نہ ڈانٹا، نہ تسلی دی، نہ کچھ اور۔۔۔

"جاؤ جسمین۔"

"پر بھائی آپ۔۔۔"

اس کے الفاظ ابھی ادا بھی نہ ہوئے تھے کہ بلاج کا ہاتھ اٹھا اور جسمین کے گال پر نشان چھوڑ گیا۔ تھپڑ کی گونج کے ساتھ ہی کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ گال پر ہاتھ رکھے جسمین بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔ جس بھائی نے کبھی ڈانٹا تک نہ تھا آج اس نے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہاتھ اٹھا لیا تھا۔

اس لیے تم پر بھروسہ کیا تھا؟ اس لیے بھیجا تھا تمہیں یونیورسٹی؟ کہ تم میرا ہی بھروسہ "توڑ دو۔" وہ غرایا۔

اپنے دماغ سے یوسف کا خیال نکال دو۔ تمہاری شادی وہیں ہوگی جہاں بابا سائیں چاہتے ہیں اور اب جاؤ یہاں سے۔ "سخت لہجے میں کہتا وہ اپنا چہرہ موڑ گیا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین لٹے قدموں سے پیچھے ہٹی اور مڑ کر دروازے کی جانب بڑھ گئی مگر کمرے سے باہر نکلنے سے پہلے وہ رکی تھی۔

مجھے لگا تھا آپ مجھے سمجھیں گے۔ لیکن میں غلط تھی۔ محبت کے دعوے کرنے والا " جو یاسمین بھابھی کے مرنے کے دو ماہ بعد ہی دوسری شادی کیلئے تیار ہو، وہ میری "محبت کو کیا سمجھے گا۔

جسمین !! " بلاج دھاڑا لیکن وہ سنے بغیر فوراً کمرے سے باہر نکل گئی۔ "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com _*****_

آہوں سے سوزِ عشق مٹایا نہ جائے گا "

" پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا "

(امیر مینائی)

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

کمرے میں آکر وہ سیدھا بیڈ پر جا گری۔ آنسو تھے کہ تمھنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

بلاج اس کی پہلی اور آخری اُمید تھا اور اب اُس نے ہی ساتھ چھوڑ دیا تھا۔

خوابوں میں بنایا آشیانہ چکنا چور ہو چکا تھا۔ یوسف کے ساتھ زندگی گزارنے کے سب

خواب اب بس خواب ہی رہنے لگے۔ سب کچھ ختم ہو چکا تھا۔ سب کچھ۔۔۔

اب میں کیا کروں؟ " وہ بڑبڑائی۔ "

اپنے دماغ سے یوسف کا خیال نکال دو۔ تمھاری شادی وہیں ہوگی جہاں بابا سائیں چاہتے "

visit for more novels:

ہیں۔ " اسے بلاج کی آواز سنائی دی۔
www.urdu-novel-bank.com

میں تو اب اپنے لیے بھی ہر نماز میں دعا کرنے لگا ہوں کہ آپ کا ساتھ ساری زندگی "

کیلئے ملے ورنہ میں تو مر ہی جاؤں گا۔ " یوسف کا محبت سے بھرا لہجہ۔۔۔ جسمین نے اپنے

ہاتھوں کو کانوں پر رکھ لیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

مجھے معاف کر دینا یوسف!! اب میں کچھ نہیں کر پاؤں گی۔ میری آخری اُمید بھی دم " توڑ گئی۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا کچھ بھی نہیں۔ ہم کبھی ایک نہیں ہو سکیں گے۔ تمہارا " اور میرا ساتھ بس یہیں تک کا تھا۔ مجھے معاف کر دینا یوسف۔

تصور میں یوسف سے مخاطب ہوئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ بند کمرے میں اس کی سسکیاں گونجنے لگی تھیں۔

اولاد بینک

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

مجھے معاف کر دینا گڑیا۔ تم غلط نہیں پر پھر بھی میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا۔ " اس نے " اپنا ہاتھ چہرے کے سامنے کیا جو کچھ دیر پہلے جسمین پر اٹھا تھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

میں اگر ایسا نہ کرتا تو یاسمین کی طرح ایک اور معصوم اس دنیا سے چلا جاتا۔ جو میں ہر " گز نہیں چاہتا۔ " چیئر پر بیٹھے اس نے بڑبڑاتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔ جیسے خود کو پُر سکون کرنا چاہتا ہو۔

افسوس ہم ایسے معاشرے کا حصہ ہیں جہاں خواہشوں، رشتوں اور محبتوں کا گلا " گھونٹ کر انا، وقار اور روایتوں کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔ ہم جیسے لوگوں کو اس دنیا میں صرف سانس لینے کی اجازت ہے۔ خواب و خواہشات پلنے کی نہیں۔۔۔ " سوچتے ہوئے اس نے آنکھیں کھول دیں۔

پلکوں کی جھالر اٹھتے ہی اُس محبوب ہستی کا چہرہ سامنے آیا تھا جو خاموش کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

" یاسمین !! کیا تمہیں بھی یہی لگتا ہے؟ کیا میرا فیصلہ غلط ہے؟ "

اسنے بے بسی سے پوچھا کہ شاید وہ تو کہہ گی وہ ٹھیک کر رہا ہے۔ یہ وقت کا بہترین فیصلہ ہے پر۔۔۔ وہ خاموش تھی۔ خاموش ہی رہی۔

[Pdf Novel Bank](#)

تم کچھ بولتی کیوں نہیں؟ کیا جسمین کی طرح تم بھی مجھ سے ناراض ہو؟ " اس نے " پھر آس بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا پر وہ یونہی خاموش کھڑی رہی۔

ٹھنڈی ہوا کا تیز جھونکا کھڑی پر ڈلے پردے کو اڑاتا ہوا ان کے درمیان لے آیا۔ بلاج نے فوراً چیئر سے اٹھ کر پردہ ہٹایا۔

پردہ ہٹا، تخیل مٹا اور کمرے میں سناٹا چھا گیا۔ ایک بار پھر وہ اکیلا کھڑا تھا۔ بنا کسی ہمدرد اور سہارے کے وہ اس سفر میں بیچ و بیچ کھڑا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com _*****_

کچھ غم یہ زندگی دیتی ہے "
کچھ غموں سے زندگی ہوتی ہے
کچھ لوگ سو جاتے ہیں

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

کسی کی آنکھیں نیند جگاتی ہے
کچھ راتیں روشن کرتے ہیں
کچھ کی صبح اُجڑ جاتی ہے
کچھ لب سب کہتے ہیں
کوئی آنکھ حال سناتی ہے
کچھ غم بھی مُسکراتے ہیں
کوئی خوشی بھی رلاتی ہے
کچھ آنکھوں میں ڈوبا جاتا ہے
"کوئی اشکوں میں ڈوباتی ہے
(مانی گوندل)

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

غموں کی شام بھی صبح بہاراں نہ بنی، ہجر کی تڑپ کو اپنے جو بن پر لیے وہ دل کے آنگن میں یوں اُتری کہ ہر منظر کو ویراں کر گئی۔

وہ خالی خالی نگاہوں سے ارد گرد دیکھتی تیزی سے کوریڈور میں آگے بڑھ رہی تھی۔ جب اس کی نظر فٹبال کھیلے یوسف اور اس کے دوستوں پر پڑی۔

یوسف اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔ لیکن وہ مسکرا بھی نہ سکی اور آگے بڑھ گئی۔
 "تم لوگ کھیلو میں ابھی آیا۔"

یوسف فٹبال ان تینوں کی طرف اچھال کر بھاگتا ہوا جسمین کے پیچھے آیا جو یوں چل رہی تھی جیسے اس کی آمد سے بے خبر ہو۔
 visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"!! جسمین"

اف!! یہ پکار۔۔۔ جسمین نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس شخص کا سامنا کرنے کی ہمت اب اس میں نہیں تھی۔

"کیا ہوا؟ میری طرف کیوں نہیں دیکھ رہیں؟ ناراض ہیں؟"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

ایک سانس میں سارے سوال کرتا وہ یکدم سائڈ سے گزر کر عین اس کے مقابل جا کھڑا ہوا۔ جسمین نے بروقت اپنے قدم روکے۔ عین ممکن تھا وہ اس کے سینے سے جا ٹکراتی۔

کیا بد تمیزی ہے یہ مسٹر یوسف۔۔۔ "وہ دبی دبی سی آواز میں چلائی ساتھ ہی ایک نظر " آس پاس سے گزرتے اسٹوڈنٹس پر ڈالی۔

سوری !! پر آپ ایسے کیوں بات کر رہی ہیں؟ "یوسف کو اس کا لہجہ کھٹکا۔ جو پھر وہی " بیگانگی لیے ہوئے تھا۔

کچھ نہیں ہوا تماشا نہ بناؤ میرا سب اسٹوڈنٹس ادھر ہی دیکھ رہے ہیں۔ "سرد لہجے میں " کہتی وہ اس کے سائڈ سے گزر کر آگے بڑھ گئی۔ یوسف نے بھی اپنے قدم اس کے پیچھے بڑھائے۔

جسمین کوئی غلطی ہو گئی مجھ سے؟ کیا ہوا ہے ایسے کیوں برتاؤ کر رہی ہیں؟ اچھا سوری " مجھے معاف کر دیں میں نے کچھ کہا ہے تو۔

[Pdf Novel Bank](#)

عجیب بے بسی میں ڈوبی آواز جسمین کے قدم وہیں رک گئے۔ مڑ کر پیچھے دیکھا۔ وہ دو قدم کے فاصلے پر کھڑا اس سے اپنی ناکردہ غلطی کی معافی مانگ رہا تھا۔

"آفس میں آؤ۔"

وہ کہہ کر تیزی سے آفس کی جانب گئی۔ یوسف بھی اس کی تقلید کرتا چلنے لگا۔ آفس میں آکر اس نے ہاتھ میں پکڑی فائلز ٹیبل پر رکھیں اور گہرا سانس لے کر خود کو پرسکون کرتی پیچھے مڑی۔ وہ قریب ہی کھڑا تھا۔

اب بتائیں گی کیا ہوا ہے؟ یا مجھے پریشان کر کے کوئی خاص سکون ملتا ہے آپ کو؟ " " وہ اب خفگی سے پوچھ رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دیکھو یوسف باہر سب ہوتے ہیں۔ یوں تم ہر وقت میرے آگے پیچھے گھومتے رہو گے " اور بار بار آفس کے تو کبھی اسٹاف روم کے چکر لگاؤ گے تو لوگ مجھ پر باتیں بنائیں گے۔ " وہ سمجھاتے ہوئے بولی۔

[Pdf Novel Bank](#)

کسی نے کچھ کہا ہے آپ کو؟ "یوسف کے ملتے پر بل یوں پڑے کہ جیسے ابھی جا کر " بولنے والے کا منہ توڑ آئے گا۔

کسی نے کچھ نہیں کہا۔ لیکن تم میری بات سنو۔ "جسمین نے سنجیدگی سے اسے " دیکھتے ہوئے کہا۔ یوسف فوراً سیدھا ہو گیا۔ کسی اچھے بچے کی طرح۔

تمہارے ایگزامنز شروع ہونے والے ہیں۔ اپنی پڑھائی پر توجہ دو۔ اب تم مجھ سے تب " تک نہیں ملو گے جب تک تمہارے ہاتھ میں ڈگری کے ساتھ ساتھ ایک اچھی جاب نہ "ہو۔

جسمین کی بات پر یوسف کو جھٹکا لگا۔ وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔ جیسے یہ سب مذاق ہو اور ابھی وہ ہنسنا شروع کر دے۔

یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ کچھ اور مانگ لیں میں منع نہیں کروں گا مگر یہ نہیں۔ "یوسف " نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے صاف انکار کیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

اس کی بچوں جیسی ادا پر جسمین نے اپنے لب بھینچ لیے۔ اس وقت اسے خود پر شدید غصہ آیا تھا۔ کتنے معصوم انسان کا دل دکھانے جا رہی تھی وہ۔۔۔

معصوم !! ہاں دنیا کیلئے نہ سی لیکن اس کیلئے وہ معصوم ہی تھا۔ بچوں جیسا معصوم۔۔۔

یوسف میں نے کہا نا۔ میں نہیں چاہتی میری وجہ سے تمہارا مستقبل برباد ہو۔ اس لیے "اب صرف پڑھائی پر دھیان دو۔"

عام سی بات میں درد بھرے راز کو پوشیدہ کیے وہ کہہ گئی۔ یہ سوچتے ہوئے جو آج ان لفظوں میں چھپے مطلب کو نہیں سمجھا سکا، وہ کل سمجھ جائے گا۔

"لیکن میں دے رہا ہوں اپنی پڑھائی پر توجہ آپ اُس کی فکر۔۔۔"

یوسف میں نے کہا نا۔ تم میری بات ملتے کیوں نہیں۔ "یوسف کی بات کاٹ کر وہ تیز لہجے میں بولی۔ یوسف نے اپنے لب بھینچ لیے۔"

ٹھیک ہے پر وعدہ کریں۔۔۔ "یوسف نے اپنی ہتھیلی جسمین کے سامنے پھیلائی۔"

[Pdf Novel Bank](#)

کیسا وعدہ؟ "جسمین نے ہاتھ نہیں بڑھایا۔ جانتی جو تمھی اب ہر وعدہ، ہر دعویٰ " مستقبل میں جھوٹا ثابت ہونے والا تھا۔

"وعدہ کریں تب تک میرا انتظار کریں گی۔"

صرف ایک وعدہ جسمین کے وجود میں لرزش سی پیدا کر گیا۔

"کریں وعدہ۔"

یوسف پھر بولا اور اس بار نہ چلتے ہوئے بھی جسمین نے اپنا لرزنا ہوا ہاتھ اس کی مضبوط ہتھیلی پر رکھ دیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ امید ہی کیا جس کی ہوا انتہا "

وہ وعدہ ہی نہیں جو وفا ہو گیا

بھولا جو میں نے یہ عہد وفا

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

"پھر غم کا فسانہ اور جدا جدا

توبلی میں شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔ جسے دیکھ دیکھ کر جسمین اندر ہی اندر گھٹنے لگی تھی۔ وقت بھی پر لگا کر یوں گزرنے لگا جیسے خود بھی ان کی جدائی کے انتظار میں ہو۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دوسری طرف یوسف بھی سنجیدگی سے پڑھائی میں مشغول ہو چکا تھا۔ اسے بس اب اس وقت کے گزر جانے کا انتظار تھا تاکہ جلد از جلد جسمین سے مل سکے یوں تو یونیورسٹی میں وہ اسے دیکھ ہی لیتا تھا۔ لیکن جسمین کا اُترا چہرہ اسے پریشان کر دیتا تھا۔ جس پر وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ آخر کو جسمین سے وعدہ جو کر رکھا تھا۔۔۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

ترستی آنکھیں، اداس چہرہ، نحیف لہجہ، بغیر تیرے "
بکھری زلفیں، لباس اجڑا، وجود خستہ، بغیر تیرے
عمیق جنگل، گھپ اندھیرا، ڈوبی سانسیں، ضعیف دھڑکن
برہنہ پاؤں، بے نام منزل، نشان نہ رستہ، بغیر تیرے
خاموش بلبل، سردپت جھڑ، بے رنگ موسم، ویران گلشن
نہ پھول خوشبو، ہوا نہ بادل نہ کوئی نغمہ، بغیر تیرے
امید مدہم، مزاج برہم، مایوس جیون، بے آس ہر دم
نہ کوئی خواہش نہ کوئی حسرت، نہ ہے تمنا، بغیر تیرے
کالی صبحیں، سرخ راتیں، وقت ساکن، اداس شامیں
ہزار صدیوں کے ہے برابر، ہر ایک لمحہ، بغیر تیرے
تعویزلے، ادھوری منت، وظیفے، جادو ناکام سارے

[Pdf Novel Bank](#)

نہ استخارہ ہی کام آیا، نہ کوئی دھاگہ، بغیر تیرے
عجیب قسمت، نصیب الجھا، غلط لکیریں میرا مقدر
ہاں گردشوں میں یہ آگیا ہے میرا ستارہ، بغیر تیرے
ہجر کامل، فراق حاوی، جدائی یکسر، طویل دوری
"خواب قربت، وصال حسرت، رضا ہے تنہا، بغیر تیرے"

ادھر یونیورسٹی میں ایگزامز شروع ہوئے۔ وہیں جسمین کے ہاتھ میں سمیر عالمگیر کے
نام کی رنگ پہنا دی گئی۔ جو اس کیلئے کسی عذاب سے کم نہ تھی پر اب وہ کر بھی کیا
سکتی تھی۔ جہاں رتجگوں میں وہ پل پل کی اذیت سے گزرتی وہیں یوسف کے شب و روز
کتابوں میں گزرتے لمحہ بالمحہ سرکنے لگے۔ وقت یوں تیزی سے گزرا کہ کسی کیلئے موت کی
فریاد تو کسی کیلئے ملن کی آس بن گیا۔۔۔
اور پھر یوں ہوا کہ بالآخر وہ دن بھی آگیا۔۔۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ ایک ایسا دن جب اعزاز یافتہ ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ جب دل چاہتا ہے اور آگے بڑھا جائے تاکہ ساری دنیا کو فتح کر لیا جائے۔ تب بلندیاں چھوٹی لگتی ہیں اور حوصلے جوان۔ یونی کا سفر ختم ہونے جا رہا ہے اور زندگی نئے امتحانات لیے آگے بھی کھڑی ہے، سخت مقابلے اور نا ختم ہونے والی دوڑ کے ساتھ۔۔۔

بلیک گاؤن پہنے سر پر بلیک کیپ لگائے مسکراتے چہرے کے ساتھ گولڈ میڈل گلے میں ڈالے وہ اسٹیج پر کھڑا تھنکیو اسپچ کر رہا تھا۔ سامنے ہی کرسی پر وہ بیٹی آنکھوں میں ویرانی لیے اسے دیکھ رہی تھی کہ تبھی وہ کرسی سے اٹھی اور چہرہ نیچے جھکائے ہال سے باہر نکل گئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ادھر اسٹیج پر کھڑے یوسف کی نظروں نے اس کاتب تک پہنچا کیا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی۔ اسپچ ختم ہوئی، تالیوں کا شور اٹھا اس کے ساتھ ہی وہ اسٹیج سے اتر کر پاس آتے لوگوں سے عجلت میں ملتا ہوا خود بھی ہال سے باہر نکل گیا۔ تیز تیز قدم بڑھاتا وہ پارکنگ ایریا کی طرف چلا آیا جہاں وہ کار میں پچھلی نشست پر بیٹھی جاتی دکھائی دی تھی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

وعدہ کرو تو وعدہ وفا کرو۔ "

ہوئی غلطی جو ہم سے تو گلہ کرو

یوں بات بے بات پھیر لیتے ہو رخ تم

"جان ہی لینی ہے تو فقط ایک بار کہو

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

جسمین یہ سوٹ پہن کر دیکھ لو بیٹا کہیں درزی نے ٹائٹ نہ کر دیا ہو ویسے ہی دن کم "

"رہ گئے ہیں۔ پرسوں تم مایوں بیٹھ جاؤ گی۔ اس لیے آج یا کل تک سارے کام نمٹا لو۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

فائزہ بیگم ہاتھ میں کام دار سوٹ پکڑے کمرے میں آکر بولیں۔ بیڈ پر لیٹی جسمین نے بے تاثر چہرے سے انہیں دیکھا پھر رخ موڑ کر واپس سامنے دیوار کی جانب دیکھنے لگی۔ جہاں لگی ایل ای ڈی پر کوئی فلم چل رہی تھی۔

ٹھیک ہی ہوگا امی ایک طرف رکھ دیں۔ "نظریں اسکرین پر جمائے کہا۔"

یہ کیا بات ہوئی تم کسی چیز میں دلچسپی کیوں نہیں لے رہیں؟ ٹھیک ہے سب بہت "جلدی میں ہو رہا ہے۔ لیکن اس میں اتنا اداس ہونے والی کیا بات ہے؟

فائزہ بیگم نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ جسمین کی اداسی کا سبب وہ شادی کو ہی سمجھیں تھیں کہ یہ وقت ہوتا ہی ایسا ہے۔ اپنے خونی رشتوں سے بچھڑنے کا خیال ہی ہر لڑکی کو یوں ہی اداس کر دیتا ہے۔

اب میں آپ کو کیا بتاؤ امی۔ جب دل کی دنیا ہی ویران ہو جائے تو باہر کی دنیا میں "بھی کوئی کشش، کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی۔" اس نے سوچا پر بولی کچھ نہیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

چلو اب اُٹھو جلدی سے اسے پہن کر دیکھو۔ تب تک میں باہر جا کر تیاری دیکھ لوں " اتنے کام پڑے ہیں ابھی۔ " وہ کہتے ہوئے اُٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئیں۔

ان کے جاتے ہی جسمین نے نم آنکھوں سے اس سرخ رنگ کے جوڑے کو ہاتھوں میں لے کر اپنے سامنے کیا۔ آنکھوں سے نکلتے آنسو گالوں پہ بہہ کر سیدھا جوڑے پر جا گرے۔

دل کرتا ہے کہ تمہارے ساتھ کہیں دور بھاگ جاؤں یوسف۔ جہاں صرف ہم دونوں " ہوں۔ کوئی دکھ نہ ہو، کوئی ظالم سماج نہ ہو۔ جو ہمیں جدا کر سکے۔ لیکن میں ایسا نہیں کر سکتی کیونکہ دل دکھانا تو گناہ ہے نا۔ تو یوں دوسروں کا دل دکھا کر ہم خود خوش کیسے رہے سکتے ہیں اور پھر وہ تو میرے بھائی، میرے ماں باپ ہیں۔ میرے محرم، میرے "اپنے۔ میں اُن کا دل کیسے دکھا سکتی ہوں۔

[Pdf Novel Bank](#)

تصور میں یوسف کو مخاطب کیے اس نے بے بسی سے آنکھیں موند لیں۔ مگر اس لمحے وہ یہ بھول گئی کہ دل چاہے اپنوں کا ہو یا غیروں کا، محرم کا ہو یا نامحرم کا "دل" دل ہوتا ہے۔

اور اسے توڑ کر، تکلیف پہنچا کر انسان اپنی خوشیوں کی توقع کیسے کر سکتا ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس وقت وہ وہاں موجود انٹرویو کیلئے آئی لڑکیوں کے ساتھ ساتھ لڑکوں کی نگاہوں کا بھی مرکز بنا بیٹھا بے چینی سے سامنے دروازے سے باہر آتے امیدواروں کو دیکھتے ہوئے اپنی باری کا انتظار کر رہا تھا۔

جس کے بعد زندگی سے ہر بے چینی، ہر پریشانی کا خاتمہ ہو کر زندگی نے سہل ہو جانا تھا۔ ابو کا خواب پورا ہو جانا تھا۔ ساتھ ہی جسمین سے کیا وعدہ بھی۔۔۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

کیا کچھ نہیں سوچ لیا تھا اس نے اس سمے۔ جاب ملتے ہی اسے جسمین کو بتانا تھا۔ اس کا رشتہ مانگ کر اسے اپنی زندگی میں بھی لانا تھا۔ گھر بسانا تھا۔ اپنی فیملی کو بڑھانا تھا۔ کتنا خوبصورت لگ رہا تھا سب ایک حسین خواب کی طرح۔۔۔ وہ سوچنے لگا کہ تبھی ریسپشنسٹ کی آواز پر چونکا۔

"!! مسٹر یوسف حیدر"

اس نے سوالیہ نظروں سے مخاطب کرنے والی کو دیکھا۔

جلئے اندر اب آپ کی باری ہے انٹرویو کی۔ "ریسپشن پہ موجود لڑکی نے ایک بھر پور نگاہ " اس وجہ شخص پہ ڈالتے ہوئے اسے آگاہ کیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novels-bank.com

یوسف اٹھا اور دروازے کے پاس پہنچ کر دستک دیتے ہوئے اس نے اجازت طلب کی۔ اجازت ملتے ہی وہ اندر داخل ہوا۔

یہ روم بھی پورے آفس کی طرح شاندار تھا۔ سامنے شیشے کی میز کے پار تین لوگ کرسیوں پر براجمان تھے۔ ان میں سے دو نے سر اٹھا کر آنے والی کو ستائش بھری

[Pdf Novel Bank](#)

نظروں سے دیکھا۔ مگر یوسف کیلئے یہ نیا نہیں تھا۔ وہ اپنی ظاہری خوبصورتی سے بخوبی واقف جو تھا۔

"التشریف رکھیے مسٹر یوسف۔"

اپنی فائل ان کے سامنے رکھتا، یوسف آرام سے کرسی پر بیٹھا جس کے ساتھ ہی سوالوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ وہ آرام سے ان کے سوالوں کے جواب دے رہا تھا جیسے انٹرویو دینا اس کے روز کا معمول ہو۔ یوسف کے سادہ سے حلیے میں بھی اس کی پُرکشش شخصیت کے ساتھ ساتھ حاضر جوابی اور کانفیڈنس سے وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہے سکے۔

visit for more novels:

مسٹر یوسف ہم امید کرتے ہیں آپ کے ساتھ ہمارا یہ سفر اچھا گزرے گا۔ آپ جاتے ہوئے ریسپشن سے اپنا اپائنٹمنٹ لیٹر لیتے جلیئے گا اور کل صبح ٹائم پہ آفس پہنچ جائے گا۔" ان میں سے ایک مسکرا کر بولا۔ باقی دو بھی اس کی تائید کرتے ہوئے مسکرائے۔

"تھنکیو سر میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف نے سرشاری سے کہا اور دل سے اس رب کے آگے سجدہ ریز ہوا۔ جیت کے اس نشے نے میں بھی وہ بھولا نہیں تھا کہ یہ سب تو بس اُس رب کی کرم نوازی ہے۔ ورنہ انسان کی اتنی اوقات کہاں۔

یوسف ان سے مصافحہ کرتے ہوئے انٹرویو روم سے باہر نکل آیا۔ اس کے چہرے پر بکھرے خوشی کے رنگ دیکھتے ہی وہاں بیٹھے امیدوار سمجھ چکے تھے۔ کہ اس جاب کا حقدار اپنا حق حاصل کر چکا ہے۔ اب ان کیلئے یہاں کچھ نہیں۔ باقی کی کسر اندر انٹرویو روم سے آنے والے پیغام نے پوری کر دی تھی۔ وہ مایوس ہوئے تھے۔ جبکہ ان سب سے بے خبر وہ سرشاری سے قدم اٹھاتا آفس سے باہر نکل آیا تھا۔ چہرے پر دل موہ لینے والی مسکراہٹ تھی۔ اس نے ایک آخری نظر آفس کی بلڈنگ پر ڈالی اور پھر اپنی بائیک پر بیٹھ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اب اسے جلد از جلد یہ خوشی کی خبر جسمین کو جو سنائی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

صبح سے حویلی میں ہل چل مچی ہوئی تھی۔ ہر کوئی ادھر سے ادھر دوڑتا تیار یوں میں مصروف تھا۔ ایسے میں فائزہ بیگم گھر کے اندر کے سارے انتظامات دیکھنے میں لگی تھیں۔ آج ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اور آنکھوں میں نمی۔ ان کے بچے اب اپنے گھر کے ہونے جا رہے تھے۔ بس کچھ ہی دن تھے۔ جس کے بعد ان کی بیٹی نے پرانی ہو کر اپنے پیاسنگ چلے جانا تھا۔ یہ سوچ آتے ہی ان کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگتی۔ جبکہ بلاج کی زندگی میں ایک بار پھر خوشیوں کا سوچ کر ان کے ہونٹوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ بکھر جاتی اور پھر وہ دل ہی دل میں ان دونوں کی ابدی خوشیوں کیلئے دعا کرنے لگ جاتیں۔

شبانہ یہ لوکرے کہاں لے جا رہی ہو؟ انہیں کچن میں رکھو۔ "فائزہ بیگم شبانہ کو " ہدایت دیتے ہوئے بولیں۔

Pdf Novel Bank

"جی سردارنی جی۔"

وہ فوراً اثبات میں سر ہلاتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔ جبکہ فائزہ بیگم اب لاؤنج میں صفائی کرتے دوسرے ملازم کو ہدایت دینے لگی تھیں کہ تبھی ان کی نظر سیڑھیوں سے نیچے آتے بلاج پر پڑی۔

ارے بلاج بیٹا تم کہاں جا رہے ہو؟ "ان کی آواز پر بلاج نے بے تاثر چہرے سے "انہیں دیکھا۔

ہسپتال۔ "ایک لفظی جواب دیا۔"

visit for more novels:

"کیا پر کیوں؟ آج تو گھر میں تقریب ہے۔ تمہیں آج گھر پر ہی ہونا چاہیئے۔"

وہ پریشانی سے بولیں۔ پل بھر پہلے والی خوشی کہیں گم ہو گئی تھی۔ اس سمے وہ جان گئی تھیں کہ ان کا بیٹا کس دل سے یہ شادی کر رہا ہے۔

تقریب رات میں ہے ابھی نہیں۔ مجھے ویسے بھی اس سے زیادہ ضروری کام ہیں۔ " "خشک لہجے میں کہتا وہ فوراً وہاں سے باہر نکل گیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

فائزہ بیگم وہیں کھڑی دل مسوس کر رہ گئی تھیں۔ اس بات سے یکسر انجان کے ان کی بیٹی بھی اب اس ہی درد سے گزرنے والی ہے۔

آج رات سی ویو کی طرف نکلتے ہیں وہیں ریسٹورنٹ میں ڈنر کریں گے۔ ٹھیک ہے نا " یوسی؟ " جنید نے کہتے ہوئے آخر میں یوسف سے تائید چاہی۔ جس پر اس نے شانے اچکاتے ہوئے نیم رضامندی دی تھی۔

انٹرویو کے بعد یوسف سیدھا گھر کی جانب بڑھ رہا تھا۔ جب راستے میں آتی نوید کی کال پر اس کے پاس چلا آیا۔ حذیفہ اور جنید تو پہلے سے ہی موجود تھے اور اب وہ چاروں نوید کے کمرے مل بیٹھے جاب ملنے کی خوشی میں رات باہر کھانے کا پلان بنا رہے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

تو بس اپنی جگاڑ لگانے میں رہا کر۔ "حذیفہ نے کہتے ہوئے اس کمر پر ایک دھموکا جڑ" دیا۔

"!! کمینے"

وہ کمر سہلاتا ہوا بمشکل بولا۔ جبکہ انہیں دیکھ کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے نوید مسکرایا ساتھ ہی چہرہ موڑ کر یوسف کو دیکھ جو خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

کیا ہوا یوسی پریشان ہو کسی بات پر؟ "اس نے دھیرے سے پوچھا۔"

کچھ نہیں بس جسمین فون نہیں اٹھا رہیں۔ تجھے بتایا تھا نا انہوں نے کہا تھا ڈگری اور "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جواب کے بعد بات کرنا۔ "یوسف نے وجہ بتائی۔"

نوید خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔ جسمین کی شرط پر بہت سے خیالات نے اسکے ذہن میں سر اٹھایا تھا۔ جنہیں وہ جھٹک کر بس یوسف کی خوشیوں کی دعا کرنے لگتا۔ لیکن اب یوسف کی بات پر اسے شک ہوا۔ کہیں وہ خیالات سچ ثابت ہو گئے تو یوسف کا کیا ہوگا؟

[Pdf Novel Bank](#)

تم ایسے ہی پریشان ہو رہے ہو یوسف۔ ہو سکتا ہے کہیں مصروف ہوں اس لیے بات " نہیں کر پاہ رہی ہوں۔ " نوید نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کیلئے کہا۔

ہاں پر ایسا بھی کیا کام کے بندہ ایک مسیج بھی نہ کر سکے۔ " یوسف نے منہ بنایا۔ "

ہوتا ہے ایسا پریشان نہ ہو۔ جب انہوں نے وعدہ کیا ہے تو پھر فکر کیسی اور اب اپنا " موڈ ٹھیک کر آج تو خوشی کا دن ہے۔ " وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

اس کی باتوں سے یوسف کے دل کو کچھ سکون ملا۔ جسمین کا وہ وعدہ یاد آیا۔ جب اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے اُس نے یقین دلایا تھا۔

visit for more novels:

یہی سب سوچتے ہوئے وہ تھوڑا مطمئن ہوا اور اب پورے دل سے ان تینوں کے ساتھ مل کر رات کا پلان ترتیب چنے لگا۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ کمرے کی کھڑکی کے سامنے کھڑی باہر روشنیوں سے سب سے اس لان کو دیکھ رہی تھی۔
 جہاں مایوں کی رسم کا سارا انتظام ہو چکا تھا۔ کچھ ہی دیر میں مہمانوں نے بھی آجانا تھا۔
 جس کے بعد رسموں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو جاتا۔ اس نے مجھے دل سے کھڑکی پر
 پردہ ڈالا اور وہاں سے ہٹ کر بیڈ پر آ بیٹھی۔ ہاتھ بڑھا کر اپنا موبائل اٹھایا۔ جس پر صبح
 سے یوسف کی کئی کالز اور انگنت میسجز آچکے تھے۔ چند میں وہ اسے اپنی جاب کے مل
 جانے کی خوشخبری دے رہا تھا۔ تو کچھ میں وہ کال نہ اٹھانے پر ناراضگی جتا رہا تھا۔ پر
 زیادہ تر میسجز میں فکر مندی اور پریشانی ہی جھلک رہی تھی۔ جس میں وہ اس کی طبیعت
 اور گھر کے مسائل کے بارے میں پوچھ رہا تھا

visit for more novels

www.urdu-novelbank.com

"کہیں آپ بیمار تو نہیں؟"

"کہیں کوئی پریشانی تو نہیں؟"

"کچھ ہوا ہے گھر میں مجھے بتائیں؟"

"میں آپ کو مس کر رہا ہوں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

"میں پریشان ہو رہا ہوں۔"

"آپ کال کیوں نہیں اٹھا رہی؟ مجھے فکر ہو رہی ہے۔"

ایسے کہیں میسجز سے اس کا انباکس بھر چکا تھا۔ جن میں سے ایک کا بھی اس نے جواب نہیں دیا تھا۔ انہیں پڑھتے ہوئے وہ بس آنسو بہائے جا رہی تھی اور اب اس کے سوا کر بھی کیا سکتی تھی۔

جسمین بیٹا تیار ہو گئیں؟ "فائزہ بیگم نے کمرے میں آتے ہوئے پوچھا۔"

جی امی تیار ہوں۔ "جسمین موبائل سائڈ پر رکھ کر اپنی آنکھیں صاف کرتی اٹھ کھڑی۔"
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com
ہوئی۔

ماشاء اللہ!! "فائزہ بیگم اسے دیکھتے ہوئے بولیں۔ جو پیلے رنگ کے مایوں کے جوڑے۔"
میں ملبوس اپنی تمام تر سادگی میں بھی پیاری لگ رہی تھی۔ انہوں نے آگے بڑھ کر اس کا ماتھا چوم لیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

اسد نظر بد سے بچائے۔ "فائزہ بیگم نے دعا دی یہ جانے بغیر کہ نظر تو پہلے ہی لگ چکی تھی "اپنوں" کی۔

چلو تمہارے سسرال والے آچکے ہیں۔ میں باہر سے لڑکیوں کو بھیجتی ہوں اُن کے "ساتھ تم باہر آجانا۔"

وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ جبکہ جسمین ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ وہیں کھڑی رہی۔ اس کے بعد کمرے میں کون آیا، کون اسے باہر لے کر گیا، کس نے اسٹیج پر بٹھایا اور کون کون آکر رسم ادا کرتا گیا۔ اسے کچھ خبر نہ تھی۔ یاد تھا تو بس یہ کہ یوسف حیدر کو اپنی زندگی سے نکال کر وہ کہیں بہت دور جا رہی ہے۔ ایسی جگہ کہ اب واپسی کبھی ممکن نہیں۔۔۔

کیسے چھوڑ دوں تجھ سے محبت کرنا "

"تو قسمت میں نہ سہی پر دل میں تو ہے

Pdf Novel Bank

وہ کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھولتا ہوا اندر داخل ہوا۔ پورا کمرہ تاریکی میں ڈوب ہوا تھا۔ کوئی ایسی ڈٹیم لائٹ یا نائٹ بلب روشن نہیں تھا جو اس کمرے میں پھیلی تاریکی کو ختم کر سکے۔ اوپر سے اے سی کی ٹھنڈک نے بھی پورے کمرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ مانوں یوں کے کسی نے اس کمرے کو مردہ خانہ بنا لیا ہو۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ دھیرے دھیرے چلتا ہوا بیڈ کی جانب آیا جہاں وہ پیلے جوڑے میں بیڈ پر لیٹی محو خواب تھی۔ وہ جھک کر اُس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ آنکھیں یکدم نم ہوئی تھیں۔ مجھے معاف کر دو جسمین۔ میں نے تمہاری خوشیاں چھین لیں۔ پر کسی کی جان جانے " سے بہتر یہی تھا کہ تم سے تمہاری خوشیوں کو دور کر دیا جائے۔

[Pdf Novel Bank](#)

بلاج شفقت سے اسے دیکھتے ہوئے سوچنے لگا۔ آج پورا دن وہ اس کے سامنے نہ آسکا۔ اتنی ہمت ہی نہیں تھی۔ بس دور سے ہی اس اداسی کی مورت بنی اپنی بہن کو دیکھ لیتا جس نے ایک یوسف کے بعد ہر خوشی خود پر حرام کر لی تھی۔

میری دعا ہے اللہ سے سمیر تمہیں اتنا خوش رکھے کہ تم یوسف کو بھول جاؤ۔ اُس کا "خیال بھی کبھی تمہارے ذہن میں نہ بھٹکے۔"

دل ہی دل میں اسے دعا دیتا وہ سیدھا ہوا کہ تبھی اس کی نظر سائڈ ٹیبل پر رکھے جسمین کے موبائل پر پڑی جس کی فرنٹ لائٹ بلیک کر رہی تھی۔ بلاج نے موبائل اٹھا کر آن کیا تو سامنے اسکرین پر انجان نمبر سے کئی میسجز جگمگانے لگے۔

وہ ایک ایک کر کے پڑھتا گیا۔ اس دوران اسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ ان میسجز کا جواب نہیں دیا گیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

بلاج نے ایک نظر سوئی ہوئی جسمین پر ڈالی پھر اپنی جیب سے موبائل نکال کر نمبر نوٹ کیا اور جسمین کا موبائل واپس اسی جگہ رکھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ مگر اس لمحے اس کی روشن آنکھوں میں گہری سوچ کے سائے واضح تھے۔

پوری رات دوستوں کے ساتھ وقت گزارنے کے بعد بھی صبح ہوتے ہی وہ آفس کیلئے تیار ہو کر گھر سے نکل گیا تھا۔ آج اس کا پہلا دن تھا اور وہ لیٹ نہیں ہونا چاہتا تھا۔ سارے راستے تیز رفتاری سے بائیک چلاتے ہوئے وہ آفس پہنچ چکا تھا اور اب مینجر سے ہدایت ملنے کے بعد پوری توجہ سے اپنے کام میں مصروف تھا کہ دفعتاً اس کا موبائل بج اٹھا۔ ذہن میں پہلا خیال یہی آیا کہ جسمین ہوگی۔ مگر جب موبائل اٹھا کر دیکھا تو ایک انجان نمبر اسکرین پر جگمگا رہا تھا۔ اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ کال کاٹ کر موبائل

[Pdf Novel Bank](#)

واپس ٹیبل پر رکھنے ہی لگا تھا کہ وہ پھر بج اٹھا اور اس بار نہ چاہتے ہوئے بھی یوسف نے کال ریسیو کر لی۔

"!! ہیلو"

یوسف حیدر!! "اس کی آواز سنتے ہی اسپیکر سے مردانہ بھاری آواز اُبھری۔"

جی کون؟ "متھے پر بل ڈالے پوچھا۔ آواز جانی پہچانی لگی تھی۔ مگر کس کی؟"

یوسف میں بلاج بول رہا ہوں۔ کیا ہم آج مل سکتے ہیں؟ "بلاج کی بات پر وہ ایک لمحے کیلئے خاموش ہو گیا۔ وہ اس سے کیوں ملنا چاہتا تھا؟ کیا جسمین نے اس سے بات کر لی؟

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

جی بھائی، بتائیں کہاں آنا ہے؟ "سارے سوالوں کو ذہن سے جھٹکتے ہوئے پوچھا۔"

بلاج نے اسے جگہ اور وقت بتا کر کال کاٹ دی۔ جبکہ یوسف موبائل ہاتھ میں پکڑے یہ سوچ رہا تھا کہ آیا جسمین کو فون کر کے اس بارے میں بتائے؟ مگر کیسے؟ وہ تو کال ہی نہیں اٹھا رہی۔

[Pdf Novel Bank](#)

ساری سوچوں کو جھٹکتے ہوئے وہ ایک بار پھر کام کی طرف متوجہ ہو گیا۔ فی الحال یہ وقت اس بارے میں سوچنے کا نہیں تھا۔

اب کہ سنتے نہیں ہو بات مگر "

پھر کہو گے کہ کوئی کہتا تھا

موم کی طرح وہ پگھل سا گیا

وہ جو پتھر کی طرح لگتا تھا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کوئی آہٹ تو دی ہوگی تم نے

"ہم کو کیوں یہ گماں لگتا تھا

[Pdf Novel Bank](#)

رات کا سرمئی آنچل کائنات پر چھا چکا تھا۔ وہیں ڈھابہ نماریسٹورنٹ میں وہ اس وقت ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے دونوں اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے۔ ایک جسمین کے بارے میں بتانا چاہتا تھا تو دوسرا جسمین کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا۔ مگر مناسب الفاظ دونوں میں سے کسی کے پاس نہ تھے۔ یوں کہ زبان پر قفل لگ گیا ہو۔

یوسف تمہیں یاد ہے میں نے تمہیں اپنے نکاح میں بلایا تھا؟ "چند لمحوں کی خاموشی" کے بعد بلاج گویا ہوا۔

یوسف نے کچھ الجھ کر اسے دیکھا۔ وہ ایسے کیوں پوچھ رہا تھا۔ بات اتنی پرانی تو نہ تھی کہ کوئی بھی بھول جائے۔

"ہاں!! پر آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں؟"

تم جانتے ہو میں نے تمہیں وہاں کیوں بلایا تھا؟ "یوسف کا سوال نظر انداز کرتے" ہوئے ایک اور سوال کیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

کیوں بلایا تھا؟ " اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔ بلاج کا اندازہ اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر رہا تھا۔

یوسف میں ایک مرد ہوں اور اپنی عورتوں پر اٹھنے والی دوسرے مرد کی نظر کو اچھے سے پہنچان سکتا ہوں۔ تمہاری نظروں میں بھی اپنی بہن کیلئے محبت بہت پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔ " بلاج جتنا ہوا بولا۔ یوسف جو اس کی طرف دیکھ رہا تھا فوراً نظریں جھکا گیا۔

میں چاہتا تھا تم میرے گھر آکر ہمارے ماحول اور طور طریقوں کے بارے میں جان " جاؤ تاکہ اپنے آگے بڑھتے قدموں کو وہیں روک لو۔ لیکن تم۔۔۔ تم نہیں رکے۔

بلاج رکا، یوسف نے اپنی جھکی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور اس لمحے بلاج نے جان لیا۔ وہ شرمندہ ہرگز نہیں تھا۔ بھلا محبت پر بھی کوئی شرمندہ ہوتا ہے؟ اگر ہوتا ہے۔۔۔ تو پھر جا کر پوچھو اُس عاشق سے جس کیلئے یہ زندگی کا حاصل، ایک اعزاز ہوتا ہے۔ ذات کو کامل یا خالی کرنے دینے والا راز ہوتا ہے۔ یہ تو دیوانوں کی دنیا میں معتبر کرچنے والا وہ احساس ہوتا ہے۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

آپ مدعے پر آئیں۔ اب کیا چاہتے ہیں مجھ سے؟ "یوسف خشک لہجے میں بولا۔"

بلاج کے انداز سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ یہاں ان کا ساتھ دینے نہیں آیا۔ یہ جنگ بس جسمین اور یوسف نے ہی لڑنی ہے مگر۔۔۔ اگلے لمحے ادا ہونے والے بلاج کے الفاظ نے اس کی ہستی کو ہلا کر رکھ دیا۔ یوسف بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا اور وہ کہہ رہا تھا۔۔۔

کل جسمین اور میرا نکاح ہے یوسف۔ امید کرتا ہوں اب تم اُسے تنگ نہیں کرو۔"

گے۔ اپنے قدم یہیں روک لو اور پلٹ جاؤ کیونکہ اب یہاں تمہیں کچھ نہیں ملنے والا۔"

بلاج دھیرے سے بولا۔

visit for more novels:

وہ یوسف کی کیفیت سے بخوبی واقف ہو گیا تھا۔ اپنے محبوب کو کھو دینے کا دکھ کتنا اذیت ناک ہوتا ہے، بھلا اس سے بہتر کون جان سکتا تھا۔

آپ۔۔۔ آپ جھوٹ بول رہے ہیں بولیں۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ وہ میرا انتظار کریں گی۔" یوسف چلایا۔

بلاج نے لب بھینچ کر آس پاس دیکھا۔ کافی لوگ اس کے چلانے پر متوجہ ہوئے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

چلاؤ مت۔ " وہ غرایا پھر خود کو پُر سکون کرتا ہوا بولا۔ "

دیکھو یوسف میں جانتا ہوں تم بہت محبت کرتے ہو۔ لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ تم " جسمین کو بھول جاؤ اور زندگی میں آگے بڑھو۔ پوری زندگی تمہارے سامنے پڑی ہے۔ " سمجھ رہے ہونا تم؟

اس نے سوالیہ نظروں سے یوسف کو دیکھا۔ جس کی سیاہ آنکھوں میں خون اُتر آیا تھا۔ کچھ بھی کہے بغیر وہ جبرے بھینچے اُٹھا اور ایک ٹھوکر کرسی کو مارتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ بلاج وہیں بیٹھا بے بسی سے اسے جاتے دیکھتا رہا۔ وہ چاہ کر بھی ان کیلئے کچھ کر نہیں سکتا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تھا۔

مجھے معاف کر دینا یوسف !! تم سے بہتر میری گریا کیلئے کوئی نہ تھا۔ پر کچھ کہانیاں " بنتی ہی نامکمل رہنے کیلئے ہیں۔ " وہ زیر لب بڑبڑایا پھر خود بھی اُٹھ کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

Pdf Novel Bank

شیشہ دل پہ ایسی چوٹ پڑی "

ایک لمحے میں ریزہ ریزہ تھا

رت جو بدلی تو یہ بھی دیکھ لیا

پتہ پتہ زمیں پہ بکھرا تھا

اس کے کوچے کے ہولیے ورنہ

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

" راستہ ہر طرف کو نکلتا تھا

کمرے میں چکر کاٹتا وہ مسلسل جسمین کو کال ملا رہا تھا۔ مگر وہ تھی کہ کال اٹھانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ یوسف نے غصے سے موبائل دیوار پر دے مارا۔ جسمین کی

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

کئی ساری باتیں اسے اب سمجھ میں آرہی تھیں۔ کیوں وہ اسے ملنے سے، بات کرنے سے منع کر رہی تھی۔ کیوں وہ چاہتی تھی کہ یوسف اب صرف اپنی پڑھائی پر توجہ دے اور کیوں وہ اب اس کی کال نہیں اٹھا رہی تھی۔ اسکے میسجز کا جواب نہیں دے رہی تھی کیوں؟ کیونکہ وہ تو اپنا راستہ بہت پہلے ہی بدل چکی تھی۔ یوسف کو کہیں پیچھے چھوڑ کر آگے نکل گئی تھی لیکن۔۔۔ لیکن وہ وعدہ۔۔۔

تو وہ وعدہ بھی جھوٹا تھا جسمین!! کیوں کیوں کیا آپ نے ایسا؟ کس بات کا بدلہ لیا "مجھ سے؟" وہ چلایا۔

ہاں!! شاید اسٹاف روم کی بات کا بدلہ نکالا ہے نا آپ نے۔ اگر سزا ہی دینی تھی تو "کوئی اور طریقہ اپناتیں مگر۔۔۔ مگر یہ تو نہ کرتیں۔ کیوں کھیل گئیں میرے دل کے ساتھ کیوں؟" سر تھامے وہ وہیں زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔ سوچ سوچ کے دماغ تھا کہ ابھی پھٹ جائے گا۔

[Pdf Novel Bank](#)

ایسے نہیں۔۔۔ آپ کو میرے ہر سوال کا جواب دینا ہوگا جسمین۔ اتنی آسانی سے آپ " "کو اپنی زندگی سے نہیں جانے دوں گا۔ کبھی نہیں۔۔۔

تصور میں جسمین کو مخاطب کیے وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ سیاہ آنکھیں شدید غصے کے باعث سرخ ہو رہیں تھیں۔ اب اسے بس کل کا انتظار تھا تاکہ جسمین سے اپنے ہر ایک سوال کا جواب طلب کر سکے۔ اُس سے پوچھے کہ کیا اتنا آسان ہے کسی کا دل، امیدیں، وعدہ اور سب سے بڑھ کر اعتبار توڑنا۔۔۔

پر وہ یہ نہیں جانتا تھا۔ جب تقدیر کوئی فیصلہ کر لے تو انسان کے عہد، وعدے، ارادے سب بے معنی رہ جاتے ہیں۔ کہیں قصے ادھورے رہ جاتے ہیں تو کچھ کہانیاں مکمل ہو جاتی ہیں۔ زندگی کی اس کتاب میں دیکھو۔۔۔ تقدیر کیا رنگ لاتی ہے۔

[Pdf Novel Bank](#)

جہاں سرمئی آنچل سرکا وہیں سنہری کرنوں کا جال آسمان پر پھیلتا ہوا کائنات کو منور کر گیا۔ ایسے میں ایک بار پھر ملکوں کی حویلی میں رونق لگ چکی تھی۔ یہی عالم شجاع عالمگیر کی حویلی کا بھی تھا۔

جہاں ایک طرف خوابوں کو سجائے اپنے پیا سنگ جانے کو بیتابی تھی وہیں دوسری طرف خوابوں کا گلا گھونٹ کر اب زمین میں اتر جانے کی خواہش تھی۔

دونوں طرف نکاح کی تیاریاں زور و شور سے کی جا رہی تھیں۔ یوں تو شجاع عالمگیر کا کہنا تھا کہ نکاح کی تقریب ان کی حویلی میں رکھی جائے مگر بلاج کے انکار پر جہانگیر ملک نے نکاح کی تقریب اپنی حویلی میں ہی رکھ لی تھی۔ جس پر شجاع عالمگیر نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ آخر وٹے سٹے کا ایک یہی تو فائدہ ہے اور نقصان بھی۔

"کیا میں اندر آجاؤں؟"

سیاہ شیروانی میں ملبوس وہ دروازے پر کھڑا اندر آنے کی اجازت مانگ رہا تھا۔

"آپ اندر آچکے ہیں بلاج بھائی۔"

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین جو عروسی جوڑے میں ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی آئینے میں اپنے عکس کو دیکھ رہی تھی۔ خشک لہجے میں بولی۔ بلاج چلتا ہوا اس کے پاس آکھڑا ہوا۔

ناراض ہو مجھ سے؟ "اس کے بے تاثر چہرے پر نظریں جمائے دھیمے لہجے میں پوچھا۔ " آج سے پہلے اس نے جسمین کی ہر بات، ہر خواہش، ہر خوشی کو پورا کیا تھا پر آج وہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی اسے نہیں دے پایا تھا۔ وہ اسے یوسف نہیں دے پایا تھا۔

میں ناراض نہیں ہوں۔ "اب کے وہ بھی دھیمے لہجے میں بولی۔ "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "تو پھر میری طرف کیوں نہیں دیکھ رہیں؟" ایک اور سوال۔

جسمین نے بے تاثر نظروں سے اسے دیکھا۔ کوئی جذبہ، کوئی خوشی، کوئی دکھ تو ان آنکھوں میں نہیں تھا سوائے ویرانی کے۔

میں ناراض نہیں ہوں۔ یہی میری تقدیر ہے۔ جسے میں قبول کر چکی ہوں آپ پریشان " "نہ ہوں۔

[Pdf Novel Bank](#)

کہتے ہوئے ایک بار پھر اس نے چہرہ موڑ لیا۔ آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے ناجانے کیا تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

میں نے یہ سب تمہارے لیے کیا ہے جسمین۔ ایک وقت آئے گا جب تمہیں احساس " ہو جائے گا۔"

بلاج اس کے سرخ دپٹے سے ڈھکے سر کو دیکھتے ہوئے بولا۔ مگر اس بار وہ خاموش رہی جیسے اب نہ بولنے کی قسم کھالی ہو۔

تمہیں لگتا ہے میں نے یاسمین سے محبت نہیں کی اس لیے تمہاری محبت کو بھی نہیں " سمجھ سکا۔ پر یقین مانوں جسمین!! جس درد سے تم گزر رہی ہو میں بھی اسی درد سے گزر رہا ہوں۔ دل میں "کسی" کو رکھ کر زندگی میں "کسی اور" کو لانا آسان نہیں ہوتا۔

اب کے اس نے کہا نہیں تھا بس سوچا تھا اور وہ اس کی سوچ سے بے خبر سر جھکائے بیٹھی اپنے ہاتھ میں گولڈن بریسلٹ کو دیکھ رہی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

بلال نے دھیرے سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پھر تیزی سے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ دروازہ بند ہوا ساتھ ہی کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ چند لمحے وہ یونہی سر جھکائے اس بریسٹ کو دیکھتی رہی کہ تبھی پیچھے سے کلچ لٹنے کی آواز آئی۔

جسمین نے چونک کر سر اٹھایا اور نظریں وہیں ٹھہر گئیں۔ لب ساکت ہوئے تھے اور دھڑکن وہیں تھم گئی۔

وہ بے یقینی سے آئینے میں نظر آتے اس عکس کو دیکھ رہی تھی۔ وہ عکس جو اس کی پرچھائی بن گیا تھا، دل کی دھڑکن کہ جینے کیلئے سانسیں بن گیا تھا، راتوں کا تڑپا پینے والا خواب بن گیا تھا۔ وہ عکس ایک یوسف کا عکس۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!! یوسف"

لب ہلے، وہ پیچھے مڑی۔ جہاں وہ کھڑکی کے پاس کھڑا دونوں ہاتھ سینے پر باندھے سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ عروسی جوڑے میں سجا سنوارا یہ وجود اس کیلئے نہیں کسی اور کیلئے تھا۔ یوسف نے سختی سے اپنے لب بھینچ لیے۔

[Pdf Novel Bank](#)

تم یہاں کیسے آئے؟ کسی نے آتے ہوئے تو نہیں دیکھا؟ " جسمین متفکر سی ہو کر " یوسف کی طرف بڑھنے لگی مگر اس سے پہلے ہی وہ عین اس کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

میں تم سے پوچھ رہی ہوں کچھ؟ یہاں کیوں آئے؟ " وہ یکدم تلخ ہوئی۔ وہی بیگانگی لیا انداز یوسف لب سیئے اسے دیکھتا رہا۔

دیکھو یوسف جاؤ یہاں سے آج میرا نکاح ہے۔ تمہیں یہاں کسی نے دیکھ لیا تو مسئلہ " ہو جائے گا۔

تو آپ شادی کر رہی ہیں گڈ۔ " وہ اس کی بات نظر انداز کیے بولا۔ لہجہ طنزیہ نہیں تھا پر "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دیکھو یوسف مجھے معاف کر دو۔ پلیز یہاں سے چلے جاؤ میں میں۔۔۔ " مزید کچھ کہنے کی " سکت نہ رہی تھی۔ جسمین نے یکدم اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔ آنسو تو اتر آنکھوں سے بہنے لگے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف جو اس کے سامنے کھڑا اس سے باز پرس کرنا چاہتا تھا، لڑنا چاہتا تھا، جھگڑنا چاہتا تھا، اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ آخر کیوں وہ بے وفائی کر گئی؟ وعدہ کیا پر وعدہ وفا نہ کیا۔ کیوں وہ بیچ راہ میں ہاتھ چھڑا گئی کیوں؟

پر اس کے جڑے ہاتھ اور بہتے آنسو کو دیکھ کر سارے الفاظ دم توڑ گئے تھے۔

وہ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتا جسمین کے قریب ہوا تھا۔ اتنا قریب کہ لرز کر پلکوں کی جھالر گری اور یوسف کے رخسار کو چھو گئی۔

"!! الوداع"

visit for more novels:

جسمین کے کان میں سرگوشی کرتا گویا پگھلا ہوا سیسہ انڈیل رہا تھا۔ جسمین نے بمشکل پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا جو لٹے قدم پیچھے ہٹتا اس سے دور جا رہا تھا کہ تبھی وہ مڑا اور جس طرح اندر آیا تھا اسی طرح کھڑکی سے باہر نکل گیا۔

جسمین وہیں کھڑی بے جان ہوتے وجود کے ساتھ اس کھلی کھڑکی کو دیکھ رہی تھی کہ ایک تیز ہوا کا جھونکا اندر آیا۔ جو اس کے محسوسات کو جگلاتا یہ باور کرا گیا۔۔۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف حیدر!! اکیلا نہیں گیا تھا۔ اس کا دل، روح، خوشیاں۔ سب ساتھ لے گیا تھا۔

"!! یوسف"

ہاتھ آگے بڑھا کر اس نے روکنا چاہا مگر کب جب وہ جا چکا تھا۔ ہمیشہ کیلئے اس کی زندگی

سے دور۔۔۔

"یوسف مت جاؤ۔۔۔"

وہ وہیں فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔ اپنی حالت کی پرواہ کیے بغیر وہ آنسو بہا رہی تھی۔ کمرے

کے درودیوار اس کی سسکیوں سے گونجنے لگے تھے پر۔۔۔ وہ ایک آواز جس کو اسکی

visit for more novels:

سسکیاں بھی دبا نہیں پائی تھیں۔ ہاں!! وہ آواز، وہ لہجہ، وہ لفظ۔۔۔

"!! الوداع"

[Pdf Novel Bank](#)

کھڑکی کے ذریعے کمرے سے نکلتا وہ پائپ کے سہارے نیچے اتر آیا تھا۔ اس نے آس پاس دیکھا قریب ہی بائیں جانب دو آدمی بندوق لیے کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ وہ دبے قدموں سے چلتا ہوا پلر کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔

"اب کیا کروں؟ کیسے نکلوں؟"

وہ ابھی یہ ہی سوچ رہا تھا کہ ان کی نظروں میں آئے بغیر یہاں سے کیسے نکلے کہ تبھی اسے سامنے سے بلاج آتا دکھائی دیا۔ ان دونوں آدمیوں کو کچھ کہتا وہ انہیں اپنے ساتھ لیے آگے بڑھ گیا۔

visit for more novels:

یوسف نے آس پاس دیکھا فی الحال اس طرف اور کوئی نہیں تھا۔ اس نے شکر ادا کیا ساتھ ہی موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ فوراً آگے بڑھتا پیچھے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔

یہ جانے بغیر۔۔۔ کہ اوپری کمرے کی کھڑکی سے دو آنکھیں اس منظر کو بغور دیکھ رہی تھیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

انسان جو مرضی کر لے تقدیر کے آگے بالآخر بے بس ہو ہی جاتا ہے۔ تقدیر جب چاہے جسے چاہے آپ کی زندگی میں لے ہی آتی ہے اور جس سے چاہے جدا کر دیتی ہے کہ انسان لاکھ چاہنے کے باوجود بھی تقدیر کے آگے مجبور ہو جاتا ہے۔ وہ انسان جو ہواؤں کو تسخیر کر چکا ہے۔ سمندروں کو کھنگال چکا ہے۔ لیکن تقدیر سے جیتنے کی کوئی ٹیکنالوجی

visit for more novels:

اب تک ایجاد نہیں کر سکا۔۔۔ www.urdu-novelbank.com

یوسف بھی اپنی تقریر سے ہار چکا تھا۔ اس کے آگے بے بس ہوتا ہار مان چکا تھا۔ سب ختم ہو چکا تھا۔ اس کے آگے بڑھتے قدموں کے ساتھ کہیں سب بہت پیچھے چھوٹ چکا تھا۔ وہ ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ چلتا کس راستے پر نکل آیا تھا اسے کچھ خبر نہیں تھی۔ وہ پیدل چل رہا تھا۔ صبح بائیک خراب ہونے کے باعث وہ جسمین سے ملنے ٹیکسی

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

میں چلا آیا تھا۔ لیکن اب ابجھتے ذہن کے ساتھ اسے یہ خیال بھی نہ رہا تھا کہ ٹیکسی ہی کر لے۔

دیکھو یوسف جاؤ یہاں سے آج میرا نکاح ہے۔ تمہیں یہاں کسی نے دیکھ لیا تو مسئلہ " ہو جائے گا۔ " اسے جسمین کی آواز سنائی دی۔

اس نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا۔ ڈبستے سورج کے ساتھ اس کے اندر بھی اداسی اترنے لگی۔ آسمان کی طرح دل بھی ویران ہو رہا تھا۔ وہاں سے نکلے کتنا وقت گزر چکا تھا۔ اسے اندازہ نہ ہوا۔ وہ یونہی غائب دماغی سے چلتا رہا کہ اچانک فضاء میں گونجتی گولی کی آواز پر اس کے قدم ایک دم تھمے تھے۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں خاور اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا جیپ سے اتر کر اس کے پاس آ رہا تھا۔ پیچھے کھڑے اس کے آدمی ہاتھوں میں ہتھیار اٹھائے ہوئے تھے۔ تو بالآخر وہ وقت بھی آ گیا تھا۔۔۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ ہال میں گھونگھٹ لیے حورین کے ساتھ بیٹھی تھی۔ پردے کے اُس پار نکاح خواں (سمیر اور بلاج کے ساتھ بیٹھے نکاح پڑھانا شروع کر رہے تھے۔

تیرے پیچھے اتنی دور تک آنا پڑا وہ بھی اپنی بہن کا نکاح چھوڑ کر خیر کوئی نہیں۔ اس کی " قیمت تو ادا کر ہی لوں گا۔ " اس نے خباثت سے مسکراتے ہوئے کہا۔ یوسف نے بے تاثر چہرے سے اسے دیکھا۔ اس کی چھٹی حس اب بیدار ہوتی خطرے کا احساس دلا رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جسمین ملک ولد جہانگیر ملک آپ کو سمیر عالمگیر ولد شجاع عالمگیر کے نکاح میں حق مہر (پچاس لاکھ سکے رائج الوقت دیا جاتا ہے۔ کیا آپ کو " قبول " ہے؟ انہوں نے پوچھتے (ہوئے گویا اس کی موت کا فرمان سنایا تھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

مجھے تو پہلے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ ضرور کوئی نہ کوئی چکر ہے۔ جیسی تو اتنی دیدہ دلیری " سے میرے ہی گھر پر کھڑے ہو کر میری ہی بہن سے محبت کی پتنگے لڑا رہا تھا۔ " کہنے کے ساتھ ہی اس نے گھونسا یوسف کے منہ پر دے مارا۔ یوسف لڑکھڑایا مگر اگلے ہی لمحے سنبھل کر وہ بھی میدان میں اتر آیا تھا۔

بار بار نظروں کے سامنے یوسف کا چہرہ آ رہا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔ سب کے (چہروں پر خوشی تھی۔ مسکراہٹ تھی۔ ڈب ڈبائی آنکھوں سے وہاں موجود مہمانوں کو ("دیکھتے ہوئے وہ مدہم لہجے میں بولی " قبول ہے۔ ")

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

خاور اور یوسف کو لڑتا دیکھ اس کے آدمی بھی یوسف پر جھپٹ پڑے۔ وہ بہادری سے سب کا مقابلہ کر رہا تھا کہ تبھی ان میں سے ایک نے پیچھے سے اس کے سر وار کیا وہ زمین پر جا گرا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین ملک ولد جہانگیر ملک آپ کو سمیر عالمگیر ولد شجاع عالمگیر کے نکاح میں حق " (مہر پچاس لاکھ سکہ رائج الوقت دیا جاتا ہے۔ کیا آپ کو "قبول" ہے؟ " ایک بار پھر (پوچھا۔

خاور نے اسے گریبان سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔ مٹی سے اٹا ہوا چہرہ، منہ سے نکلتا خون، یوسف دھندلائی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔ خاور نے اب کہ اس کے پیٹ میں لات دے ماری وہ پیٹھ کے بل جاگرا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مارو اسے ایک ایک ہڈی توڑ دو سالے کی زندہ نہیں بچنا چاہیئے۔ " کہتا ہوا وہ پیچھے ہٹا " تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

اس نے فائزہ بیگم کو دیکھا پھر بلاج کی طرف جو آنکھوں سے اشارہ کرتا اسے جواب دینے ("پر مجبور کر رہا تھا۔ وہ سر جھکا کر دھیرے سے بول گئی۔ " قبول ہے۔

وہ بیدردی سے اسے مار رہے تھے۔ ایک یوسف کا ان سب سے مقابلہ کرنا نہ ممکن سی بات تھی۔ وہ نڈھال ہوتا اپنے ہاتھ پر چھوڑ چکا تھا۔ ساتھ جینے کی تمنا بھی۔

بس کرو اور اسے اٹھا کر آگے کھائی میں پھینک دو کسی کو اس کی لاش بھی نہیں ملنی " چاہیئے۔ " خاور کی بات پر وہ حکم بجالاتے یوسف کو اٹھا کر آگے بڑھے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیا آپ کو قبول ہے؟ " جسمین کے ہاتھ پر پھولنے لگے۔ بس آخری بار اور اجازت " (چاہی تھی۔ جس کے ملتے ہی اس کے تمام جملہ حقوق سامنے بیٹھے شخص کے نام (ہو جانے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ اسے اٹھائے کھائی کے سامنے لے آئے تھے۔ یوسف نے بمشکل آنکھیں کھول کر دیکھا۔
 موت کتنے قریب آن کھڑی تھی۔ ایک مدہم مسکراہٹ اس کے ہونٹوں کو چھوگی۔۔۔
 جیسے کہنا چاہتی ہو اب جینے کی تمنا بھی کسے تھی۔

("قبول ہے۔")

اور یہاں اسی مقام پر ہاں!! اسی مقام پر یوسف حیدر نے آنکھیں بند کرتے ہوئے خود کو
 کھائی میں جاتا محسوس کیا تھا۔ سانس رکی تھی، وقت تھما تھا اور یوسف حیدر کا باب زندگی
 کی کتاب سے ختم ہوتا ہمیشہ کیلئے ماضی بن چکا تھا۔۔۔ وہ جا چکا تھا ہمیشہ کیلئے، جسمین
 کی زندگی سے کہیں دور اور شاید اس دنیا سے بھی بہت دور۔۔۔

Pdf Novel Bank

آپ غیروں کی بات کرتے ہیں "
ہم نے اپنے بھی آزمائے ہیں

لوگ کانٹوں سے بچ کے چلتے ہیں
ہم نے پھولوں سے زخم کھائے ہیں

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

کسی کا کیا جو قدموں میں جبین بندگی رکھ دی
ہماری چیز تھی ہم نے جہاں جانی وہاں رکھ دی

جو دل مانگا تو وہ بولے کہ ٹھہرو یاد کرنے دو

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

ذرا سی چیز تھی ہم نے خدا جانے کہاں رکھ دی

سنگ ہر شخص نے ہاتھوں میں اٹھا رکھا ہے

جب سے تو نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے

"جب سے تو نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے۔۔۔"

فضاء میں پھیلی کلام کی آواز کو خاموشی سے سنتا وہ اپنے سامنے آگ میں لیٹی لکڑیوں کو سلگتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ گہری ہوتی رات کے ساتھ ہوا میں شامل خنکی بڑھتی جا رہی تھی۔ اس نے ہاتھ جلتی لکڑیوں کے قریب لے جا کر انہیں گرمائش دینی چاہی۔

"پھر کیا ہوا؟"

کاشف نے اس کے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ساتھ بیٹھا علی بھی تجسس سے اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

پھر۔۔۔ "اس نے زیر لب دھرایا۔"

کیا جسمین کی شادی واقعی ہوگئی تھی؟ "کاشف نے بھنویں اچکا کر پوچھا۔"

ہوگئی ہوگی۔" سامنے بیٹھا شخص دھیرے سے مسکرایا۔"

اور یوسف کے دوست، کیا انہوں نے اُسے نہیں ڈھونڈا؟ "اب کے سوال علی کی طرف سے تھا۔"

شاید کوشش کی ہو۔" کہتے ہوئے وہ اب اپنے گرد اونی چادر کو ٹھیک کرنے لگا تھا۔"

"اور۔۔۔ اور کھائی میں گرنے کے بعد یوسف کا کیا ہوا؟"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کھائی میں گرنے کے بعد۔۔۔"

سامنے سلگتی لکڑیوں پر نظریں جمائے، وہ دھیرے سے بڑبڑایا تھا۔ ساتھ ہی ایک بار پھر ماضی کی کھڑکیاں کھولتے ہوئے اس نے یادوں کو اندر آنے کی اجازت دی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

ابا یہ تم کس راستے پر لے آیا۔ "سترہ سالہ نواز اپنے باپ کو دیکھتے ہوئے بولا۔ جو ٹھیلے کو " دھکا دیتا اس پتھریلے راستے پر آگے بڑھ رہا تھا۔

تو چپ کر اور خاموشی سے دھکا لگوا۔ ہمیں جلدی یہ جڑی بوٹیاں حکیم صاحب کے " پاس پہنچانی ہیں۔ " وہ اسے ڈانٹتے ہوئے بولے۔

وہ منہ بناتا ٹھیلے کو دھکا لگانے لگا اونچے نیچے پتھریلے راستے کے باعث ٹھیلے کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔
visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

کیا کر رہا ہے رک کیوں گیا دھکا لگا؟ " وہ نواز کو دیکھ کر جھنجھلا کر بولے جو رک کر نہ " جانے کیا دیکھ رہا تھا۔

ابا وہ دیکھو؟ وہ کون ہے؟ " اس نے ہاتھ سے سامنے کی طرف اشارہ کیا۔ "

" کہاں؟ کون؟ "

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

"ارے وہ پتھر کے پاس شاید آدمی ہے۔ لگتا ہے اوپر سے گر گیا۔"

کیا چل چل کے دیکھ تو سہی کون ہے زندہ بھی ہے یا نہیں۔ "ٹھیلے کو ایک طرف کھڑا" کر کے وہ بھگتے ہوئے اس آدمی کے پاس آئے جو بڑے سے پتھر کے قریب منہ کے بل گرا ہوا تھا۔ سر سے نکلتا خون اس پاس کی مٹی کو بھی سرخ کر چکا تھا۔

یہ کیا؟ یہ ادھر کہاں سے آیا؟ "وہ حیرت سے اس خون میں لت پت وجود کو دیکھتے ہوئے بولے۔

"شاید اوپر سے گر گیا ابا۔"

visit for more novels:

یا پھر کسی نے مار کر پھینک دیا۔ "وہ دھیرے سے بڑبڑائے۔"

کیا کہا؟ "نواز نے بھنویں اچکا کر پوچھا۔"

کچھ نہیں۔۔۔ دیکھ یہ سانس لے رہا ہے۔ تو ایک کام کر اس کو اٹھوا کر ٹھیلے پر ڈلوا۔ "رات ہونے لگی ہے اسے یہاں چھوڑ کر نہیں جاسکتے۔" وہ آسمان پر چھاتے سر مئی بادلوں کو دیکھتے ہوئے بولے۔

[Pdf Novel Bank](#)

چل اس کے پاؤں پکڑ ہمیں جلد از جلد وہاں پہنچنا ہے؟ " نواز کو حکم دیتے ہوئے " انہوں نے زمین پر پڑے شخص کا بازوؤں سے پکڑ کر اٹھایا۔ نواز نے بھی اسے ٹانگوں سے پکڑ لیا تھا۔ بمشکل اسے اٹھائے وہ ٹھیلے تک آئے اور اُس پر لٹا کر تیزی سے ٹھیلے کو دھکیلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔

اب اگر یہ مر گیا تو؟ " نواز نے اس شخص کو دیکھتے ہوئے کہا۔ " پہلے حکیم صاحب تک پہنچ جائیں پھر دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ " کہتے ہوئے انہوں نے " قدموں کی رفتار تیز کر دی۔

ٹھیلے کو دھکیلتے ہوئے دونوں تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے کہ تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت طے کرنے کے بعد وہ اپنی منزل پر جا کر رکے۔

اے ناصر لالہ !! تم سامان لے آئے جو حکیم صاحب نے منگوایا تھا؟ " انہیں دیکھتے " ہی درگاہ کی سیڑھیوں پر کھڑا شخص بھاگ کر ان کی طرف آیا تھا۔

" ہاں ندیم !! حکیم صاحب کدھر ہیں؟ "

[Pdf Novel Bank](#)

"اوپر درگاہ پر ہی ہیں۔ کیوں کیا ہوا؟"

وہ یہ آدمی کافی زخمی ہے ابھی سانس چل رہی ہے۔ چل اسے حکیم صاحب کے پاس " لے کر چل۔ "ناصر ٹھیلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ ندیم آگے بڑھا اور ٹھیلے پر لیٹے شخص کو دیکھتے ہی بوکھلا اٹھا۔

"اے کس کو اٹھا لایا۔ یہ پولیس کیس ہے۔ پولیس کو فون کر۔"

اے پاگل ہے کیا؟ جب تک پولیس آئے گی یہ مر جائے گا۔ یہاں تو کوئی ہسپتال " بھی نہیں۔ چل اٹھانے میں مدد کر حکم صاحب کو دکھاتے ہیں وہ بتائیں گے کیا کرنا ہے۔"

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

ناصر نے اسے ڈپٹا جسکی وجہ سے مجبوراً وہ بھی اس کی مدد کرتا، اس شخص کو اٹھائے سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

"نواز سامان اٹھا کر اوپر لے آنا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

ناصر سیڑھیاں چڑھتا چلاتے ہوئے بولا۔ جس پر نواز اثبات میں سر ہلاتا فوراً ٹھیلے پر سے سامان اُتارنے لگا تھا۔

"حکیم صاحب یہ بچ جائے گا؟"

ناصر نے حکیم صاحب کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جو پیالے میں پانی لیے کپڑا گھیلا کرتے پینے سامنے لیٹے شخص کے زخم صاف کر رہے تھے۔

زخم گہرے ہیں پر زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ "وہ سنجیدگی سے بولے۔"

آپ کو نہیں لگتا ہمیں پولیس کو فون کرنا چاہیئے؟ "ندیم کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی تھی۔"

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

پولیس نے آکے کیا کر لینا ہے۔ یہ تو بیہوش پڑا ہے۔ پولیس آکر ہمارا ہی دماغ کھائے " گی۔ " ناصر چڑ کر بولا۔

در حقیقت وہ خود کو ان سب جھمیلوں سے دور رکھنا چاہتا تھا۔ جتنا کر چکا تھا۔ وہ کافی تھا۔

"ہاں پر اسے ہسپتال۔۔۔"

ہسپتال کیلئے شہر جانا پڑے گا۔ تجھے حکیم صاحب کی صلاحیتوں پر کوئی شک ہے جو " ہسپتال ہسپتال کرے جا رہا ہے۔ حکیم صاحب اسے دیکھ رہے ہیں نا۔ تو منہ بند کر۔ "

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com

تم دونوں اب کمرے سے باہر جاؤ۔ میں نے اس کے زخموں پر مرہم لگا دیا ہے۔ صبح " دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ " ان دونوں سے کہہ کر وہ پاس لکھے برتن سے پانی نکال کر ہاتھ دھونے لگے۔

" لیکن اس کا کیا ہوگا رات کو طبیعت خراب ہوگئی تو؟ "

[Pdf Novel Bank](#)

تم لوگ جاؤ میں ہوں اس کے پاس دیکھتا رہوں گا۔ " انہوں نے تسلی دی۔ "

وہ دونوں اثبات میں سر ہلاتے فوراً اس چھوٹے سے کمرے سے باہر نکل گئے۔ جبکہ حکیم صاحب وہیں بیٹھے اس اجنبی شخص پر آہستہ پرٹھ کر دم کرنے لگے تھے۔

کمرے کی کھڑکی سے چھن کر آتی سورج کی کرنے سیدھا اس کے چہرے پر پڑ رہی تھیں۔

جس کی تپش محسوس کرتے ہوئے اس کی پلکوں کی جھالر لرز اٹھی۔ اس نے بھاری ہوتے سر کے ساتھ مشکل آنکھیں کھول کر دیکھا تو خود کو انجان جگہ پر پایا تھا۔

چھوٹا سا کمرہ جس میں لکڑی کا پرانا دروازہ لگا ہوا تھا۔ وہیں دائیں جانب ایک کونے میں پانی کا مٹکا بھی موجود تھا۔ پاس ہی لکڑی کی ٹیبل موجود تھی۔ جس پر جائے نماز اور تسبیح رکھی ہوئی تھی۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

کمرے میں یونہی نظر دوڑاتے ہوئے اس نے اُٹھنے کی کوشش کرنی چاہی پر جسم میں دوڑتی درد کی ایک شدید لہر نے اس کی کوشش کو ناکام بنا دیا تھا۔

لیٹے رہو بیٹا۔ "حکیم صاحب دروازے سے اندر آتے ہوئے مسکرا کر بولے۔"

تمہارے سر پر شدید چوٹ لگی ہے۔ کمر میں بھی گہرا زخم ہے اور بائیں ٹانگ کی ہڈی بھی ٹوٹ چکی ہے۔ باقی چھوٹے چھوٹے زخم بھی تمہارے جسم پر موجود ہیں۔ اس لیے "بس آرام کرو۔"

وہ اس کے پاس آکر کرسی پر بیٹھ گئے۔ ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑا مرہم اس کے بازو پر لگانے لگے۔ اس نے بغور ان کا جائزہ لیا۔ وہ اس وقت سفید شلوار قمیض میں ملبوس تھے۔ سفید داڑھی سے سب سے نورانی چہرے پر نرم سی مسکراہٹ تھی۔

میں کہاں ہوں اور یہاں کیسے آیا؟ "نحیف سی آواز میں پوچھا۔"

"تم درگاہ پر ہو۔ پانچ دن پہلے ناصر تمہیں یہاں لے کر آیا تھا۔"

"پانچ دن؟"

[Pdf Novel Bank](#)

ہاں !! تم شدید زخمی تھے۔ سوتی جاگتی کیفیت میں پانچ دن گزارنے کے بعد تم اب " مکمل طور پر ہوش میں آئے ہو۔ " وہ مسکرا کر بولے۔

" اچھا کچھ اپنے بارے میں بتاؤ نام کیا ہے تمہارا؟ "

میرا نام؟ " اس نے دھیرے سے دھرایا۔ "

" ہاں !! کیا ہے تمہارا نام؟ "

" !! یوسف "

" ہم !! اچھا یہ بتاؤ یہ سب کیسے ہوا؟ "

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

" یہ سب --- "

ان کے سوال پر سارا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔ یوسف نے چہرہ موڑ کر اپنی ٹوٹی ہوئی ٹانگ کی طرف دیکھا جو چھوٹی چھوٹی لکڑیوں میں جکڑی ہوئی تھی۔

" اچھا چلو یہ باتیں بعد میں کریں گے۔ میں تمہارے لیے کچھ کھانے کیلئے لاتا ہوں۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

اسے سوچ میں گم دیکھ کر وہ کہتے ہوئے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئے۔ جبکہ ایک بار پھر وہ آنکھیں بند کرتا واپس نیند کی آغوش میں اترتا چلا گیا تھا۔

وقت پر لگا کر اس رفتار سے گزرا کہ سب کچھ پیچھے چھوٹا چلا گیا۔ اس کے زخموں کو بھرتے بھرتے دو ماہ گزر چکے تھے۔ اس دوران ندیم نے بہت کوشش کی تھی کہ پولیس کو خبر کر دی جائے مگر یوسف کی ساری کہانی جاننے کے بعد حکیم صاحب نے سختی سے اسے منع کر دیا تھا۔ حکیم صاحب نے بھی اس دوران اس کا بہت ساتھ دیا تھا۔ ان کی محبت اور اپنائیت دیکھتے ہوئے اس نے خود پر بیٹی کہہ سنائی تھی۔

وقت یوں نہیں گزرتا جا رہا تھا۔ حکیم صاحب نے اسے مشورہ بھی دیا تھا کہ واپس چلا جائے۔ زندگی یہیں ختم نہیں ہو جاتی آگے بڑھ جائے۔ اپنا گھر بنائے پر یوسف کیلئے اب وہاں

[Pdf Novel Bank](#)

کچھ باقی نہیں رہا تھا۔ اس میں اب ہمت نہیں تھی کہ اپنا ٹوٹا بکھرا وجود لے کر وہ اپنے دوستوں کے سامنے جائے۔

گاؤں اُجڑ چکا تھا۔ ایک فقیر کی طرح اب اسے اس درد پر ہی رہنا تھا۔ جہاں اپنے مردہ جذبات اور زندہ وجود کا بوجھ وہ خود ہی اٹھا سکے۔۔۔

ممکن نہیں مجھ سے یہ طرز منافقت "

"دنیا تیرے مزاج کا بندہ نہیں ہوں میں

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

*****_

مجھے یقین نہیں آ رہا کیا کوئی کسی سے اتنی محبت بھی کر سکتا ہے۔ "علی اسے "

بے یقینی سے دیکھتے ہوئے بولا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

آپ کو کتنے سال ہو گئے یہاں یوسف؟ " اب کے سوال کاشف کی طرف سے تھا۔ "

آٹھ سال۔ " وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ "

کیا ان آٹھ سالوں میں آپ کا دل نہیں کیا باقی سب کی طرح زندگی گزارنے کا؟ کسی "

ایک کے جانے سے زندگی ختم تو نہیں ہو جاتی۔ " علی نے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

وہ بھی یہی کہتی تھیں۔ " کہتے ہوئے ایک جاندار مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو "

چھوا۔

محبوب کا ذکر، اُس کا خیال ہی ہر دکھ تکلیف کو بھلا کر چہرے پر مسکراہٹ لانے کیلئے

کافی ہوتا ہے۔ یہ آج اس شخص کے سامنے بیٹھے دونوں نفوس نے جان لیا تھا۔

وہ کہتی تھیں کوئی کسی کیلئے نہیں مرتا یوسف!! پر میں اُن سے پوچھنا چاہتا تھا۔ کیا "

کبھی اُنہوں نے مردہ روحوں کو دیکھا ہے؟ جو بظاہر چلتے پھرتے انسان کو زندہ لاش کر

دیتی ہیں۔ کہ ایک سانس لیتے وجود کے سوا اور کوئی احساس جذبات باقی نہیں رہتا۔ کیا

" کبھی دیکھا ہے؟

[Pdf Novel Bank](#)

اس نے کہہ کر مسکراتے ہوئے سر جھٹکا۔ دل نے اس لمحے خواہش کی تھی کہ کاش وہ اسے اس حال میں دیکھے اور جان لے کہ مر جانا زندہ رہنے سے کتنا آسان ہوتا ہے۔

میں جانتا ہوں اُن کی شادی ہو چکی ہے۔ اب اُن کے بارے میں سوچنا "گناہ" لگتا ہے۔ لیکن اُن کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچنا "حرام" لگتا ہے۔ "بات ختم کرتا وہ ایسے خاموش ہو گیا۔ جیسے اب کچھ بھی کہنا نہیں چاہتا ہو۔

علی جو اسے زندگی میں آگے بڑھنے کا مشورہ دینا چاہتا تھا، سمجھانا چاہتا تھا کہ یوں کسی بے وفا عورت کے پیچھے اپنی زندگی برباد نہ کرے۔ لیکن یوسف کی کہی آخری بات یہ سب بے معنی لگنے لگا تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

مسٹر یوسف حیدر!! محبت کی دنیا کے بادشاہ تم سب کیلئے دعا کرتے ہو پر آج میں تمہارے لیے دعا کرتا ہوں۔ تمہارا حوصلہ، تمہارا صبر، تمہارا انتظار کچھ بھی رائیگاں نہیں جائے گا۔ بہت جلد تمہیں وہ مل جائے گا جس کی تمنا تم برسوں سے اپنے دل میں لیے بیٹھے ہو۔ "کاشف نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے دعا دی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

اب کچھ نہیں ہو سکتا سب ختم۔ "اس نے پھر مسکرا کر سر جھٹکا۔"

یقین رکھنے والوں کیلئے ہی معجزے ہوا کرتے ہیں یوسف!! "کاشف بھی مسکرایا تھا۔"

یوسف خاموش ہو گیا کہ تبھی فضاء میں اُٹھتی فجر کی اذان کی گونج نے ان تینوں کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔

چلو دوست رخصت ہونے کا وقت آن پڑا ہے۔ اب اجازت دو۔ "کاشف اور علی اُٹھ"

کھڑے ہوئے تو یوسف بھی ان کے ساتھ ہی اُٹھ گیا۔

"اچھا لگا تم دونوں سے مل کر۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ تو ہمیں کہنا چاہیئے بلکہ اگر یہ علی آج مجھے نہ لانا تو میں کبھی جان ہی نہیں پاتا کہ "

اس زمانے میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے محبت کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ "کاشف

نے مسکرا کر کہتے ہوئے مصافحہ کیلئے ہاتھ آگے بڑھا جسے یوسف نے فوراً تھام لیا۔ علی

نے بھی آگے بڑھ کر اس سے مصافحہ کیا۔ جس کے بعد دونوں اپنی منزل کی طرف روانہ

ہو گئے تھے۔ ان کے جاتے ہی یوسف وضو بنا کر نماز ادا کرتا، اپنے رب کے حضور سجدہ ریز

[Pdf Novel Bank](#)

ہوا تھا۔ اتنے ماہ و سال میں بھی کبھی کوئی شکوہ اس کی زبان پر نہیں آیا تھا۔ اس نے صبر کیا تھا اور۔۔۔

"إِنَّ السَّامِعَ الصَّابِرِينَ"

(بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے)

سلام پھیر کر اس نے دعا میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا۔ جہاں سیاہ بادل اپنا رنگ بدل کر نئی صبح کو خوش آمدید کر رہے تھے۔ ہر صبح کی طرح اس صبح بھی ایک آس دل میں لیے وہ دھیرے سے مسکرایا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

فقیرِ عشق ہوں اک در سے لگا بیٹھا ہوں "

"بھکاری ہوتا تو در پہ پڑا ملتا میں

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

چاند کی چاندنی میں اُٹھتا سمندر کی لہروں کا رقص ماحول میں ایک فسوں سا طاری کر رہا تھا۔ ایسے میں وہ ساحل سمندر کی نرم ریت پر بیٹھی۔ سامنے سمندر کی اُٹھتی لہروں کا شور کو سن رہی تھی۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اس کے وجود کو چھوتے تازگی کا احساس دلا رہے تھے۔ اس نے چہرے پر آتی چند آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے چہرہ موڑ کر اپنے بائیں جانب دیکھا۔ برابر میں وہ بیٹھا پانی کی طرف چھوٹے چھوٹے پتھر اُچھال رہا تھا۔ وہ مسکرائی اور واپس پانی میں اُٹھتی لہروں کو دیکھنے لگی۔ چاند کی روشنی میں گیلی ریت پر بیٹھے وہ ایک دوسرے کا حصہ لگ رہے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اتنے خاموش کیوں ہو تم؟ " اس نے پھر چہرہ موڑ کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "

کیونکہ آپ کو میرا بولنا نہیں پسند۔ " وہ یونہی پانی کی طرف پتھر اچھالتا ہوا بولا۔ "

میں نے ایسا کب کہا؟ " وہ حیران ہوئی۔ "

" یہی تو مسئلہ ہے کچھ کہتی نہیں اب آپ؟ "

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

"کیا ابھی ابھی باتیں کر رہے ہو۔"

تو آپ سلجھا لیں۔ "وہ کہتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔"

کہا جا رہے ہو؟ "اس نے پوچھا۔"

پتا نہیں۔ "جواب دیتا وہ سمندر کی لہروں کی جانب بڑھنے لگا۔"

رک جاؤ۔ "وہ بھی اُٹھ کھڑی ہوئی۔"

"مت جاؤ۔"

اُس نے گردن موڑ کر دیکھا پر رکا نہیں، ساتھ ہی ماحول میں ایک آواز بلند ہوئی تھی۔

www.urdu-novel-bank.com

"!! الوداع"

اور اس لمحے چاند کی روشنی مدہم پڑتی بادلوں میں جا چھپی۔ اندھیرے سمندر کی بھپرتی لہریں شور مچاتی یوں اُٹھیں کہ ہر منظر کو بہا گئی۔

"!! رکو۔۔۔ یوسف"

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین نے گھبرا کر آنکھیں کھول دیں۔ چہرہ فوق ہو رہا تھا مانویوں جسم میں خون کا ایک قطرہ نہ رہا ہو۔ اس نے نظریں گھما کر دیکھا پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ اے سی کی ٹھنڈک میں بھی اس کا جسم پسینے سے شرابور تھا۔ وہ اٹھ بیٹھی ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر لائٹ آن کی تو پورا کمرہ روشنی سے جگمگا اٹھا۔

اُف!! آخر کب جان چھوٹے گی ان خوابوں سے۔ "اس نے سر ہاتھوں سے میں تھام لیا۔"

ان آٹھ سالوں میں ایسے ہی خواب اس کی ہر رات کا حصہ بن چکے تھے۔ وہ اپنی من پسند جگہوں پر اس کے ساتھ ہوتی اور ہر خواب کا انجام یہی ہوتا جس کے بعد وہ گھبرا کر آنکھیں کھول دیتی۔

"یا اللہ!! آج تو دیر ہو گئی۔"

[Pdf Novel Bank](#)

اس نے سامنے دیوار پر لگی گھڑی کی طرف دیکھا۔ فجر کا وقت نکلتا جا رہا تھا۔ وہ فوراً بستر چھوڑتی باتھ روم میں چلی گئی۔ چند لمحے بعد وہ وضو بنا کر باہر آئی اور جائے نماز بیچھا کر نماز ادا کرنے لگی۔

"آج دیر سے اُٹھی ہو؟"

جسمین نے سلام پھیر کر دروازے کی سمت دیکھا۔ جہاں بلاج کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

جی بھائی بس آٹکھ دیر سے کھلی۔ "وہ جائے نماز اُٹھاتے ہوئے بولی۔"

بلاج چلتا ہوا اس کے سامنے آکھڑا ہوا اور بغور اس کے چہرے کو دیکھنے لگا ان آٹھ سالوں نے کتنا بدل کر رکھ دیا تھا اس کو۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

مجھے گاؤں جانا ہے۔ زمینوں کو دیکھنے۔ واپس آنے میں دو تین دن لگ جائیں گے۔ تم "تورین کے ساتھ مزار چلی جانا۔" وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

پر بھائی میں کیسے؟ آپ انہیں ساتھ لے جائیں راستے میں ہی تو ہے۔ "وہ پریشان "ہوئی۔ ان آٹھ سالوں میں وہ مزار تک جانے والی ہر راہ سے منہ موڑ چکی تھی۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

میں نے کہنا نا مجھے وہاں دو تین دن لگیں گے۔ تم جاؤ گھر سے باہر نکلا کرو۔ انسان کی " صحت کے لیے بھی اچھا رہتا ہے۔ " وہ اس کا گال تھپتھپا کر کہتا بغیر اس کا جواب سننے فوراً دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

جسمین وہیں کھڑی اس کی پشت کو دیکھ رہی تھی کہ تبھی ماضی کی ایک بھولی بھٹکی یاد نے اس کے ذہن کے دروازے پر دستک دی تھی۔

"بابا سائی آپ نے کس مصیبت کو گھر میں لا کر بٹھا دیا۔"

جسمین جو شادی کے بعد پہلی دفعہ گھر آئی تھی اور اب جہانگیر ملک سے ملنے ان کے پاس آرہی تھی کمرے سے آتی دلاور کی آواز پہ دروازے پر ہی رک گئی۔

visit for more novels:

www.pdfnovelsbank.blogspot.com

تو کیا کروں یا سمین کی طرح اسے بھی مروا دوں؟ "جہانگیر ملک کی کرخت بھری آواز" اس کی سماعتوں سے ٹکرائی اس نے بے اختیار منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

بابا سائیں نے یا سمین بھا بھی کو مروا دیا۔ "وہ بے یقینی کی کیفیت میں بڑبڑائی۔ یہ " انکشاف ہی ناقابل قبول تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

دلور بھائی یہ شادی بلاج نے جسمین کی وجہ سے کی ہے۔ تاکہ سمیر اپنی بہن کا خیال کرتے ہوئے جسمین کو کبھی کوئی نقصان نہ پہنچائے اس لیے تورین کو تو برداشت کرنا پڑے گا۔" اب کے خاور کی آواز ابھری۔

وہ جو پہلے ہی جھٹکے سے باہر نہیں نکل پائی تھی۔ اس نئے انکشاف پر اس سے کھڑے رہنا بھی محال ہو گیا۔

مجھے لگا تھا آپ مجھے سمجھیں گے۔ لیکن میں غلط تھی۔ محبت کے دعوے کرنے والا "جو یاسمین بھابھی کے مرنے کے دو ماہ بعد ہی دوسری شادی کیلئے تیار ہو، وہ میری "محبت کو کیا سمجھے گا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جسمین کو اپنی کہی بات یاد آئی۔ ساتھ ہی اسے شرمندگی بھی ہوئی۔ کتنے آرام سے وہ اسے کہہ گئی تھی کہ بلاج یاسمین سے محبت نہیں کرتا تھا۔ تبھی اتنی جلدی اُسے بھول کر آگے بڑھ رہا ہے۔

"بھائی نے میری وجہ سے یہ شادی کی اور میں ناجانے کیا سوچ بیٹھی تھی۔"

[Pdf Novel Bank](#)

آنسوں بہاتے ہوئے اس نے سوچا کہ تبھی اندر سے آتی قدموں کی آواز پر وہ فوراً آنسوں صاف کرتے ہوئے وہاں سے بھاگتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ماضی کا دروازہ بند ہوا تھا اور وہ حال کی دنیا میں لوٹتی ہوئی سرد آہ بھر کر رہ گئی۔

مجھے معاف کر دینا بھائی۔ ہمت نہیں مجھ میں آپ سے روبرو ہو کر معافی مانگ " سکوں۔ " وہ بڑبڑائی تھی۔

اور پیک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"حیدر چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ پھر چلنا ہے نا باہر۔"

ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے سے حورین اپنے پانچ سالہ بیٹے کو دیکھتے ہوئے بولی۔ جو بیڈ پر بیٹھا کھلونوں سے کھیل رہا تھا۔

ہم کہاں جا رہے ہیں؟ "کھلونوں سے کھیلنے ہوئے ہی سوال کیا۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

"مزار پر جارہے ہیں بیٹا۔"

"بابا تو چلے گئے۔ ہم کس کے ساتھ جارہے ہیں؟"

اس نے چہرہ اٹھا کر معصومیت سے ماں کی پشت کو دیکھا جو آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال بنا رہی تھیں۔

ہم پھوپھو کے ساتھ جارہے ہیں۔ چلو اب جلدی سے اٹھو۔ "حورین نے اس کے پاس آکر اسے بیڈ پر کھڑا کیا۔

میں پھوپھو سے تیار ہوں گا۔" حیدر چمک کر کہتا فوراً بیڈ سے اُترا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اچھا یہ لو کپڑے تو لے جاؤ اور پھوپھو دادو کے کمرے میں ہیں وہاں چلے جاؤ۔ "حورین نے اسے کپڑے پکڑائے جسے لیتے ہی وہ خوشی سے چمکتا ہوا فوراً کمرے سے باہر نکل گیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

بیڈ پر بیٹھی وہ خاموشی سے فائزہ بیگم کو دیکھ رہی تھی۔ جو تین سال سے فلج کے اٹیک کے باعث بستر سے لگی ہوئی تھیں۔ کافی عرصہ علاج کرانے کے بعد بھی کوئی دوا کام نہ آئی کہ وہ پھر سے اپنے پیروں پر کھڑی ہو جاتیں۔ ڈاکٹر ہونے کے باوجود بھی بلاج ان کیلئے کچھ نہیں کر سکا تھا۔ بے شک اس کے فیصلوں کے آگے انسان بے بس ہو جاتا ہے۔

آہ امی!! ہم سب کو تو اپنے کیے کی سزا ملی پر نہ جانے آپ اور بھائی کس گناہ کی سزا "کاٹ رہے ہیں۔ یا پھر یہ آزمائش ہے جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی۔"

اس نے نم ہوتی آنکھوں کو صاف کیا اور ناشتے کے برتن اٹھا کر کمرے سے باہر نکلنے لگی کہ سامنے سے حدید بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں پھوپھو؟"

بیٹا میں دادو کو ناشتہ کرانے آئی تھی۔ "وہ پیار سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔"

[Pdf Novel Bank](#)

اچھا مجھے تیار کر دیں پھر ہمیں مزار جانا ہے۔ ایسا ماما نے بولا ہے۔ "کہتے ہوئے اس" نے ہاتھ میں پکڑے پکڑے آگے کیے۔

"اچھا آپ اسے میرے کمرے میں لے کر جاؤ۔ میں ابھی برتن رکھ کر آتی ہوں۔" جسمین کے کہنے پر وہ اثبات میں سر ہلاتا فوراً اس کے کمرے کی جانب بھاگ گیا جبکہ جسمین ناشتے کے برتن رکھنے نیچے کچن میں چلی گئی تھی۔

اولیٰ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ آج پھر اس گھر کے سامنے موجود تھا۔ جہاں سے اس کا چین، سکون، خوشیاں، راحتیں سب وابستہ تھیں۔ اتنے سال گزر جانے کے بعد بھی اس نے اس در کو کھٹکھٹانا نہیں چھوڑا تھا۔ ابھی بھی وہ دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

نے ہاتھ بڑھا کر بیل بجائی۔ چند لمحوں بعد ہی دروازہ کھلا تھا۔ سامنے قمر بیگم کھڑی مسکرا کر اسے دیکھنے لگیں۔

"!! السلام علیکم"

وعلیکم السلام !! بلاج بیٹا اندر آؤ۔" انہوں نے سائڈ پر ہوتے ہوئے اسے راستہ دیا۔"

وہ آرام سے چلتا ہوا لاؤنج کی طرف بڑھا اور وہاں موجود صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔

"انکل کی طبیعت کیسی ہے؟"

"اب ٹھیک ہے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ کہتے ہوئے کچن کی جانب بڑھ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد جب واپس آئیں تو ہاتھ میں چائے کی ٹرے تھی۔

"داؤد آفس گیا ہے؟"

"ہاں وہ آفس گیا ہے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

وہ بلاج کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولیں اور بغور اسے دیکھنے لگیں جوتنے سال گزر جانے کے بعد بھی بدلا نہیں تھا۔ جب اس کی شادی کا سنا تو فطری طور پہ ان کا رویہ اس کے ساتھ تلخ ہو گیا تھا۔ لیکن اس دوران بلاج کے پیار و خلوص نے یہ اچھے سے باور کرا دیا تھا کہ اس نے شادی ضرور کر لی ہے۔ مگر یا سمین اور اُس سے جڑے لوگوں کو بھولا نہیں ہے۔

لبابہ کا فون آیا تھا؟ "اس نے سر اٹھا کر قمر بیگم کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔"

"ہاں آنے کا کہہ رہی تھی پر اس کی ساس کی طبیعت خراب ہو گئی تو آ نہیں سکی۔"

ان کی بات پر بلاج سمجھنے کے انداز میں سر ہلاتا واپس چائے پینے میں مصروف ہو گیا۔

لبابہ کی شادی کو ایک سال ہو گیا تھا۔ یہ رشتہ بھی بلاج نے ہی اپنے جان پہچان کے لوگوں میں کروایا تھا۔ رشتہ مناسب تھا۔ اس لیے قمر بیگم یا ظفر عباسی نے کوئی اعتراض نہیں اٹھایا تھا۔

"تمہارے بیٹے کی سالگرہ ہے نا اس مہینے میں؟"

[Pdf Novel Bank](#)

قمر بیگم کے سوال پر اس نے چونک کر انہیں دیکھا۔ ان کا چہرہ کسی بھی تاثر سے پاک تھا۔ بلاج نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں!! اس لیے آج حورین اُسے مزار پر لے کر جا رہی ہے۔"

اچھا تم ان کے ساتھ نہیں جا رہے؟ "ایک اور سوال۔"

نہیں میں گاؤں جا رہا تھا دو تین دن کیلئے تو اس لیے آپ سے ملنے چلا آیا۔ "اس نے مسکرا کر کہا۔ قمر بیگم بھی دھیرے سے مسکرا دیں۔

اچھا کیا۔۔۔ میں نے تمہارے بیٹے کیلئے کچھ تحائف خریدے تھے پر تم ابھی جا رہے ہو " "تو بعد میں لے جانا۔ www.urdu-novelbank.com visit for more novels:

"!! آنٹی"

اس نے چائے کا کپ ٹرے میں رکھا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔ قمر بیگم بھی اس کے ساتھ ہی اُٹھ گئیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ گھر آپ کا بھی ہے۔ آپ خود آئے گا اُسے تحائف دینے۔ " وہ ان کے ہاتھ تھام کر " بولا۔

قمر بیگم خاموش ہی رہیں۔ ایک ماں کیلئے بڑا تکلیف دہ تھا۔ اپنی بیٹی کی جگہ کسی دوسری عورت کو دیکھنا۔

"اچھا میں انکل سے مل آؤں پھر مجھے جانا بھی ہے۔"

بلا ج مسکرا کر کہتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ جبکہ قمر بیگم وہیں کھڑی نم آنکھوں سے اس کی پشت کو دیکھ رہی تھیں۔

visit for more novels:

یاسمین کاش تم زندہ ہوتیں تو آج اس شخص کے ساتھ تم بھی اس گھر میں موجود " ہوتیں۔ " وہ سوچ کر رہ گئیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

گاڑی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی سیدھا اس درگاہ کے سلمے جارکی تھی۔ اس نے گاڑی سے نکلے ہی سیڑھیوں کی جانب دیکھا۔ آج بھی یہاں کا ماحول ایسا ہی تھا۔ جیسا آٹھ سال پہلے تھا۔ وہی چہل پہل، وہی رونق کچھ بھی تو نہیں بدلا تھا۔ پھر کیا تھا جو بدل گیا تھا؟

ہاں!! اس کا اپنا آپ بدل گیا تھا۔ اب وہ پہلے جیسی جسمیں نہیں رہی تھی۔ جو اپنی منتوں مرادوں کیلئے یہاں کا رخ کیا کرتی تھی۔ اب یہ وہ جسمیں تھی جس کی کوئی منتیں مرادیں ہی نہیں تھیں۔۔۔

"چلو جسمیں کہاں گم ہو۔"

حوریں کی جھنجھلائی ہوئی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی جو سوچ کی دنیا سے باہر لے آئی۔

کہیں نہیں۔ چلیں اب جلدی کریں جو کرنا ہے۔ "جسمیں بھی روکھے لہجے میں جواب " دے کر سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

پیچھے ہی حورین اور حدید کے ساتھ سکینہ بی ہاتھ میں سامان پکڑے چل رہی تھیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

"آپ جائیں جا کر چادر چڑھا دیں۔ تب تک میں غریبوں میں سامان تقسیم کراتی ہوں۔"

جسمین کہتی ہوئی سکینہ بی کو اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے غریبوں کی جانب بڑھ گئی۔ جبکہ تورین حدید کو ساتھ لیے زنانہ حصے میں جا کر فاتحہ پڑھنے لگی تھی۔

میں ان سب چیزوں کو نہیں مانتا اس لیے شادی کے بعد آپ مزار وغیرہ پر نہیں "

"جائیں گی۔"

غریبوں میں سامان تقسیم کرتے ہوئے اسے یوسف کی کہی بات یاد آئی۔ اس نے نظریں اٹھا کر چاروں طرف دیکھا۔ کوئی دیا جلا رہا تھا تو کوئی منت کا دھاگہ باندھ رہا تھا۔ اس کی نظر جالی دار سبز دیوار پر جا رکی۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"سکینہ بی آپ باقی سامان تقسیم کر دیں میں ابھی آئی۔"

جسمین کہتے ہوئے فوراً اس جانب بڑھی۔ انگنت دھاگوں سے سچی سبز دیوار آج بھی ویسے ہی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

ویسے اگر تم بعد میں کبھی یہاں آئیں تو تمہیں کیسے پتا چلے گا ان میں سے تمہارا دھاگہ " کونسا ہے؟ " اسے یاسمین کی کہی بات یاد آئی۔

یہ میں نے دیوار کے کونے پر باندھا ہے اور پھر اب تو اس پر یہ سیاہ نشان بھی موجود " ہے۔ " اب کے اسے اپنی آواز سنائی دی۔

اس نے دیوار کے کونے پر دیکھا۔ کئی دھاگوں کے بیچ پھنسا وہ سیاہ نشان والا دھاگا اب بھی موجود تھا۔ اس نے ہاتھ بڑا کر اس دھاگے کو چھوا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

او ہو!! کیا بات کر رہی ہو یہ صرف ایک دھاگا ہے اور ویسے بھی اس کو تمہاری فریادیں " اور دعائیں سننے کیلئے ان دھاگوں کی ضرورت نہیں۔ " یاسمین نے اسے سمجھانا چاہا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

آپ نے ٹھیک کہا تھا یا سمین بھابھی۔ اس کو ان چراغوں کی، دھاگوں کی ضرورت " "نہیں۔ میں ہی شرک کر بیٹھی تھی۔

وہ بڑبڑائی ساتھ ہی دھاگے کی گراہ ڈھیلی کرتے ہوئے اس نے ایک جھٹکے سے اُسے کھینچ لیا۔ یہی وقت تھا، یہی مقام تھا۔ جب آٹھ سال پہلے وہ یہاں دھاگہ باندھنے آئی تھی اور آج آٹھ سال بعد یہی دھاگہ کھولنے۔۔۔

جسمین نے نیچے نظریں جھکا کر دیکھا۔ دھاگہ کھل کر زمین پر جاگرا تھا۔ اس نے نظریں ہٹالیں اور سکینہ بی کی طرف بڑھنے لگی کہ سامنے سے حورین حدید کا ہاتھ تھامے اس کے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پاس چلی آئی۔

"چلیں؟"

نہیں!! آگے چبوترے پر ایک بابا بیٹھتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں وہ جو بھی دعا کرتا ہے۔ "پوری ہو جاتی ہے۔ مجھے ابھی ان سے ملنا ہے چلو۔" حورین نے حکم دینے والے انداز میں کہا۔

[Pdf Novel Bank](#)

کیوں؟ آپ تو یہاں بھائی کے ساتھ آتی رہتی ہیں۔ وہ لے کے نہیں گئے بابا کے " پاس؟ " جسمین نے اپنی ناگواری دباتے ہوئے پوچھا۔

نہیں!! بلاج سے بھی کہا تھا کہ مجھے اُس بابا کے پاس لے کر چلیں۔ لیکن میری " سنتے ہی کہاں ہیں۔ وہ تو گاڑی سے باہر نکل کر مزار کی سیڑھیاں تک نہیں چڑھتے تھے کہ اُن کے پاس ٹائم نہیں۔ میں ہی اکیلے آکر چادر چڑھاتی تھی۔ " وہ منہ بنا کر بولی۔

جسمین نے چونک کر اسے دیکھا۔ ایک یاسمین تھی جس کی ہر بات کو پورا کرنے کیلئے وہ بابا سائیں تک سے لڑ گیا تھا اور ایک حورین ہے۔ جس کے بقول بلاج اس کی سنتا ہی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

نہیں۔۔۔

آخر ایسی بھی کیا وجہ تھی؟ " جسمین نے سوچا اور جو جواب اسے ملا وہ تھا " محبت " " جو بلاج کو یاسمین سے تھی یا یوں کہو کہ یاسمین سے ہے۔۔۔

[Pdf Novel Bank](#)

اب کس سوچ میں گم ہو گئیں۔ چلو میں آج مل کر ہی جاؤ گی۔ "وہ دو ٹوک انداز میں " کہتی ہوئی حدید کا ہاتھ تھامے آگے بڑھی۔ نہ چاہتے ہوئے بھی جسمین کو اس کے پیچھے چلنا پڑا۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے کمرے میں جا کر لیٹ جائیں۔"

visit for more novels:

وہ حکیم صاحب کو دیکھتے ہوئے بولا۔ جو پتو ترے پر اس کے ساتھ بیٹھے کبوتروں کو دانہ ڈال رہے تھے۔

مجھے معلوم ہے میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم مجھے بستر سے ہی لگا دو۔ "وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولے۔

میری اتنی مجال کہاں۔ "یوسف بھی مسکرایا۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

مجھے کچھ دوائیاں بنا کر رکھنی ہیں۔ ناصر کو بھیجا تھا جڑی بوٹیاں لانے لگتا ہے شام تک " ہی آئے گا۔ " وہ پریشانی سے کہتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

فکر نہیں کریں۔ وہ آتا ہے تو میں آپ کو بتا دوں گا۔ " یوسف نے انہیں تسلی دینی " چاہی۔

ٹھیک ہے پھر میں کمرے میں جاتا ہوں۔ " وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آگے اُس " چھوٹے سے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

ان کے جاتے ہی یوسف نے پاس رکھا دانہ اٹھایا اور کبوتروں کو ڈلنے لگا۔ ابھی چند سیکنڈز ہی گزرے تھے کہ سامنے سے ندیم آنا دکھائی دیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelsbank.com

" اور یوسف کیا ہو رہا ہے ؟ "

" کچھ نہیں تم سناؤ گھر میں سب کیسے ہیں ؟ "

ویسے تو سب ٹھیک ہے پر زوجہ نے کہا ہے بابا جی سے دعا کروالوں۔ " یوسف کے " پاس بیٹھتا وہ ہنستے ہوئے بولا۔ صاف ظاہر تھا وہ مذاق اڑا رہا ہے۔

[Pdf Novel Bank](#)

یار!! میں ایک عام سا خطا کار بشر ہوں کوئی فرشتہ نہیں لوگ کیسے آنکھیں بند کر کے " یوں کسی کے بھی مرید بن بیٹھتے ہیں۔ جس اسلہ کی وہ عبادت کرتے ہیں میں بھی اُسی اسلہ کی عبادت کرتا ہوں۔ وہ جو کافروں کی بھی آواز سنتا ہے تو ان کی کیوں نہیں سنے گا۔ یہ لوگ سوچتے کیوں نہیں؟ " یوسف نے تاسف سے کہتے ہوئے سر جھٹکا۔

بیٹا ہر کوئی آسانی تلاش کرتا ہے۔ اب کون مصلہ بچھائے، کون دعا مانگے۔ انہیں " بیوقوف لوگوں نے تو ان دو نمبر پر فقیروں کی جیبیں چمکار رکھی ہیں۔ پھر یہ تو عام سی بات ہے اب تو مذہب کی اڑ میں ناجانے کیا کچھ ہونے لگا ہے۔ " وہ افسوس کرتا ہوا بولا۔

میں تنگ آگیا ہوں۔ دل کرتا ہے یہاں سے چلا جاؤ پر دنیا سے بھی اب وحشت ہونے " لگی ہے۔ ناجانے یہ سب کب ختم ہو گا۔ " کہتے ہوئے یوسف آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔

اسے یاد تھا وہ دن جب ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر حکیم صاحب کے پاس آئی تھی کہ اُس کا بیٹا بیمار ہے کوئی علاج کام نہیں آرہا تب اُس ماں کی تکلیف دیکھتے ہوئے اس نے ویسے ہی اُس کیلئے دعا کر دی تھی پر کیا پتا تھا اس کی دعا ایسا رنگ لائے گی کہ

[Pdf Novel Bank](#)

عقیدت رکھنے والا ہر شخص اس کے در کا مرید بن جائے گا۔ اُس دن سے یہ سلسلہ ایسا شروع ہوا کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیا۔ جس یوسف کی اپنی دعائیں قبول نہیں ہوئی تھیں آج وہ دوسروں کیلئے دعاؤں کی قبولیت کا سبب بن گیا تھا۔

"اب یہ سب کبھی ختم نہیں ہوگا وہ دیکھو سامنے وہ عورتیں آرہی ہیں۔"

ندیم نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔ جہاں ایک عورت تیزی سے ان کی جانب بڑھ رہی تھی جبکہ پیچھے دوسری بچے کا ہاتھ پکڑے آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

رقصِ سماء ہے "

"کہ لمحہ ملن ہے

یوسف نے نظریں گھما کر اس طرف دیکھا اور اسی لمحے حید کا ہاتھ تھامے آگے بڑھتی جسمین رک کر حید کی طرف جھکی تھی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

"پھوپھو میرے جوتے کی لیس کھل گئی۔"

لاؤ میں باندھ دیتی ہوں۔" جسمین اس کے جوتے کی لیس باندھنے لگی۔ سر پر موجود "دپٹے نے اس کا چہرہ مکمل طور پر چھپا دیا تھا۔ چبوترے پر بیٹھا یوسف سرسری سی نظر ان پر ڈالتا اٹھ کھڑا ہوا۔ فضاء میں اذان کی آواز جو گونجنے لگی تھی۔

ندیم ظہر کی اذان ہو رہی ہے۔ میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں۔" وہ کہتا ہوا کمرے کی جانب "بڑھ گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دعا واجب ہے "

"کہ لمحہ ہجر ہے

سنیں یہاں بابا بیٹھتے ہیں نا؟" حورین نے ندیم کے سامنے جا کر پوچھا۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

ہاں !! پر وہ تو گئے ظہر کی نماز ادا کرنے۔ اب آپ انتظار کر سکتی ہیں تو کر لیں۔ " وہ " ارد گرد دیکھتا لا پرواہی سے بولا اور آگے بڑھ گیا۔

اف !! اب کیا کروں۔ " حورین نے اپنا ماتھا چھوا۔ "

کیا ہوا؟ نہیں بیٹھے؟ " اس کا پریشان سا چہرہ دیکھ کر جسمین نے قریب آتے ہوئے " پوچھا۔

" وہ نماز پڑھنے گئے ہیں۔ ہمیں انتظار کرنا ہوگا۔ "

کیا !! بالکل نہیں۔ واپس جانے میں بھی وقت لگ جائے گا مجھے نماز بھی پڑھنی ہے " اور پھر امی۔۔۔ واپس چلیں۔ " اس نے صاف انکار کیا۔

میں نے کہا نا مجھے ملنا ہے۔ " حورین نے گھور کر اسے دیکھا " نہ " سننے کی عادت جو " نہیں تھی۔

سوری بھابھی پر میں جا رہی ہوں۔ آپ رک کر انتظار کریں۔ " جسمین کہتی ہوئی حدید " کا ہاتھ تھامے واپسی کیلئے مڑ گئی۔ ناچار حورین بھی جلتی کلاستی اس کے پیچھے چل پڑی۔

Pdf Novel Bank

وہ کچن میں کھڑی کام میں مصروف تھی جب باہر سے آتی بیل کی آواز پر ہاتھ صاف کرتی تیزی سے دروازے کی جانب بڑھی۔ دروازہ کھولا تو سامنے ہی تھکا ہارا سانوید کھڑا تھا۔

اتنی دیر لگادی آج آنے میں۔ "سلام دعا کے بعد صوبیہ اس کے پیچھے چلتے ہوئے" بولی۔
visit for more novels:
www.urduNovelBank.com

جنید اور حذیفہ سے ملنے گیا تھا۔ "وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا لاؤنج میں صوفے پر جا بیٹھا۔" "یوسف بھائی کے سلسلے میں؟"

صوبیہ نے ملتے پر بل ڈالے پوچھا۔ آٹھ سال گزر گئے تھے۔ مگر اب تک ان تینوں نے اُسے ڈھونڈنا ترک نہیں کیا تھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

امی اور تانیہ (نوید کی بیٹی) کہاں ہیں؟ "نوید نے بات بدلنی چاہی۔"

وہ دونوں سو رہی ہیں۔ لیکن میں نے جو پوچھا ہے اُس کا جواب دیں۔ بات نہ

بدلیں۔ "وہ بھی اسی کی بیوی تھی۔ اس لیے اس کا بات بدلنا فوراً پکڑ لیا۔

ہاں!! یوسف کے سلسلے میں ملنے گیا تھا۔ "وہ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے سکون"

سے بولا۔

دیکھیں نوید آپ یقین کیوں نہیں کر لیتے یوسف بھائی اب اس دنیا میں نہیں
رہے۔ "وہ سمجھاتے ہوئے بولی۔

visit for more novels:

اگر کچھ اچھا نہیں بول سکتی تو بکو اس بھی مت کرو۔ جاؤ جا کر پانی لا کر دو۔ "وہ ایک
دم بھڑک اٹھا۔

"نوید پولیس نے۔۔۔"

[Pdf Novel Bank](#)

کیا پولیس نے؟ پولیس نے کہا سمندر میں ڈوب کر مرنے والا شخص یوسف تھا تو میں " آنکھیں بند کر کے یقین کر لوں جبکہ اُس کی لاش تک پانی سے نہیں نکال سکے۔ " صوبہ کی بات کاٹ کر وہ بولا نہیں غرایا تھا۔

جس دن یوسف غائب ہوا تھا۔ اسی دن ایک اور حادثہ پیش آیا تھا۔ ساحل سمندر پر ایک شخص نے پانی میں ڈوب کر خودکشی کر لی تھی۔ رات بھر تلاش کے بعد بھی اس شخص کی لاش نہیں ملی تھی اور نہ یہ پتا چل سکا تھا کہ وہ شخص کون تھا۔ لیکن جب نوید نے یوسف کی گمشدگی کی رپورٹ پولیس اسٹیشن میں درج کروائی تو چند دن یوسف کو تلاش کرنے کے بعد پولیس نے یہ کہہ کر کیس بند کر دیا کہ ساحل سمندر میں ڈوب کر خودکشی کرنے والا شخص یوسف ہی تھا۔ نوید کے ساتھ ساتھ جنید اور حذیفہ کو بھی غصہ تو بہت آیا تھا پر اس کریٹ ادارے کا کچھ کر نہیں سکتے تھے۔ اس لیے تینوں نے اپنی مدد آپ کے تحت یوسف کو ڈھونڈنا شروع کر دیا تھا۔ ہر وہ جگہ جہاں یوسف پایا جا سکتا تھا انہوں نے چھان ماری تھی۔ ان آٹھ سالوں میں کئی کئی بار ایک آس لیے ہر اُس جگہ گئے تھے جہاں یوسف ہو سکتا تھا پر ہر بار انہیں ناکامی ہی ملی تھی۔

Page 566 of 769

[Pdf Novel Bank](#)

کمرے میں بیڈ پر بیٹھی وہ کوئی کتاب پڑھ رہی تھی جب حورین کے کمرے سے آتی حدید کے رونے کی آواز اسے اپنی جانب متوجہ کر گئی۔

یہ کیوں رو رہا ہے؟ " وہ کتاب وہیں بیڈ پر چھوڑتی، کمرے سے باہر نکل کر حورین " کے کمرے کی جانب بڑھی۔ دروازے پر پہنچ کر دیکھا تو حورین اُسے ڈانٹ رہی تھی۔

visit for more novels:

کیا ہوا بھابھی کیوں ڈانٹ رہی ہیں؟ " جسمین نے حدید کی جانب بڑھتے ہوئے پوچھا۔ " حدید کا رونا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

"اس نے اتنی مہنگی نائٹ کریم کی شیشی پھینک کر توڑ دی۔ اب میں کیا لگاؤ۔ "

وہ غصے سے چلاتے ہوئے بولی اور ایک بار پھر حدید کی طرف بڑھنے لگی تھی مگر اس سے پہلے ہی جسمین نے جھک کر حدید کو گلے سے لگا لیا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

کیا ہو گیا ہے بھابھی۔ کل نئی لے آئے گا۔ ایک رات نہیں لگائیں گی تو کچھ ہو نہیں جائے گا۔" جسمین کا کہنا تھا کہ وہ مزید بھڑک اٹھی۔

بی بی میں اپنی خوبصورتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرتی۔ آج جو اپنے شوہر کے دل میں "اٹری ہوئی ہوں اس بناؤ سنگھار کی وجہ سے ہے۔ ورنہ آج میں بھی تمہاری طرح بھائی کے گھر پر پڑی ہوتی۔ ہنہ!! خود تو پانچ سال گزارنے کے بعد بھی شوہر کے دل میں "جگہ بنا نہیں سکی۔"

حورین کہتے ہوئے آخر میں دھیرے سے بڑبڑائی لیکن آواز اتنی اونچی تھی کہ جسمین کا دل چیر گئی تھی۔ حدید کا ہاتھ پکڑے وہ سیدھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

اول تو یہ گھر میرا ہے، میرے نام ہے اور جہاں تک رہی حُسن کی بات، اتنا بھی غرور "اچھا نہیں ہوتا بھابھی۔ غرور صرف اللہ کی ذات کو چھتا ہے۔ اُس کے بندو کو نہیں۔" وہ ضبط کرتی ہوئی بولی۔

[Pdf Novel Bank](#)

جاؤ بی بی !! تمہارے لیکچر کی ضرورت نہیں اور ہاں میں حدید کی ماں ہوں۔ اسے کیسے "

"سنجھالنا ہے اچھے سے جانتی ہوں۔ تمہیں اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

کہتے ہوئے اس نے حدید کو اپنی طرف کھینچا۔ جس پر حدید کا ہاتھ جسمین کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اس نے ایک نظر اپنے خالی ہاتھ کو دیکھا۔ آنکھوں میں تیزی سے آنسو جمع ہونے لگے تھے۔ وہ فوراً آنسوؤں پر بندھ باندھتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

اور پیکے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

حورین کے کمرے سے نکل کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں چلی آئی تھی اور اب کھڑکی کے سامنے کھڑی افق پر نظر آتے چاند کو دیکھ رہی تھی۔ حورین کی باتوں نے اس کے زخموں کو ایک بار پھر سے ہرا کر دیا تھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین جانتی تھی۔ وہ دل کی بُری نہیں ہے۔ بس کچھ حسن کا غرور ہے، کچھ غصے کی تیزی اس لیے بنا سوچے سمجھے جو منہ میں آتا ہے بول جاتی ہے اور کل جب اپنے لفظوں کا احساس ہوگا وہ معافی بھی مانگ لے گی۔ لیکن اپنے دل کو کیسے سمجھاتی جو حورین کی باتوں پر خون کے آنسو رونے لگا تھا۔ کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا۔ وہ یونہی آسمان کی طرف دیکھتی ماضی کو سوچنے لگی۔

"کہاں جا رہے ہیں آپ؟"

کھڑکی پر پردے ڈال کر وہ مڑی تو سمیر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا باہر جانے کیلئے تیار ہو رہا تھا۔ کل رات کا گھر سے نکلا وہ آج شام میں ہی تو لوٹا تھا اور تب سے اب تک اپنی نیند پوری کرنے کے بعد ایک بار پھر باہر جانے کی تیاری کر رہا تھا۔

تم سے کتنی بار کہا ہے میرے معاملے میں ٹانگ مت اڑایا کرو اپنے کام سے کام رکھو۔ " " وہ آئینے میں سے اسے دیکھتے ہوئے دانت پیس کر بولا۔

[Pdf Novel Bank](#)

میں بیوی ہوں آپ کی روک نہیں رہی لیکن جلنے کا پورا حق رکھتی ہوں کہ آپ کہاں " جارہے ہیں۔ " وہ بے تاثر چہرے سے اس کی پشت کو دیکھتی ہوئی دھیرے سے بولی۔ یہ رویہ تو وہ شادی کے پہلے دن سے برداشت کر رہی تھی۔

بیوی ایک اولاد تک تو دے نہیں سکی اور خود کو بیوی کہتی ہو۔ " سمیر طنزیہ لہجے میں " بولا۔

آپ۔۔۔ آپ اس بات کا ذمہ دار مجھے نہیں ٹھہرا سکتے۔ شادی کو پانچ سال ہونے والے ہیں۔ لیکن ان پانچ سالوں میں پانچ دن بھی آپ نے میرے ساتھ بیٹھ کر کبھی ٹھیک سے بات تک نہیں کی۔ سارا وقت گھر سے باہر رہتے ہیں اور جب واپس آتے ہیں تو ایک نظر بھی مجھ پر ڈالنا گوارہ نہیں کرتے۔ " کہتے ہوئے جسمین کی آواز رندھ گئی۔

ان سالوں میں یہ طعنے وہ کرن عالمگیر کے منہ سے بھی کئی بار سن چکی تھی۔ لیکن کیا کہتی کہ ان کا بیٹا ہی اسے وقت نہیں دیتا۔

"ناشکری عورت !! اگر اتنا ہی مسئلہ ہے تو آؤ تمہارے سارے مسئلے ختم کر دوں۔ "

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

جسمین کا بازو پکڑ کر وہ اسے گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا۔

"چھوڑیں یہ کیا کر رہے ہیں؟ کہاں لے جا رہے ہیں؟ جھوڑیں۔۔۔"

وہ چلاتے ہوئے مسلسل خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی مگر سمیر کان بند کیے سیڑھیوں سے نیچے اترتا اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا۔

جاؤ اپنے بھائی کے پاس۔ تمہاری اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ویسے بھی تمہارے اُس " باپ اور دوسرے بھائیوں کی وجہ سے برداشت کر رہا تھا۔ پر اب مزید یہ ٹانگ کرنے کی "ضرورت نہیں۔

visit for more novels:

دروازے کے سامنے پہنچ کر وہ اس کا بازو چھوڑتے ہوئے دھاڑا۔ جسمین فق پڑتے چہرے سے اسے دیکھے گئی پھر ہمت مجتمع کرتی گویا ہوئی۔

میں آپ کی بیوی ہوں کہیں نہیں جا رہی اور میرا نہیں تو اپنی بہن کا خیال کریں اُس " "اگر میں آپ کی بہن بھی رہتی ہے۔

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین نے ڈرانا ضروری سمجھا جبکہ وہ اچھی طرح سے جانتی تھی اس کا بھائی سمیر کی طرح کم ظرف نہیں۔ وہ کبھی ایک عورت سے بدلہ نہیں لے گا۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی اس حویلی کے مردوں کو بے حسی اور خود غرضی باپ دادا کی وراثت سے ملی تھی۔

اوہ!! اچھا دیکھتا ہوں تیرا بھائی کیا کرے گا۔" وہ غرایا۔"

ان کی آوازیں سن کر کرن عالمگیر اپنے کمرے سے باہر نکل آئی تھیں۔ گھر کے سارے ملازمین بھی کام چھوڑ کر ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

بیٹا یہ کیا کر رہے ہو؟" کرن عالمگیر نے ٹوکا۔"

visit for more novels:

بھائی کو نہ سہی ماں کو تو بیٹی کا خیال تھا۔ وہ ان نزاکتوں کو سمجھتی تھیں کہ اگر جسمین کے ساتھ کچھ غلط ہوا تو ان کی اپنی بیٹی کی زندگی بھی تباہ ہو جائے گی۔ آخر وٹے سٹے کا ایک یہی تو سب سے بڑا نقصان ہے۔

میں سمیر عالمگیر اپنے پورے ہوش و حواس میں جسمین ملک کو طلاق دیتا ہوں۔۔۔ طلاق"

"دیتا ہوں۔۔۔ طلاق دیتا ہوں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

اسکے الفاظ تھے یا پگھلا ہوا سیسہ جو جسمین کو اپنے کان میں اُنڈلتا محسوس ہوا۔ وہ بے یقینی کا مجسمہ بنی ساکت نظروں سے اس خود غرض شخص کو دیکھ رہی تھی۔ جس نے بنا کسی غلطی کے اسے سزا سنا دی تھی۔

"انکلو اب یہاں سے دیکھتا ہوں تیرا بھائی کیا کرتا ہے۔"

سمیر نے ہاتھ سے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ پر جسمین کے کانوں تک تو اس کی آواز پہنچ ہی نہیں رہی تھی اسے تو اپنے الفاظ سنائی دے رہے تھے۔

"دیکھو یوسف مجھے معاف کر دو۔ پلیز یہاں سے چلے جاؤ۔"

visit for more novels:

ہاں !! اس نے بھی یوسف کو اپنے گھر سے چلے جانے کو کہا تھا اور آج سود سمیت قسمت نے اسے سب لوٹا دیا تھا۔ یوں تو اسلام میں سود حرام ہے۔ لیکن مکافات عمل ایک ایسا کاروبار ہے جس میں سب کچھ سود سمیت ہی لوٹایا جاتا ہے۔ پھر چاہے وہ خوشیاں ہوں یا غم۔۔۔

"انکلو یہاں سے کوئی جگہ نہیں اب یہاں تمہاری۔"

[Pdf Novel Bank](#)

سمیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر دروازے کی جانب دھکیلا، وہ لڑکھڑاتی ہوئی سیدھا چوکھٹ کے پار جاگری تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ سوچوں کے دلدل سے نکلتی حال میں لوٹ آئی تھی۔

کافی عرصہ میں یہ ہی سوچتی رہی کہ سمیر نے مجھے کس بات کی سزا دی۔ لاکھ کوشش کے باوجود بھی میں اُس کے دل میں جگہ نہیں بنا پائی۔ "اس نے خود کلامی کرتے ہوئے گولڈن بریسلٹ کو دیکھا جو آج بھی اپنی پوری آب و تاب سے چمکتا اس کی کلائی پر موجود تھا۔

ہر بار سوچنے کے بعد مجھے ایک ہی جواب ملتا تھا کہ تمہارا دل اُجاڑ کر میں دوسرے کی " دنیا کیسے آباد کر پاتی۔ میرے ساتھ جو ہوا وہ میری کی گئی زیادتیوں کی وجہ سے تھا جو میں تمہارے ساتھ کر گئی۔ "اس نے سرد آہ بھر کر اپنا سر کھڑکی سے ٹکا دیا۔ نظر پھر آسمان کی طرف اُٹھ گئی تھیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

سب کچھ جلتے ہوئے بھی تمہیں امید دلائی اور پھر امید دلا کر چھوڑ دیا۔ کتنی تکلیف " ہوئی ہوگی تمہیں اس بات کا اندازہ مجھے تب ہوا جب طلاق کے تین بول میرے منہ پر مار کر سمیر نے مجھے چھوڑ دیا تھا۔ اُس سے تو میری کوئی دلی وابستگی نہیں تھی مگر مجھے پھر بھی تکلیف ہوئی تھی۔ لیکن تم سے۔۔۔ تم سے تو محبت کی تھی میں نے، امیدیں دلائی تھیں۔ پھر تمہارے دل پر کیا گزری ہوگی۔ " ایک بار پھر اس نے سوچتے ہوئے نظریں اپنے ہاتھ میں موجود بریسلٹ پر مرکوز کر دیں۔

بس ایک بار مل جاؤ یوسف!! بس ایک بار تاکہ میں تم سے اپنی ہر زیادتی کی معافی " مانگ سکوں۔ " تصور میں یوسف کو مخاطب کرتی، وہ بالآخر سسک اُٹھی۔

www.urdu-novelbank.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

کیا یاں اچھا بھلا گھر پر نیند پوری کر رہا تھا تو نے بلا لیا۔ "جنید نے لاؤنج میں موجود " صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اتوار کے باعث وہ گھر پر اپنی نیند پوری کرنے میں مگن تھا۔ مگر نوید کی کال آتے ہی اسے بستر چھوڑ کر اس کے پاس آنا پڑا اور یہی حال کچھ حذیفہ کا بھی تھا۔

تم لوگ بس نیندیں پوری کرتے رہو۔ " وہ چڑ کر بولا۔ "

اچھا چل غصہ نہ کر اور بھابھی سے بول کچھ کھانے کو لادیں۔ " جنید نے ایک انگڑائی " لیتے ہوئے کہا۔ نوید نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

visit for more novels:

صوبہ تانیہ کے ساتھ گھر گئی ہے رات کو آئے گی اور امی کی طبیعت ٹھیک نہیں اس " "لیے گھر سے کھا کر آنا تھا۔

اچھا بس باہر چلتے ہیں وہیں پر کچھ کھا لینگے۔ " جنید کا منہ کھلتے دیکھ حذیفہ نے ٹوکا۔ " "چلو پھر چلیں۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

جنید اٹھ کھڑا ہوا اس کے ساتھ ہی نوید اور حذیفہ بھی کھڑے ہوتے گھر سے باہر نکل گئے۔ چند قدموں کے فاصلے پر ہی چائے کی دوکان تھی وہ تینوں وہاں چلے آئے۔

چھوٹے تین کپ چائے ساتھ میں کچھ کھانے کیلئے بھی۔ "نوید نے کرسی پر بیٹھتے" ہوئے کام کرتے ملازم کو آواز لگائی پھر ان دونوں کی جانب متوجہ ہوا۔

"جسمین کا کچھ پتا چلا؟"

یار تو کیوں اُن کے پیچھے پڑ گیا ہے۔ یوسف کو ڈھونڈنے کے بجائے اب تو مس جسمین کے پیچھے پڑ گیا۔ "حذیفہ جھنجھلا کر بولا۔

visit for more novels:

ہاں تو اب تک میں اس امید پر خاموش تھا کہ یوسف مل جائے گا مگر اب نہیں، میں " اُس عورت کو چھوڑوں گا نہیں۔ اگر سمندر میں ڈوب کر مرنے والا شخص واقعی یوسف تھا تو اُس کی موت کی ذمہ دار وہ عورت تھی۔ "وہ مٹھیاں بھینچے غصہ ضبط کرنے لگا۔

مس جسمین کی شادی ہو گئی تھی۔ کہاں ڈھونڈے گا تو انہیں؟ ہمارے پاس تو اتنا " پیسہ بھی نہیں کہ کسی انویسٹی گیٹر کے ذریعے ہی معلوم کر سکیں، دونوں کہاں ہیں۔ اوپر

[Pdf Novel Bank](#)

سے جسمین کے گھر والوں نے اپنا گھر بھی بدل لیا اب کہاں رہتے ہیں یہ بھی خبر نہیں۔ "جنید نے اسے سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

جسمین کے بارے میں اتنی معلومات بھی نوید نے ہی حاصل کی تھی۔ اس کا یوں جسمین کو تلاش کرنا جنید اور حذیفہ کو ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔ ان دونوں کو بس یوسف سے مطلب تھا۔ باقی جسمین کا کیا ہوا، کس سے شادی ہوئی اور اُس کے گھر والوں نے اپنی تویلی چھوڑ کر کہاں گھر لیا؟ یہ سب جاننے میں انہیں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ البتہ جسمین کے گھر والوں نے تویلی کیوں چھوڑی یہ وہ تینوں اچھے سے جانتے تھے اور سن کر دکھ بھی ہوا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"تم لوگ کچھ بھی کہو، بس ایک بار مجھے وہ عورت نظر آجائے چھوڑوں گا نہیں۔"

نوید کی بات پر اب کے وہ دونوں خاموش ہی رہے جان جو گئے تھے سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

اچھا چلو چائے پیو پھر چلتے ہیں یوسف کی تلاش میں۔ "حذیفہ نے چائے کا کپ"

اٹھاتے ہوئے کہا۔ جو ابھی ابھی دکان کا ملازم ان کی ٹیبل پر رکھ کر گیا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔"

نوید نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنا کپ اٹھا لیا جبکہ جنید غائب دماغی سے

بیٹھاپنے سامنے رکھے بھانپ اڑاتے کپ کو گھور رہا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ

یوسف کے ملنے کی امید دم توڑنے لگی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com _*****_

تپتی دوپہر میں اپنے آبائی گاؤں کی سڑکوں پر چلتا ہوا وہ اس شہرِ خموشاں کے سامنے آکر

کھڑا ہوا، قدم تھے کہ تھم سے گئے۔ کچھ لمحے وہ وہیں کھڑا اپنی ہمت مجتمع کرتا رہا پھر ایک

گہرا سانس لیتا وہ قبرستان میں داخل ہو گیا۔ اس کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی چھائی ہوئی

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

تھی۔ وہ قدم اٹھاتا بائیں کنارے پر واقع ان پھولوں سے ڈھکی قبروں کے قریب جا پہنچا اور نم ہوتی آنکھوں سے قبروں کو دیکھتا وہ وہیں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

بابا!! "لبہلے۔"

اس نے دھیرے سے اپنا ہاتھ قبر پر رکھا۔ جیسے کسی کا لمس محسوس کر رہا ہو۔ جیسے کسی اپنے سے مل رہا ہو۔ وہ اپنا جو آج منوں میٹلے دفن تھا۔

بلاج میرے بچے مجھے فخر ہے تم پر۔ "اسے جہانگیر ملک کی آواز سنائی دی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اے میرے چھوٹے، میرا شیر!! "خاور اسے کندھے پر اٹھائے پورے گھر میں گھوم رہا " تھا۔

بابا سائیں آپ نے اسے سر چڑھا رکھا ہے۔ "دلاور کی خفگی بھری آواز ابھری۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

پھولوں سے ڈھکی قبر پر دھیرے دھیرے ہاتھ پھیرتے ہوئے بچپن سے لے کر جوانی تک کی ایک ایک یاد اس کے دماغ میں گھوم رہی تھی۔ گلاب کی نم پتیوں کو چھوتا ہوا اس کا ہاتھ جب قبر پر لگی تختی پر گیا تو ایک آواز اس کے کانوں میں گونج اُٹھی۔

"بلاج میرے بچے مجھے معاف کر دو۔ میں نے تم سے تمہاری خوشیاں چھین لیں۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ قبر پر سر رکھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا دل رو رہا تھا۔ پچھڑنے والے کو یاد کر رہا تھا کہ تبھی اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر مٹی میں جذب ہو گیا۔

میں نے آپ تینوں کو معاف کر دیا۔ لیکن اصل مجرم تو آپ یا سمین اور اُس کے گھر " والوں کے تھے۔ " وہ دھیرے سے بڑبڑایا۔

[Pdf Novel Bank](#)

بار بار اس کی نظروں میں خون سے لت پت جہانگیر ملک کا وجود سامنے آ رہا تھا۔ جو اس کے سامنے ہاتھ جوڑے معافی مانگ رہے تھے۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور خود کو ماضی کی لہروں میں بہنے دیا۔

"!! جہانگیر ملک زندہ باد"

"!! جہانگیر ملک زندہ باد"

تقریر کے ختم ہوتے ہی لوگوں کا حد سے زیادہ ہجوم کھڑا اب یہ نعرہ لگا رہا تھا۔ سامنے ہی اسٹیج پر کھڑے جہانگیر ملک ہاتھ اوپر اٹھائے مسکرا کر ان سب کی محبت وصول کر رہے تھے۔ ان کے پیچھے ہی دلاور دائیں طرف جبکہ خاور بائیں طرف کھڑا تھا۔ ان کا جلسہ کامیاب ہوا تھا۔ ہر طرف ان کے نام کے نعرے لگ رہے تھے۔

وہ یونہی مسکراتے ہوئے سب کو دیکھ رہے تھے کہ تبھی سیاہ لباس میں چہرے پر نقاب لگائے دو نامعلوم افراد ہجوم کو چیرتے ہوئے ان کے سامنے آکھڑے ہوئے۔

[Pdf Novel Bank](#)

لمحے کی دیر تھی کہ اندھا دھند فائرنگ کے ساتھ ہی وہاں کھرام برپا ہو گیا۔ پولیس بھی حرکت میں آچکی تھی۔ ہجوم میں بھی بھگدڑ مچ چکی تھی۔ جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ نامعلوم افراد فوراً وہاں سے روپوش ہو گئے۔

اُدھر اسٹیج پر کھڑے لوگ جہانگیر ملک کے ساتھ ساتھ دلاور اور خاور کو بھی گھیرے میں لے چکے تھے۔ خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔ ایبولینس کے آتے ہی انہیں ہسپتال منتقل کر دیا گیا تھا۔ مگر اس کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا۔ بلاج کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی دلاور اور خاور دم توڑ چکے تھے جبکہ جہانگیر ملک بیٹے کا انتظار کرتے اپنی زندگی کی آخری سانسیں لے رہے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!! بابا سائیں"

بلاج ہانپتا کانپتا آئی سی یو میں داخل ہوا۔ اسے دیکھتے ہی جہانگیر ملک کے آنسوؤں میں روانی آگئی۔

"!! بابا سائیں"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

بلاج میرے بچے مجھے معاف کر دو۔ میں نے تم سے تمہاری خوشیاں چھین لیں۔ "اپنے" کانپتے ہاتھوں کو اس کے سامنے جوڑتے ہوئے وہ آج اعتراف کر رہے تھے۔ بلاج نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔

"بابا سائیں میں ---"

اس سے پہلے بلاج ان سے کچھ کہتا۔ ایک ہچکی سنائی دی تھی۔ ساتھ ہی آنسو بھی آنکھوں میں ٹھہر سے گئے۔

"!! بابا سائیں"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بلاج ساکت نظروں سے انہیں دیکھے گیا۔ تو کیا انصاف ہو گیا تھا؟ کیا اللہ نے یاسمین کو انصاف دلا دیا تھا؟ جس انا، جس شہرت، جس کرسی کیلئے وہ دوسروں پر ظلم کرتے آئے تھے وہ سب دنیا میں ہی رہ گیا تھا۔ اللہ نے ان کی رسیوں کو کھینچ لیا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

ظالم چاہے جتنا بھی ظلم کر لے مگر جب انسان کی ڈھیلی چھوڑی رسی کھینچنے پر آتا ہے تو بندے کی ساری چالاکیاں دھری رہ جاتی ہیں۔ جہانگیر ملک اور اس کے بیٹوں کے ساتھ بھی یہ ہی ہوا تھا۔ بیٹا ہونے کے ناطے بلاج تو انہیں سزا نہیں دلا سکا تھا مگر انسان نے انصاف ضرور کر دیا تھا۔۔۔

"!! بابا سائیں"

آنکھیں کھولتے ہوئے اس نے سرد آہ بھری۔ انسان کتنا سخت جان ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ اسے ان گزرے آٹھ سالوں میں ہو گیا تھا۔ جس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا، وقت آنے پر خاموشی سے سہ جاتا ہے۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

سب بکھرتا چلا گیا بابا سائیں اور میں کچھ بھی نہیں کر سکا۔ انسان کتنا بے بس ہو جاتا " ہے ناقسمت کے آگے۔ "آنکھ سے نکلتے آنسوؤں کو اس نے گال پر بہنے دیا۔

پہلے یاسمین مجھے چھوڑ کر چلی گئی جس کے بعد میں نے جسمین سے یوسف کو بھی " چھین لیا۔ پھر آپ تینوں بھی اس دنیا سے چلے گئے جس کا صدمہ امی برداشت نہ

[Pdf Novel Bank](#)

کر سکیں اور بستر سے ہی لگ کر رہ گئیں اور۔۔۔ اور پھر سمیر اُس کو بھی موقع مل گیا۔
 "اُس نے بھی میری گرڈیا کو طلاق دے دی۔"

کرب سے سوچتے ہوئے اس نے گالوں پر بہتے آنسوؤں کو صاف کیا اور کھڑے ہو کر
 تینوں کی قبروں پر فاتحہ پڑھنے لگا۔

ہر صورت میں نقصان ان دونوں بہن بھائی کا ہی تو ہوا تھا۔ جسمین کی طلاق کے بعد
 بلاج نے بھی یہی سوچا تھا کہ جیسے اس کی بہن کو واپس لوٹا دیا گیا ہے، وہ بھی سمیر کی
 بہن کو ویسے ہی لوٹا دے۔ مگر اس کی تربیت اور مردانگی نے یہ گوارہ نہ کیا کہ وہ ایک
 کمزور پر ناحق ظلم کرے۔ غلطی بھائی نے کی تھی تو پھر بہن کو سزا کیوں؟

یہ سوچ آتے ہی اس نے ہر ارادہ ترک کر دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی سیاست سے بھی
 ہر تعلق ختم کر دیا تھا۔ حویلی چھوڑ کر نیا گھر خرید لیا۔ جسے اس نے جسمین کے نام کر دیا
 تھا تاکہ مستقبل میں جسمین کو کوئی طعنہ نہ ملے۔ مگر اس کے باوجود بھی وقتاً فوقتاً حورین

[Pdf Novel Bank](#)

اُس پر اپنی زبان کی تیزی دیکھا جاتی تھی۔ جسے سن کر جسمین بس صبر کے گھونٹ بھر کے رہ جاتی۔۔۔

ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی وہ جوس کا گلاس منہ کو لگائے گھونٹ گھونٹ حلق میں اُتار رہی تھی۔ جب جسمین ہاتھ میں ٹرے تھامے کچن میں داخل ہوئی۔ وہ ابھی فائزہ بیگم کو کھانا کھلا کر آئی تھی اور اب سنک کے پاس جا کر برتن دھونے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!! سنو"

گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے حورین نے جسمین کو مخاطب کیا۔ صبح سے ان کا اب آنا سامنا ہوا تھا۔

"!! جی"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جبکہ اچھی طرح سے جانتی تھی وہ کیا کہنے والی ہے۔

"سوری!! کل رات میں غصے میں کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی۔"

حورین کی بات پر وہ خاموش ہی رہی۔ چوٹ دل کو لگی تھی پھر زبان سے کیا کہتی۔

کچھ بولو گی نہیں؟ "اس کو خاموش کھڑا دیکھ کر حورین پھر بولی۔"

بھائی کی کال آئی؟ "جسمین نے بات ہی بدل دی۔"

ہاں!! تمہارا پوچھ رہے تھے۔ تمہیں کال بھی کر رہے تھے پر شاید تم سو رہی تھیں۔"

اس نے کہتے ہوئے ایک بار پھر گلاس اٹھا کر لبوں سے لگا لیا۔

"جی بس وہ رات دیر سے سوئی تھی۔ اچھا بھائی نے کچھ بتایا؟ وہ قبرستان گئے تھے؟"

برتنوں کو دھونے کے بعد کینبٹ میں رکھتے ہوئے جسمین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

ہاں گئے تھے۔ وہاں سے واپسی پر ہی کال کی تھی۔ ایک تو سمجھ نہیں آتا ساری زندگی " آباؤی گاؤں سے دور رہنے کے بعد مرتے وقت کیوں آباؤی گاؤں کی یاد جاگ جاتی ہے۔ " آخری بات اس نے دھیرے سے کہی تاکہ جسمین تک نہ پہنچ سکے۔

اسے بلج کا گاؤں جانا بالکل پسند نہیں تھا اور چونکہ بلج نے اپنی روایت کو قائم رکھتے ہوئے جہانگیر ملک اور دونوں بھائیوں کو اپنے آباؤی گاؤں میں ہی دفنایا تھا۔ اس لیے وہ باپ بھائیوں کی قبر پر فاتحہ پڑھنے اور زمینوں کے معاملات سنبھالنے کیلئے سال میں کئی بار گاؤں کا چکر لگا آتا تھا۔

اچھا سنو اپنے بھائی کو کال کر لینا انہیں تم سے بات کرنی تھی۔ " اس نے کچن سے " باہر نکلتی جسمین سے کہا۔ وہ اثبات میں سر ہلاتی کچن سے نکل کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

ہنہ !! لوگوں کو اپنی بیوی بچوں کی فکر ستائے رکھتی ہے مگر ہمارے میاں یہاں بہن " کی فکر میں گھلتے رہتے ہیں۔ " وہ بڑبڑائی۔

Pdf Novel Bank

"یوسف بھائی یہ سامان کہاں رکھوں؟"

سامان ہاتھ میں اٹھائے نواز کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔ سامنے چارپائی پر لیٹے یوسف نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"اسے تم حکیم صاحب کے پاس لے جاؤ وہ بتا دیں گے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جی ٹھیک ہے۔ "یوسف کے کہنے پر وہ اثبات میں سر ہلاتا واپس کمرے سے باہر نکل گیا۔"

اے یوسف میاں تم ہم کو ایک بات تو بتاؤ۔ "پاس ہی فرش پر جڑی بوٹیوں کو پیسنے میں لگن ناصر نے اسے مخاطب کیا۔"

ہاں پوچھیں!! "یوسف نے کروٹ لیتے ہوئے چہرہ اس کی جانب موڑ لیا۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

تم شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ کیا تمہارا دل نہیں کرتا بیوی ہوئے ہوں۔ کب تک " ایسے حال میں زندگی گزارتے رہو گے؟ " ناصر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

جب جذبات، خواہشات سب دفن ہو جائیں تو انسان کس حال میں زندگی گزار رہا ہے " اس سے فرق نہیں پڑتا۔ بس زندگی گزر جائے اتنا کافی ہے۔ " یوسف اس کی پہلی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

ہاں وہ تو ٹھیک ہے پر تعلق ختم ہونے کے بعد مرد تو آگے بڑھ ہی جاتا ہے۔ ایک " کے پیچھے ساری زندگی یوں تنہا تو نہیں گزار دیتا۔

visit for more novels:

کہتا ہوا وہ برتنوں کو ایک طرف رکھ کر یوسف کی چارپائی کے سامنے ہی کرسی رکھ کر بیٹھ گیا۔ ان آٹھ سالوں میں وہ یوسف کے بارے میں سب کچھ تو نہیں پر بہت کچھ جان گیا تھا۔ جیسے یوسف کی تعلیم کیا ہے۔ اس کے ماں باپ اب اس دنیا میں نہیں اور یہ بھی کہ وہ کسی لڑکی سے محبت کرتا تھا اور اُس کے بعد کسی سے شادی نہیں کی۔

[Pdf Novel Bank](#)

کوئی کہتا ہے تعلق ختم ہونے کے بعد مرد آگے بڑھ جاتا ہے تو کوئی کہتا ہے " عورت۔۔۔ مگر حقیقت یہ ہے جس نے محبت کی ہی نہ ہو وہی آگے بڑھتا ہے۔ سچا اور مخلص ہمیشہ وہیں بندھا رہ جاتا ہے پھر چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ " یوسف نے مسکرا کر کہتے ہوئے سر جھٹکا۔ نگاہوں میں یکدم کسی کا سایا لہرایا تھا۔

تمہارے فلسفے تو میری سمجھ سے باہر ہیں۔ ہمارے یہاں تو دو تین شادی کر لیتے ہیں۔ ایک تم ہو جس نے ایک بھی نہیں کی۔ " ناصر منہ بنانا ہوا بولا۔

یوسف نے مسکرا کر اسے دیکھا مگر بولا کچھ نہیں کچھ باتوں کے جواب میں خاموشی ہی بہتر ہوتی ہے۔ ویسے بھی وہ اچھے سے جانتا تھا۔ ہم مشرقی لوگ شادی کو ہی زندگی کا حاصل سمجھتے ہیں۔ زندگی میں بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کرنے کے بعد بھی وہ شخص دنیا کی نظر میں کچھ بھی نہیں جس کی " شادی " نہیں ہوئی۔ مگر درحقیقت شادی صرف زندگی کا ایک حصہ ہے۔ زندگی کا مقصد نہیں۔۔۔

اب اکیلے اکیلے کیوں مسکرا رہے ہو؟ " اسے مسکراتے دیکھ ناصر پوچھ بیٹھا۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

"کچھ نہیں مجھے نیند آرہی ہے۔"

اے تم بھی بڑا عجیب بندہ ہے۔ "ناصر اسے گھورتا ہوا کرسی سے اٹھا اور واپس اپنے کام میں لگ گیا۔ جبکہ ناصر کی اس بات نے یوسف کو ناجانے کیا کچھ یاد کرا دیا تھا۔

"سدھر جا یوسی۔"

"یہ کبھی نہیں سدھر سکتا۔"

"اے مروائے گا کیا یوسی۔"

"یوسف کے بچے میں تجھے بچانے نہیں آؤں گا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ہم ایک دوسرے کیلئے جان دے بھی سکتے ہیں اور لے بھی سکتے ہیں کیوں "

"یوسف۔"

نوید کی باتیں، جنید کی شرارتیں، حذیفہ کی مسکراہٹیں سب اس کے ذہن میں گھومنے لگا تھا۔ بے چین ہو کر یوسف کروٹ بدلتے ہوئے چھت کو گھورنے لگا۔ اسے آج جسمین

[Pdf Novel Bank](#)

کے ساتھ ساتھ اُن تینوں کی باتیں بھی شدت سے یاد آرہی تھیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ انہیں دیکھنے خواہش بھی اب شدت اختیار کرنے لگی تھی۔

فجر کی اذان کے ساتھ ہی آسمان پر چھائے سرمئی بادل دھیرے دھیرے سرکتے نئی صبح کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ ایسے میں بلاج گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا حویلی کو دیکھ رہا تھا ساتھ ہی ایک ملازم اس کا سامان گاڑی میں رکھ رہا تھا۔ جب کامران اس کے پاس چلا آیا۔ وہ ان کی آبائی حویلی کے ملازم کا بیٹا تھا اور والد کے انتقال کے بعد اب وہی حویلی کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ جب بھی بلاج کا گاؤں آنا ہوتا۔ اس سے پہلے ہی کامران حویلی کی صفائی کروا دیتا تھا تاکہ بلاج کو کوئی پریشانی نہ ہو۔

"چھوٹے سرکار آپ جا رہے ہیں۔ ایک دو دن اور رک جاتے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

نہیں کامران مجھے جلدی پہنچنا ہے اور اکمل میرے ساتھ جا رہا ہے۔ تم بس حویلی کی " دیکھ بھال کرتے رہنا۔ " بلاج نے اس کا کندھا تھپکتے ہوئے کہا۔

چلیں ٹھیک ہے جیسے آپ کو بہتر لگے۔ " کامران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "

ملازم سامان گاڑی میں رکھ چکا تھا اور اب گاڑی کا دروازہ کھولے بلاج کے بیٹھنے کا انتظار کر رہا تھا۔

" چلو چلتا ہوں۔ "

بلاج کامران سے مصافحہ کرتا اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا۔ ملازم نے گاڑی کا دروازہ بند کیا پھر گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

اکمل تم واقعی شہر جانا چاہتے ہونا۔ یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے؟ " بلاج نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے اکمل کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" جی چھوٹے سرکار مجھے وہاں کام کرنا ہے تاکہ گھر والوں کو کچھ پیسے ہی بھیج سکوں۔ "

" ٹھیک ہے پھر چلو۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

جی۔ "اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور حویلی کے بیرونی دروازے سے باہر نکلتے ہوئے " سرک پر ڈال دی۔

گاڑی اپنی رفتار سے سرکوں پر دوڑتی آگے بڑھ رہی تھی۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت طے کرنے کے بعد گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔ بلاج جو اپنی سوچوں میں گم بیٹھا تھا اس جھٹکے سے باہر نکل آیا۔

"کیا ہوا گاڑی کیوں روک دی؟"

"وہ یہ درگاہ ہے نا، میں بس تھوڑی دیر میں آیا۔"

visit for more novels:

اکمل کے کہنے پر بلاج نے نظریں گھما کر شیشے کے پار دیکھا جہاں لوگ سیڑھیاں چڑھتے مزار پر جا رہے تھے۔

"ٹھیک ہے جلدی آنا۔"

بلاج کے کہتے ہی وہ اثبات میں سر ہلاتا فوراً گاڑی سے نکل کر مزار کی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔ جبکہ بلاج وہیں گاڑی میں بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگا۔

[Pdf Novel Bank](#)

"اف!! یہ کہاں رہ گیا۔ ایک تو فون نمبر بھی نہیں ہے بندہ کال ہی کر لے۔"

تھوڑی دیر گزرنے کے بعد بھی جب وہ نہ آیا تو بلاج جھنجھلا اٹھا ساتھ ہی گاڑی سے نکل کر اس نے اپنے قدم بھی مزار کی سیڑھیوں کی جانب بڑھا دیئے۔

صبح کی تازہ ہوا میں سانس لیتا وہ ادھر سے ادھر ٹھل رہا تھا۔ زندگی بس اس درگاہ تک ہی محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ لاکھ چاہنے کے باوجود بھی وہ اپنے دوستوں سے ملنے کی ہمت اپنے اندر مفقود پاتا تھا۔

کیا وہ مجھے یاد کرتے ہوں گے؟ "اس نے سوچتے ہوئے پاس موجود کیاریوں کو دیکھا"

جن میں کھلتے پھول اس کی محنت کا ثمر تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

ان آٹھ سالوں میں کیا کچھ بدل گیا ہوگا۔ ان کی شادی ہوگئی ہوگی۔ بیوی بچے، جاب " ذمہ داریاں بڑھ گئی ہوں گی۔ ایسے میں کہاں انہیں یاد ہوگا کہ کوئی یوسف حیدر بھی ان کی زندگی میں تھا۔ " اس نے سرد آہ بھری۔

یونہی چند لمحے وہ مزید ادھر سے ادھر سے ٹھلتا رہا پھر تھک کر وہیں چبوترے پر آ بیٹھا۔
"اور مانو کیا حال ہے تمہارا۔"

پاس لیٹی بلی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے مسکرا کر کہا کہ تجھی قریب سے
آتی آواز پر وہ ایک پل کیلئے سن ہو گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"یوسف تم۔۔۔"

[Pdf Novel Bank](#)

مزار کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ اوپر آیا۔ صبح کے باعث ابھی چند لوگ ہی چلتے پھرتے نظر آرہے تھے۔ اس نے نظر گھما کر دیکھا اکل ادھر کہیں بھی نہیں تھا۔ بلاج نے اپنے قدم آگے کی طرف بڑھا دیئے۔

ابھی چند قدم چلا ہی تھا کہ سامنے ہی ایک آدمی ٹھلتا ہوا نظر آیا۔ سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس، سرمئی چادر اپنے گریپٹے وہ اس کی طرف پشت کیے ہوئے تھا۔ اُس کے سیاہ لمبے بال گردن کو چھو رہے تھے۔

بلاج نے اس پر سے نظریں ہٹالیں اور ایک بار پھر اکل کو دھندلنے لگا کہ اچانک نظر بھٹک کر پھر اُس آدمی پر پڑی اور وہیں ٹھہر گئی۔

سیاہ داڑھی، کالی گہری آنکھیں جن میں قدرتی گلابی ڈوریں کھینچی تھیں، تیکھے نقوش، سرخ و سفید رنگ کا حامل وہ شخص بلاشبہ وہی تھا۔ جو چوتھرے پر بیٹھالی کے سر پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔ بلاج نے اپنے قدم اس کی جانب بڑھا دیئے۔

[Pdf Novel Bank](#)

کل جسمین اور میرا نکاح ہے یوسف۔ امید کرتا ہوں اب تم اُسے تنگ نہیں کرو " گے۔ اپنے قدم یہیں روک لو اور پلٹ جاؤ کیونکہ اب یہاں تمہیں کچھ نہیں ملنے والا۔ " بڑھتے ہوئے قدموں کے ساتھ اسے اپنی آواز سنائی دی۔

آپ۔۔۔ آپ جھوٹ بول رہے ہیں بولیں۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ انہوں نے وعدہ " کیا تھا۔ وہ میرا انتظار کریں گی۔ " یوسف کی درد بھری آواز اُبھری جس نے اس کے بڑھتے قدموں کو بھاری کر دیا۔ ہر ایک قدم اٹھانا مشکل لگ رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

دیکھو یوسف میں جانتا ہوں تم بہت محبت کرتے ہو۔ لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ تم " جسمین کو بھول جاؤ اور زندگی میں آگے بڑھو۔ پوری زندگی تمہارے سامنے پڑی ہے۔ سمجھ رہے ہو نا تم؟ " سامنے نظریں جمائے اس نے تب کے یوسف اور اب کے یوسف میں فرق کرنا چاہا۔ زمین آسمان کا فرق تھا جو ان کے درمیان آکھڑا ہوا تھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

"یوسف تم۔۔۔"

بلاج اُس کے عین سامنے جا کھڑا ہوا۔ یوسف جو بلی کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیر رہا تھا۔ اس آواز پر ایک پل کیلئے رکا پھر تیزی سے چہرہ اوپر اٹھا کر بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔

"یوسف تم۔۔۔ تم یوسف ہی ہونا۔"

بلاج ششدر سا اپنے سامنے زمین پر بیٹھے اس شخص کو دیکھ رہا تھا۔ وہ کیا تھا۔ کیا بن گیا تھا۔
visit for more novels:
www.urduNovelBank.com

"بلاج۔۔۔ بلاج بھائی آپ۔۔۔ آپ یہاں؟"

آٹھ سال بعد وہ اپنے سامنے اس شخص کو دیکھ رہا تھا۔ جسمین سے جڑا شخص۔۔۔ یوسف نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ بلاج بے جان ہوتے وجود کے ساتھ اس کے سامنے ہی گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

کیا۔۔۔ کیا وہ بھی آئی ہیں؟ وہ تو مزار پر جایا کرتی تھیں۔ کیا آج بھی یہاں آئی ہیں؟ " دیکھیں میں آٹھ سال سے یہاں بیٹھا اُن کا انتظار کر رہا ہوں۔ آپ۔۔۔ آپ خاموش کیوں ہیں بتائیں؟ " بچوں جیسی معصومیت چہرے پر سجائے وہ بلاج کی طرف دیکھ رہا تھا۔ بلاج نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"اوہ!! نہیں آئیں۔ ابھی بھی نہیں آئیں۔"

سر کھجنا یوسف نفی میں سر ہلاتے ہوئے دھیرے سے بڑبڑایا۔ کیا دیوانوں جیسی حالت تھی۔ بلاج کو سمجھ نہ آیا کیا بولے اس سے، کیا پوچھے اس سے۔

visit for more novels:

اُن۔۔۔ اُن کی شادی ہوگئی تھی نا بچے۔ بچے ہونگے۔ اب تو بڑے۔۔۔ بڑے ہوچکے " ہوں گے۔ " یوسف مسکرایا اور بلاج کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

کیا انہوں نے اپنے کسی بیٹے کا نام میرے نام پر رکھا؟ کیا۔۔۔ کیا یوسف حیدر اُنہیں یاد " ہے؟ کیا ماضی کی کتاب میں اب بھی یوسف حیدر کا نام درج ہے یا اُن صفحات کو اپنی " زندگی کی کتاب سے پھاڑ پھینکا؟

[Pdf Novel Bank](#)

کیا بیتابی تھی اس کے لہجے میں۔ کیا آس تھی نظروں میں جیسے زندہ رہنے کی اُمید مانگ رہا ہو۔

بلاج کے سامنے بیٹھا یہ شخص کیا تھا؟ وہ سمجھ نہ سکا۔ محبت تو اس نے بھی یاسمین سے کی تھی پر اُس کے جانے کے بعد وہ آگے بڑھ گیا تھا۔ تورین کا شوہر بن گیا تھا پر۔۔۔ پر سامنے بیٹھا یہ شخص کیا تھا؟ جس نے اپنی زندگی کے آٹھ سال ایک لڑکی کیلئے برباد کر دیئے تھے۔ محبت تو بلاج نے بھی کی تھی، محبت تو یوسف نے بھی کی تھی پر۔۔۔ پر شاید "یاسمین عباسی"، "جسمین ملک" کی طرح خوش قسمت نہیں تھی کہ ایک مرد اُس کیلئے اپنی زندگی کو یوں برباد کرتا۔ یہ شرف تو بس جسمین کو حاصل ہوا تھا کہ آٹھ سال بعد بھی وہ کسی کے دل میں دھڑکن بن کر دھڑکتی تھی۔

"یوسف تم۔۔۔ تم نے یہ کیا حال۔۔۔"

دانستہ طور پر بات ادھوری چھوڑ دی۔ اس شخص کے آگے اپنا آپ بہت چھوٹا لگ رہا تھا۔ یاسمین سے وعدے اس نے کیے تھے۔ جنہیں وہ نبھا نہیں سکا اور یوسف۔۔۔

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف نے کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ وہ تو التجائیں کرتا رہا تھا۔ جسے جسمین نے بیدردی سے دھتکار دیا تھا۔ پھر ایسا کیوں تھا کہ آج بھی وہ اس ہی در پر پڑا تھا۔ جبکہ لاکھ وعدوں کے بعد بھی بلاج آگے بڑھ گیا تھا۔

آپ۔۔۔ آپ مجھے بتائیں۔ جسمین کا شوہر اُن کا۔۔۔ اُن کا خیال تو رکھتا ہے نا؟ اُس " سے بولے گا خیال رکھا کرے کیونکہ یہ حق اُسے ملا ہے۔

بلاج کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے یوسف نے پھر پوچھا۔ جبکہ اس کی بات پر بلاج نفی میں سر ہلاتا اُٹھ کھڑا ہوا۔ کم از کم اس کے پاس تو یوسف کے سوالوں کے جواب نہیں تھے اور نہ ہی اتنی ہمت تھی کہ مزید اس شخص کے سامنے بیٹھ سکے۔

"کہاں۔۔۔ کہاں جا رہے ہیں رکیں۔۔۔ رکیں تو۔۔۔"

یوسف بھی اُٹھ کھڑا ہوا۔ مگر بلاج مسلسل نفی میں سر ہلاتا اُلٹے قدموں پیچھے ہٹتا جا رہا تھا کہ اچانک مڑا اور تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ جبکہ یوسف وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گیا۔

Pdf Novel Bank

وہ نہ ملیں تو کیا ہوا "

یہ عشق ہے ہوس نہیں۔۔۔

میں اُنھیں کا تھا اُنھیں کا ہوں

"وہ میرے نہیں تو نہ سی۔۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

*****_

لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی کرن عالمگیر کوئی میگزین دیکھ رہی تھیں کہ تجھی ہاتھ میں سوٹ کیس پکڑے ماڈرن سی "رجا" سیڑھیاں اترتی دکھائی دی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

" اتنی صبح کہاں جا رہی ہو بیٹا؟ "

کرن عالمگیر نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جس کی دو ہفتے پہلے ہی سمیر سے پسند کی شادی ہوئی تھی۔

پنے گھر؟ " مختصر سا جواب دیتی وہ ان کے پاس آکر رکی۔ "

کیا مطلب ابھی ایک ہفتے پہلے تو تم رک کر آئی ہو۔ " کرن عالمگیر نے ملتھے پر بل " ڈالے اسے دیکھا۔

میں رہنے نہیں بلکہ ہمیشہ کیلئے اپنے گھر جا رہی ہوں۔ " وہ دانت پیس کر کہتی آگے " بڑھنے لگی کہ یکدم کرن عالمگیر نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔

" یہ کیا کہہ رہی ہو آخر ہوا کیا ہے؟ "

ہوا کیا ہے!! یہ آپ مجھ سے پوچھ رہی ہیں ہوا کیا ہے؟ ارے آپ کا بیٹا ایک نامرد " ہے نامرد۔۔۔ اور آپ کہہ رہی ہیں ہوا کیا ہے۔ " رجا بے باکی سے چلاتے ہوئے بولی۔

[Pdf Novel Bank](#)

اے لڑکی یہ کیا بکواس کر رہی ہو ہوش میں تو ہو۔" سارے لحاظ بالائے طاق رکھ کر " اب وہ بھی کاٹ دارلجے میں بولیں۔ کام کرتے سارے ملازمین جو ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

یہ بکواس نہیں حقیقت ہے۔ اس وجہ سے ہی آپ کی پہلی بہو طلاق لے کر گئی ہوگی " اور اب میں بھی جا رہی ہوں۔" غصے سے پھنکارتی وہ تیزی سے سوٹ کیس گھسیٹتے ہوئے گھر سے باہر نکل گئی۔

تم سب کیا تماشا دیکھ رہے ہو کام کرو۔" ملازمین پر چلاتے ہوئے کرن عالمگیر " سیرٹھیوں کی طرف بڑھنے لگیں کہ تبھی نائٹ گاؤن میں ملبوس سمیر بیتیابی سے بھاگتا ہوا نیچے آیا۔

"امی رجا۔۔۔"

چلی گئی وہ تمہارے منہ پر کالک مل کے۔" اس کی بات کاٹ کر کہتے ہوئے وہ پھوٹ " پھوٹ کر رو پڑیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

نہیں وہ ایسے کیسے جاسکتی ابھی تو میرے ساتھ سو رہی تھی۔ "سمیر نے بڑبڑاتے " ہوئے پاس موجود گلدان فرش پر دے مارا پھر واپس تیزی سے اوپر کی جانب بڑھا۔ کیا کر رہے ہو رکو۔۔۔ رکو سمیر۔۔۔ "کرن عالمگیر بھی اس کے پیچھے بھاگیں۔"

امی وہ ایسے کیسے جاسکتی ہے وہ تو مجھ سے پیار کرتی ہے۔ میں اُسے لے کر آؤں گا " امی۔ "سمیر کمرے میں آکر الماری سے کپڑے نکلنے لگا۔ عجیب دیوانوں جیسی حالت تھی۔

کرن عالمگیر وہیں دروازے پر کھڑی ہو کر اسے دیکھنے لگیں کہ اچانک ان کی آنکھوں میں جسمین کا روتا ہوا چہرہ آیا۔ ماضی میں کبھی سمیر کی باتیں ان کے کانوں میں گونجنے لگیں۔

جاؤ اپنے بھائی کے پاس۔ تمہاری اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ویسے بھی تمہارے اُس " باپ اور دوسرے بھائیوں کی وجہ سے برداشت کر رہا تھا۔ پر اب مزید یہ ٹانگ کرنے کی "ضرورت نہیں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

میں آپ کی بیوی ہوں کہیں نہیں جا رہی اور میرا نہیں تو اپنی بہن کا خیال کریں اُس " گھر میں آپ کی بہن بھی رہتی ہے۔ " جسمین کی ڈری ہوئی آواز سنائی دی۔

نہ جانے وہ کونسا دن آئے گا جب میرے بیٹے کو اولاد ہوگی۔ مجھے سمیر کی دوسری " شادی کرا دینی چاہیئے۔ یہ عورت تو کبھی اسے بچہ نہیں دے سکے گی۔ " کبھی کے کسے اپنے الفاظ یاد آئے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میں سمیر عالمگیر اپنے پورے ہوش و حواس میں جسمین ملک کو طلاق دیتا ہوں۔۔۔ طلاق " دیتا ہوں۔۔۔ طلاق دیتا ہوں۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ بے اختیار اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر سسک اُٹھیں۔ ماضی کی ساری باتیں دماغ میں گھومنے لگی تھیں۔ ایک جسمین تھی جو پانچ سال تک ان کے بیٹے کو صبر سے برداشت کرتی رہی۔ ایک شکوہ تک زبان پر نہیں آنے دیا تھا اور ایک رجا تھی۔ محبت کی دعوے دار جو چند دن بھی سمیر کو برداشت نہ کر سکی بلکہ سارے ملازمین کے سامنے اسے بے آبرو کر گئی۔

دیکھ لو سمیر تمہیں جسمین کی آہ لگ گئی۔ جس طرح تم نے اُسے زلیل و رسوا کیا تھا۔ " آج تم بھی ویسے ہی زلیل و رسوا ہو گئے۔ " انہوں نے سمیر کو دیکھتے ہوئے سوچا۔ جواب کپڑے بدل کر گاڑی کی چابی اٹھا رہا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کہاں جا رہے ہو؟"

رجا کو لینے۔ "کہتے ہوئے وہ آگے بڑھنے لگا کہ کرن عالمگیر نے اسے بازوؤں سے تھام لیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

دماغ درست ہے تمہارا۔ کیوں تماشا بنانے پر تلے ہو۔ جانے دو اُسے ابھی تو گھر کے " ملازموں کے سامنے یہ بات کھلی ہے پھر پوری دنیا کو پتا چل جائے گا۔ لوگ تمھوکیں " گے ہم پہ۔

وہ اسے جھنجھوڑنے لگیں مگر وہ تو جیسے سن ہی نہیں رہا تھا۔ اپنے بازوؤں کو ان کی گرفت سے نکالتا آگے بڑھنے لگا کہ اچانک سر چکرایا اور وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتا نیچے فرش پر جا گرا۔

"!! سمیر"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

گاڑی سیدھا مین گیٹ کے سامنے جا رکی تھی۔ چوکیدار نے گاڑی کو پہچانتے ہوئے فوراً دروازہ کھولا۔ جس پر اکمل گاڑی آگے بڑھتا پورچ میں لے آیا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

"چھوٹے سرکار گھر آگیا۔"

اس نے بلاج کو پکارا جو سوچوں میں گم ساکت بیٹھا تھا۔ وہ اس سارے وقت میں ماؤف ہوتے ذہن کے ساتھ کس طرح اکمل کو گھر کا ایڈریس سمجھاتا آیا تھا یہ بس وہی جانتا تھا۔

اچھا تم سامان اٹھا کر اندر لے آؤ۔ میں سکینہ بی سے کہہ کر تمہارے گیسٹ روم میں " رہنے کا انتظام کروانا ہوں۔ " بلاج کہہ کر گاڑی سے نکلتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔ وہ اس وقت صرف تنہائی چاہتا تھا۔

سکینہ بی اکمل کیلئے گیسٹ روم کی صفائی کروا دیں۔ اب سے وہ ادھر ہی رہے گا اور " ہاں کوئی بھی مجھے تنگ نہ کرے میں ابھی اکیلے رہنا چاہتا ہوں۔

وہ کچن میں کام کرتیں سکینہ بی سے کہتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا ساتھ ہی زور دار آواز کے ساتھ کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔

ادھر جسمین جو اپنے کمرے میں لیٹی تھی۔ باہر سے آتی شور کی آواز سن کر فوراً کمرے سے باہر نکل آئی۔

[Pdf Novel Bank](#)

"سکینہ بی کیا ہوا؟ یہ گیسٹ روم کیوں صاف کروا رہی ہیں؟"

وہ بی بی جی چھوٹے سرکار کے ساتھ کوئی مہمان آیا ہے۔ اُن کیلئے ہی یہ کمرہ تیار ہو رہا ہے۔ "سکینہ بی نے تفصیل بتائی۔

بھائی آگئے۔ "جسمین نے چہرہ موڑ کر بلاج کے کمرے کی طرف دیکھا جس کا دروازہ بند تھا۔

"جی بی بی پر انہوں نے کہا ہے کوئی تنگ نہ کرے ابھی وہ اکیلے رہنا چاہتے ہیں۔"

"اکیلے۔۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جسمین نے ایک بار پھر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر خود بھی کچھ سوچ کر واپس اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

"پریشان لگ رہے ہو، کیا بات ہے؟"

وہ ڈرائنگ روم میں موجود صوفے پر بیٹھتے ہوئے گویا ہوا۔ سامنے ہی جنید بیٹھا ہوا تھا خاموش سا۔

کوئی بات نہیں۔ "جنید نے گہرا سانس لیتے ہوئے منہ پر ہاتھ پھیرا۔"

اچھا بتا فریال بھابھی اور دونوں بچے کیسے ہیں؟ "حذیفہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر بات بدل دی۔

سب ٹھیک ہیں۔ بس میں ٹھیک نہیں ہوں۔ "وہ تھکے تھکے سے انداز میں کہہ اٹھا۔"

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com

اس کی پریشانی حذیفہ اچھے سے سمجھ رہا تھا۔ پر کچھ بھی کرنے سے قاصر تھا۔

جانتا ہوں جو تیرے دل و دماغ میں چل رہا ہے، میں سب سمجھ رہا ہوں۔ میری حالت بھی تجھ سے الگ نہیں ہے۔ "حذیفہ اسے دیکھتے ہوئے بولا کہ تبھی ہاتھ میں چائے کی ٹرے تھامے مسکان (حذیفہ کی بیوی) اندر چلی آئی۔

"!! السلام علیکم بھابھی۔"

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

وعلیکم السلام جنید بھائی!! آپ فریال اور بچوں کو ساتھ نہیں لائے؟ " وہ ٹرے " ٹیبل پر رکھتے ہوئے گویا ہوئی۔

"نہیں بھابھی سیدھا آفس سے آیا ہوں، اس لیے انہیں ساتھ نہیں لایا۔"

"اچھا چلیں ٹھیک ہے مگر اگلی بار ساتھ لے کر آئے گا۔"

جی ضرور۔" جنید مسکرا کر بولا، جس پر مسکان سر ہلاتی واپس باہر چلی گئی۔"

اُس کے جاتے ہی ڈرائنگ روم میں خاموشی چھا گئی تھی۔ حذیفہ نے چائے کا کپ اٹھا کر جنید کی طرف بڑھایا جسے اس نے تھام کر واپس ٹیبل پر رکھ دیا۔

visit for more novels:

اب میری امید دم توڑنے لگی ہے حذیفہ، کوئی تسلی، کوئی دلاسا اب کام نہیں آ رہا۔"

میں کیا کروں؟ " جنید کی بات پر حذیفہ اسے خاموشی سے دیکھتا رہا۔ کچھ ایسا ہی حال اس کا بھی تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

نوید بھی شاید اس بات کو قبول کر چکا ہے۔ وہ اس بات کا اقرار نہیں کرتا۔ لیکن اب " وہ یوسف کو ڈھونڈنے کے بجائے جسمین کے پیچھے پڑ گیا ہے۔ " پیشانی کو مسلتے ہوئے جنید نے بے بسی سے کہا۔

ہاں !! اب وہ انتقام کی آگ میں جل رہا ہے۔ شاید یوسف کے ملنے کی امید اب اس " نے بھی چھوڑ دی ہے۔ " حذیفہ دھیرے سے بولا۔ دونوں ہی نوید کے رویے کو نوٹ کر رہے تھے۔ مگر چلتے ہوئے بھی اُسے روک نہیں سکتے تھے۔

کیا۔۔ کیا واقعی یوسف اب اس دنیا میں نہیں رہا؟ کیا اب ہم کبھی اُس سے نہیں "

visit for more novels:

www.urduromelbank.com

" مل پائیں گے؟

ایک آس نظروں میں لیے اس نے حذیفہ کو دیکھا جیسے اپنے لفظوں کی نفی چاہتا ہو۔ پر سلمنے بیٹھے شخص کے پاس بھی کوئی امید، کوئی دلاسا نہیں تھا جو اسے تھما سکے۔ وہ خاموش رہا اور ایک بار پھر چائے کا کپ اٹھا کر جنید کی طرف بڑھا دیا۔ جسے اب کی بار پھر اُس نے تھام لیا مگر اب اب کی بار واپس ٹیبل پر نہیں رکھا تھا۔

Pdf Novel Bank

میں اس کی محبت سے اک دن بھی مکر جانا "

کچھ اور نہیں ہوتا اس دل سے اتر جانا

جس شام گرفتاری قسمت میں مری آئی

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس شام کی لذت سے میں اور بکھر جانا

خوشبو کے تعاقب نے زنجیر کیا مجھ کو

ورنہ تو یہاں سے میں چپ چاپ گزر جانا

آواز سماعت تک پہنچی ہی نہیں شاید

وہ ورنہ تسلی کو کچھ دیر ٹھہر جانا

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

ذہنوں کے مراسم تھے اک ساتھ بھی ہو جاتے

اک راہ اگر کوئی دیوار میں کر جاتا

تاثیر نہیں رہتی الفاظ کی بندش میں

میں سچ جو نہیں کہتا لہجے کا اثر جاتا

اب تیرے پچھڑنے سے یہ بات کھلی مجھ پر

تو جان اگر ہوتا میں جاں سے گزر جاتا

دل ہم نے عظیم اپنا آسیب زدہ رکھا

جو خواب جنم لیتا وہ خوف سے مر جاتا

(طاہر عظیم)

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

[Pdf Novel Bank](#)

رات کی تاریکی میں ہوا میں خنکی بڑھتی جا رہی تھی۔ ایسے میں وہ ریلنگ پر ہاتھ ٹکائے بالکنی میں کھڑا تھا۔ بے تاثر چہرے سے غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے وہ سوچوں میں گم تھا کہ ایک تیز ہوا کا جھونکا اس کے چہرے کو چھو کر گزر گیا۔ ملتھے پر پڑے بال ہوا کے زور سے بے ترتیب ہوئے تھے جس کے ساتھ ہی ایک مانوس سا لمس اس کو پیشانی پر محسوس ہوا۔ آنکھیں بند کرتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو فریب کی گرفت میں آنے دیا۔ تخیل کو حقیقت بننے دیا۔ کوئی دھیرے سے اس کے بال ہٹا رہا تھا۔

پریشان ہو؟ " وہ پوچھ رہی تھی۔ "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!!ہاں "

"کیوں؟ "

کیا تمہیں نہیں پتا؟ " اس نے چہرہ موڑ کر اس کی جانب دیکھا۔ "

وہ ماضی کا بہترین فیصلہ تھا۔ یہ سب ایسے ہی ہونا تھا۔ " اُس نے پریشانی سے نکالنا "

چاہا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

میں نے تمہارے ساتھ بھی ناانصافی کی یا سمین۔ " بلاج نے اس کے چہرے پر نظریں " جمائے کہا۔

یوسف سے ملنے کے بعد اس کے ملال میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔

"میں نے تمہیں زندگی سے نکال دیا۔"

"پہلے ہی نکل چکی تھی۔"

"میرے دل میں اب بھی ہو۔"

"ہمیشہ رہوں گی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیا تم مجھ سے ناراض ہو؟"

"بالکل بھی نہیں۔"

وہ مسکرائی، بلاج کو اس کی مسکراہٹ بھلی لگی۔

"!! بلاج بھائی"

[Pdf Novel Bank](#)

عقب سے آتی جسمین کی آواز پر وہ چونکا، تخیل مٹا وہ اکیلا کھڑا تھا۔ خالی الذہنی سے اس نے جسمین کی طرف دیکھا پھر گہرا سانس لے کر واپس چہرہ موڑتے ہوئے سامنے موجود روشنی سے جگمگاتے گھروں پر نظریں جمادیں۔

آپ جب سے آئے ہیں ایک بار بھی بھا بھی کے بارے میں نہیں پوچھا۔ "جسمین"

نے ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ اس کی طرف بڑھایا۔ جسے اس نے فوراً تھام لیا۔

"اس نے میسج کر کے بتا دیا تھا وہ گھر جا رہی ہے۔"

"یہ نہیں بتایا کیوں جا رہی ہیں؟"

visit for more novels:

جسمین نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔ جس کے چہرے پر حد درجہ سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ وہ کچھ پریشان ہوئی۔

"نہیں۔"

"آپ نے پوچھا نہیں؟"

[Pdf Novel Bank](#)

نہیں!! میں نے جاننا ضروری نہیں سمجھا۔" وہ ہنوز سامنے دیکھتے ہوئے بولا۔ جسمین " اسے دیکھتی رہ گئی۔

سمیر کی بیوی اُسے چھوڑ کر چلی گئی۔ کرن آنٹی بہت رو رہی تھیں۔ اس لیے حورین "بھابھی اُن کے پاس چلی گئیں۔

جسمین رجا کے گھر چھوڑ کر جانے کی وجہ نہیں جانتی تھی پر جتنا جانتی تھی اس کی تفصیل بلاج کو بتا دی۔ حالانکہ اُس نے پوچھا نہیں تھا پر بلاج کی خاموشی جسمین کو چبھنے لگی تھی وہ چاہتی تھی بلاج کوئی بات کرے، اس لیے سمیر کا ہی ذکر چھیڑ دیا۔

ہنہ!! دیر سے ہی سہی وہ بھی اپنے انجام کو پہنچ گیا۔" بلاج نے تلخی سے سوچا مگر بولا " کچھ نہیں۔

"آپ پریشان لگ رہے ہیں کوئی بات ہے؟"

مجھے حورین سے شادی نہیں کرنی چاہیئے تھی۔" اس کی زبان سے ایک دم پھسلا " جسمین چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

[Pdf Novel Bank](#)

"یہ کیا کہہ رہے ہیں؟"

ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ اُس سے شادی کر کے میں نے منافقت کی ہے۔ دل میں کوئی "اور" زندگی میں کوئی "اور" بلکہ شاید ماضی میں کیا گیا میرا ہر فیصلہ غلط تھا۔" اس نے کھوئے کھوئے سے انداز میں کہا۔

ماضی میں کیا گیا ہر فیصلہ، وقت کا بہترین فیصلہ تھا۔ "جسمین بھی اب سامنے دیکھنے" لگی تھی۔ کیا کچھ یاد نہیں آگیا تھا۔

نہیں اگر بہترین فیصلہ ہوتا تو آج پچھتا نہیں رہا ہوتا۔ "بلاج نے اس کی بات کی نفی کی۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کی۔

ہم کبھی "آنے" یا "جانے" والوں کو روک نہیں سکتے۔ یہ تقدیر کے فیصلے ہوتے ہیں۔"

"میں آج بھی صرف یا سمین سے محبت کرتا ہوں۔"

وہ بیوی تھی آپ کی۔ "جسمین نے سر ہلا دیا۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

وہ محبت ہے میری۔ "بلاج نے ترمیم کی۔"

"حورین ایک اچھی لڑکی ہے مگر میں اُس سے محبت نہیں کر سکا۔"

اس کی ضرورت بھی نہیں۔ کیونکہ دل پر کسی کا اختیار نہیں ہوتا اور نہ ہی نکاح نامے "پہ کہیں محبت کا خانہ ہوتا ہے۔" تبھی تو اللہ نے بیوی کو شوہر کی اطاعت اور شوہر کو حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ "وہ کہہ کر خاموش ہو گئی۔"

بلاج نے بھی پھر کوئی بات نہیں کی تو جسمین نے ایک بار پھر چہرہ اس جانب موڑا، بلاج کے ہاتھ میں موجود کپ میں اب چائے ٹھنڈی ہو چکی تھی۔ اس نے کپ واپس لے لیا، وہ ابھی مڑ کر جانے ہی لگی تھی کہ بالکنی کے دروازے پر حورین کو کھڑا پا کر اس کے اٹھتے قدم وہیں تھم گئے۔

حورین بھا بھی !! "وہ بڑبڑائی۔"

بلاج اس کی بڑبڑاہٹ کو سنتے ہوئے خود بھی پیچھے مڑا اور ایک پل کیلئے ٹھٹھک سا گیا۔

کیا اس نے سب سن لیا؟ "اس نے سوچا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین سر جھکائے حورین کے سائڈ سے گزر کر بالکنی سے کمرے میں آئی اور حدید کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ پیچھے اب بس وہ دونوں رہ گئے تھے۔

"تم کب آئی؟"

جب آپ اپنی پہلی بیوی کو یاد کر رہے تھے یا یوں کہوں کہ مجھ سے شادی پر پچھتا رہے تھے۔

حورین کے طنز پر اس نے آنکھیں گھمائیں، تو اس نے سن لیا تھا۔ بلاج کچھ بھی کہے بغیر کمرے میں آگیا کہ تبھی اسے اپنے پیچھے حورین کی آواز سنائی دی۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com "اتنا بڑا دھوکہ!! آپ شادی شدہ تھے۔"

کوئی دھوکہ نہیں دیا۔ تمہارے گھر والے میری پہلی شادی کے بارے میں سب جانتے تھے۔ "وہ ایک دم مڑ کر ناگواری سے بولا۔

پہلے ہی یوسف کی وجہ سے اس کا ذہن الجھا ہوا تھا اور اب یہاں ایک نئی جنگ شروع ہو چکی تھی۔ ان آٹھ سالوں میں اس نے اپنا دل ہمیشہ جسمین کے سامنے کھولا تھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

کبھی اس کی اور حورین کی "یاسمین" کے متعلق کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ وہ تو یہ ہی سمجھا تھا کہ شجاع عالمگیر نے اسے یاسمین اور بلاج کی شادی کے بارے میں سب بتا دیا ہوگا۔ مگر وہ اس سب سے انجان بھی ہو سکتی ہے یہ کبھی اس نے نہیں سوچا تھا۔

اب کہاں ہے وہ؟ "حورین نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

فکر نہیں کرو، وہ اب اس دنیا میں نہیں۔ تم سے تمہارا حق کوئی نہیں چھنے گا۔ "بلاج" کہہ کر جانے لگا کہ وہ پھر بولی۔

"اور محبت؟"

visit for more novels:

اس ایک سوال پر بلاج کے قدم تھم سے گئے۔ ساری ناگواری کہیں دور جا سوئی تھی۔ اب وہ ترس بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"حق تو دے دیا پر محبت نہیں دے سکے۔۔۔ صحیح کہانا؟"

"میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ بیوی ہو تم میری۔"

[Pdf Novel Bank](#)

بلاج نے کہتے ہوئے نظریں چرائیں اور یوں اس کا نظریں چرانا حورین نے بڑی شدت سے محسوس کیا تھا۔ یقیناً اس کا دل رکھنے کیلئے وہ جھوٹ بول رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

نہیں!! نہیں ہے آپ کو مجھ سے محبت۔ ایک نیام میں دو تلواریں نہیں رہا کرتیں " ملک بلاج۔ میں صرف آپ کی بیوی ہوں محبت نہیں۔ مجھ سے تو صرف حسن سلوک کیا " ہے آپ نے جسے میں بیوقوف محبت سمجھتی رہی۔ محبت تو اُس یاسمین سے کی تھی۔ وہ چلاتے ہوئے بولی۔ آنسو تو اتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ بلاج تاسف سے اسے دیکھے گیا۔ آخر کہتا بھی کیا؟ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی وہ۔۔۔

بے شک مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہے۔ مگر دل اُس کے پاس بھی ایک ہی ہوتا ہے۔ جسے بلاج ملک دس سال پہلے یاسمین عباسی کو دے چکا تھا۔ وہ مر ضرور گئی تھی۔ لیکن آج بھی محبت بن کر وہ بلاج ملک کے دل میں زندہ تھی کہ حورین عالمگیر کی موجودگی بھی اسے بلاج ملک کے دل سے نکال نہیں پائی تھی۔۔۔

[Pdf Novel Bank](#)

کیونکہ بعض لوگوں کیلئے ہمارے دل میں ہمیشہ ایک جیسا مقام رہتا ہے۔ فاصلے یا غیر موجودگی سے نہ وہ مقام ختم ہوتا ہے۔ نہ کوئی اور اس مقام تک پہنچ پاتا ہے۔ البتہ بعض لوگ ہمارے آس پاس ہی موجود ہوتے ہیں لیکن کسی احساس و اپنائیت سے خالی جذبہ لیے بس رسم دنیا نبھانے کیلئے۔۔۔

میں فی الحال خود بہت پریشان ہوں۔ اس لیے بہتر ہے ہم بعد میں بات کریں۔ "بلاج" کہہ کر فوراً کمرے سے باہر نکل گیا۔ اپنے پیچھے اس نے حورین کے چلانے کی آواز صاف سنی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

عمر کچی ہو، ذہن بوڑھا ہو "

اس جوانی کا دکھ سمجھتے

جس میں رانی نہیں ہے راجہ کی

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

"اس کہانی کا دکھ سمجھتے ہو

رات بھر بے ہوشی کے عالم میں رہنے کے بعد اس کی آنکھ تقریباً صبح چھ بجے کے قریب کھلی تھی۔ کمرے میں پھیلی بلب کی روشنی آنکھوں میں چبھنے لگی تھی۔ اس نے واپس آنکھیں بند کر لیں۔ اسے قریب سے ہی ناصر اور حکیم صاحب کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ چند سیکنڈز یونہی لیٹے رہنے کے بعد اس نے پھر آنکھیں کھولیں، لیٹے لیٹے ہی نگاہیں گھما کر خالی الذہنی سے پورے کمرے کو دیکھا۔

visit for more novels:

کل بلاج سے ملاقات کے بعد وہ سارا دن بے سکون رہا تھا۔ آٹھ سال اس نے اُس عورت کو نہیں دیکھا تھا۔ دل میں اب بھی کہیں ایک آس تھی کہ شاید وہ اس کا انتظار کر رہی ہو۔ مگر کل بلاج کو دیکھنے کے بعد اس کی وہ آس بھی ختم ہو گئی تھی۔ اُس نے کچھ کہا نہیں تھا پر اس کے زخموں کو ایک بار پھر ادھیڑ گیا تھا۔ وہ ایک بار پھر وہیں جا کھڑا ہوا تھا جہاں آٹھ سال پہلے تھا۔ اس کی طبیعت بگڑنے لگی تھی۔ حکیم صاحب نے

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

اسے کچھ دوائیاں بھی دی تھیں۔ مگر سر میں اُٹھتی درد کی لہر رات تک شدت اختیار کر گئی تھی۔ اسے میگرین کا اٹیک ہوا تھا۔ جس کے بعد وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔۔۔

"اب طبیعت کیسی ہے؟"

یوسف کو جگتے دیکھ کر کرسی پر بیٹھے حکیم صاحب نے پوچھا۔ ناصر کسی کام سے باہر چلا گیا تھا۔

"پانی۔۔۔ پانی۔"

"لو پانی پی لو۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

پاس موجود مٹکے سے پانی نکال کر یوسف کو سر سے تھوڑا اوپر کو اٹھایا اور گلاس اس کے منہ سے لگا دیا۔

اب بہتر محسوس کر رہے ہو؟ "گلاس واپس رکھتے ہوئے پوچھا۔"

جی!! "وہ پھر لیٹ گیا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

کمرے میں خاموشی چھا گئی تھی۔ حکیم صاحب سامنے کرسی پر بیٹھے اسے دیکھتے رہے پھر چند لمحوں بعد ہی اس خاموشی کو توڑتے ہوئے گویا ہوئے۔

کب تک اس طرح زندگی گزارتے رہو گے؟ آٹھ سال بہت لمبا عرصہ ہوتا ہے کسی کو "بھولنے کیلئے، مگر تم آج بھی وہیں کھڑے ہو۔"

میں نے اُنہیں کبھی بھولنے کی کوشش نہیں کی۔ "یوسف دھیرے سے کہتا اُٹھ بیٹھا۔"

"تم اپنی زندگی برباد کر رہے ہو۔ واپس لوٹ کیوں نہیں جاتے؟"

کچھ برباد نہیں کر رہا میں اور اب واپس کیسے لوٹ جاؤں؟ وہاں کچھ نہیں بچا میرے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لیے۔ "اس نے نظریں جھکائے کہا۔"

کسی ایک کے چلے جانے سے زندگی ختم نہیں ہو جاتی۔ زندگی جینا سیکھو۔ "انہوں نے "سمجھانا چاہا۔"

زندگی جینے کیلئے "خواہشات" کا ہونا ضروری ہے اور زندگی گزارنے کیلئے ایک "آس" کا۔۔۔ اور اب دونوں ہی میرے پاس نہیں۔ "وہ بولا تو آواز بھرا گئی۔"

[Pdf Novel Bank](#)

مایوسی کفر ہے میرے بچے۔ اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے۔ "اب کے یوسف" خاموش ہو گیا کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں۔ اسے خاموش دیکھ کر وہ مزید کہنے لگے۔

جس عورت کے پیچھے تم اپنی زندگی برباد کر رہے ہو، وہ کبھی تمہاری تھی ہی نہیں۔ "اس لیے بہتر ہے تم شادی کر لو، گھر بار کے ہو جاؤ گے تو اس فریب سے بھی نکل آؤ گے۔ جس میں اتنے سالوں سے جی رہے ہو۔"

یوسف اب بھی خاموش رہا۔ حکیم صاحب اس کیلئے معتبر تھے۔ وہ ان سے بحث نہیں کر سکتا تھا۔ وہ کافی دیر اس کے بولنے کا انتظار کرتے رہے۔ مگر یوسف کچھ نہ بولا تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"تمہارے لیے ناشتہ بھیجتا ہوں۔ اٹھ کر منہ ہاتھ دھو لو۔"

وہ کہہ کر دروازے کی جانب بڑھے۔ یوسف وہیں بیٹھا انہیں جاتے دیکھتا رہا۔ یہ پہلی دفعہ نہیں تھا کہ انہوں نے شادی کی بات کی تھی۔ ان آٹھ سالوں میں وہ کئی بار اس سے یہ بات کہہ چکے تھے مگر اس معاملے میں وہ خود کو بے بس پاتا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

کاش میں اپنا دل چیر کر دیکھا سکتا تو شاید یہ باتیں آپ کبھی نہ کہتے۔ " وہ بڑبڑایا۔ "

جسمین کچن میں کھڑی فائزہ بیگم کیلئے ناشتہ بنا رہی تھی۔ جب ایک ہاتھ میں سوٹ کیس اور دوسرے ہاتھ میں حدید کا ہاتھ پکڑے تو رین نیچے آئی۔

کہاں جا رہی ہیں بھابھی !! " اسے دیکھتے ہوئے جسمین کچن سے باہر نکل آئی۔ "

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

جا رہی ہوں گھر چھوڑ کر، جس گھر میں میری کوئی حیثیت نہیں مجھے وہاں نہیں رہنا۔ " " وہ غصہ ضبط کرتے ہوئے بولی۔

" یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ بھائی نے کچھ کہا ہے؟ "

کچھ کہا ہے؟ واہ بی بی ایسے بن رہی ہو جیسے تمہیں تو کچھ پتا ہی نہیں۔ کیا کہہ رہی تھی " کل۔ محبت ضروری نہیں صرف حسن سلوک کافی ہے۔ " وہ غصے سے چلائی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

اپنا گھر تو بسا نہیں سکی اور میرے شوہر کو بھی مجھ سے بدظن کرنے کو شش کرتی " "رہی۔ تم جیسی عورتیں ہوتی ہیں جو کسی کے دل میں نہیں اتر پاتیں۔۔۔"

"!! حورین"

بلاج کی دھاڑ پر حورین کی چلتی زبان کو بریک لگ گیا۔ جسمین جو خود پر ضبط کرتی اس کی باتیں سن رہی تھی فوراً پلٹ کر کچن میں چلی گئی۔ یہ اب دونوں میاں بیوی کا معاملہ تھا۔ اسے بچ میں نہیں آنا چاہیئے تھا۔

آئندہ اگر میری بہن کو کچھ بولا تو اچھا نہیں ہوگا اور جا رہی ہو تو جاؤ۔ لیکن حدید کہیں " "نہیں جائے گا۔" بلاج نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:

www.muradnovelbank.com

طبیعت خراب ہونے کے باعث وہ ہسپتال جانے کے بجائے واپس گھر لوٹ آیا تھا۔ مگر گھر پہنچتے ہی سلمنے کے منظر نے اس کا دماغ گھما دیا تھا۔

ہاں!! اب تو مجھے جانے کیلئے کہیں گے۔ آخر اپنی بہن کا بدلہ جو لینا ہے۔ "وہ طنزیہ " انداز میں بولی۔

[Pdf Novel Bank](#)

میں اسلے کے انصاف پر یقین رکھتا ہوں۔ اگر اپنی بہن کا ہی بدلہ لینا ہوتا تو اُسی دن گھر " سے باہر نکال دیتا جب تمہارے بھائی نے میری بہن کو طلاق دی تھی۔ " وہ بھی اسی کے لہجے میں بولا۔

"خیر اپنی مرضی سے جا رہی ہو۔ سوچ سمجھ کر جانا میں لینے نہیں آؤں گا۔ "

دو ٹوک انداز میں کہتا، حدید کا ہاتھ تھامے وہ وہاں رکا نہیں تھا۔ حورین نے بے بسی سے سوٹ کھینچ کر دور پھینکا۔ وہ جو یہ سوچ رہی تھی کہ اس طرح بلاج اس سے معافی مانگے گا اسے منائے گا، سب بیکار گیا تھا۔ وہ اُلٹا اسے دھمکا گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سکینہ بی یہ برتن چھوڑیں، کچھ کپڑے تھے دھلائی کیلئے آپ وہ جا کر دیکھیں۔ " حورین " کچن میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

ٹھیک ہے بیگم صاحبہ۔ "سکینہ بی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کچن سے نکل گئیں۔" ان کے جاتے ہی حورین چلتی ہوئی ڈائننگ ٹیبل کے پاس آئی جہاں جسمین بیٹھی ٹائڈ کاٹ رہی تھی۔ مصروف رہنے کیلئے وہ اکثر سکینہ بی کی مدد کر دیا کرتی تھی۔

حورین خاموشی سے اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحے خاموشی سے اسے دیکھتے رہنے کے بعد وہ گویا ہوئی۔

"کیا بہت خوبصورت تھی؟"

"کون؟" جسمین چونکی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"بلاج کی پہلی بیوی؟"

اس کے سوال پر جسمین نے گہرا سانس لیا۔ وہ اب اس عورت کو کیسے سمجھائے جو مرد کے دل میں اترنے کا راز بس حسن کو ہی سمجھ بیٹھی تھی۔

نہیں وہ آپ جتنی خوبصورت نہیں تھیں۔ "حورین کے چہرے پر نظریں جمائے کہا۔" وہ بے یقینی سے جسمین کو دیکھنے لگی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

پھر۔۔۔ پھر وہ کیوں اُس سے اتنی محبت کرتا ہے کہ مرنے کے "بعد بھی اُسے نہیں " بھولا؟ " وہ پوچھ رہی تھی۔

بھولے وہ اس لیے نہیں کیونکہ "محبت" کرتے ہیں اور رہا سوال محبت کیونکہ کرتے " ہیں؟ تو۔۔۔ " جسمین رکی، حورین نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

"اس سوال کا جواب تو شاید خود محبت کرنے والے کے پاس بھی نہیں ہوگا۔ " کہتے ہوئے ایک تلخ مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔ پہلے وہ خود بھی ہمیشہ یہی سوچتی تھی کہ یوسف اس سے کیوں اتنی محبت کرتا ہے۔ وہ اُس جیسی خوبصورت تو نہیں۔۔۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

مطلب؟ میں سمجھی نہیں۔ " حورین الجھی۔ "

مطلب یہ کہ شاید بات ساری "نصیب" کی ہوتی ہے۔ اس لیے ازل سے لوگ لڑکی " کے نصیب سے ڈرتے آئے ہیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

تمہارا مطلب میرا نصیب اچھا نہیں؟ " جسمین کی بات پہ تورین کے ملتے پر انگنت " بل پڑے تھے۔

میرا مطلب یہ ہرگز نہیں۔ بس اتنا سمجھ لیں سب کو " سب کچھ " نہیں ملتا، جیسے " یاسمین بھابھی " محبت " کے معاملے میں نصیب والی تھیں۔ ویسے ہی آپ " خوبصورتی " کے معاملے میں نصیب والی ہیں۔ اللہ نے بڑی فرصت سے آپ کو بنایا ہے۔ آپ بھی " فرصت سے اس رب کو وقت دیا کریں اور لا حاصل کے پیچھے بھاگنا چھوڑ دیں۔

مٹھے ہوئے لہجے میں کہتی جسمین اٹھ کھڑی ہوئی۔ مٹاؤٹ چلے تھے۔ وہ کیبنٹ کی جانب بڑھ گئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تورین خاموشی سے اسے دیکھنے لگی جو کٹے ہوئے مٹاؤٹوں پر پلیٹ ڈھکنے کے بعد سنک کے سامنے کھڑی ہاتھ دھو رہی تھی۔

کیا تمہارے پاس یاسمین کی کوئی تصویر ہے؟ " تورین نے دھیرے سے پوچھا۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین جو ہاتھ دھو کر اب کچن سے باہر نکل رہی تھی۔ یکدم رکی، زرا کا زرا چہرہ موڑ کر حورین کو دیکھا۔ جو سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی۔

"اسٹور روم میں جو الماری ہے، اُس کی ڈار میں نکاح کا الہم موجود ہے۔"

وہ کہہ کر فوراً وہاں سے نکل گئی۔ جبکہ حورین وہیں بیٹھی جسمین کی باتوں پر غور کرنے لگی۔

اولدینکے

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس وقت تک مزار پر ایک دنیا آباد ہو چکی تھی۔ ادھر سے ادھر چلتے لوگوں میں کوئی چادر چڑھا رہا تھا، تو کوئی منتوں کے دھاگے باندھ رہا تھا۔ کہیں غریبوں میں کھانا تقسیم ہو رہا تھا، تو کہیں دیوں کو جلا رہا تھا۔ ایسے میں وہ جبوترے کے کونے میں ان سب سے بے نیاز بیٹھا آسمان کو تک رہا تھا۔ جہاں باقی دنوں کی نسبت آج موسم ابر آلود تھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

آج پورے آٹھ سال، چار مہینے اور دس دن ہو گئے۔ مگر آج بھی میں وہیں کھڑا ہوں۔ "اُسی دن، اُسی جگہ جہاں مجھے اپنا آپ کھائی میں گرتا محسوس ہوا تھا۔

اس نے آنکھیں بند کر لیں جس کے ساتھ ہی سارا منظر آنکھوں میں ایک بار پھر گھوم گیا۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔

انسان ساری زندگی "چاہ" کے پیچھے بھاگتا ہے۔ خود کو حاصل اور لا حاصل کے درمیان "بے سکون رکھتا ہے۔ لیکن تقدیر کے ہاتھوں جو آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ وہ لا حاصل ہوتی ہے۔" اس نے گہرا سانس لیتے ہوئے اپنے اندر کے اضطراب کو کم کرنا چاہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelsbank.com

"آٹھ سال پہلے "حاصل" کی چاہ نے مجھے آج "لا حاصل" تک پہنچا دیا۔"

سوچتے ہوئے آنکھوں میں نمی اُترنے لگی۔ ان آٹھ سالوں میں ایک بار بھی اس کی زبان پر کبھی شکوہ نہیں آیا تھا۔ لیکن آج اس کا دل بے چین ہوتا شکوہ کر رہا تھا۔

یوں تو زبان پر اب بھی کوئی شکوہ نہیں تھا کہ اُس پر اس کا اختیار تھا۔ مگر آنکھ سے بہتا ہوا آنسو اور دل سے اُٹھتی آہ پر کیسے قابو پانا، وہ تو بے اختیار تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس نے منظر کو دھندلا کرتے پانی کو صاف کیا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔ ابھی چند قدم آگے کی جانب بڑھائے ہی تھے کہ سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اپنی جگہ ساکت ہو گیا۔

اسٹور روم کے دروازے کو دھکیلتی وہ اندر داخل ہوئی۔ پورا کمرہ تاریکی میں ڈوبہ ہوا تھا۔ دروازہ بند کر کے اس نے دیوار کی سائڈ پر نصب سوچ بورڈ پر ہاتھ مار کر لائٹ جلائی۔ پورا کمرہ روشنی سے جگمگا اٹھا۔

چاروں طرف دھول مٹی سے اٹا پرانا سامان۔ بکھرا پڑا تھا۔ وہیں دائیں جانب دیوار سے لگی وہ الماری بھی موجود تھی۔ حورین چلتی ہوئی اس الماری کے سامنے آکھڑی ہوئی۔ ہاتھ

[Pdf Novel Bank](#)

بڑھا کر الماری کے دروازوں کو کھولا۔ سلمنے ہی ایک ڈار موجود تھی۔ بس ہاتھ بھر کا فاصلہ تھا اور اسی ہاتھ کی ذرا سی جنبش سے اُس راز کو آج آزاد ہو جانا تھا۔

ایک انجان سا احساس اور عجیب سی کیفیت اس پہ طاری ہوئی تھی۔ ساری الجھنوں کو جھٹکتے ہوئے اس نے دایاں ہاتھ ڈار کی طرف بڑھایا۔ وہ جانتی تھی کہ ابھی کا ہی کوئی اگلا پل اس کو اُس چہرے سے آگاہی دے جائے گا۔ وہ چہرہ جو آٹھ سال گزرنے جانے کے بعد بھی اس کے شوہر کے دل کا ملکین تھا۔

حورین کے دونوں ہاتھوں نے میکانیکی انداز میں ڈار کو چھوا۔ ڈار کھلی سلمنے ہی سرخ مخمل میں لیٹی البم موجود تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ویسے تو اسٹور روم میں ہر چیز دھول مٹی سے اٹی ہوئی تھی، ماسوائے اس البم کے جس پر زرہ برابر بھی دھول موجود نہ تھی۔ یوں جیسے روز اس کو کھولا جاتا ہو، صاف کیا جاتا ہو۔۔۔

[Pdf Novel Bank](#)

ہاتھ میں الہم اٹھائے اس نے کھولا۔ سامنے ہی ایک بڑی سی تصویر موجود تھی۔ جس میں سنہرے کادار جوڑے میں ملبوس دلہن بنی لڑکی یقیناً یاسمین تھی۔ تورین غور سے اسے دیکھنے لگی۔ کتابی چہرہ، صاف رنگت، گلابی لب، ستواں ناک اور ڈارک براؤن عام سی آنکھیں۔ عام سے نین نقوش میں بھی وہ لڑکی خوبصورت لگ رہی تھی۔

"بلاشبہ تم خوبصورت ہو مگر اتنی بھی نہیں کہ تورین عالمگیر کا مقابلہ کر سکو۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے دوسری تصویر دیکھنے لگی۔ جس میں بلاج اور یاسمین ساتھ کھڑے مسکرا رہے تھے۔ اس کی نظریں وہیں ٹھہر گئیں۔ کیا جاندار مسکراہٹ تھی بلاج کے چہرے پر، مانویوں کے ساری کائنات اس کے ہاتھوں میں تھما دی ہو۔

ان آٹھ سالوں میں کبھی اس نے بلاج کو اس طرح مسکراتے نہیں دیکھا تھا۔ جس طرح وہ تصویر میں مسکرا رہا تھا۔ یقیناً یہ یاسمین کے ساتھ کا ٹھکانہ تھا۔ خواہشوں کو پالنے کی سرشاری تھی۔ جو اُس کی مسکراہٹ سے جھلک رہی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

کیا واقعی تمہیں اس سے اتنی محبت ہے کہ اس کے بعد ہر خوشی کو خود پر حرام کر " "لیا۔

اسے اپنا وجود انگاروں پر جلتا محسوس ہوا تھا۔ اس نے واپس الہم ڈار میں رکھی اور الماری کو بند کر کے سیدھا کمرے سے باہر نکل گئی۔

جسے اپنے حسن پہ تمھانا زبڑا " "آج اُسی کی ذات ہے غم زدہ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جس کے قہقہوں سے گونجتا تھا آشیاں

"کیوں وہی گلاب ہے اشک زدہ

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

"میں اندر آجاؤں؟"

دروازے پر کھڑا بلاج اس سے اجازت مانگ رہا تھا۔ جسمین اسے دیکھ کر مسکرا دی۔

"آجائیں بھائی۔"

کیا کر رہی تھیں؟ "وہ اس کے سامنے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔"

کچھ خاص نہیں بس فارغ تو ہوتی ہوں اس لیے یہ کتاب پڑھ رہی تھی۔ خیر!! آپ "

بتائیں کہاں چلے گئے تھے؟ "کتاب سائڈ پر رکھتے ہوئے جسمین نے پوچھا۔ تو رین سے

جھگڑے کے بعد وہ تب کا گھر سے نکلا اب رات میں آیا تھا۔

بس کچھ ضروری کام یاد آگیا تھا۔ "بلاج کہہ کر خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔"

کیا ہوا کوئی بات ہے؟ "جسمین کو اس کا انداز کچھ عجیب لگا۔"

مجھے بتاؤ اگر میں کوئی فیصلہ کروں تو تم انکار تو نہیں کرو گی؟ "اس نے تمہید باندھی۔"

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

کبھی انکار کیا ہے؟ "پلٹ کر سوال کیا۔"

"نہیں پر اب کچھ بھی تمہاری مرضی کے بغیر نہیں کرنا چاہتا۔"

بلاج نے کہتے ہوئے گہرا سانس لیا۔ شاید یہ احساسِ ندامت ساری زندگی اس کا پیچھا نہیں چھوڑنے والا تھا۔

کیا بات ہے؟ "جسمین نے اس کے چہرے کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

"تم شادی کر لو جسمین۔"

بلاج کی بات پر وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔ جس بھیانک خواب میں پانچ سال گزارے کے بعد وہ جاگی تھی، اب اُسے دوبارہ دیکھنے کی ہمت نہیں تھی۔

پر بھائی کیوں؟ "وہ بمشکل بولی۔"

"کیونکہ میں نہیں چاہتا کوئی میری بہن کو یہ طعنہ دے کہ وہ اپنا گھر نہیں بسا سکی۔"

بلاج کو حورین کی باتیں اب تک چبھ رہی تھیں۔ اس لیے اُس نے کوئی اچھا لڑکا دیکھ کر جسمین کی شادی کرانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

دیکھو جسمین !! اگر تم یہ سوچ رہی ہو میں تمہیں اس گھر سے نکالنا چاہ رہا ہوں تو ایسا " نہیں ہے۔ یہ گھر تمہارا ہے، تمہارے نام ہے۔ شادی کے بعد اپنے شوہر کے ساتھ یہیں رہنا۔ " اسے خاموش دیکھ کر بلاج کے ذہن میں پہلا خیال یہی آیا تھا۔ سو اس نے کہہ دیا۔

ایسا کچھ نہیں ہے بھائی۔ " جسمین دھیرے سے بولی۔ "

پھر سمیر کی وجہ سے؟ تو اُس نے بھی دوسری شادی کر لی اور دیکھو اُس نے جو کیا " آج اُس کا انجام بھگت رہا ہے۔ پھر ہر مرد سمیر کی طرح نہیں ہوتا۔ " بلاج نے اسے قائل کرنے کی کوشش کی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ٹھیک ہے بھائی !! جو آپ کو بہتر لگے مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ " سر جھکائے وہ " رضامند ہوئی۔

" تھنکیو گریا !! میرا مان رکھنے کیلئے۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

بلاج مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ جبکہ پیچھے بیٹھی جسمین کے زخم نئے سرے سے تازہ ہوئے تھے۔

ہاتھوں میں لوشن لگاتے ہوئے اس نے ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے سے بلاج کو دیکھا جو حدید کو اپنے سینے پر لٹا کر اُس کے ساتھ کارٹون دیکھ رہا تھا۔ گھر واپس آنے کے بعد اس نے ایک بار بھی حورین کو مخاطب نہیں کیا تھا۔ بلاج اس سے ناراض تھا اور اس کی ناراضگی کو وہ اچھے سے سمجھ بھی گئی تھی۔

"سمیر کی اور رجا کی علیحدگی ہو رہی ہے۔"

بلاج کو آئینے میں دیکھتے ہوئے اس نے زرا بلند آواز میں کہا تاکہ بیڈ پر بیٹھے بلاج تک باآسانی پہنچ جائے۔

[Pdf Novel Bank](#)

ظاہر ہے یہ تو ہونا ہی تھا۔ تمہارے بھائی نے بھی میری بہن کے ساتھ کچھ کم غلط " نہیں کیا تھا۔ " ٹی وی پر نظریں جمائے وہ روکھے لہجے میں بولا۔

ایسے تو نہیں بولیں۔ " وہ تڑپ اٹھی۔ "

مانا کہ بھائی نے غلط کیا تھا۔ مگر وہ بہن تھی، بھائی کیلئے ایسی باتیں کہاں برداشت کر سکتی تھی۔

بُرا لگانا۔ مجھے بھی ایسے ہی بُرا لگتا ہے جب تم کچھ میری بہن کو کہتی ہو۔ " کہتے ہوئے " بلاج نے اس کی طرف دیکھا۔ حورین شرم سے سر جھکا گئی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!! سوری "

دیکھو حورین!! تم میری بیوی ہو۔ میں تم سے بھی پیار کرتا ہوں۔ لیکن بولنے سے پہلے " سوچ لیا کرو۔ میری وجہ سے وہ تمہیں کچھ نہیں کہتی، اس کا مطلب یہ نہیں تم اُسے " باتیں سنا جاؤ۔

[Pdf Novel Bank](#)

حورین کے جھکے سر کو دیکھ کر اب کے بلاج نے نرم لہجہ اپنایا۔ وہ اسے جھکا نہیں چاہتا تھا۔ بس غلطی کا احساس دلانا چاہتا تھا۔ جو اُسے ہو بھی گیا تھا۔

میں جسمین سے معافی مانگ لوں گی۔" وہ ہنوز سر جھکائے بولی۔

"اس کی ضرورت نہیں، بس آئندہ احتیاط کرنا۔"

اب کے حورین نے سر اٹھا کر آئینے میں سے بلاج کو دیکھا جو واپس ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گیا تھا ساتھ ہی حدید سے کچھ کہہ بھی رہا تھا۔

پیار!! "اسے نے چند سیکنڈ پہلے کہے بلاج کے لفظوں کو سوچا۔"

visit for more novels:

رشتوں میں پیار، اپنائیت تو فطری بات ہے۔ لیکن محبت یا عشق جو کچھ بھی تھا وہ "آپ کو اب بھی یاسمین سے ہے مجھ سے نہیں۔"

سوچتے ہوئے اس نے آئینے میں نظر آتے اپنے عکس پر نگاہ جمائی کہ تبھی اسے جسمین کے کہے الفاظ یاد آئے۔

[Pdf Novel Bank](#)

سب کو "سب کچھ" نہیں ملتا، جیسے یاسمین بھابھی "محبت" کے معاملے میں نصیب "والی تھیں۔ ویسے ہی آپ "خوبصورتی" کے معاملے میں نصیب والی ہیں۔

خوبصورت !! "اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔"

اللہ نے بڑی فرصت سے آپ کو بنایا ہے۔ آپ بھی فرصت سے اس رب کو وقت دیا "ا کریں۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

فرصت سے وقت۔۔۔ "وہ بڑبڑائی۔ جسمین کی باتوں کو سوچتے ہوئے ایک بار پھر اس کی نظر بلاج پر پڑی۔"

"اور لا حاصل کے پیچھے بھاگنا چھوڑ دیں۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

لا حاصل !! "یکدم اس کے منہ سے نکلا۔ دسترس میں یہ شخص ہو کر بھی اس سے " کتنا دور تھا۔ یہ اسے کل رات پتا چلا تھا۔

تم نے ٹھیک کہا تھا جسمین !! غرور صرف اس کی ذات کو جچتا ہے۔ اُس کے بندوں " کو نہیں۔ میں جو یہ سوچتی تھی کہ بلاج نے مجھے پہلی نظر میں ہی پسند کر لیا تھا، اس لیے میرا رشتہ بھجوا یا۔۔۔

مگر نہیں یہ تھی میری اوقات جو مجھ سے پوشیدہ تھی۔ یہ محبت کا نہیں مجبوری کا رشتہ ہے۔ جو یہ انسان نبھانا آرہا ہے۔ "اس نے دکھ سے سوچتے ہوئے آنکھیں میچ لیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

صبح کا نرم سا اجالا سبزہ زار میں اتر چکا تھا۔ آسمان پہ سفید بادلوں کے ٹکڑے چلتے نظر آ رہے تھے۔ ہوا میں خنکی تھی اور فضاء میں پھولوں کی مہک چاروں سوں پھیل چکی تھی۔ ایسے میں وہ تینوں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ فیملی پارک میں موجود تھے۔ اتوار کے باعث وہ سب ایک ساتھ گھومنے نکل آئے تھے۔

فریال بچے دیکھو آگے جا رہے ہیں انہیں پکڑو۔ "جنید نے اپنے چار سالہ جڑواں بچوں کو "دیکھتے ہوئے بیوی سے کہا۔ جو صوبیہ اور مسکان سے باتوں میں مصروف تھی۔

تم نے کیا پاؤں میں مہندی لگا رکھی ہے جا کر پکڑو۔ "وہ اس کے کان میں گھس کر "گھورتے ہوئے بولی۔ آواز اتنی اونچی تھی کہ پاس بیٹھی مسکان اور صوبیہ کیلئے اپنی مسکراہٹ دبانا مشکل ہو گیا۔

موٹی بیٹھے بیٹھے پھٹ جائے گی۔ "جنید اسے گھور کر کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"یار تم لوگ باتیں کرو، میں حنان اور ہما کو لے کر آیا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

نہیں رک ہم بھی تیرے ساتھ چلتے ہیں۔ ایک چکر لگا آتے ہیں۔ "حذیفہ اور نوید بھی " اس کے ساتھ ہی اُٹھ گئے۔

صوبیہ اسے پکڑو ہم ابھی آئے۔ " نوید نے دو سالہ تانیہ کو صوبیہ کی گود میں دیا اور ان " دونوں کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔

کزنز میں شادی کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے۔ شوہر کو کچھ بھی کہہ لو بیچارا صبر کے " گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے۔ " مسکان فریال کو آنکھ مارتے ہوئے شرارت سے بولی۔

فریال جنید کی چچا زاد تھی۔ جبکہ مسکان کی حذیفہ سے شادی رشتہ کرانے والی کے توسط سے ہوئی تھی۔ دونوں کی شادی کو پانچ سال ہو چکے تھے۔ اس دوران اسلے نے جنید کو دو جڑواں بیٹا، بیٹی سے نوازا تھا۔ مگر حذیفہ کی ابھی کوئی اولاد نہیں تھی۔

اور مسکان تم بتاؤ حذیفہ بھائی کیسے ہیں؟ " صوبیہ نے بھی شرارت سے پوچھا۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

بہت اچھے!! شادی کو پانچ سال ہو گئے۔ مگر ایک بار بھی انہوں نے احساس نہیں " ہونے دیا کہ انہیں بچوں کی خواہش ہے۔ جبکہ گھر میں سب جلتے ہیں حذیفہ کو بچے کتنے پسند ہیں۔ " مسکان نے کہتے ہوئے مسکرانے کی کوشش کی۔

کوئی بات نہیں یار!! اللہ کے گھر میں دیر ہے اندھیر نہیں۔ دیکھنا اللہ تعالیٰ جلد ہی " تمہیں بھی ماں کے عہدے پر فائز کر دیں گے۔

آمین!! " صوبیہ کی بات پر وہ دونوں ایک ساتھ بولیں۔ "

ویسے محترمہ آپ کا تو تیسرا آنے والا ہے۔ لگتا ہے حذیفہ سے زیادہ تو جنید بھائی کو بچے "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

" پسند ہیں۔

ماحول میں چھائی اداسی کو ختم کرنے کیلئے مسکان نے باتوں کا رخ واپس فریال کی طرف موڑا۔ جو ایک بار پھر تخلیق کے مرحلے سے گزر رہی تھی۔

ایسا بھی کچھ نہیں ہے۔ " وہ منہ بنا کر بولی، ساتھ ہی چہرہ موڑ کر اُن تینوں کو دیکھا جو " حنان اور ہما کے ساتھ کھیل رہے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

جنید آج کل بہت اداس رہنے لگا ہے۔ "اب کے وہ سنجیدہ تھی۔"

اور نوید مصروف۔ "صوبہ نے کہتے ہوئے گہرا سانس لیا۔ جانتی جو تھی، آخر میاں کہاں " مصروف ہو سکتا ہے۔

یقیناً یوسف بھائی کی وجہ سے ہونگے۔ حذیفہ کا بھی یہی حال ہے۔ ویسے میں اُن کے " بارے میں زیادہ تو نہیں جانتی پر ہمیشہ یہی دعا کرتی رہتی ہوں وہ جہاں بھی ہیں لوٹ آئیں۔ " مسکان بولی، جس پر اُن دونوں نے دل سے آمین کہا تھا۔

visit for more novels:

www.urduNovelBank.com _*****_

لان میں لگی کرسیوں پر بیٹھے وہ تینوں باتوں میں مصروف تھے ساتھ ہی ویل چیئر پر فائزہ بیگم بیٹھی ہوئی تھیں۔ وہیں تھوڑے فاصلے پر حدید اپنی سالگرہ میں ملنے والے

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

کھلونوں سے کھیل رہا تھا۔ جو اسے دو دن پہلے ملے تھے۔ موسم خوشگوار ہونے کے باعث وہ سب لان میں آکر چائے پینے لگے تھے۔

جسمین میں سوچ رہی تھی۔ کہیں رشتہ لگنے سے پہلے تم ایک بار اُس بابا کے پاس ہو " "آؤ۔ میں نے تمہیں بتایا تھا نا، اُس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔

حورین نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا جو حدید کو کھیلتے دیکھ مسکرا رہی تھی۔

اس کی کیا ضرورت ہے بھابھی جو نصیب میں لکھا ہے وہ تو ہونا ہی ہے۔ "اس نے "ٹالنا چاہا۔ آج پورے ایک ہفتے بعد پھر دوبارہ اس کی شادی کے متعلق کوئی ذکر چھیڑا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تھا۔

میڈم دعائیں نصیب بدل دیتی ہیں اور میں کونسا کہہ رہی ہوں تم درگاہ پر جا کر چادر "

"چڑھاؤ۔ بس بابا سے اپنے لیے دعا کرو لینا۔ کیوں بلاج، ٹھیک کہہ رہی ہوں نا؟

جسمین سے کہتے ہوئے آخر میں اس نے بلاج کو گھسیٹا جو ان دونوں کی باتوں سے

بے نیاز بنا بیٹھا چائے پی رہا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

کوئی حرج نہیں ہے جانے میں، باقی تمہاری مرضی۔" بلاج نے کندھے اچکا کر کہا پھر "واپس چائے کی طرف متوجہ ہو گیا۔

ان کو چھوڑو میں کہہ رہی ہوں نا تمہیں جانا چاہیئے۔ کیا پتا اُن کی دعا سے کوئی اچھا رشتہ مل جائے۔" حورین نے ایک بار پھر اسے قائل کرنا چاہا۔

ویسے ایک رشتہ ہے میرے دوست کا، مجھے مناسب بھی لگ رہا ہے۔ سوچ رہا ہوں " وہیں جسمین کا رشتہ کر دوں۔ لڑکا بھی اچھا پڑھا لکھا ہے۔" بلاج نے سنجیدگی سے کہا۔ جسمین نے چونک کر اسے دیکھا پھر واپس نظریں جھکا لیں۔ جب شادی کی اجازت دے ہی دی تھی تو اب اعتراض کیسا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اچھا کون ہے وہ؟ " حورین نے فوراً اشتیاق سے پوچھا۔

"ہے ایک تم نہیں جانتی۔"

پھر تو تمہیں ضرور جانا چاہیئے جسمین۔ جا کر اپنے لیے دعا کروانا تاکہ یہ رشتہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔" حورین کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی تھی۔ جسمین نے گہرا سانس لیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

"ٹھیک ہے۔ آپ کہتی ہیں تو میں چلی جاؤں گی۔"

جسمین کے راضی ہو جانے پر بلاج نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ اسے روکنا چاہتا تھا لیکن پھر کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"تم ایسا کرنا اکمل کے ساتھ کل ہی چلی جانا۔"

کل؟ کل نہیں، کل تو حدید کے اسکول میں پرنس میٹنگ ہے۔ "تورین جو اس چکر" میں تھی کہ جسمین کے بہانے خود بھی بابا سے مل آئے گی۔ اب اسے اپنے پلان پر پانی پھرتا ہوا دکھائی دیا۔

visit for more novels:

ہاں کل حدید کے اسکول میں پرنس میٹنگ ہے۔ اس لیے میں نے کہا ہے اکمل کے ساتھ جانے کو۔ "بلاج نے جتایا۔

"مگر۔۔۔"

"مگر وگر کچھ نہیں۔ جو کام جتنی جلدی ہو جائے اتنا اچھا ہے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

بلا ج دو ٹوک لہجے میں کہتا ہوا اٹھا اور فائزہ بیگم کو لے کر اندر چلا گیا۔ جبکہ پیچھے بیٹھی
حورین دل مسوس کر رہ گئی۔

صحن کے بچوں بچ کھڑا وہ خالی خالی نظروں سے ان درو دیوار کو دیکھ رہا تھا۔ جہاں کبھی
اس نے اپنے عزیز از جان دوست کے ساتھ زندگی کی حسین یادیں گزاری تھیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!! یوسف"

اس نے گہرا سانس لیتے ہوئے ان دونوں کو دیکھا جو راشد کے ساتھ مل کر سامان ادھر
سے ادھر کر رہے تھے۔ پارک سے واپسی پر کچھ دیر آرام کرنے اور ادھر ادھر کے کام نبٹا
لینے کے بعد وہ تینوں سیدھا یوسف کے گھر آگئے تھے اور اب دو گھنٹے سے اس گھر کی
صفائی کرنے میں مصروف تھے۔ ان آٹھ سالوں میں ایک بار بھی ان لوگوں نے اس گھر

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

کی درو دیوار کا رنگ پھیکا پڑنے نہیں دیا تھا اور نہ کسی گرد کو یہاں موجود ساز و سامان کو چھونے دیا تھا۔

"نوید ادھر آکر مدد کر۔"

حذیفہ نے الماری کو کھسکاتے ہوئے آواز لگائی۔ صفائی ہو چکی تھی اب وہ سامان کو اُس کی جگہ پہنچا رہے تھے۔ نوید اس کی مدد کیلئے آگے بڑھا۔

جلدی کرو یا رات ہونے لگی ہے۔ گھر دیر سے پہنچا تو فریال کا بڑا سامنہ بن جائے گا۔" جنید خود منہ بنا کر بولا جس پر وہ تینوں ہنس پڑے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "تیرے ساتھ ہونا بھی یہی چاہیئے۔"

تو تو منہ بند ہی رکھ، تیرا حال بھی مجھ سے کچھ کم نہیں۔ کیونکہ صوبیہ بھابھی بھی فریال کی طرح ہی جلاد ہیں۔" نوید کی بات پر جنید نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

بھائی آپ تینوں منہ ہاتھ دھو لیں تب تک میں کھانے پینے کیلئے کچھ لاتا ہوں۔" سامان کو اُس کی جگہ پہنچانے کے بعد راشد کمر سیدھی کرتے ہوئے بولا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

ہاں یار جلدی لے آتب تک میں اپنی کمر سیدھی کر لوں۔ "جنید کہتا ہوا تخت پر جا لیٹا " جبکہ نوید واش بیسن اور حذیفہ واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

نیستی کھسک آگے۔ "نوید منہ ہاتھ دھو کر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔ "

تو ایک ہفتے سے کہاں مصروف ہے؟ "جنید نے اسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "

"جسمین کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں مصروف تھا۔ "

اس نے سکون سے جواب دیا۔ جبکہ تخت پر لیٹا جنید اور واش روم سے آتا حذیفہ دونوں حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

visit for more novels:

تو پھر کچھ پتا چلا؟ "حذیفہ نے اس کے سامنے چارپائی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ "

"!! ہاں "

"کیا پتا چلا؟ "

"!! سب کچھ "

[Pdf Novel Bank](#)

چہرے پر مسکراہٹ سجائے نوید نے ان دونوں کو دیکھا جو بے یقینی سے اسے دیکھ رہے تھے۔ اس کی مسکراہٹ انہیں کسی خطرے کی گھنٹی سے کم نہیں لگی۔

دیکھ نوید!! تیری بیوی ہے، بچی ہے کچھ بھی غلط کرنے سے پہلے اُن کے بارے " میں سوچ لینا۔ " حذیفہ نے سمجھانا چاہا۔

اور بھلے اب ان کا سیاست سے تعلق ختم ہو گیا مگر وہ ابھی بھی اثر و رسوخ والے " ہیں۔ اگر جسمین کو کچھ ہوا تو بلاج ہمیں چھوڑے گا نہیں۔ " جنید نے بھی حذیفہ کا ساتھ دیتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:
www.pdfnovelsbank.com
میں ڈرتا نہیں ہوں کسی سے، اس بات کو دماغ میں بٹھا لو۔ " نوید کا ٹھنڈا ٹھار لہجہ ایک " پل کیلئے دونوں کو خاموش کر گیا۔

دیکھ نوید اس قدر بہتر انصاف کرنے والا ہے۔ انتقام کی آگ میں جلنا چھوڑ دے۔ ایسا نہ ہو " تو کسی کے ساتھ زیادتی کر جائے۔ " حذیفہ نے ایک اور کوشش کی، یہ جانتے ہوئے بھی کہ نوید پر اس کا اثر ہونے والا نہیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

فی الحال جا کر دروازہ کھولو راشد آیا ہوگا کھانا لے کر۔ "بیل کی آواز پر نوید نے بات ختم " کرتے ہوئے کہا۔ حذیفہ اسے گھور کر دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ جبکہ جنید تخت سے اٹھتا اب خود بھی ہاتھ منہ دھونے لگا تھا۔

لگے دن بلاج تیار ہو کر ناشتے کے بعد تورین اور حدید کو ساتھ لیے اسکول کیلئے روانہ ہو گیا تھا۔ جبکہ پیچھے جسمین فائزہ بیگم کو کھانا کھلانے کے بعد اب خود درگاہ پر جانے کیلئے تیاری کر رہی تھی۔ بلاج نے جاتے ہوئے اسے ہدایت دی تھی کہ جلدی لوٹ آئے، زیادہ ٹائم لگانے کی ضرورت نہیں۔ جسمین تو ویسے ہی جانا نہیں چاہتی تھی اس لیے فوراً اُس کی بات مان گئی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

اف !! بھابھی نے کہاں پھنسا دیا۔ "کمرے میں آتے ہوئے وہ بڑبڑائی اور الماری سے " کپڑے نکال کر باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آئی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر بال بنانے لگی۔

ایک اور بار شادی پھر وہی سب۔۔۔ میں کچھ بھی کر لوں لیکن کبھی خوش نہیں رہ " پاؤں گی۔ " بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹتے ہوئے اس نے سوچا۔

دل دکھانا کتنا بڑا گناہ ہے۔ اس کا احساس صحیح معنوں میں اب ہوا ہے۔ کیا کیا تھا میں " نے؟ ایک شادی ہی تو کی تھی۔ اُس کی اجازت تو اس نے ہی دی ہے مگر۔۔۔ جہاں ہمارے جائز عمل میں کسی کی تکلیف شامل ہو جائے وہ کام کبھی فائدہ مند ثابت نہیں ہوتا۔

بال باندھ کر اس نے ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھا پھر بیڈ پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر سر پر اچھے سے اوڑھنے کے بعد اپنا موبائل اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

[Pdf Novel Bank](#)

سکینہ بی میں جلدی واپس آ جاؤں گی تب تک آپ امی کا خیال رکھے گا۔ " جسمین لاؤنج " میں آکر سکینہ بی سے بولی۔

فکر نہیں کریں بی بی۔ ابھی تھوڑی دیر میں بختاور بھی آجائے گی وہ سنبھال لے گی " بڑی سردارنی کو۔ " انہوں نے تسلی دی۔ جس پر جسمین اثبات میں سر ہلاتی باہر نکل گئی جہاں اکمل کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

اولاد بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"کیا ہوا یوسف؟ پریشان لگ رہے ہو۔"

حکیم صاحب اس کو کمرے میں ٹہلتے دیکھ کر گویا ہوئے۔ جو بھورے رنگ کا شلوار قمیض زیب تن کیے ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا۔

"نہیں پریشان تو نہیں ہوں بس تھوڑی سی گھبراہٹ ہے۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

ایک کام کرو کمرے سے باہر نکل کر ٹہل لگاؤ، قدرتی ہوا میں سانس لو گے تو شاید " گھبراہٹ ختم ہو جائے۔ " وہ سنجیدگی سے بولے اور کمرے میں رکھی جڑی بوٹیوں کو چیک کرنے لگے۔

اس بار ناصر کیا سامان اٹھا لایا۔ " وہ بڑبڑائے، شاید اچھی نہیں تھیں۔ "

کچھ کہا آپ نے؟ " یوسف نے مڑ کر انہیں دیکھا۔ "

نہیں کچھ نہیں تم جاؤ پانی وانی پیو۔ اگر پھر بھی گھبراہٹ کم نہ ہوئی تو کوئی انتظام " کرتے ہیں۔

visit for more novels:

جی ٹھیک ہے۔ " حکیم صاحب کی بات پر وہ اثبات میں سر ہلاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

ناجانے کیوں صبح سے عجیب سی کیفیت طاری ہو رہی تھی۔ جسے وہ خود کوئی نام نہیں دے پا رہا تھا۔ حکیم صاحب کو تو کہہ دیا تھا کہ گھبراہٹ ہے مگر وہ خود سمجھنے سے قاصر تھا۔

Pdf Novel Bank

"کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔۔"

کچھ دیر ٹہلتے رہنے کے بعد جب کچھ حاصل نہ ہوا تو وہ چبوترے پر جا کر بیٹھ گیا اور نگاہ
کیاریوں میں لگے پھولوں پر جمادی۔ ابھی اسے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ اچانک نظر
بھٹک کر سامنے سے آتے شخص پر پڑی۔ جو بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

نورینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تسکین دل کی خاطر"

تم بچھڑتے وقت مسکراتے رہو

او جانے والے دور جاتے ہوئے

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

پلٹ پلٹ کے نظر ملاتے رہو

دل غلطی کر بیٹھا ہے

”غلطی کر بیٹھا ہے دل۔۔۔“

سفید شلوار قمیض میں ملبوس سر پر لال رنگ کا دوپٹہ اوڑھے وہ ایک بار پھر اس درگاہ کے سامنے کھڑی تھی جس کی فضاؤں میں گو نجی کلام کی آواز وہاں موجود لوگوں کو اپنے سحر میں جکڑ رہی تھی۔

جسمین دھیرے دھیرے قدم بڑھاتی مزار کی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ مگر آج کسی دھاگہ، دیا یا چادر کیلئے وہ یہاں موجود نہیں تھی۔ آج اسے بس دعا کی ضرورت تھی۔ وہ دعا جو اس کی آٹھ سالوں کی بے سکونی کو ختم کر سکے، وہ دعا جو اسے پچھتاوے سے نجات دلا سکے، وہ دعا جو اسے معافی دلا سکے۔۔۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

دل غلطی کر بیٹھا تو بول کفارہ کیا ہوگا)

(میرے دل کی دل سے توبہ، دل سے توبہ میرے دل کی

سیڑھیاں چڑھ کر اس نے نظریں چاروں اطراف میں دوڑائیں۔ سب کچھ ویسا ہی تھا، جیسا پہلے تھا۔ دیا جلاتے، منتوں کے دھاگے باندھتے، چادر چڑھاتے اور وہی کلام پڑھتے لوگ کچھ بھی تو نہیں بدلاتھا۔ پھر یہ کیسا احساس تھا جو اسے الجھا رہا تھا؟

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ساری سوچوں کو جھٹکتے ہوئے اس نے اپنے قدم آگے کی جانب بڑھا دیئے۔ جہاں وہ ایک بار پہلے بھی حورین کے ساتھ جا چکی تھی۔ ہر اٹھتے قدم کے ساتھ اس کے اندر کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔ دل تھا کہ یہیں سے واپس لوٹ جائے اب ان سب چیزوں پر اس کا عقیدہ نہیں رہا تھا۔ پر ناچاہتے ہوئے بھی وہ آگے بڑھتی جا رہی تھی کہ اچانک ہوا

[Pdf Novel Bank](#)

میں اُٹھتے قدم وہیں منجمد ہو گئے، دھڑکن رکنے لگی، سانس تھم سی گئی اور آنکھیں وہیں ساکت رہ گئیں۔۔۔

دل کی توبہ ہے دل اب پیار دوبارہ نہ ہوگا)

، تو بول کفارہ، کفارہ بول کفارہ، تو بول کفارہ

(کفارہ بول او یارا، او یارا بول کفارہ کیا ہوگا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سلمنے ہی وہ بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ کچھ اُس کا بھی حال ایسا ہی تھا۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی اور اسی بے یقینی کو یقین میں بدلنے کیلئے وہ آہستہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ گرم ہوا کے جھونکے ان کے پاس سے گزرتے ہر منظر کو ساکت کر گئے تھے۔ وقت تھم سا گیا تھا۔ گویا یوں کہ اب یہی رک جاؤ، اب کہیں نہ جاؤ۔۔۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

"مسٹر یوسف حیدر کیا کوئی کسی کیلئے اتنا بھی پاگل ہو سکتا ہے؟"

اب مجھے "کوئی" اور "کسی" کا تو نہیں پتا پر یوسف حیدر "جسمین ملک" کیلئے ہو "سکتا ہے۔"

ماضی میں پوچھے جانے والا سوال اور اُس کا جواب آج حقیقت کی عملی تصویر بنا سامنے کھڑا تھا۔ ماضی حال بن کر دونوں کو اپنی لپیٹ میں لینے لگا۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

جگنو... جگنو کر کے ، تیرے ملن کے دیپ جلائے ہیں)

(ہم نے جگنو جگنو کر کے ، تیرے ملن کے دیپ جلائے ہیں

[Pdf Novel Bank](#)

عاشق کبھی عمر، مقام، امیری، غریبی، خوبصورتی، بدصورتی نہیں دیکھا کرتا۔ مجھے " آپ سے عشق ہے اس حقیقت کو آپ بدل نہیں سکتیں۔ " گزرے لمحوں کو یاد کرتا، وہ ایک ایک قدم بڑھاتا اس کی جانب بڑھنے لگا۔ کبھی دور نہ ہونے کیلئے۔۔۔

اکھیوں میں موتی بھر بھر کے)

(تیرے حجر میں ہاتھ اٹھائیں ہیں)

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

اکثر اوقات حسین خوابوں کی تعبیر بہت بھیانک ہوا کرتی ہے مسٹر یوسف حیدر!! " روک لو یہیں خود کو۔۔۔ " کانوں میں گونجتی آوازیں اور پیروں میں پڑی ظالم سماج کی زنجیروں کو توڑتی وہ بھی لمحہ بہ لمحہ فاصلہ کم کرنے لگی۔ کبھی دور نہ جانے کیلئے۔۔۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

تیرے نام کے حرف کی تسبیح کو سانسوں کے گلے کا ہار کیا دنیا بھولی اور صرف تجھے،
ہاں صرف تجھے ہی پیار کیا

(تم جیت گئے ہم ہارے۔۔۔ ہم ہارے اور تم جیتے

"پر میں تم سے محبت نہیں کرتی۔"

نہ کریں میں اپنے رب سے دعا میں آپ کو مانگ لوں گا۔ "گزری یادوں کی دھند کو"
صاف کرتا اور پلکوں کو جھپک کر آنکھوں میں اُبھرتی نمی کو دور دھکیلتا۔ وہ اپنی دعاؤں کے
قبول ہونے کا یقین کرنے لگا۔۔۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

تم جیت گئے ہم ہارے۔۔۔ ہم ہارے اور تم جیتے)

(تم جیتے ہو لیکن ہم سا کوئی ہارا نہ ہوگا

[Pdf Novel Bank](#)

قدم تھمے تھے۔ وہ عین اس کے مقابل کھڑی تھی۔ بنا پلکیں جھپکائے، بغیر کچھ بولے وہ بس اسے دیکھے جا رہی تھی کہ تبھی چہرے پر آتیں سیاہ زلفیں دیدارِ یار میں رکاوٹ بننے لگیں۔ جنہیں یوسف نے ہاتھ بڑھا کر کان کے پیچھے کر دیا۔ یوں کے اب درمیان میں کوئی نہ آئے۔۔۔

"!! یو۔۔۔ یوسف"

لبہ لے اور اگلے ہی لمحے وہ اپنے پورے قد کے ساتھ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل جھکی اس سے معافی مانگ رہی تھی۔ ارد گرد کی پرواہ کیے بغیر۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

میرے دل کی دل سے توبہ، دل سے توبہ میرے دل کی)

دل کی توبہ ہے دل اب پیار دوبارہ نہ ہوگا

، تو بول کفارہ، کفارہ بول کفارہ، تو بول کفارہ

(کفارہ بول او یارا، او یارا بول کفارہ کیا ہوگا

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

بنا کچھ کہے اس نے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اٹھایا۔ لوگ حیرت سے اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ وہ ان کی نظروں کی پرواہ کیے بغیر اس کا ہاتھ تھامے تیزی سے چبوترے کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

ہمیں تھی غرض تم سے اور تمہیں بے غرض ہونا تھا۔
تمہیں ہی لادوا ہو کر ہمارا مرض ہونا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چلو ہم فرض کرتے ہیں کہ تم سے پیار کرتے ہیں

(مگر اس پیار کو بھی کیا ہی یہ فرض ہونا تھا)

[Pdf Novel Bank](#)

وہ کسی بے جان گڑیا کی طرح اس کے ساتھ کھینچی چلی جا رہی تھی۔ نظروں میں اب بھی بے یقینی تھی۔ اس نے ایک نظر یوسف کے ہاتھ میں موجود اپنے ہاتھ کو دیکھا پھر یوسف کی پشت کو۔۔۔

!!! دھڑکن دھڑکن دھڑکے۔۔۔ دھڑکے۔۔۔)

ہم نے دھڑکن دھڑکن کر کے، دل تیرے دل سے جوڑ لیا
(آنکھوں نے آنکھیں پڑھ پڑھ کے، تجھے ورد بنا کے یاد کیا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

چبوترے کے ایک طرف لاکر یوسف نے ہاتھ چھوڑ دیا ساتھ ہی جسمین کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ خاموشی سے اسے دیکھتی کونے پر جا بیٹھی۔ نظریں تھیں کہ اس کے چہرے سے ہٹنے کو انکاری تھیں۔ اب تک اسے لگتا تھا کہ یوسف سے ملاقات اب بس ایک خواب رہ گیا ہے پر وہ خواب آج حقیقت بن کر اس کے سامنے کھڑا تھا۔ مگر کس حال میں۔۔۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

"یہ کیا حال بنا لیا تم نے؟"

طویل خاموشی کے بعد وہ بولی، ساتھ بیٹھا یوسف دھیرے سے مسکرا دیا۔

یہ تو مجھے آپ سے پوچھنا چاہیئے۔ کیا حال بنا لیا آپ نے؟ "وہ اس کے مرجھائے ہوئے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"تمہاری بددعا لگ گئی۔"

"میں نے کبھی بددعا دی ہی نہیں۔"

"مگر دل تو دکھاتا تھا نا تمہارا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بھرائی ہوئی آواز، یوسف نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسے رونے سے باز رکھا۔۔۔

تجھے پیار کیا تو تو ہی بتا، ہم نے کیا کوئی جرم کیا)

(اور جرم کیا ہے تو بھی بتا، یہ جرم کہ جرم کی کیا ہے سزا

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ اپنی زندگی کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو تم؟ "کہتے ہوئے"

بالآخر وہ سسک پڑی۔

یوسف خاموشی سے اسے دیکھتا رہا نقصان تو اس کا ہوا تھا، مگر بھگت وہ رہی تھی۔ بظاہر تو وہ بدلا تھا، مگر ٹوٹ وہ گئی تھی۔

کچھ نہیں کیا میں نے اپنی زندگی کے ساتھ "کچھ" کیا ہی تو نہیں۔ کیونکہ مجبور آپ "

"تمہیں دنیا کی خاطر میں نہیں۔۔۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

تمہیں ہم سے بڑھ کر دنیا، دنیا تمہیں ہم سے بڑھ کر)

تمہیں ہم سے بڑھ کر دنیا، دنیا تمہیں ہم سے بڑھ کر

(ہم کو تم سے بڑھ کر کوئی جان سے پیار نہ ہوگا

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین نے بھگی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو پُر سکون سا بیٹھا تھا۔ اس کے چہرے پر چھایا سکون اسے مزید بے سکون کر گیا۔ اس شخص کو تکلیف پہنچا کر اس نے اپنی دنیا ہی نہیں بلکہ آخرت بھی خراب کر لی تھی۔ ایک بار پھر جسمین نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے۔۔۔

میرے دل کی دل سے توبہ، دل سے توبہ میرے دل کی)
(دل کی توبہ ہے دل اب پیار دوبارہ نہ ہوگا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

معاف کر دویا جو چاہے سزا دے دو۔ "بھگی آنکھیں، جڑے ہاتھ، وہ اس کے ساتھ "بیٹھی اپنے لیے کسی فیصلے کی منتظر تھی۔

، تو بول کفارہ، کفارہ بول کفارہ، تو بول کفارہ)

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

(کفارہ بول او یارا، او یارا بول کفارہ کیا ہوگا

یوسف نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے آہستہ سے اس کے جڑے ہاتھوں کو الگ کیا۔

کوئی سزا نہیں اور معاف۔۔۔ معاف تو پہلے ہی کر دیا تھا۔ "یوسف مسکرایا۔ جبکہ " جسمین کی برداشت یہاں آکر جواب دے گئی۔

وہ مسلسل بہتی آنکھوں سے اسے دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی اور ہاتھ منہ پر رکھ کر اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹتی وہاں سے بھاگتی چلی گئی۔ یوسف نے بے بسی سے اسے جاتے دیکھا مگر روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!! اُف یہ محبت "

اگر محبت کرنا اتنا ہی آسان ہوتا تو نہ یہ کہانیاں لکھی جاتیں، نہ افسانے بنتے، نہ انسان یہ درد کہتا، لکھتا۔۔۔

[Pdf Novel Bank](#)

جب بھی ان دیوانوں کو لگتا کہ آگے کی راہ ہموار ہے تو ایک آندھی چلی آتی کہیں سے اور
پھر وہی ڈر، اب کیا ہوگا آگے۔۔۔

دروازہ کھول کر وہ کمرے میں داخل ہوا تو پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ بلاج نے
ہاتھ بڑھا کر دیوار کے سائڈ پر نصب سوئچ بورڈ کے ذریعے لائٹ جلائی۔ پورا کمرہ روشنی سے
جگمگا اٹھا۔
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"!! بھائی "

جسمین جو بیڈ پر لیٹی خالی خالی نظروں سے چھت کو گھور رہی تھی۔ لائٹ آن ہو جانے پر
چہرہ موڑ کر دروازے کی طرف دیکھنے لگی جہاں بلاج کھڑا تھا، وہ اُٹھ بیٹھی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

کیا ہوا؟ حورین بتا رہی ہے تم جب سے آئی ہو کمرے میں بند ہو۔ امی کے پاس بھی " نہیں گئیں۔ " بلاج اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

درگاہ سے واپسی کے بعد وہ اپنے کمرے میں ہی بند ہو کر رہ گئی تھی۔ اس دوران حورین نے کئی بار اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا کر وجہ جاننے کی کوشش کی تھی مگر وہ تو جیسے نہ کھولنے کی قسم کھا بیٹھی تھی۔ کمرے میں بند ہوئے اسے دوپہر سے رات ہونے کو آئی تھی۔ اس لیے صورتحال سے تنگ آکر حورین نے بلاج کو فون ملا دیا تھا۔ جو سب سنتے ہی ہسپتال سے بھاگا بھاگا سیدھا گھر چلا آیا تھا اور اب جسمین کے سامنے بیٹھا تھا۔

کچھ نہیں بھائی بس سر میں درد تھا تو دوائی لے کر سو گئی تھی۔ " اس نے جھوٹ کا " سہارا لیا۔

وہ جو یہ سوچتی تھی یوسف سے ملنے لینے کے بعد، اُس سے معافی مانگ لینے کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔ تو ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ بے سکونی ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گئی تھی۔ یوسف کا اس جگہ ہونا ہی اسے انگاروں پر دھکیل گیا تھا۔ وہ وہاں سے کیسے

[Pdf Novel Bank](#)

واپس لوٹی تھی، کب گھر آئی، اسے کچھ ہوش نہ تھا۔ اسے ذہنی یکسوئی کی ضرورت تھی۔ دل پہ چھائی بے چینی اور ذہن پہ چھائے اضطراب سے نمٹنا تھا اور اس کیلئے اس نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔

میں تمہیں دوپہر میں فون بھی کر رہا تھا تم نے اٹھایا نہیں پھر اکمل کو کال کی تو اُس نے بتایا تم بابا سے ملنے گئی ہو اور اپنا موبائل گاڑی میں ہی بھول گئی ہو۔ "بلاج اس کے تاثرات کو بغور دیکھتے ہوئے بولا۔ جس کا بابا کے ذکر پر چہرے کا رنگ فق ہو گیا تھا۔ سوری !! وہ بعد میں موبائل چیک نہیں کیا تھا تو آپ کی کال کا پتا ہی نہیں چلا۔ اس لیے کال بیک بھی نہیں کر سکی۔" وہ مدہم سی آواز میں معذرت کرنے لگی۔

خیر !! تم کھانا کھا لو پھر آرام کر لینا۔ حورین بتا رہی ہے دوپہر سے تم نے کچھ نہیں "کھایا، یوں خالی پیٹ دوائی لینا ٹھیک نہیں۔"

جی بھائی میں بس تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔ "اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے "کہا۔ بلاج مسکرا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتا، کمرے سے باہر نکل گیا۔

Pdf Novel Bank

رات کے سائے گہرے ہوتے جا رہے تھے۔ ایسے میں وہ کمرے کے دروازے پر کھڑا،
 افق پر نظریں جمائے اُس چہرے کو سوچ رہا تھا۔ جسے آج ساڑھے آٹھ سال بعد اس نے
 دیکھا تھا۔ وہ جو یہ چاہتا تھا کہ جسمین ایک بار اسے یہاں دیکھ لے اور جان لے کہ اُس
 کے بعد وہ کس حال میں ہے۔ تو اس کی خواہش کو آج پورا کر دیا گیا تھا۔ اسے جسمین
 سے ملا دیا گیا تھا۔ اسے یہ باور کرا دیا گیا تھا کہ اُس رب کی بارگاہ میں دیر ہے اندھیرے
 نہیں۔

"تو بالآخر ساڑھے آٹھ سال بعد میری دعاؤں کو سن لیا گیا۔"

اس کا دل اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوا۔ دیر سے ہی سہی پر اس کی دعا کو قبول کر
 لیا گیا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

آہ جسمین !! کتنی باتیں تھیں کرنے کو مگر لفظوں نے ساتھ نہ دیا۔ "سوچتے ہوئے وہ" مسکرایا۔

آخری ملاقات کی طرح وہ آج بھی جسمین سے بہت کچھ پوچھنا چاہتا تھا۔ ڈھیر ساری باتیں کرنا چاہتا تھا۔ اپنے بارے میں بتانا چاہتا تھا۔ مگر اس بار بھی سارے الفاظ، ساری باتیں زبان تک آتے ہی دم توڑ گئی تھیں۔ اُسے سامنے دیکھتے ہی اس کا ذہن کسی سلیٹ کی طرح صاف ہو گیا تھا۔

میرے اللہ!! بہت نوازا ہے آپ نے مجھے اگر میری عبادت کے برابر ملتا تو شاید کچھ "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"نہ ملتا۔

اس کی آنکھیں یکدم نم ہوئی تھیں۔ وہ مڑ کر کمرے میں آگیا اور وضو بنا کر شکرانے کے نفل ادا کرنے لگا۔ آج اس کا دل پُر سکون ہو گیا تھا۔

سجدہ فرش پر... کہ عرش ہلا گیا "

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

"سر جھکانے کی اک ادا نے کیا خوب کمال کیا

فجر کی اذان کے وقت حسبِ عادت بلاج کی آنکھ کھلی تو پورا کمرہ روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ اس نے بے اختیار آنکھوں پر ہاتھ رکھا۔ کمرے میں جلتی تیز روشنی آنکھوں میں چمکنے لگی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

حورین بھی نا، ساری لائٹس رات کو کھلی چھوڑ دیں۔ "وہ بڑبڑاتے ہوئے اُٹھ بیٹھا کہ "تبھی اس کی نظر سلمے نماز پڑھتی حورین پر پڑی۔ وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔

اف اللہ!! یہ معجزہ کسے ہوا۔ "ایک نرم سی مسکراہٹ بلاج کے ہونٹوں کو چھو گئی۔"

[Pdf Novel Bank](#)

اس نے رمضان کے علاوہ کبھی حورین کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا۔ کئی بار تو بلاج نے ٹوکا بھی تھا کہ وہ نماز پڑھا کرے پر مجال ہے جو کبھی حورین پر اثر ہو جاتا۔ مگر آج اسے یوں نماز ادا کرتے دیکھ اسے اچھا لگا تھا۔

چلو دیر سے سہی عقل تو آئی۔ اب اس پر قائم رہنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ " " دل سے دعا کرتا وہ خود بھی اُٹھ کر ہاتھ روم میں چلا گیا۔

ادھر حورین نے سلام پھیر کر دعا میں ہاتھ اُٹھائے تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو جھلک پڑے۔ اتنے دنوں سے جسمین کی باتوں میں الجھے رہنے کے بعد بالآخر وہ آج اس مقام پر پہنچ ہی گئی تھی کہ اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو کر دل سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ سکے، اس کی عبادت کر سکے، اُسے فرصت سے وقت دے سکے، جو ہمیشہ اسے نوازتا آیا ہے۔

گر مانگا میں نے جب بھی تجھ سے " جہاں " مانگا "

[Pdf Novel Bank](#)

حسرتوں کی "خاطر" میں نے کیا کیا نہیں مانگا

نہیں مانگا تو ایک "تجھے" تجھ سے نہیں مانگا

"جو دل پر پڑی ٹھوکر تو میں نے صرف "خدا" مانگا

ناول بینک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

سنہری صبح ملک ہاوس کے سر سبز لان میں پھیل چکی تھی۔ ایسے میں وہ اداسی کی مورت بنی خالی خالی نظروں سے لان میں کھلتے پھولوں کو دیکھ رہی تھی۔ کہ ماضی کی یاد ہوا کے جھونکے کے ساتھ اس کو چھو کر گزر گئی۔

میں تو اب اپنے لیے بھی ہر نماز میں دعا کرنے لگا ہوں کہ آپ کا ساتھ ساری زندگی " کیلئے ملے ورنہ میں تو مر ہی جاؤں گا۔ " اس کے کانوں میں یوسف کی آواز گونجی تھی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

تم واقعی مرگئے یوسف۔ تم نے اپنا آپ مار دیا۔ کیوں کیا تم نے ایسا؟ " اس نے " آنکھیں بند کرتے ہوئے پشت کرسی سے ٹکا دی۔ دھوپ کی تمازت سے اس کی صاف رنگت میں شفق کی سرخی گھولنے لگی تھی۔

کاش۔۔۔ کاش تم اپنے ساتھ یہ نہ کرتے یا پھر مجھے معاف کرنے کے بجائے سزا سنا " جیتے تو شاید میں اتنی بے سکون تو نہ ہوتی۔ " اس نے آنکھیں کھول دیں جو نم پانی سے بھرنے لگی تھیں۔

تم نے معاف کر دیا لیکن میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی۔ تمہاری اس حالت " کی ذمہ دار میں ہوں صرف اور صرف میں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

آنسو رخساروں پہ بہہ کر اب ٹھوڑی تک آگئے تھے اس نے ہاتھ اٹھا کر بیدردی سے انہیں صاف کر دیا۔ ناچاہتے ہوئے بھی وہ یوسف کی اس حالت کی ذمہ دار بن چکی تھی۔ جو اس کیلئے کسی عذاب سے کم نہیں تھا۔ وہ تو اُس کا بھلا چاہتی تھی پر انجانے میں خود ہی بُرا کر بیٹھی تھی۔

[Pdf Novel Bank](#)

"کیوں کی تم نے مجھ سے اتنی محبت؟ اس قابل تو نہ تھی میں۔"

تلخ مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر اس نے سوچا اور اٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔ اس کے پچھتاووں میں ایک اور پچھتاوے کا اضافہ ہو چکا تھا۔

ہزاروں عیب تھے مجھ میں، مجھے معلوم تھا یہ بھی "

"مگر ایک شخص تمہا ناداں، مجھے انمول کر گیا

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"تم کل بابا سے ملی تھیں؟"

[Pdf Novel Bank](#)

حورین نے جسمین کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ وہ دونوں اس وقت فائزہ بیگم کے کمرے میں، ان کے کپڑے تبدیل کروا رہی تھیں۔

ہاں !! " وہ بے تاثر چہرے سے بولی۔ "

کیا کہا تھا تم نے بابا سے؟ کل تو تمہاری طبیعت کی وجہ سے پوچھ ہی نہیں سکی۔ " اس نے تجسس سے پوچھا۔

بس اپنے گناہوں کیلئے معافی کی دعا کروائی تھی۔ اگر وہ معاف ہو جاتے تو مجھے سکون " آجنا مگر شاید میں نے اس کو کچھ زیادہ ہی ناراض کر دیا۔ " وہ افسردہ ہوئی جبکہ حورین چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کیا کیا ہے تم نے ایسا جو تمہیں لگتا ہے معافی نہیں ملی؟ " کپڑے بدل کر اب وہ " کمرے کو سمیٹنے لگی تھیں۔

" دل دکھایا ہے۔ "

" کس کا؟ "

[Pdf Novel Bank](#)

محبت کرنے والوں کا۔ " انداز ہنوز بے تاثر تھا۔ "

کیا الجھی الجھی باتیں کرنے لگی ہو؟ بلاج کو تم نے کچھ کہا ہے؟ " اب حورین محبت " کرنے والوں میں بس ایک بلاج سے ہی واقف تھی اس لیے اُسی کا نام لے لیا۔
" نہیں۔ "

پھر امی؟ " پوچھتے ہوئے ایک نظر فائزہ بیگم کو دیکھا جو ساڑھے تین سال سے بستر سے لگیں تھیں۔
" نہیں۔ "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اف !! پھر کس کی بات کر رہی ہو؟ یقیناً اپنے مرحوم باپ بھائیوں کے بارے میں تو کر " نہیں رہی ہوگی۔ " اب وہ جھنجھلائی۔ جسمین اکثر اسے ایسے ہی زچ کر دیتی تھی۔

اچھا چلو بتاؤ اور کیا دعا کروائی؟ میں بھی تمہارے ساتھ چلتی اگر حدید کے اسکول میں " "پرنس میٹنگ نہ ہوتی تو۔

[Pdf Novel Bank](#)

تورین کے کہنے پر جسمین نے دل میں شکر ہی کیا کہ وہ اس کے ساتھ نہیں گئی۔ ورنہ ابھی موضوع کچھ یوں ہوتا۔۔۔ یوسف کون ہے، کب سے جانتی ہو، کیا تعلق ہے، وغیرہ وغیرہ۔

"کیا ہوا خاموش کیوں ہو گئی؟ بتاؤ اپنے رشتے کیلئے دعا کروائی؟"

"نہیں۔"

کیوں تمہیں دعا کروانی چاہیئے تھی تاکہ اسد رشتے میں آسانیاں پیدا کرے۔ "اس نے" تاسف سے جسمین کو دیکھا جو فائزہ بیگم کے پرانے کپڑے اٹھا کر باتھ روم کی طرف بڑھ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

"جب گناہوں کی معافی مل جائے گی تو آسانیاں بھی اپنے آپ پیدا ہو جائے گی۔"

وہ کہہ کر باتھ روم میں چلی گئی ساتھ ہی اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ صاف اشارہ تھا کہ اب مزید بات نہیں کرنی۔

"!! عجیب لڑکی ہے، آدم بیزار"

Pdf Novel Bank

تورین بڑبڑائی پھر سر جھٹک کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

دن بھر آفس میں گزارنے کے بعد وہ گھر لوٹا تو سامنے ہی لاؤنج میں صوبیہ اور نورین بیگم بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھیں۔

السلام علیکم !! "دونوں نے اسے دیکھتے ہی سلام کیا۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وعلیکم السلام !! اتنا بھی ہوش نہیں ہے کہ میں دروازے کی بیل بجا رہا ہوں تو کوئی " آکے دروازہ ہی کھول دے۔ " وہ غصے سے دونوں کو گھورتے ہوئے بولا۔

اندر آگئے نہ تو غصہ کس بات کا۔ " صوبیہ لاپرواہی سے کہہ کر واپس ٹی وی کی طرف " متوجہ ہو گئی۔

"!! اف خدا"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

نوید ان دونوں ساس بہو کو دیکھتا رہ گیا جو اس قدر ٹی وی میں لگن تھیں کہ پانی تک پوچھنے کا خیال نہیں آیا تھا۔

صوبہ پانی لے کر فوراً کمرے میں آؤ ورنہ قسم ہے کل سے ٹی وی اس گھر میں نظر " نہیں آئے گا۔ " غصے سے کہتا وہ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

سر درد سے پھٹ رہا تھا۔ اس کا ارادہ کچھ دیر آرام کرنے کا تھا۔ ابھی کمرے میں آکر وہ ڈیسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہاتھ سے گھڑی اتار رہا تھا جب اس کی نظر ٹیبل پر رکھے لفافے پر گئی جس پہ اس کا نام لکھا ہوا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

یہ کس نے بھیجا ہے۔ " بڑبڑاتے ہوئے اس نے ٹیبل پر سے لفافہ اٹھا کر کھولا۔ " !! نوید اقبال "

" آخری ملاقات، تاروں سے سچی رات، سمندر کی لہریں، ہم اور تم، کچھ یاد آیا؟

[Pdf Novel Bank](#)

اندر موجود کاغذ پر لکھی تحریر پڑھ کر وہ ایک پل کیلئے ساکت رہ گیا۔ آخری ملاقات !! وہ کیسے بھول سکتا تھا۔ اس نے کاغذ کو الٹ پلٹ کر دیکھا، اس تحریر کے علاوہ وہاں اور کچھ نہیں تھا۔

صوبیہ --- صوبیہ !! "وہ چلایا۔"

آگئی بھئی یہ لیں پانی۔ "پانی کا گلاس ہاتھ میں پکڑے وہ اس کے سامنے آئی۔"

یہ کس نے بھیجا ہے؟ "نوید نے لفافہ اس کے سامنے کیا۔"

"ایک لڑکا آیا تھا اُس نے دیا ہے۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کچھ کہا تھا اُس نے؟ "اس نے بے تابی سے پوچھا۔"

کچھ کہا۔۔۔ "اس نے ذہن پر زور ڈالا۔"

"ہاں کہا تھا۔۔۔ آٹھ بجے۔"

آٹھ بجے؟ کچھ اور نہیں کہا؟ "وہ حیران ہوا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

"نہیں بس آٹھ بجے کا کہہ کر وہ فوراً چلا گیا۔ اس لیے میں کچھ اور پوچھ ہی نہیں سکی۔"

صوبیہ کی بات پر نوید نے دیوار پر موجود گھڑی میں وقت دیکھا جہاں سات بجنے میں پندرہ منٹ تھے۔

اوشٹ!! "وہ جیب سے موبائل نکال کر کان سے لگاتا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔"

اب آپ کہاں جا رہے ہیں؟ پانی تو پیتے جائیں۔ "وہ پیچھے سے چلائی مگر وہ سنی ان سنی"

کرتا گھر سے ہی باہر چلا گیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ لکڑی کے ٹیلے سے ٹیک لگائے کھڑا اپنی خوبصورت سیاہ آنکھوں سے اس فسون خیز منظر کو دیکھ رہا تھا جہاں تاروں سے سچی رات میں اٹھتی سمندر کی بھپری ہوئی لہریں کنارے پر آتیں اور واپس پلٹ جاتیں۔ ٹھنڈی ہوا کہ جھونکے لہروں سے یوں ٹکراتے کے

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

مدھر ساز بن کر ماحول پر چھا جاتے۔ نرم ریت کی اُٹھتی خوشبو نتھنوں سے یوں ٹکراتی کہ
بوجھل طبیعت پر کوئی روح پھونک جاتی۔۔۔

وہ وہاں یونہی کھڑا اس حسین منظر کے سحر میں جکڑا رہا کہ چند لمحوں بعد ہی کسی کی
مانوس آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

نگاہیں گھما کر بائیں جانب دیکھا کہ خوبصورت سیاہ آنکھوں میں چمک اُتر آئی۔ سامنے ہی
ماضی کی حسین یادیں حقیقت کا روپ لیے کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھیں۔۔۔

"فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com (تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے)

لمحہ بے خودی بنتا اس کی زبان سے ادا ہوا تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

گھر سے نکل کر اس نے حذیفہ اور جنید کو کانفرنس کال ملائی تھی۔ جس کے ذریعے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ایسا ہی خط اُن دونوں کو بھی ملا ہے۔ کال پر جنید اور حذیفہ کو سیدھا "سی ویو" پہنچنے کا کہہ کر وہ خود بھی اپنی بائیک پر سوار ہو گیا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد وہ تینوں اس مقام پر پہنچ گئے تھے جہاں آخری بار ان چاروں نے یوسف کو جاب ملنے کی خوشی میں حسین وقت گزارا تھا۔

"کہاں ہو سکتا ہے وہ؟"

جنید نے بے تابی سے نظریں گھماتے ہوئے وہاں موجود لوگوں میں اُس شخص کو تلاش کرنا چاہا جو ساڑھے آٹھ سال پہلے ان سے بچھڑ گیا تھا۔

visit for more novels
www.urdu-novelbank.com

کہیں کسی نے مذاق تو نہیں کیا؟ "حذیفہ نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔"

مذاق کون کر سکتا ہے؟ یہ وہی ہے میرا دل کہہ رہا ہے یہ یوسف ہی ہے۔ "نوید نے"

کہتے ہوئے اپنے قدم آگے کی جانب بڑھا دیئے۔ ان کے ہر ہر انداز سے بے چینی جھلک رہی تھی۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

یوسف !! "وہ چلائے۔"

آس پاس موجود لوگ مڑ مڑ کر انہیں دیکھنے لگے۔ مگر وہاں پرواہ کسے تھی۔ وہ یونہی اُسے پکارتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ جب لکڑی کے ٹیلے سے ٹیک لگائے کھڑا یوسف چہرہ موڑ کر انہیں دیکھنے لگا۔

"فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ"

جسمین کے بعد ان تینوں کو اپنی نظروں کے سامنے دیکھ کر بے اختیار اس کے منہ سے یہ آیت ادا ہوئی تھی۔ وہ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتا کم تھا۔ اس کے دوست اسے بھولے نہیں تھے بلکہ آج بھی اس کی ایک پکار پر بھاگے چلے آئے تھے۔

"!! یوسف"

اس کے نام کی صدا پھر فضاء میں گونجی۔

یوسف اپنی آنکھوں میں خوشیوں کا ایک جہاں آباد کیے دھیرے دھیرے ان کی طرف بڑھنے لگا۔

[Pdf Novel Bank](#)

اتنی شدت سے پکارو گے تو فرشتے بھی آسمان سے اتر کر زمین پر آجائیں پھر یوسف "

حیدر کیسے نہیں آتا۔" مسکراتے ہوئے کہتا وہ ان کے سامنے جا کھڑا ہوا مگر درمیان میں اب بھی فاصلہ موجود تھا۔

"!! یوسف "

اس نام کے ساتھ ہی لہروں کا شور رکا تھا، ہوا تھم سی گئی اور سب ساکت رہ گیا۔ وہ آنکھوں میں بے یقینی لیے اسے دیکھ گئے جو آج بھی ویسا ہی تھا جیسا ساڑھے آٹھ سال پہلے تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novel-bank.com

بلو جینز اور وائٹ شرٹ میں ملبوس وہ دراز قد و قامت کا مالک شخص اپنی تمام تر وجاہت لیے ان کے سامنے کھڑا تھا۔

"تم زندہ ہو۔۔۔"

نوید آنکھوں میں دکھ، خوشی، بے یقینی جیسے کئی تاثرات بیک وقت لیے اس کی طرف بڑھا۔ جبکہ وہ دونوں ابھی بھی شک اور بے یقینی کے عالم میں وہیں کھڑے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

"!! نوید"

یوسف مسکراتا ہوا خود بھی اس کی طرف بڑھنے لگا مگر یہ کیا۔۔۔ قریب پہنچتے ہی نوید کی آنکھوں کے تاثرات یکدم بدلے دکھ، خوشی، شاک، بے یقینی کی جگہ صرف "غصے" نے لے لی۔

"نوید میں۔۔۔"

الفاظ ابھی ادا بھی نہ ہوئے کہ اگلے ہی لمحے یوسف حیدر منہ کے بل نرم ریت پر جا گرے تھے اور اس کے ساتھ ہی نوید کے پیچھے کھڑے جنید اور حذیفہ فوراً ہوش میں آئے تھے۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"!! یوسف"

"سالے تیری تو۔۔۔"

نوید نے دونوں ہاتھوں سے اس کا گریبان پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا اور ساتھ ہی اس پر لاتوں، گھونسوں کی برسات شروع کر دی، جس میں اب حذیفہ اور جنید بھی شامل تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

کمینوں مجھے لگا تھا تم مجھے دیکھ کر خوش ہو گے مگر تم تو مجھے مار رہے ہو۔ "یوسف نے " لڑکھڑاتے ہوئے کہا۔

نچلا ہونٹ پھٹ چکا تھا۔ آنکھ کے پاس نیل پڑے تھے جس کے باعث دائیں گال سوجنے لگا تھا۔ اس کا یہ حال کبھی نہ ہوتا اگر سامنے کوئی دشمن کھڑا ہوتا۔ مگر مقابل کوئی دشمن نہیں اس کے اپنے عزیز از جان دوست تھے۔ جن پر وہ ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا۔

شکر کرتے تھے اس سمندر میں نہیں ڈبویا ورنہ دل تو کر رہا اسی پانی میں ڈوبا ڈوبا کر مار " دیں۔ " نوید کہتے ہوئے ایک بار پھر اس کی طرف بڑھا لیکن اس بار حذیفہ نے اسے روک

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لیا۔

"یوسف تم کہاں تھے یار؟"

حذیفہ کہتے ہوئے اچانک اس کے گلے لگ کر رونے لگا تھا۔ اسے دیکھتے ہی جنید کی آنکھیں بھی پانیوں سے بھر گئیں۔ وہ بھی آگے بڑھ کر یوسف کے گلے سے لگ گیا۔

"!! آہ"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف نے کراہ کر ان دونوں کو دیکھا جو اس کے گلے سے لگے آنسو بہا رہے تھے۔

واہ!! مار مجھے پڑی ہے اور رو تم دونوں رہے ہو۔" اس نے ماحول میں چھائی اداسی " کو ختم کرنے کیلئے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔ جس پر حذیفہ اور جنید ہنستے ہوئے اس سے الگ ہوئے۔

چلو اب ذرا محبوبہ کو منالوں۔" یوسف آنکھ مار کر کہتا ہوا نوید کی طرف بڑھا جو منہ پھیر " کر کھڑا تھا۔ کچھ بھی کہے بغیر یوسف سیدھا اس کے گلے سے لگ گیا۔

نوید نے خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کی مگر یوسف کی پکڑ مضبوط تھی۔ اس نے تھک ہار کر اس کے گرد بازو پھیلا دیئے، ساتھ ہی آنسو کو بہنے دیا۔

"تو کہاں چلا گیا تھا یوسی؟ ہم نے تجھے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا۔"

یوسف کچھ نہ بولا۔ بس اس کے گلے سے لگ کر خود بھی آنسو بہاتا رہا۔ جبکہ انہیں دیکھ کر حذیفہ اور جنید کی آنکھیں ایک بار پھر نم ہوئی تھیں۔ وہ دونوں بھی آگے بڑھ کر ان کے گلے سے لگ گئے۔

Pdf Novel Bank

بائیک کو تیزی سے دوڑاتے ہوئے وہ اس گلی میں آرکے تھے۔ جہاں اس نے بچپن سے لے کر جوانی تک کا سفر طے کیا تھا۔ یوسف حیرت سے گلی میں چاروں طرف نگاہیں گھماتا نوید کی بائیک سے اُترا۔ اس عرصے میں بھی یہاں سب ویسا ہی تھا، کچھ نہیں بدلا تھا سوائے گھروں پر ہوئے رنگ و روغن کے۔

visit for more novels:

سب ویسا ہی ہے۔ " وہ بڑبڑاتے ہوئے اپنے گھر کے دروازے کی طرف بڑھا جہاں سے " اُٹھتی پینٹ کی مہک تازہ تازہ ہونے کا احساس دلا رہی تھی۔

"نالا لگا ہے۔"

اس نے پیچھے مڑ کر ان تینوں کو دیکھا۔ نوید آگے بڑھا اور اپنی بائیک کی چابیوں کے ساتھ موجود تالے کی چابی نکال کر دروازے پر لگا تالا کھولنے لگا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

"چلو آجاؤ۔"

دروازہ کھول کر وہ چاروں اندر داخل ہوئے کہ تبھی ماضی کی یادوں نے یوسف کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

"یوسف بیٹا بھاگو نہیں گر جاؤ گے۔"

"بیٹا بارش ہو رہی ہے اندر آؤ۔"

"سارے کپڑے گندے کر لیے آنے دو تمہارے ابو کو شکایت کروں گی۔"

ماں باپ کی آوازیں اس کے کانوں میں گونج رہی تھیں۔ اس نے آگے بڑھ کر لائٹ جلا دی اور ایک ایک چیز کو دیکھنے لگا۔ لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ گھر ایک عرصے سے خالی پڑا تھا۔ درودیوار پر کھلتا ہوا رنگ، ساز و سامان پر موجود چمک بتا رہی تھی کتنی حفاظت سے انہیں رکھا گیا ہے۔

"یہ سب تم لوگوں نے۔۔۔"

[Pdf Novel Bank](#)

وہ ان تینوں کی طرف مڑا جو خاموش کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔ یوسف کی کیفیت سے وہ بخوبی واقف تھے۔

تیرا اور تیرے سے جوڑی چیزوں کا خیال ہم نہیں رکھیں گے تو کون رکھے گا۔ "جواب " جنید کی طرف سے آیا۔

میں راشد کو فون کر دیتا ہوں۔ وہ دوائی وغیرہ لے آئے گا تاکہ تیرے زخموں پر لگا " سکے۔

نوید نے کہتے ہوئے موبائل جیب سے نکالا اور ایک طرف ہو کر کال کرنے لگا۔ جبکہ حذیفہ
 کھانا برتنوں میں نکلنے کیلئے کچن کی طرف بڑھ گیا۔ جو وہ راستے سے ساتھ لے آئے تھے۔
 لاؤ میں مدد کروانا ہوں۔ " نوید کال کر کے کچن میں چلا آیا۔ "

دیکھ لو نوید اگر تم جسمین کو نقصان پہنچا دیتے تو آج خود کو معاف نہیں کر پاتے۔ " چند " لمحوں کی خاموشی کے بعد حذیفہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔ سالن برتن میں نکلتے ہوئے نوید کے ہاتھ ایک پل کیلئے تھمے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

اس لیے میں تمہیں سمجھاتا تھا کہ اللہ بہتر انصاف کرنے والا ہے۔ تم انتقام کی آگ میں " نہ جلو کہیں تم سے زیادتی نہ ہو جائے۔ کیونکہ انسان کسی دوسرے کے ساتھ تو کیا خود "اپنے ساتھ بھی انصاف نہیں کر سکتا۔

حذیفہ کی بات پر اس نے گہرا سانس لیا اور برتن ایک طرف رکھ کر اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اللہ نے مجھے زیادتی کرنے سے بچا لیا۔ ورنہ شاید پھر میں خود کو " کبھی معاف نہیں کر پاتا۔ " اس کی بات پر حذیفہ دھیرے سے مسکرا دیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "خیر!! چلو اب جلدی کرو لگتا ہے راشد بھی آگیا۔"

حذیفہ اس کا کندھا تھپک کر ٹرے اٹھاتا کچن سے باہر نکل گیا۔ صحن میں ہی وہ تینوں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔

اب کیسا لگ رہا ہے؟ " جنید نے یوسف کے سر پر دوائی لگاتے ہوئے پوچھا۔ "

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف نے نظریں ترچھی کیے اسے دیکھا۔ دل میں خواہش اُٹھی کوئی دُنڈا اُٹھا کر اس کے سر پر دے مارے اور پوچھے اب کیسا لگ رہا ہے۔ مگر دل میں اُٹھتی خواہش کو دبا کر بس اتنا ہی بولا۔

"اب ٹھیک ہے۔"

چلو اچھا ہے۔ "جنید نے ٹیوب بند کر کے واپس راشد کو پکڑائی۔"

یوسف بھائی آپ اتنے سالوں سے کہاں رہ رہے تھے؟ "راشد نے اسے دیکھتے ہوئے "پوچھا۔

visit for more novels:

www.urdunovelsbank.com

کھانا تخت پر لگاتے حذیفہ اور نوید نے بھی رک کر اسے دیکھا تھا۔

یار پھر کسی دن بتاؤ گا آج میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔ "یوسف نے "ٹالنا چاہ، فی الحال وہ یہ وقت گزرے ماضی پر بات کر کے برباد نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"چلو آجاؤ سب کھانا کھا لو۔"

[Pdf Novel Bank](#)

نوید اس کی کیفیت کو بخوبی سمجھ رہا تھا اس لیے سب کو کھانے کی طرف متوجہ کر لیا اور اب وہ سب خوشگوار ماحول میں ایک ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔

ہوا کی دوش پر سوار ہو کر یہ ایک ماہ اتنی تیزی سے گزرا کے پتا ہی نہ چلا۔ اس ایک ماہ میں اس نے پھر سے خود کو اس ماحول میں ڈھلنے کی بھرپور کوشش کی تھی جس میں وہ کامیاب بھی ہو گیا تھا۔ یوں تو اس کی واپسی پر محلے داروں نے کہیں سوالات اٹھائے تھے کہ وہ اتنا عرصہ کہاں تھا؟ کہاں رہے رہا تھا؟ اگر زندہ تھا تو واپس کیوں نہیں آیا؟ مگر ان سب کے سوالات کا جواب اس نے بس یہ کہہ کر دیا تھا کہ وہ "دوسرے شہر چلا گیا تھا نوکری کے باعث" اس سے زیادہ اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا اور نہ ہی اس سے زیادہ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا واپسی اتنی آسان نہیں ہوگی۔ واپس آنے

[Pdf Novel Bank](#)

کے بعد اسے ایسے سوالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔ کیونکہ وہ جن کیلئے واپس آیا تھا وہ اسے دیکھ کر خوش تھے اور یہی اس کیلئے کافی تھا۔

اس نے نوید، جنید اور حذیفہ کو بھی یہی بتایا تھا کہ جسمین کی شادی کی خبر سے دلبرداشتہ ہو کر وہ دوسرے شہر چلا گیا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اصل وجہ جان کر وہ تینوں جسمین کیلئے اپنے دل میں نفرت پالیں۔ ویسے بھی وہاں رہنے کا فیصلہ یوسف کا اپنا تھا۔ اس میں جسمین کا کوئی قصور نہیں تھا۔ اس لیے اس نے چھپانا ہی بہتر سمجھا تھا۔ تاہم یوسف ان تینوں کے گھر والوں سے بھی ملا تھا اور اس سب میں سب سے اچھی بات یہ تھی کہ کسی نے بھی اس کی گمشدگی کو لے کر کوئی سوال نہیں کیا تھا۔ وہ سب یوسف سے ایسے ملے تھے جیسے یہ ساڑھے آٹھ سال کا عرصہ ان کے درمیان آیا نہ ہو۔ ان تینوں کے ہنستے بستے گھر دیکھ کر اسے خوشی ہوئی تھی اور دل میں ایک کسک بھی اُٹھی تھی کہ ان کی خوشیوں میں شامل نہ ہو سکا۔ مگر وہ پھر بھی خوش تھا۔ دیر سے ہی سہی وہ ایک بار پھر ان سب کے درمیان موجود تھا۔

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف نے اس دوران نوکری کی تلاش بھی شروع کر دی تھی۔ اب جب یہاں رہنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا تو کمانے کا ذریعہ بھی تو تلاش کرنا تھا۔ اس نے کئی جگہ نوکری کے لیے انٹرویو دیا تھا اور خوش قسمتی سے ان میں سے ایک کمپنی میں اسے جاب مل بھی گئی تھی۔ یوں تو تجربہ نہ ہونے کے باعث وہ جاب اس کی قابلیت کے مطابق نہ تھی۔ لیکن کچھ "ہونا" کچھ "نہ ہونے" سے بہتر تھا۔ ویسے بھی ترقی کی سیڑھیاں چڑھنے کیلئے قدم ہمیشہ پہلی سیڑھی پر ہی رکھنا پڑتا ہے۔ یوسف نے بھی پہلا قدم رکھ دیا تھا۔ جہاں سے اب اسے آگے بڑھتے ہی جانا تھا۔

"تو بالآخر ایک لمبی مسافت کے بعد میں اس مقام تک پہنچ گیا۔"

www.urdu-novel-bank.com

چھت پر چارپائی بچھائے وہ آسمان کو دیکھتے ہوئے بڑبڑایا اور اُس دن کو سوچنے لگا جب وہ درگاہ سے واپس اپنی دنیا میں لوٹنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔

"تو تم نے واپس جانے کا فیصلہ کر لیا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

کمرے میں داخل ہو کر حکیم صاحب اسے دیکھتے ہوئے بولے۔ جو چھوٹے بال اور بنا داڑھی کے، وائٹ شرٹ اور بلو جینز میں ملبوس وہی پہلے والا یوسف لگ رہا تھا جب وہ زخمی حالت میں ان کے پاس لایا گیا تھا۔

جی!! فیصلہ مشکل تھا۔ لیکن اب میں اپنے دوستوں سے ملنا چاہتا ہوں اور میں یہ بھی "جانتا ہوں ایک بار یہاں سے چلا گیا تو شاید واپس کبھی لوٹ نہیں پاؤں گا۔" یوسف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ جانتا تھا ایک بار یہاں سے نکل گیا تو واپسی ناممکن ہے۔ اس لیے اس نے اپنے کپڑے وغیرہ بھی یہاں موجود غریبوں میں تقسیم کر دیئے تھے۔ یوسف یہاں خالی ہاتھ آیا تھا اور یہاں سے جانا بھی خالی ہاتھ ہی چاہتا تھا۔

لیکن آپ فکر نہیں کریں میں آپ سے ملنے آتا رہو گا۔ آپ کا یہ بیٹا کبھی آپ کو "بھولے گا نہیں۔"

یوسف ان کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے بولا، جس پر حکیم صاحب مسکرا دیئے۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ یوسف سے بیٹوں کی طرح محبت کرتے تھے۔ اس لیے جہاں وہ اس کے فیصلے پر خوش تھے وہیں اس کی جدائی نے غمگین بھی کر دیا تھا۔

"اللہ تمہیں ہر راہ میں کامیاب کرے میرے بچے۔"

انہوں نے دل سے دعا دی۔ جس کے بعد وہ وہاں سے نکل کر واپسی کے سفر پر چل پڑا اور اس کے ساتھ ہی ایک ہوا کا جھونکا اسے ماضی سے حال میں لے آیا۔

میں کبھی آپ لوگوں کو نہیں بھول سکتا۔ آپ ہی تو وہ وجہ ہیں جس نے مجھے گمراہ " نہیں ہونے دیا بلکہ اس آزمائش پر پورا اترنے میں ہر قدم پہ میرا ساتھ دیا۔

سوچتے ہوئے اس نے پرسکون انداز میں آنکھیں بند کر لیں اور رات کی تاریکی میں ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرنے لگا۔

وہ اب پرسکون تھا کیونکہ عشقِ مجازی میں ناکامی کے بعد وہ گمراہی کی طرف نہیں گیا تھا بلکہ آزمائش پہ پورا اترنے کیلئے اس نے مزید اللہ سے گہرا تعلق جوڑ لیا تھا اور یہی اس کی کامیابی کی نشانی تھی۔

Pdf Novel Bank

وہ عشاء کی نماز ادا کر کے ابھی فارغ ہی ہوئی تھی کہ بلاج دروازے پر دستک دیتا اندر داخل ہوا۔

"آج بہت دیر سے پڑھی تم نے نماز۔"

جی بس امی کے کمرے میں تھی تو ٹائم کا پتا نہیں چلا۔ "وہ جائے نماز ٹیبل پر رکھتے" ہوئے بولی۔

"آپ بتائیں کوئی کام تھا؟"

ہاں!! دراصل میرے دوست کے گھر والے کل تمہیں دیکھنے آنا چاہتے ہیں۔ اس لیے "کل ذرا اچھے سے تیاری کر لینا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

بلا ج مسکراتے ہوئے بولا جبکہ وہ مسکرا بھی نہ سکی۔ اس ایک ماہ میں بس یوسف کے بارے میں سوچتے ہوئے وہ اس رشتے والی بات کو یکسر فراموش کر چکی تھی۔

کیا ہوا تم خاموش کیوں ہو گئیں؟ " بلا ج نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا۔ "

نہیں وہ یوں اچانک، مطلب اتنی جلدی۔۔۔ " جسمین کو سمجھ نہیں آیا کیا بولے۔ "

جلدی کہاں ہے۔ وہ تو پہلے ہی آنا چاہ رہے تھے مگر بس کسی وجہ سے آ نہیں سکے۔ پر "

" کل وہ ضرور آئیں گے۔ تم اُن کیلئے کھانے میں کچھ اچھا بنا لینا۔

"جی۔ "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بلا ج کے چہرے سے جھلکتی خوشی کو دیکھ کر وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔ ایک بار پھر اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ اس رشتے سے انکار کر سکے۔

[Pdf Novel Bank](#)

صبح ہوتے ہی ملک ہاؤس میں ہلچل مچ چکی تھی۔ حورین سکینہ بی کے ساتھ مل کر سارے انتظامات کروا رہی تھی۔ جبکہ جسمین خاموشی سے اپنے کمرے میں خود کو بند کیے بیٹھی تھی۔ اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ یہ جاننے میں انتظام کیسے ہو رہا ہے۔ کون کون گھر آ رہا ہے یا اس کا ہونے والا شوہر کیسا ہے۔

وہ ایک بار پھر اُس مقام پر آکھڑی ہوئی تھی جہاں سے بربادی کا سفر شروع ہوا تھا اور ایک بار پھر وہ خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی۔ چاہتے ہوئے بھی وہ یہ سب روک نہیں سکتی تھی۔

بہت غلط وقت پر ملے تم یوسف!! میں ایک بار پھر اُسی مقام پر جا کھڑی ہوئی۔ جہاں "چاند کو پالینے خواہش نے پہلی بار سر اٹھایا تھا اور اب دل ایک بار پھر چاند کی خواہش کرنے لگا ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اب چاند بادلوں میں چھپ گیا ہے۔

اپنے ہاتھ میں موجود بریسلٹ کو دیکھتے ہوئے وہ بڑبڑائی کہ تبھی کمرے کا دروازہ کھول کر حورین اندر داخل ہوئی۔

[Pdf Novel Bank](#)

تم کیا کر رہی ہو بند کمرے میں لیٹے لیٹے۔ جلدی تیار ہو جاؤ مہمان۔ آنے والے ہوں "

گے۔ " وہ اسے گھورنے لگی۔

گھوریں نہیں جا رہی ہوں تیار ہونے، اُن کے آنے سے پہلے تیار ملوں گی۔ " وہ بیڈ پر "

سے اُٹھتے ہوئے بولی۔

جلدی کرو۔ وہ آگے تو اچھی خاصی بے عزتی ہو جائے گی۔ " وہ کہہ کر کمرے سے باہر "

نکل گئی جبکہ جسمین الماری سے کپڑے نکال کر باتھ روم میں گھس گئی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com _*****_

شام چار بجے کے قریب مہمانوں کی آمد ہوئی تھی۔ جب

[Pdf Novel Bank](#)

ہاتھ میں چائے کی ٹرے تھامے وہ سکینہ بی کے ساتھ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی۔
 سامنے ہی صوفے پر حورین کے ساتھ وہ تینوں عورتیں بیٹھی تھیں۔ جن میں سے ایک
 اس کی اور حورین کی ہم عمر تھی جبکہ دو ادھیڑ عمر خاتون تھیں۔

السلام علیکم !! "اس نے مشترکہ سلام کیا۔"

"وعلیکم السلام !! آؤ بیٹا بیٹھو۔"

دونوں ادھیڑ عمر عورتیں مسکرا کر اسے دیکھنے لگیں۔ جو آسمانی رنگ کے ہلکے سے کام
 والے شلوار قمیض میں ملبوس، سر پر اچھے سے دوپٹہ لیے اب انہیں چائے کے کپ پکڑا
 رہی تھی۔ ہلکے سے میک اپ میں بھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

ماشاء اللہ!! جتنا سنا تھا یہ تو اُس سے زیادہ پیاری ہے۔ "ان میں سے ایک بولی،"
 جسمین مسکرا بھی نہ سکی اور ان کے سامنے والے صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔

آپ یہ لیں نایہ تو ٹیسٹ کریں۔ "حورین نے پلیٹس ان کے آگے بڑھائی۔ جسے "
 انہوں نے شکریہ کے ساتھ تھام لیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ سب باتوں میں مصروف ہو چکے تھے جبکہ وہ غائب دماغی سے سب کو دیکھے جا رہی تھی۔ کیا ہو رہا تھا، وہ کیا کہہ رہی تھیں، اسے کچھ ہوش نہ تھا۔ ان سب کے مسکراتے چہرے دیکھ کر اس کا جی چاہ وہاں سے کہیں غائب ہو جائے۔ جہاں اس کے سوا کوئی نہ ہو۔ کوئی بھی نہیں۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

!! بہت بہت مبارک ہو بھئی حذیفہ امین "

یوسف حذیفہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔ جس کے چہرے سے ہی خوشی جھلک رہی تھی۔ آفس سے آنے کے بعد وہ سب یوسف کے گھر چلے آئے تھے۔ لیکن یہاں پہنچ کر حذیفہ سے ملنے والی خبر نے سب کو ہی خوش کر دیا تھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

ہاں بھئی بہت بہت مبارک ہو اب تو تو بھی پاپا بننے والا ہے۔ "نوید نے بھی " مسکراتے ہوئے مبارک باد دی۔

چلو اس کے بھی ٹڈی، ٹڈے دنیا میں آجائیں گے پر اب تو بھی شادی کر کے ہمیں " دس بارہ بچوں کا تیا، چاچا بنا دے یوسی۔ " جنید شرارت سے یوسف کو دیکھتے ہوئے بولا۔ جس کے چہرے کے زاویے یکدم بگڑے تھے۔

میری چھوڑ تو اپنے ٹڈوں کی فکر کر دوسری بار تیسرے بچے کا باپ بن رہا ہے مگر عقل " اب بھی نہیں آئی۔

یوسف کے کہنے پر نوید اور حذیفہ کا قہقہہ ابل پڑا تھا۔ جبکہ جنید نے تخت سے تکیہ اٹھا کر اس کی طرف اُچھالا تھا۔

چل جنید آج تو چائے وغیرہ بنا لے بہت تھکن ہو رہی ہے۔ " یوسف کہتا ہوا وہی تکیہ " سر کے نیچے رکھ کر لیٹ گیا۔

[Pdf Novel Bank](#)

یا اسدا!! جلدی ایک عدد بھا بھی بھیج دے تاکہ اس بیچارے غریب کی بھی ماسیوں والی " زندگی سے جان چھوٹے۔ " جنید آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاتا دوہائی چنے لگا۔

بیٹا بھا بھی کے بعد نہ صرف یہ گھر کے کام کرے گا بلکہ زن مریدوں کی طرح انہیں " اپنے ہاتھ سے نوالے بنا بنا کر کھلائے گا۔

نوید مذاق اڑاتا ہوا بولا ساتھ ہی یوسف کو چارپائی سے اٹھتے دیکھ چھت کی طرف دوڑ لگا دی۔

رک سالے ابھی بتاتا ہوں کون زن مرید۔ " یوسف اس کے پیچھے بھاگتا چلایا۔ "

visit for more novels:

وہ دونوں چوہے بلی کی طرح پورے گھر میں بھاگتے پھر رہے تھے۔ جبکہ انہیں دیکھ کر جنید اور حذیفہ کے قہقہے اس گھر کے درودیوار میں گونجنے لگے تھے۔ بالآخر ایک بار پھر یہ گھر ان کی خوشیوں، قہقہوں سے آباد ہو گیا تھا۔ جس کے درودیوار ایک عرصے سے ویران رہے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

"بلاج اتنی جلدی بھی کیا ہے جو انہوں نے اس جمعے کو نکاح رکھ دیا؟"

حورین اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی جو حدید کو ہوم ورک کروا رہا تھا۔

وہ لوگ سادگی سے نکاح اور رخصتی کرنا چاہتے ہیں اس لیے جمعے کو رکھا ہے۔ جہیز وغیرہ " کا کوئی سین نہیں ہے، میرے دوست نے منع کر دیا۔ بس وہ نکاح کروا کر جسمین کو اپنے ساتھ لے جائے گا۔ " وہ سنجیدگی سے بولا۔

visit for more novels:

www.urdupovelbank.com

ایک تو آپ کے دوست کا کچھ اتنا پتا نہیں ہے۔ کیا ہے، کیسا دکھتا ہے اور آپ ہیں کہ " اتنی سادگی سے رخصت کر رہے ہیں۔ " وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

میں جسمین کا بھائی ہوں، اُسے ایسے ہی کسی کے ہاتھوں میں نہیں دوں گا اور جہاں " تک دیکھنے کی بات ہے تو نکاح کے وقت دیکھ لینا۔ " بلاج اسے دیکھتے ہوئے جتا کر بولا

پھر واپس حدید کی طرف متوجہ ہو گیا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

"وہ سب ٹھیک ہے۔ لیکن کچھ تو دھوم دھام ہونی چاہیئے۔"

نکاح جتنی سادگی سے ہو اتنا ہی بابرکت ہوتا ہے۔ سمجھی !! "اس نے دو ٹوک انداز " میں کہہ کر بات ہی ختم کر دی۔

حورین اسے گھوری سے نوازتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ سارے ارمانوں پر بلاج اور اس کے دوست نے پانی پھیر دیا تھا۔ کیا کیا نہیں سوچا تھا۔ شاپنگ، پارلر، کپڑے، جوتے، میک اپ۔۔۔ مگر اب سب دھرا رہ گیا تھا۔

دونوں بھائی بہن کیا کم تھے۔ جو یہ گھر کا ہونے والا داماد بھی دنیا کا خشک ترین انسان " نکلا۔ " وہ زیر لب بڑبڑاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

visit for more novels.

www.urdu-novels-bank.com

[Pdf Novel Bank](#)

نکاح جمعے کو طے پایا تھا اور ایک دن ہی باقی رہے گیا تھا۔ ویسے تو کوئی خاص تیاری کرنی نہیں تھی۔ پر پھر بھی حورین اور بلال نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ بے شک لڑکے والوں نے سادگی سے نکاح کرنے کو کہا تھا مگر یہ اُس کی بہن کی زندگی کا سب سے اہم دن تھا۔ وہ کیسے کوئی کمی چھوڑ سکتا تھا۔

مجھے اللہ نے ہر چیز سے نوازا ہے۔ اچھی بیوی بچے، پیاری سی بہن، ماں اور خوشیوں " سے بھرا گھر مگر۔۔۔ محبت کی کمی پھر بھی پوری نہیں ہو پائی۔ دنیا میں شاید ہر چیز کا نعم البدل ہو لیکن محبت کا نہیں ہوتا۔ محبت بچھڑ جائے تو دل کی دنیا ویران ہو جاتی ہے۔

"جیسے ساڑھے آٹھ سال پہلے میری ہو گئی تھی۔"

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

لان میں بیٹھا وہ اپنے گھر پر نظریں جمائے سوچنے لگا۔ پورے ملک ہاؤس کو دلہن کی طرح سجا دیا گیا تھا۔ جگمگاتی روشنیاں پورے لان کو اپنی لپیٹ میں لیے ہر دیکھنے والی آنکھ کو خیرہ کرنے کو بیتاب تھیں۔

[Pdf Novel Bank](#)

اپنی زندگی کی اس کمی کو تو میں پورا نہیں کر سکتا سوائے اس سے سمجھوتا کرنے کے۔ " پر میری دعا ہے جسمیں کل جب تم دلہن بن کر اپنے شوہر کے گھر جاؤ تو تمہاری زندگی کبھی محبت سے خالی نہ رہے۔ تمہارا شوہر تمہیں اتنی محبت اور عزت دے کے زندگی کے سارے غم بس ایک خواب لگنے لگیں۔ ان کی پرچھائیاں بھی کبھی تمہارے آس پاس نہ بھٹکے۔

اس نے گہرا سانس لے کر خود کو پُر سکون کیا اور آسمان کی طرف دیکھنے لگا۔ جہاں افق پر نظر آتے چاند میں کوئی سایا سا لہرایا تھا۔

اس اُمید پر جی رہا ہوں یا سمن!! جس رب نے ہمیں دنیا میں جدا کر دیا، وہی ہمیں " آخرت میں ملا بھی دے گا۔

رات کی سیاہ چادرتلے، اس نے آنکھیں بند کر کے ہوا کی خنکی کو محسوس کیا کہ تبھی کسی نے دھیرے سے اس سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے، سر شانے سے لگا کر سرگوشی کی تھی۔

"!! آمین "

Pdf Novel Bank

جمعے کا دن سورج کی سنہری کرنوں کے سائے میں بڑے خوشگوار انداز میں طلوع ہوا تھا۔ نرم سی دھوپ پھیلی ہوئی تھی اور ہوا کے جھونکے وقفے وقفے سے پیڑوں کو جھومنے پہ مجبور کر رہے تھے۔ جب نیلے آسمان میں ایک آواز بلند ہوئی تھی۔ مؤذن کی آواز۔۔۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "اَللّٰهُ اَكْبَرُ... اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

(اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

فضاؤں میں گونجتے اذان کے کلمات سے کائنات میں سکوت چھا گیا تھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ... اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

(اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

مؤذن نے کلمات کو دہرایا تھا۔ جس کے ساتھ ہی وہ لبیک کہتا مسجد کی طرف بڑھنے لگا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"

، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں (

) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں

[Pdf Novel Bank](#)

اذان کے کلمات کو یقین کے ساتھ دل میں دہراتا وہ آگے بڑھتے جا رہا تھا۔

"أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ.. أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ"

، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں)

جمعے کی نماز کے باعث مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ وہ مسجد میں داخل ہو کر نماز کی ادائیگی کیلئے وضو بنانے لگا۔

"حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ... حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ"

(نماز کی طرف آؤ، نماز کی طرف آؤ)

Pdf Novel Bank

نلکے سے نکلتا ڈھنڈا پانی اس کے اعصاب کو سکون بخش رہا تھا۔ وضو کے ہر قطرے کے ساتھ اجر و ثواب بھی بڑھ رہا تھا۔

"حَيِّ عَلَى الْفَلَاحِ... حَيِّ عَلَى الْفَلَاحِ"

(فلاح کی طرف آؤ، فلاح کی طرف آؤ)

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

وہ وضو بنا کر آستینوں کو نیچے کرتا مسکرا کر نمازیوں کو دیکھنے لگا۔

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ... اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

(اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

بچے، بوڑھے، جوان ہر کوئی اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کیلئے حاضر تھا۔

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"

(اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں)

نماز کی ادائیگی کیلئے صفیں بننے لگیں تھیں۔ وہ جا کر امام کے پیچھے والی صف میں کھڑا ہو گیا۔ امام کے پیچھے باجماعت نماز ادا کرنے کے بعد وہ دعا مانگ کر اٹھا ہی تھا کہ تبھی کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

ولے میاں اب چلیں؟ آپ کی دلہن انتظار کر رہی ہیں۔ "بلا ج مسکرا کر بولا۔"

[Pdf Novel Bank](#)

سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں میں اس بات پر چمک اُتر آئی تھی۔ کوئی اس کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ بھی وہ شخص جو چند لمحوں بعد اپنے سارے جملہ حقوق اس کے نام کرنے والا تھا۔ کتنا خوبصورت احساس تھا، جو اسے اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا۔

نیکلی اور پوچھ پوچھ!! چلیں سالے صاحب۔ "وہ شرارت سے بولا۔"

بلاج اس کی بات پر مسکرایا اور اپنے ہمراہیے گھر کے لیے روانہ ہو گیا۔ جہاں اس کی گڑیا اپنے گڈے کے انتظار میں دلہن بنی بیٹھی تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com _*****_

ساری رات کی جاگی آنکھیں آتش بنی اس کے عروسی سراپے میں چار چاند لگا رہی تھیں۔ وہ اس وقت سلور اور لائٹ گرے امتزاج کا گھیرے دار فراک میں ملبوس تھی

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

جس پہ ہم رنگ اسٹونز کے ساتھ ہلکا پھلکا کام تھا۔ اس نے خالی خالی نظروں سے آئینے میں خود کو دیکھا ماضی ایک بار پھر خود کو دہرانے لگا تھا۔

پھر وہی سب شاید یہ ہی میرے گناہ کی سزا ہے کہ ساری زندگی میں محبت کو "ترسوں۔"

سوچتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھ میں موجود گولڈن بریسلٹ کو دیکھا۔ سلور جیولری کے ساتھ وہ ایک لوٹا گولڈن بریسلٹ کچھ عجیب لگ رہا تھا۔

"کیا میرا گناہ اتنا بڑا تھا کہ مجھے معاف نہ کیا جائے؟"

دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔ اس نے آنکھیں بند کر کے خود کو رونے سے باز رکھا

پھر گہرا سانس لے کر پلکوں کو اٹھایا ہی تھا کہ حورین کچھ لڑکیوں کو اپنے ہمراہ لیے اس کے کمرے میں چلی آئی۔

"جسمین تیار ہو؟"

"جی۔"

[Pdf Novel Bank](#)

چلو پھر آجاؤ سب مہمان آچکے ہیں اور دلے میاں بھی مولوی صاحب کے ساتھ نیچے " موجود ہیں۔ اب بس تمہارا انتظار ہے۔ " وہ مسکرا کر کہتے ہوئے آگے بڑھی اور جسمین کو کھڑا کر کے اس کے چہرے پر گھونگھٹ ڈال دیا۔

چلو لڑکیوں اس کو لے کر چلو۔ سارے مہمان لان میں انتظار کر رہے ہیں۔ " حورین " کہہ کر ان سے پہلے ہی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ جبکہ باقی لڑکیاں جسمین کو تھامے دھیرے دھیرے سیڑھیاں اترتی نیچے آئیں اور لاؤنج کو پار کر کے اسے لان میں لے آئیں۔ جہاں نکاح کا انتظام مکمل تھا۔

لان کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ سفید اور لال گلاب کے پھولوں کی خوشبو چاروں سوں پھیلی ہوئی تھی۔ لان کے بچوں بیچ سفید ریشمی پردہ لگا تھا، جس کے ایک طرف مرد اور دوسری طرف عورتیں موجود تھیں۔ ساتھ ہی دونوں طرف تخت لگے تھے جن پر سرخ مخمل کی چادر بچھا کر گاؤتکیے رکھے گئے تھے۔

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین بڑی قسمت والی ہو تم۔ ایسے دلے کیلئے تو لڑکیاں ناجانے کیا کچھ کر جاتی ہیں " اور تمہیں بیٹھے بٹھائے مل گیا۔ " ان میں سے ایک لڑکی اسے چھیڑتے ہوئے بولی۔

ویسے یہ بات تو ہے۔ دوسری شادی اور اتنا اچھا شوہر قسمت والوں کو ملتا ہے۔ " " دوسری لڑکی نے بھی اس کی تائید کی اور سامنے دیکھنے لگی۔ جہاں دلہا مولوی صاحب کے ساتھ تخت پر بیٹھا تھا۔

انہوں نے جسمین کو بھی عورتوں والی سائڈ پر لے جا کر تخت کے درمیان میں بٹھا دیا۔ دلہا دلہن کو دیکھ کر کسی کی آنکھوں میں رشک، حسد، تو کسی کی آنکھوں میں ستائش۔ ابھری تھی۔ مگر اس سب سے بے نیاز وہ چہرہ جھکائے بیٹھی تھی کہ تنہی اس کے کانوں میں بلاج کی آواز پڑی، جو مولوی صاحب سے نکاح پڑھانے کو کہہ رہا تھا۔

جسمین کا ذہن ماؤف ہونے لگا گھونگھٹ میں چھپے اس کے سوگوار چہرے پر موت کا سا سناٹا پھیلا، زندگی لمحہ بہ لمحہ اس سے دور ہونے لگی۔ اسے لگا اب سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہے، تو کیا وہ اب مر جائے گی؟ کیا اس کا دل و روح بھی اب اسے

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

یوسف حیدر کے سوا کسی اور کا ہوتا دیکھ برداشت نہیں کر سکتے؟ ہاں شاید۔۔۔ اسے لگا دل اب روکا، روح اب فنا ہوئی مگر۔۔۔ لگے ہی پل جیسے اسے زندگی کی نوید سنائی۔ جب دوسری آواز مولوی صاحب کی اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

جسمین ملک بنت جہانگیر ملک آپ کو سید یوسف حیدر بن سید حیدر علی کے نکاح میں "حق مہر پچاس ہزار سکہ رائج الوقت دیا جاتا ہے۔ کیا آپ کو قبول ہے؟" نکاح کے کلمات ادا کئے تھے یا اس کی سماعتوں پہ دھماکہ۔۔۔

جسمین نے شاک اور بے یقینی کے عالم میں چہرہ اٹھا کر گھونگھٹ کی آڑ سے سفید پردے کے اُس پار دیکھا۔ جہاں وہ بیٹھا خود کو اس کی نظروں کے حصار میں محسوس کرتے ہوئے مسکرایا تھا۔

بلاشبہ وہ وہی تھا۔ اس کی آنکھیں دھوکا نہیں کھا سکتی تھیں۔ وہ یوسف حیدر ہی تھا۔ اس کا یوسف حیدر۔۔۔

[Pdf Novel Bank](#)

بولو جسمین۔۔۔" حورین نے اسے شانے سے پکڑ کر ہلایا۔ وہ جیسے ہوش میں آئی۔ یہ " کیسی آگاہی تھی؟ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔ مگر لب پھر ہلے تھے۔

"!! قبول ہے"

وہ ابھی بھی بے یقینی کی کیفیت میں یوسف کو دیکھ رہی تھی۔ دنیا جیسے تھم سی گئی تھی اور فضاء میں بس ایک ہی آواز گونجتی سنائی دے رہی تھی۔ مولوی صاحب کی آواز۔۔۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟ " ایک بار پھر کلمات دہرائے گئے۔ مگر اب کی بار بے یقینی میں نہیں دل و جان سے کہا گیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "!! قبول ہے"

کیا آپ کو قبول ہے؟ " آخری بار اور اجازت چاہی تھی۔ جسمین کے ہاتھ پر پھولنے " لگے۔ بس ابھی کا ہی کوئی لمحہ اور اگلے پل سارے جملہ حقوق اس سامنے بیٹھے شخص کے نام ہو گئے۔

"!! قبول ہے"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

آنکھیں یکدم نمکین پانیوں سے بھری۔ اس نے بلاج کی طرف دیکھا جو ہونٹوں پر تبسم اور آنکھوں میں نمی لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ بالآخر وہ آج اس فرض سے بھی سبکدوش ہوا تھا۔

جسمین ایک دم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ حورین نے فوراً آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگایا تھا۔ ابھی اگر مردوں میں نکاح نہ پڑھایا جا رہا ہوتا تو بلاج فوراً اس کے پاس چلا آتا۔ بس کرو لڑکی وہ دیکھو سامنے مولوی صاحب دعا کروا رہے ہیں۔ "حورین نے اس کی " توجہ سامنے دلائی۔

جسمین نے جو نہی نگاہ اٹھا کر دیکھا، عین اس لمحے درمیان سے پردہ ہٹا دیا گیا اور دیدارِ یار کو ہونے دیا۔

...ریزہ ریزہ ہونا، بنتا ہے میرا "

"...اترا ہے میرے دل پہ تصورِ عشق تیرا "

[Pdf Novel Bank](#)

وہ سب سے گلے مل رہا تھا پر دیکھ اسے رہا تھا۔ ارد گرد کی پرواہ کیے بغیر ایک استحقاق کے ساتھ، جیسے اب کوئی رکاوٹ نہ رہی ہو، کہ اب کوئی دوری نہ رہی ہو۔۔۔

سب سے مل کر وہ دھیرے دھیرے اس کی طرف بڑھنے لگا۔ ہر اُٹھتے قدم کے ساتھ سرشاری جھلک رہی تھی۔

سب کچھ پالینے خوشی، سب فتح کر لینے کی چمک اپنی سیاہ خوبصورت آنکھوں میں لیے وہ "مسز جسمین یوسف" کی جانب بڑھ ہی رہا تھا جب کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

کر روکا۔

کہاں ولے میاں؟ اب ملاقات اسٹیج پر ہی ہوگی چلو۔ "نوید نے شرارت سے کہا۔ جس " پر جنید اور حذیفہ اسے گھیرے میں لیے لان کے پچھلے حصے کی طرف بڑھے۔

یہاں بھی گلاب کے پھولوں اور فینسی لائٹس کے ذریعے اسٹیج کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ کہیں کچھ ایسا نہیں تھا، جہاں کوئی کمی رہ گئی ہو۔ اُن دونوں نے اسے لے جا کر

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

اسٹیج پر موجود سرخ محمل کے خوبصورت سے صوفے پر بٹھا دیا۔ سارے مہمان بھی اس طرف آچکے تھے۔ وہ بے چینی سے پہلو بدلتا "اُس" کا انتظار کر رہا تھا۔ جب پھولوں سے بنی راہداری پر سرخ آنچل تلے اُسے لایا گیا۔

یوسف یک ٹک اسے دیکھتا رہا کہ تبھی ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر جسمین نے اسے دیکھا جو سفید شلوار قمیض پر بلیک واسکٹ پہنے وہ بہت سی نگاہوں کا مرکز بنا ہوا تھا۔

جسمین نے نظریں واپس جھکا دیں۔ حورین اور باقی لڑکیاں اسے تمھارے اسٹیج پر لے آئیں، ساتھ ہی اسے یوسف کے پہلو میں بٹھا دیا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

... اٹھ اٹھ کر دیکھیں گے لوگ "

"... ہم بیٹھ جائیں گے برابر میں تمہارے

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

پلر سے ٹیک لگائے کھڑا وہ نم آنکھوں سے جسمین کو دیکھ رہا تھا۔ ان گزرے دنوں میں وہ کس کیفیت میں مبتلا رہی تھی۔ بلاج کو اچھے سے اندازہ تھا پر وہ اسے سرپرائز دینا چاہتا تھا۔ اس لیے خاموشی سے اسے تڑپتا دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا۔ جسمین کی وہ تڑپ اس خوشی کے آگے کچھ بھی نہیں تھی جو آج اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی۔

"!! شادی مبارک ہو گڑیا"

وہ زیر لب بڑبڑایا ساتھ ہی نظر پھیر کر یوسف کو دیکھنے لگا۔ عین اس لمحے یوسف کی نظر بھی اس کی طرف اٹھی تھیں۔ دونوں کی نظریں ملیں، جو گزرے دنوں کی یاد کو تازہ کر گئیں۔

"!! بلاج بھائی"

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف بلاج کو دیکھتے ہوئے دھیرے سے بولا۔ جو ایک بار پھر درگاہ پہ اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔

آپ آج پھر یہاں۔۔۔" دانستہ طور پر بات ادھوری چھوڑی۔ "

تم نے جو سوالات مجھ سے کیے تھے، انہیں کے جواب دینے آیا ہوں۔" وہ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتے ہوئے اس کے پاس آیا۔

"بیٹھ کر بات کرتے ہیں؟"

یوسف سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔ آج اس کے انداز میں وہ بے قراری مفقود تھی جو پہلی ملاقات میں تھی۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

بیٹھ جائیں۔" یوسف نے کرسی کی طرف اشارہ کیا اور خود سامنے چارپائی پر بیٹھ گیا۔

تم نے مجھ سے پوچھا تھا یوسف۔۔۔ کیا جسمین نے اپنے کسی بیٹے کا نام تمہارے پر رکھا ہے۔"

[Pdf Novel Bank](#)

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بلاج کی آواز کمرے میں گونجی۔ یوسف خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ جیسے کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں۔

نہیں!! اُس نے اپنے کسی بیٹے کا نام تمہارے نام پر نہیں رکھا۔ جلتے ہو کیوں؟ " بلاج " نے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

"کیونکہ اُس کی کوئی اولاد ہی نہیں اور نہ ہی شوہر ہے۔"

"کیا مطلب؟"

یوسف کی خاموشی لڑٹی ساتھ ہی آنکھوں میں حیرت اُتر آئی۔ جبکہ اس کے سوال پر بلاج افسردہ سا مسکرایا اور پھر سمیر اور جسمین کی بابت بتاتا چلا گیا۔

وہ کہہ کر چپ ہوا تو کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ یوسف لب بھینچے سر جھکائے بیٹھا تھا۔ جس جسمین کو وہ ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتا تھا، اُس کے ساتھ اتنا سب ہو گیا تھا اور وہ خود یہاں بے خبر سکون سے زندگی گزار رہا تھا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

تمہیں یاد تو ہوگا یوسف آٹھ سال پہلے میں نے تم سے کہا تھا جسمین کی زندگی سے دور " چلے جاؤ۔ " بلاج رکا۔۔۔ جیسے مزید کہنے کیلئے ہمت جمع کر رہا ہو۔

"آج آٹھ سال بعد میں ہی تم سے کہہ رہا ہوں، میری بہن کو اپنا لو۔"

وہ کس کیفیت سے دوچار ہو کر یہ سب کہہ رہا تھا۔ یہ بس بلاج ہی جانتا تھا۔ وہ جو کسی کے آگے جھکتا نہیں تھا آج یوسف حیدر کے سامنے سر جھکائے بیٹھا تھا۔

تمہیں میں یقیناً خود غرض لگ رہا ہوں گا۔ پر میں مجبور ہوں یوسف، کیونکہ میری بہن " وہ خوش نہیں ہے۔ اگر میں اُس کی شادی کہیں اور کر بھی دوں تو وہ ہمیں دکھانے کیلئے خوش ہونے کی کوشش کرے گی مگر خوش رہ نہیں پائے گی۔ " اس نے رک کر یوسف کو دیکھا جو خاموش بیٹھا فرش کو گھورتے ہوئے ناجانے کیا سوچ رہا تھا۔

"میں تم سے معافی مانگنے کو بھی تیار ہوں یوسف اور۔۔۔"

نہیں بلاج بھائی نہیں۔ " بلاج کی بات کٹتے ہوئے یوسف نے نفی میں سر ہلایا۔ "

"آپ کو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔ بس حکم کریں، میں تیار ہوں۔"

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف کی بات پر بلاج اسے دیکھتا رہ گیا۔ آخر کیا تھا یہ شخص بجائے ناراض ہونے کے، غصہ دکھانے کے، طعنہ پینے کے وہ کتنی آرام سے اس کی طلاق یافتہ بہن کو اپنی عزت بنانے کیلئے تیار ہو گیا تھا۔

تم۔۔۔ تم سچ کہہ رہے ہو؟ "بلاج کو جیسے یقین نہ آیا۔"

بالکل!! جیسے آپ کو جسمین کی خوشی عزیز ہے۔ ویسے ہی مجھے بھی اُن کی خوشی عزیز ہے۔ میں نے جسمین سے وعدہ کیا تھا۔ کبھی کوئی دکھ اُنہیں چھو کر نہیں گزرے گا۔ مگر اب جو ہو گیا میں اُسے بدل تو نہیں سکتا۔ لیکن یہ وعدہ ضرور کرتا ہوں کہ جب تک "میں زندہ ہوں، جسمین کو کوئی تکلیف، کوئی دکھ چھو کر بھی نہیں گزرے گا۔"

یوسف کے لفظوں میں ایسی سچائی تھی کہ بلاج کو ان پر ایمان لانا ہی پڑا۔ وہ بے اختیار ہو کر اس کے گلے سے لگ گیا۔

"!! تھنکیو۔۔۔ تھنکیو سوچ یوسف"

[Pdf Novel Bank](#)

اس کی ضرورت نہیں بلج بھائی یہ میرا فرض ہے۔ "یوسف دھیرے سے بولا۔"

جسمین کو خوش دیکھنا اس کے فرض میں ہی تو شامل ہو گیا تھا۔

"اچھا ایک بات بتاؤ تم یہاں آئے کیسے؟ مطلب تم نے اپنا گھر بار کیوں چھوڑ دیا؟"

بلج کے پوچھنے پر یوسف تلخی سے مسکرایا اور پھر خاور اور اپنے جھگڑے کی بابت بھی بیان کر دی۔ آج جیسے انکشافات کا دن تھا۔ ہر راز پر سے پردہ اٹھنا تھا۔

"!! افف میرے خدا"

بلج نے اپنا سر تھام لیا۔ ان بہن بھائیوں کی وجہ سے اس شخص کو کیا کچھ برداشت کرنا پڑا تھا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

یوسف خاور بھائی نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا۔ اُن کی جگہ میں تم سے معافی مانگتا "

ہوں۔ پر اب وہ اس دنیا میں نہیں تم پلیز اُن کو معاف کر دو تاکہ ان کا عذاب کچھ کم ہو سکے۔ " اس نے شرمندگی سے کہا۔

[Pdf Novel Bank](#)

آپ شرمندہ نہ ہوں۔ میں انہیں معاف کر چکا ہوں۔ میرے دل میں کسی کیلئے کوئی " شکوہ نہیں۔ " یوسف مسکرا کر بولا۔

اور ہاں !! پلیز جسمین کو اس بارے میں مت بتانا۔ میں نہیں چاہتا اُس کے دل میں " خاور بھائی کو لے کر اب کوئی گلا رہے۔ " ایک اور درخواست کی، جس پر بھی یوسف نے یقین دلاتے ہوئے کہا تھا۔

"آپ فکر نہیں کریں، میں کبھی جسمین کو نہیں بتاؤں گا۔ "

"!! تم بہت اچھے ہو یوسف "

visit for more novels:

اس انسان کی اعلیٰ ظرفی کے آگے بلاج کو اپنا آپ چھوٹا لگنے لگا۔ شرمندگی میں مزید اضافہ ہوا تھا پر اب وہ کر بھی کیا سکتا تھا؟ ماسوائے معافی مانگنے کے۔

"اچھا مجھے اپنا فون نمبر دے دو تاکہ میں تم سے رابطے میں رہوں۔ "

"میرے پاس فون نہیں ہے۔ "

کیا پر۔۔۔ " بلاج کہتے کہتے خود ہی رک گیا۔ "

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف خاموشی سے اٹھا اور سامنے رکھی ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔ واپس آیا تو ہاتھ میں ایک کاغذ تھا۔

یہ حکیم صاحب کا نمبر ہے۔ آپ اس نمبر پر کال کر کے مجھ سے رابطہ کر لے گا۔ " وہ " کاغذ بلاج کی طرف بڑھاتا ہوا بولا۔

ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں۔ تم سے فون پر رابطہ رہے گا۔ " بلاج کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ایک۔۔۔ ایک احسان کریں گے مجھ پر۔ " یوسف نے کچھ ہچکچاتے ہوئے کہا۔ "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"ہاں بولو۔"

کیا آپ معلوم کر کے بتا سکتے ہیں میرے دوست کہاں رہتے ہیں؟ مطلب اپنے پرانے گھر میں ہی ہیں یا گھر بدل لیا۔ " یوسف کے کہنے پر بلاج اسے دیکھتا رہا پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے ایک دو دن میں تمہیں کال کر کے بتاتا ہوں۔"

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

بلاج کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور پھر اس کے بعد وہ یوسف سے رابطے میں رہا تھا۔ اس نے یوسف کے دوستوں کی خبر بھی اسے دے دی تھی اور جس دن جسمین درگاہ پر جا رہی تھی، یہ بات بھی بلاج نے اسے فون پر بتا دی تھی۔ جس کے بعد یوسف نے بے چینی سے جسمین کا انتظار کیا تھا پر چونکہ بلاج نے اسے منع کیا تھا کہ وہ اپنے اور بلاج کے رابطے کا ذکر جسمین سے نہ کرے اس لیے وہ بھی اُس دن انجان بن گیا تھا۔۔۔

"!! بلاج بیٹا"

عقب سے آتی آواز پر وہ سوچوں کے گرداب سے باہر آیا۔ مڑ کر دیکھا تو سامنے قمر بیگم اور

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

لبابہ کھڑی تھیں۔

"بیٹا اب ہم چلتے ہیں، کافی دیر ہو گئی۔"

پر ابھی تو کھانا بھی نہیں کھلا اتنی جلدی کیوں۔ "اس نے سنجیدگی سے دونوں کو دیکھا۔"

بیٹا کھانے کا کیا ہے نکاح میں شریک ہونا تھا۔ وہ ہو گئے اب چلتے ہیں۔ "وہ مسکرا کر"

دھیرے سے بولیں۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

بالکل بھی نہیں میں کھانا کھائے بغیر نہیں جانے دوں گا آپ آئیں میرے ساتھ۔ " " بلال کہتا ہوا انہیں اپنے ساتھ لیے ٹیبل کی جانب بڑھ گیا۔

وہیں دور کھڑی حورین نے بے تاثر چہرے سے یہ منظر دیکھا تھا۔ اسے دکھ نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ لا حاصل کی "چاہ" دل سے نکال کر وہ اپنا دل اللہ کے ساتھ جوڑ چکی تھی۔ پھر بلال نے محبت نہیں دی تو کیا۔۔۔؟

اُس نے حورین کو عزت دی تھی، جو عورت کو پیئے جانے والے تحائف میں سب سے انمول تحفہ ہے۔ عورت محبت کے بغیر تو رہ سکتی ہے مگر عزت کے بغیر نہیں اور وہ اس بات پر رب کی شکر گزار تھی کہ اُس پاک ذات نے اسے بلال جیسا شوہر دیا۔ جو عورت کو عزت دینا جانتا تھا۔ اس کے بھائی سمیر کی طرح نہیں۔ جو جسمین کو محبت تو دور عزت تک نہیں دے سکا تھا۔۔۔

جسمین تم نے ٹھیک کہا تھا۔ سب کو سب کچھ نہیں ملتا۔ کسی کو زمین نہیں ملتی، " " کسی کو آسمان نہیں ملتا۔

[Pdf Novel Bank](#)

وہ زیر لب کہتی، کرن عالمگیر کی طرف بڑھ گئی۔ جنہیں بیٹے کی دوسری بار طلاق نے بہت کمزور کر دیا تھا۔

جسمین بیٹا تم آرام سے بیٹھو اور لڑکیوں اب اس کا پیچھا چھوڑ دو اور کمرے سے باہر "انکلو۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

رخصتی کے بعد جسمین کو سیدھا یوسف کے گھر لے آئے تھے اور اب اسے عجلہ عروسی میں بھٹاتے ہوئے آرام کا کہہ کر نورین بیگم اُن تینوں سے مخاطب ہوئیں، جن کا آج باہر جانے کا ارادہ نہیں لگتا تھا۔

پتا ہے جسمین میرا تو پکا ارادہ تھا تمہارے گھر آنے کا پر آخری وقت پر یہ خوش خبری "مل گئی۔" مسکان بڑی بے تکلفی سے بتانے لگی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

یوسف کا رشتہ لے کر جسمین کے گھر صوبیہ، نورین بیگم اور ریحانہ بیگم (جنید کی امی) گئیں تھیں۔ جبکہ فریال اور مسکان نئے مہمان کی عنقریب ہونے والی آمد کی وجہ سے نہیں جاسکی تھیں اور چونکہ جسمین یونیورسٹی کے زمانے میں مہوش سے دوستی کے باعث حذیفہ کے گھر جا چکی تھی، تو کہیں وہ نسرین بیگم کو پہچان نہ لے اس لیے حذیفہ نے انہیں بھی جانے نہیں دیا تھا۔ جس کے باعث جسمین کو زرا بھی شک نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

وہ جسمین تم بڑی خوش قسمت ہو۔ مجھے تو لگا تھا یوسف بھائی یونیورسٹی کے بعد "سب بھول جائیں گے مگر انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ ایک سچے عاشق ہیں۔" صوبیہ شرارت سے بولی۔

اس کی بات پر جہاں مسکان اور فریال ہنسی تھیں وہیں جسمین نے جھینپ کر سر نیچے جھکا لیا۔

"بس کرو لڑکیوں اٹھو، تنگ نہیں کرو۔"

[Pdf Novel Bank](#)

نسرین بیگم کمرے میں داخل ہوتے ہوئے گویا ہوئیں، ساتھ ہی تینوں کو اٹھایا جو منہ بناتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔

بیٹا کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دو۔ "وہ شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے " ہوئے بولیں۔

"نہیں آنٹی کسی چیز کی ضرورت نہیں۔"

چلو ٹھیک ہے بس تم آرام سے بیٹھو یوسف آتا ہی ہوگا۔ "وہ کہہ کر کمرے سے باہر " نکل گئیں۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

ان سب کے جانے کے بعد کمرے میں سناٹا چھا گیا تھا۔ جسمین نے نظریں اٹھا کر کمرے کا جائزہ لیا۔ سرخ، سفید گلاب کے پھول اور کینڈلز سے سجا چھوٹا سا کمرہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔ لیکن یہ گھر تو کیا کمرہ بھی اس کے کمرے جتنا بڑا نہیں تھا۔ پر سچ پر بیٹھی۔ یہ لڑکی مادہ پرست نہیں تھی۔ یہ چیزوں کو نہیں چنے والے کی محبت کو

[Pdf Novel Bank](#)

دیکھتی تھی اور اس کا شوہر محبت کے معاملے میں مالدار انسان تھا اور یہی اس کے اطمینان کیلئے کافی تھا۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے مجھے۔"

اس نے اپنی ہتھیلیوں کو آپس میں رگڑا جو آنے والے لمحات کو سوچتے ہوئے بھگینے لگی تھیں۔ دل عجیب ہی لے میں دھڑکنے لگا تھا کہ تبھی دروازے پر آہستہ سے دستک ہوئی اور اگلے ہی پل وہ دروازہ کھول کر اندر آیا تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novel-bank.com

آگے آج ہم بھی یہاں، بزم اپنی سجا لیجئے

"ہے یہ ملن کی گھڑی، آپ بھی دل لگا لیجئے"

یوسف نے واسکٹ اُتار کر کرسی پر رکھی پھر جسمین کو دیکھا جو پلکیں جھکائے مہندی سے سچے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

یہ چوڑیاں، یہ کنگن، یہ جھمکا، یہ مہندی "

" سنگھار تو میرے ہیں، پر طلبگار تیرے ہیں

وہ سر سے پاؤں تک اس کیلئے سچی تھی۔ یہ بناؤ، یہ سنگھار سب اس کیلئے کیا گیا تھا۔ یہ زینت، یہ زیبائش یوسف حیدر کیلئے تھی۔ ان ہاتھوں میں رچی مہندی یوسف حیدر کے نام کی تھی۔ جس کا کبھی اس نے خواب دیکھا تھا، وہ آج حقیقت کا روپ لیے اس کے سامنے تھا۔ یوسف کمرے کے وسط میں کھڑا ایک ٹک جسمین کو دیکھے گیا۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

" فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ "

[Pdf Novel Bank](#)

دل نے ایک بار پھر صدا لگائی تھی۔ نکاح سے اب تک وہ اس آیت کو کتنی بار دل میں دہرا چکا تھا۔ اس کا اندازہ شاید اسے خود بھی نہیں تھا۔

"یا اللہ!! یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ یہ کیسا احساس ہے؟"

جسمین نے اپنی ہتھیلیوں کو مکمل طور پر بھگیتا محسوس کیا۔ اس کیلئے یہ سب پہلی مرتبہ نہیں تھا۔ پر شاید محبوب کی نظر کا اثر تھا کہ سب نیا سا لگ رہا تھا۔ یوسف کی نظروں کا ارتکاز جسمین کو پلکیں جھکائے رہنے پہ مجبور کر رہا تھا۔

تو جھانسنے کی رانی!! آج نہیں بولیں گی مسٹر یوسف آپ پر فرض ہے میرے پاس آکر "

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

"حاضری دینا۔

یوسف کی شوخ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی اور لگے ہی لمحے وہ اس کے سامنے آ بیٹھا۔

"آج کیوں بولتی بند ہے؟"

اس کے انداز سے ہی سرشاری جھلک رہی تھی۔ دل کی دنیا آباد ہوئی تھی تو سب کچھ اچھا لگنے لگا تھا۔ وہ واپس اپنی ترنگ میں لوٹ رہا تھا۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

"تم۔۔۔ تم بد تمیزی نہیں کرو۔"

جسمین جو پہلے ہی نروس ہو رہی تھی۔ جھنجھلا کر بولی۔ اس کی بات پر یوسف کا قہقہہ
کمرے میں گونج اٹھا۔

"اچھا نہیں کرتا بد تمیزی پر تنگ تو کر سکتا ہوں نا۔"

یوسف کی معنی خیز بات پر جسمین روچنے کو ہوئی۔ وہ پہلے ہی اس سے نکاح پر الجھی
ہوئی تھی۔ اوپر سے یوسف کی باتیں۔

"اچھا جھوڑیں باتیں۔ یہ لیں آپ کی رونمائی کا گفٹ۔"

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com

اس کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے یوسف نے بات بدل دی اور ایک سرخ محمل کی ڈبیا
اس کی طرف بڑھائی۔ جسے جسمین نے تھاما نہیں تھا۔

"اس میں کیا ہے؟"

کھول کر دیکھ لیں۔ "یوسف نے ایک بار پھر اس کی طرف بڑھائی۔"

"تم کھولو۔"

[Pdf Novel Bank](#)

فرمائش کی، جسے سنتے ہی یوسف نے مسکراتے ہوئے ڈبیا کھول کر اس کے سامنے کر دی۔ خوبصورت گولڈ کی چین میں موجود لاکٹ جس پر یوسف لکھا تھا۔ اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔

"پہنا دو۔"

ایک اور فرمائش، یوسف کی مسکراہٹ مزید گرمی ہوئی تھی۔ اس نے چین گلے میں پہنا کر جسمین کی کلائی تھام لی۔ جس میں لٹکتا گولڈن بریسلٹ اس کی محبت کی نشانی اب بھی موجود تھا۔

visit for more novels:

www.urdu-novelbank.com "!! شادی مبارک ہو"

دھیرے سے کہتے ہوئے اس نظریں اٹھا کر جسمین کو دیکھا۔ جس کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھرنے لگی تھیں۔

"تم کیسے؟ مطلب تم تو درگاہ۔۔۔"

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

ابھی جسمین کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ یوسف نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی۔

"آج نہیں!! آج میرا دن ہے۔ اس بارے میں پھر کبھی بات کریں گے۔"

اس کے لہجے میں ایسی آنچ تھی کہ جسمین نظریں جھکانے پر مجبور ہو گئی۔ تبھی ایک موتی آنکھ سے نکل کر اس کے رخسار پر بہ گیا۔

انہیں بھی آج روکے رکھیں۔ "یوسف نے آنسوؤں کو اپنی پوروں پہ سمیٹا۔ جسمین نم " آنکھوں سے مسکرا دی۔

visit for more novels:

اچھا یہ بتائیں کیا آپ کو میری یاد آتی تھی؟ "اس کے دوپٹے سے پتھر نکالتے ہوئے"

یوسف نے ہلکے پھلکے انداز میں پوچھا۔ مقصد صرف دھیان بٹانا تھا۔

بہت!! جن کے لیے میں نے تمہیں چلے جانے کو کہا تھا۔ وہ سب ہی مجھے چھوڑ کر چلے " اگئے۔ تمہارے جانے کے بعد میں محبت کو ترسی ہوں یوسف۔

[Pdf Novel Bank](#)

جسمین کی بات پر یوسف کے پنر نکلتے ہاتھ تھمے تھے۔ اس نے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے جسمین کو اپنے سینے سے لگا لیا۔

انسان جس سے محبت کرتا ہے، بدلے میں اُسی سے محبت چاہتا ہے۔ پھر چاہے دنیا " کی ساری محبتیں اس کے قدموں میں ڈھیر کیوں نا ہو جائیں۔ اُس شخص کی محبت کا نعم البدل نہیں ہو سکتیں۔ " یوسف کے سینے سے لگی، وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

روئیں نہیں۔۔۔ اب تو میں ہوں نا آپ کے پاس، اب کبھی آپ کسی چیز کیلئے نہیں " "ترسیں گی۔"

visit for more novels:
اپنے سینے سے لگائے وہ وعدہ کر رہا تھا، یقین دل رہا تھا، باور کروا رہا تھا۔ جسمین نے پُر سکون ہو کر آنکھیں موند لیں۔ ایک وہی تو تھا، جو وعدے نبھانا جانتا تھا۔

وعدہ وفا کیلئے ایک آس چاہیئے "

ہمیں جینے کیلئے تیری سانس چاہیئے

Pdf Novel Bank

پلکوں پہ سپنے اور سپنوں میں پیاس چاہیئے
"ہمیں تجھ سے تجھ تک آنے کی اجازت چاہیئے"

!! بے شک آزمائشوں کے بعد آسانی ہے
visit for more novels: www.urdu-novelbank.com

وقت پر لگائے اپنے ساتھ زندگی کے چھ سال لے گیا مگر ان چھ سالوں میں یوسف کی
محبت میں زرہ برابر بھی کمی نہیں آئی۔

لوگ کہتے ہیں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ محبت ماند پڑ جاتی ہے۔ مگر ہماری محبت
وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور نکھرتی گئی ہے۔ یوسف کی بے لوث محبت نے میرے
ہر غم کو بھر کر اپنا آپ منوایا ہے۔ جہاں یوسف نے مجھے پلکوں پہ بٹھایا۔ وہیں وہ میرا

pdfnovelsbank.blogspot.com

[Pdf Novel Bank](#)

لاڈلا بن بیٹھا۔ میری ہر بات کو حکم کی طرح ماننا اور اپنی ہر بات ضد کر کے منوا لینا اُس کی عادت بن چکا ہے۔ یہی نہیں جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا ہے ہماری محبت بھی عادت میں بدلتی جا رہی ہے۔ روز آفس سے آنے کے بعد اُسے میں گھر پر نہ ملوں تو جناب کا موڈ بگڑ جاتا ہے۔ اسی طرح باہر جاتے وقت میرا اُس کی بائیک پر بیٹھنا، اُس کے سارے کاموں کو اپنے ہاتھ سے کرنا اب میری عادت میں شامل ہو گیا ہے۔

بھائی اکثر کہتے ہیں کہ ہم ان کے پاس آکر رہ لیں۔ کیونکہ چار سال پہلے ہوئے امی کے انتقال کے بعد ان کے دل میں ڈر سا بیٹھ گیا ہے۔ کہیں مجھے بھی نہ کھودیں۔ اس لیے اکثر یوسف کی اور بلاج بھائی کی اس بات کو لے کر نوک جھونک ہو جایا کرتی ہے۔ مگر مجال ہے جو یوسف صاحب بلاج بھائی کی بات مان جائیں، اُن کی خوداری پہ حرف نہ آجائے۔ لیکن سچ کہوں تو مجھے بھی میری اور یوسف کی چھوٹی سی جنت ہی بہت عزیز ہے۔ بڑے بڑے محلوں میں تنہا رہنے کے بعد اب میں نے جان لیا کہ سکون اونچے اونچے محلوں میں نہیں بلکہ اپنوں کے دل میں رہنے سے ملتا ہے اور اب یہ ہی میرا آشیانہ ہے۔

[Pdf Novel Bank](#)

ہماری شادی کو چھ سال ہو گئے اور ان چھ سالوں میں اس نے ہمیں دو پیارے بیٹا بیٹی سے نوازا ہے۔ بڑی بیٹی سلوا!! جو ابھی پانچ سال کی ہے مگر خوبصورتی کے معاملے میں اپنے باپ پر گئی ہے۔ یوسف کی جان بستی ہے اس میں اور بلاج بھائی کی بھی۔ اس لیے سلوا کی پیدائش پر ہی بلاج بھائی نے اس کا ہاتھ میرے شہزادے حیدر کیلئے مانگ لیا تھا۔ ہمیں بھی کیا اعتراض ہونا تھا۔ آخر کو اصل سے سود پیارا ہوتا ہے۔ ہم نے بھی باخوشی سلوا کا ہاتھ حیدر کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔ اور ہمارا چھوٹا بیٹا ابراز!! اُس کے بارے میں کیا بتاؤ وہ ابھی صرف دو سال کا ہوا ہے۔ جو ہم دونوں میاں بیوی کے ساتھ ساتھ ماموں ممانی، بھائی بہن سب کا ہی لادلا ہے۔

visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com

خیر!! ان چھ سالوں میں جہاں ہم نے بہت سے رشتوں کو پایا ہے وہیں کچھ عزیز لوگوں کو کھو بھی دیا ہے۔ امی کے بعد حکیم صاحب بھی تین سال پہلے اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔ جس کے بعد یوسف نے درگاہ پر جانا چھوڑ دیا تھا۔ ایک بار پھر باپ جیسے انمول رشتے کو کھونا آسان نہیں تھا۔ پر انسان کر ہی کیا سکتا ہے ماسوائے اپنے حالات سے سمجھوتہ کرنے کے۔

[Pdf Novel Bank](#)

اب باقی رہا سوال یوسف کے دوستوں کا تو دنیا ادھر کی ادھر ہو سکتی ہے مگر ان چاروں کی دوستی ختم نہیں ہو سکتی۔ وہ آج بھی ویسے ہی ہیں۔ ایک دوسرے سے لڑ جھگڑ کر ایک دوسرے کے ہی کندھے پر آنسو بہانے والے اور اب یوسف کی بدولت مجھے بھی تین پیاری سی بہنیں مل گئی ہیں۔ جو کسی انمول تحفے سے کم نہیں ہیں۔۔۔

"کیا کر رہی ہو؟"

جسمین جو ڈائری پہ سر جھکائے بیٹھی تھی یوسف کی آواز پر سیدھی ہوئی۔

"کچھ نہیں گزرے لمحوں کو ڈائری میں قید کر رہی ہوں۔"

visit for more novels:

کمرے کے دروازے پر کھڑے یوسف کو دیکھتے ہوئے وہ مسکرا کر بولی۔

تم لمحوں کو چھوڑو، مجھے قید کر لو اپنی بانہوں میں۔ "اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتا وہ"

شرارت سے بولا۔

شادی کے دوسرے دن سے ہی وہ آپ سے تم پر آگیا تھا۔

[Pdf Novel Bank](http://pdfnovelsbank.blogspot.com)

مسٹر یوسف حیدر کتنی دفعہ کہا "تم" نہیں "آپ" کہہ کر مخاطب کیا کریں۔ آپ سے " بڑی ہوں میں۔" جسمین نے مصنوعی گھوری سے نوازا۔

مس (وقفہ) جسمین کتنی بار بتایا ہے، اسٹوڈنٹ نہیں اب شوہر ہوں میں آپ کا۔ " وہ " بھی اسی کے انداز میں بولا۔

"زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں۔"

جسمین نے انگلی اٹھا کر اسے دھمکایا۔ لیکن یوسف صاحب نے دھمکی کا اثر لینے کے بجائے وہی انگلی تھام کر جسمین کو اپنے سینے پر گرا لیا۔

visit for more novels:

گزرے لمحوں کو قید کر لیا، اب اسے بھی اس لمحے قید کر لو۔ " اس کی پیشانی پر محبت کی " مہر ثبت کرتے ہوئے وہ اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔

سر پر نہ چڑھو۔ " مسکراہٹ دبا لے کہا۔ "

نہ چڑھائیں بس اپنا لاڈلا بنا لیں۔ " اپنا ماتھا اس کے ماتھے سے ٹکائے، خمار آلود لہجے " میں بولا کہ تبھی بیڈ پر سوئے ابراز کے رونے کی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی۔

[Pdf Novel Bank](#)

ایک تو اسے ہمیشہ غلط وقت پر انٹری مانی ہوتی ہے۔ "یوسف جھنجھلا کے پیچھے ہٹا۔" جسمین اپنی مسکراہٹ دباتی ابراز کی طرف بڑھی جس کے رونے سے بیڈ پر سوئی سلوا بھی جگنے کی تیاری کر رہی تھی۔

اب تم جلدی تیار ہو جاؤ۔ حذیفہ کی بیٹی کی سالگرہ ہے، اگر دیر سے پہنچے تو تمہاری "شامت آتی ہے۔"

"ہاں جا رہا ہوں۔"

الماری سے کپڑے نکال کر وہ باتھ روم جانے کیلئے دروازے کی طرف بڑھنے لگا تھا کہ
visit for more novels:
www.urdu-novelbank.com رک کر واپس مڑا۔

"!! آئی لو یو، مائے ڈیئر سوئیٹ ہارٹ"

یوسف اس کی آنکھوں میں جھانک کر بولا، جسمین دھیرے سے مسکرائی۔

"!! لو یو ٹو ڈیئر ہسبنڈ"

اور اس اظہارِ محبت پر یوسف حیدر کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔

pdfnovelsbank.blogspot.com

Pdf Novel Bank

دیکھنا حشر میں تم پہ مچل جاؤں گا "
"تصورِ یار سے گزر کر، تصورِ عشق پاؤں گا

نور پینک

ختم شد۔

visit for more novels:

www.urdunovelbank.com

pdfnovelsbank.blogspot.com